سہ روزہ
دعوت
نئی دہلی

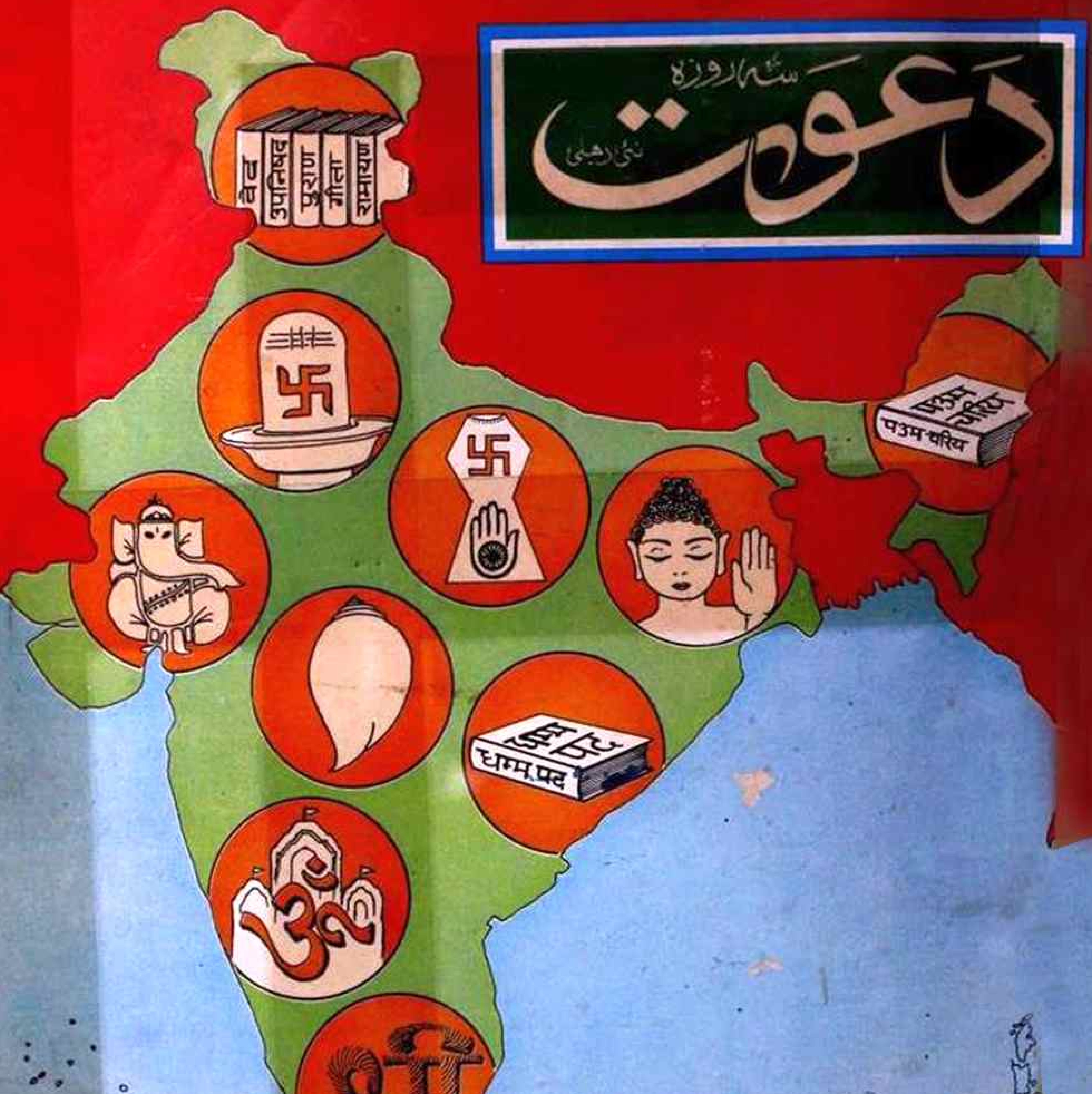

ہندوستانی مذاہب نمبر

Rs. 25/-

اسلامیہ عربک کالج منصورہ۔ ہاسن

علومِ دینیہ اور علومِ عصریہ کا ایک حسین سنگم

اسلامیہ عربک کالج
منصورہ۔ ہاسن

مقاصدِ تعلیم:

- طلبہ کو کتاب وسنّت کی تعلیم سے آراستہ کرنا۔
- عصری علوم سائنس وٹکنالوجی کی تعلیم سے آراستہ کرنا۔
- مومنانہ بصیرت وصالحیت پیدا کرنا۔
- فریضۂ اقامتِ دین کے لئے تیار کرنا۔
- خدا کا مخلص بندہ اور ملک کا اچھا شہری بنانا۔

نصابِ تعلیم:

- سرکاری مدارس کے نصاب کے ساتھ قرآن، حدیث، فقہ، عربی زبان وادب، سیرت اور تاریخ اسلام کے مضامین شامل ہیں۔
- اردو، عربی، انگریزی اور کنڑی میں تحریری وتقریری مشق اور مضمون نویسی۔

امتحانات:

- پرائیویٹ طور سے میٹرک کا امتحان دلایا جائے گا۔
- مستقبل میں ڈگری کالج اور ٹکنیکل شعبہ جات کا قیام۔ انشاء اللہ العزیز

دار الاقامہ:

- کالج کے ساتھ دار الاقامہ (ہوسٹل) بھی ہے، جہاں طلبہ کی رہائش اور دینی وتحریکی ماحول کا خصوصی انتظام ہے۔

اصحابِ خیر ریاست کرناٹک میں اپنی نوعیت کے اس منفرد کالج کے تعلیمی اور تعمیری وسیع منصوبہ میں دل کھول کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ سے اجرِ عظیم حاصل کریں۔

خط وکتابت اور ڈرافٹس اس پتہ پر بھیجیں:

اسلامیہ عربک کالج۔ منصورہ
پوسٹ، آلور ALUR ، 573213 ہاسن۔ کرناٹک
(انڈیا)

(اس شخص سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ قرآن)

دعوت

ہندوستانی مذاہب نمبر

● جلد: ۴۱ ● شمارہ: ۲۷ ● دوشنبہ ● ۲۲ر مارچ ۱۹۹۳ء مطابق ۲۷ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ● قیمت ۲۵/-

SEH ROZAH DAAWAT NEW DELHI 110025 HINDUSTANI MAZAHIB SPECIAL

22.3.1993.

Rs.25/- سعودی عرب و دیگر خلیجی ممالک کے لئے ۱۰/- ریال

اداریہ

پہلے یہ چند باتیں

خدا اور مذہب سے انسان کا رشتہ بہت قدیم ہے۔ دنیا کے ہر حصے اور ہر گوشے میں کسی نہ کسی شکل میں خدا اور مذہب کا تصور موجود رہا ہے۔ سرزمین ہند کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں کے باشندے دھرم اور ایشور سے متعلق زمانہ قدیم ہی سے مختلف عقائد اور تصورات کے حامل رہے ہیں۔ یہاں دھرم کی بڑی بڑی شخصیتیں پیدا ہوئیں جنھوں نے ویدک دھرم، سناتن دھرم، جین مت، بدھ مت، آریہ سماج اور سکھ مت وغیرہ کی بنیاد ڈالی۔ زیر نظر شمارے میں انہی میں سے چند مذاہب کا تعارف اور معروضی مطالعہ پیش کیا گیا ہے ——— ہمارے ملک میں ایک بڑی کمی یہ رہی کہ یہاں کے باشندوں نے ایک دوسرے کے مذہب کو سمجھنے سمجھانے کی باقاعدہ کوشش کبھی نہیں کی۔ کچھ انفرادی کوششیں ضرور ہوئیں مگر ان کا دائرہ علمی و تحقیقی رہا، عوامی سطح سے ان کا تعلق نہ تھا۔ جب یہاں اسلام کے ماننے والے آئے تو انھوں نے نہ تو مقامی آبادی کے دھرم اور عقائد سے کوئی سروکار رکھا نہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے بارے میں اسے کچھ بتانے کی کوشش کی۔ حکمرانوں نے تو اس طرف کبھی توجہ ہی نہیں دی، الا ماشاء اللہ۔ مقامی آبادی میں سے جو لوگ ایمان لائے وہ مسلمانوں کے عقیدۂ توحید، طریقۂ عبادت، اسلامی اخلاقیات اور انسانی مساوات سے متاثر ہوکر ایمان لائے۔ اسی طرح جب عیسائیت آئی تو اس کے حاملین چونکہ پہلے ہی دن اپنے ساتھ مشنری لائے تھے۔ لہٰذا انھوں نے شاید سمجھنے سے زیادہ سمجھانے میں دلچسپی لی۔ رہی مقامی آبادی تو اس نے بھی اسلام اور عیسائیت کو براہ راست سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ دوری آج تک چلی آرہی ہے اور یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ اسی دوری کے نتیجے میں ملک کے مختلف فرقوں کے درمیان متعدد غلط فہمیاں اور بدگمانیاں پائی جاتی ہیں اور فی زمانہ یہ غلط فہمیاں ہندوستانی سوسائٹی پر بہت برے اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہندوستانی شہریوں کے اندر ایک دوسرے کے مذہب، عقائد اور جذبات واحساسات کو سمجھنے کی اسپرٹ پیدا کی جائے۔ زیر نظر شمارہ اسی کوشش کا ایک حصہ ہے۔ اس کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ قارئین یہاں کے قدیم دھرم، اس کی شاخوں اور اہم مذہبی کتابوں کے بارے میں براہ راست ضروری معلومات حاصل کرلیں اور دوسرا مقصد یہ کہ جو لوگ اس سرزمین پر دعوت حق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں وہ اپنے وطنی بھائیوں کے عقائد، مذہبی احساسات اور ان کی نفسیات سے واقف ہوجائیں۔

اس شمارے میں صرف ہندوستانی مذاہب کا تعارف کرایا گیا ہے، جین مت اور بدھ دھرم کا تعارف بہت سرسری آسکا ہے۔ ان مذاہب اور باباگرونانک کے سکھ مت کا تعارف آئندہ خصوصی شماروں میں پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ آج ملک میں جس ہندوتو کی بات کی جارہی ہے، یہاں اس سے بحث نہیں کی گئی۔ وہ گفتگو اور اظہار خیال کا ایک الگ موضوع ہے اور انشاء اللہ اس سلسلے میں بھی کوئی خصوصی اشاعت پیش کی جائے گی۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا، ہندوستانی مذاہب کا یہ ایک معروضی مطالعہ ہے جس کی بنیاد خود ان مذاہب کی قدیم کتب اور معلوم و معروف عقائد ہیں۔ اگر کہیں عام عقائد سے ہٹ کر کوئی بات آئی بھی ہے تو حتی الامکان اس کا مستند حوالہ دے دیا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ جس مذہب کے بارے میں جو بات کہی جائے، پوری ذمہ داری کے ساتھ کہی جائے۔ لیکن اس کے باوجود اگر کہیں کوئی غلطی یا کمی نظر آئے تو اس سے ادارے کو مطلع کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں متعلقہ مذاہب کی ذمہ دار شخصیتوں سے بطور خاص گزارش کی جاتی ہے۔

❖ ❖ ❖

پرنٹر، پبلشر خلیل احمد نے دعوت ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کی جانب سے جمال پرنٹنگ پریس، جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶ میں چھپوا کر دفتر "دعوت"
C-240، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵ سے شائع کیا۔ ——— ایڈیٹر: پرواز رحمانی

www.taemeernews.com

فہرست

ادا ریہ		۳
فہرست		۴
ہندو اور مسلمانوں کے درمیان بے تعلقی کے اسباب	ابوریحان البیرونی	۵
قدیم ہند کی تاریخ و تہذیب	جاوید علی	۷
ہندو دھرم کی تفہیم	ایم۔ این سری نواس	۱۵
وید کا تعارف	محمد احمد	۲۱
ہندوستانی مذاہب پر اہم کتابیں		۳۵
اپنشد ــــ ایک تعارف	محمد احمد	۵۱
پران ــــ ایک تعارف	״	۵۹
راماین ــــ ایک مطالعہ	״	۶۸
مہابھارت	״	۸۳
شریمد بھگود گیتا ــــ ایک تعارف	״	۹۳
منوسمرتی ــــ ایک تعارف	״	۱۰۳
البیرونی کی کتاب الہند ــــ ایک تعارف	جاوید علی	۱۱۵
بھارتی درشن ــــ ایک تعارف	مولانا محمد فاروق خاں	۱۳۱
وحدت ادیان	سلطان احمد اصلاحی	۱۳۷
جدید ہند میں ذاتیں	جاوید علی	۱۳۹
ہندو مت اور ان کے فرقے	محمد احمد	۱۴۷
ورت، تیوہار، پرب اور رسوم	״	۱۵۹
جین دھرم ایک مختصر تعارف	ڈاکٹر پرم ہنس چوبے	۱۶۷
بدھ مذہب کا مختصر تعارف	ڈاکٹر پرم ہنس چوبے	۱۷۱
ہندوازم	تلخیص ــــ جاوید علی	۱۷۵
ہندوازم حصہ دوم تفصیلات		۱۸۳

ملک و ملت کے مسائل

دعوت

آپ کو اسی غور و فکر اور عمل کی دعوت دیتا ہے

محض ایک اخبار نہیں ایک تحریک اور ایک مشن بھی ہے

دعوت

زرِ تعاون: سالانہ 300/- ● ششماہی 150/- ● سہ ماہی 75/- ● فی پرچہ 2/50 روپے

اپنے شہر کی ایجنسی سے حاصل کیجیے یا براہِ راست ہمیں لکھیے

www.taemeernews.com

ابوریحان البیرونی

ہندو اور مسلمانوں کے درمیان بے تعلقی کے اسباب

یہ مضمون ابوریحان محمد ابن احمد البیرونی (۹۷۳ تا ۱۰۴۸ء) کی مشہور و معروف تصنیف "کتاب الہند" کے پہلے باب کے ایک حصہ کا ترجمہ ہے۔ جسے بلا کسی ترمیم کے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے آخری نکتہ کا تعلق نویں باب سے ہے۔ آج بھی یہ نکات مختلف پہلوؤں سے دعوت غور و فکر دیتے ہیں۔

(۱) پہلا سبب زبان کا اختلاف:۔

سنسکرت زبان نہایت وسیع ہے اور اس کا سیکھنا مشکل ہے

منجملہ ان کے ایک سبب یہ ہے کہ ہندو قوم ہم لوگوں سے ان تمام چیزوں میں جو قوموں کے درمیان مشترک ہوتی ہیں مغایر ہیں اور مغایرت کے اسباب میں سب سے پہلی چیز زبان ہے گو زبان کی مغایرت میں دوسری قومیں بھی اسی طرح باہم مغایر ہیں۔ کوئی شخص جو مغایرت رفع کرنے کے لئے یہ زبان حاصل کرنا چاہے آسانی سے نہیں کر سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ بجائے خود ایک لمبی چوڑی زبان ہے۔ جس میں عربی کی طرح ایک ہی مفہوم کے واسطے متعدد مقتضب (یعنی ایسا لفظ جو ابتداءً کسی معنی کے لئے وضع کیا گیا ہے) اور مشتق (یعنی جو کسی دوسرے لفظ سے کچھ تصرف کرکے بنا لیا گیا ہے) نام ہیں۔ اور متعدد مسمیٰ (بامعنی) کے لئے ایک ہی اسم ہے' اس لئے کہ ان الفاظ میں وہی شخص امتیاز کر سکتا ہے جو موقع کلام کو سمجھتا اور سیاق و سباق سے مطلب نکال سکتا ہے۔ ہندو اپنی زبان کی اس حالت پر فخر کرتے ہیں جس طرح دوسری قومیں اپنی زبان کی اس حالت پر' حالانکہ حقیقت میں یہ زبان کا عیب ہے۔

پھر اس زبان کی ایک قسم عامیانہ ہے جس سے صرف عام لوگ کام لیتے ہیں۔ دوسری قسم محفوظ و فصیح جو تصریف و اشتقاق اور نحو و بلاغت کے دقیق مسائل پر مشتمل ہے۔ اس کی طرف اونچا طبقہ اور علما کے سوا دوسرے لوگ توجہ نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ وہ ایسے حروف سے مرکب ہے جن میں سے بعض عربی و فارسی حروف کے ساتھ مطابقت و مشابہت نہیں رکھتے بلکہ ہماری زبان و حلق میں ان کو ان کے اصلی مخارج سے نکالنے کی بھی صلاحیت نہیں ہے اور نہ ہمارے کان ان کو سن کر مماثل و مشابہ حروف میں تمیز کرتے ہیں اور نہ ہمارے ہاتھ کتابت میں ان کی نقل کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی زبان کی کسی چیز کو ہمارے رسم خط میں قلم بند کرنا مشکل ہے۔ اور ان کو صحت کے ساتھ ضبط کرنے میں ہم کو نقطوں اور علامات میں مجبوراً "تبدیلی کرنا اور ان پر اعراب لگانا پڑتا ہے خواہ مشہور اعراب لگایا جائے یا نیا بنا لیا جائے۔

اس کے ساتھ دوسری دشواری اس زبان کے کاتبوں کی بے پروائی اور تصحیح و مقابلہ کی طرف سے ان کی بے توجہی ہے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ وہ ایک نقل کے بعد محنت برباد اور کتاب مسخ ہو جاتی ہے۔ جس عبارت میں کوئی نئی لغت ہوتی ہے اس کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ دونوں قوموں میں سے نہ اس کو وہی شخص سمجھتا ہے جو اس قوم میں داخل ہے اور نہ وہی جو خارج ہے۔ اس کے ثبوت میں یہ جتلا دینا کافی ہوگا کہ ہم نے بارہا ان کی زبان سے ایک لفظ سن کر بڑی محنت اور توجہ سے اس کی تصحیح کی پھر جب اس کے سامنے دوسری دفعہ اس کو تلفظ کیا تو وہ مشکل سے اس کو سمجھ سکے

کل عجمی زبانوں کی طرح ہندی زبان میں بھی دو دو اور تین تین ساکن حروف ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ ہماری قوم کے لوگ ایسے حروف کو متحرک بحرکت خفی کہتے ہیں ہمارے لئے اس زبان کے اکثر الفاظ و اسما کو زبان سے ادا کرنا اس وجہ سے بھی مشکل ہے کہ ان کی ابتدا ساکن حرفوں سے ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ ان کی علمی کتابیں ان کے مذاق کے مطابق شعر کے مختلف اوزان میں منظوم ہیں۔ جس سے ان کا مقصود یہ ہے کہ کتابیں اپنی اصلی حالت و مقدار میں محفوظ رہیں اور کمی بیشی ہونے کی حالت میں خرابی کا فوراً" پتہ مل جائے اور نیز ان کا یاد رکھنا آسان ہو اس لئے کہ ہندوؤں کو حفظ پر جو اعتماد ہے وہ تحریر پر نہیں ہے۔ اور معلوم ہے کہ وزن برابر رکھنے اور جہاں وزن ٹوٹتا ہے اس کو درست کرنے اور نقصان کی تلافی کرنے کے لئے کوئی نظم تکلف سے خالی نہیں ہوتی۔ اس میں عبارتیں بڑھانے کی حاجت پڑتی ہے۔ اور وہ الفاظ کو ابھی ایک معنی میں اور ابھی دوسرے معنی میں استعمال کرنے کا ایک سبب ہوتا ہے۔

زبان کی یہ حالت ان اسباب میں سے ہے جن کی وجہ سے اس چیز سے جو ہندوؤں کے پاس ہے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے۔

(۲) دوسرا سبب دین کا اختلاف:۔

غیر دین والوں سے ہندوؤں کی نفرت بے تعلقی کا دوسرا سبب یہ ہے کہ ہندو دین میں ہم سے کلی مغایرت رکھتے ہیں۔ نہ ہم کسی ایسی چیز کا اقرار کرتے ہیں جو ان کے یہاں مانی جاتی ہے اور نہ وہ ہمارے یہاں کی کسی چیز کو تسلیم کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مذہبی نزاع کم کرتے ہیں اور بحث و مناظرہ کے سوا جان' بدن اور مال کو نقصان نہیں پہنچاتے لیکن غیروں کے ساتھ ان کی یہ روش نہیں ہے۔ غیروں کو یہ لوگ ملیچھ یعنی ناپاک کہتے ہیں اور ان کو ناپاک سمجھنے کی وجہ سے ان سے ملنا جلنا' شادی بیاہ کرنا' ان کے قریب جانا یا ساتھ بیٹھنا اور ساتھ کھانا جائز نہیں سمجھتے۔ اور جس چیز میں غیر قوم کی آگ یا پانی سے کام لیا گیا ہو' جن دو چیزوں پر ضروریات زندگی کا مدار ہے' اس چیز کو ناپاک سمجھتے ہیں (مزید براں) کسی طریقے سے اصلاح (حال) کی صورت ہی نہیں ہے اس لئے کہ گو نجس چیز طاہر سے مل کر طاہر ہو سکتی ہے لیکن ہندوؤں میں کسی شخص کو جو ان کی قوم سے نہیں ہے اور ان میں داخل ہونے کی رغبت یا ان کی طرف میلان رکھتا ہے اپنے اندر داخل کرنے کی مطلق اجازت نہیں ہے۔ اور یہ ایسی حالت ہے جو ہر رشتے کو توڑ دیتی اور کامل طرح پر منقطع کر دیتی ہے۔

www.taemeernews.com

(۳) تیسرا سبب رسم و عادت اور طرز معاشرت کا اختلاف :-

(قطع تعلق کا) ایک سبب یہ بھی ہے کہ یہ لوگ رسم و عادت میں ہم سے اس درجہ اختلاف رکھتے ہیں کہ اپنے بچوں کو ہم سے اور ہماری ہیئت و لباس وغیرہ سے تقریباً ڈراتے ہیں اور ہم لوگوں کو شیطان کی طرف منسوب کرتے اور شیطان کو خدا کا مخالف یا دشمن قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ اس نسبت کا استعمال عام طرح پر ہم لوگوں کے حق میں کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ ہمارے اور کل دوسری قوموں کے درمیان مشترک ہے۔ ہم کو یاد ہے کہ ان میں سے ایک (ہندو) نے ہم سے اس لئے انتقام لیا کہ ایک ہندو راجہ اپنے ایک دشمن کے ہاتھ سے جس نے ہم لوگوں کے ملک سے آکر اس پر حملہ کیا تھا، مارا گیا۔ اس کا وارث اور اس کے بعد ملک کا راجہ اس کا لڑکا ہوا جو اس کے مارے جانے کے وقت ماں کے پیٹ میں تھا۔ بچہ کا نام سگر رکھا گیا۔ جوان ہو کر لڑکے نے ماں سے باپ کا حال دریافت کیا اور ماں نے جو حالت گزری تھی بیان کردی۔ جوان راجہ جوش میں آگیا۔ اپنے ملک سے باہر نکلا اور دشمن کے ملک میں جاکر ان قوموں سے پورا انتقام لیا یہاں تک کہ قتل اور خون ریزی سے تنگ آگیا اور جو لوگ باقی بچ گئے ان کو ذلیل کرنے اور سزا دینے کے لئے ہمارا ہی لباس پہننے پر مجبور کیا۔ ہم نے یہ قصہ سن کر راجہ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ہم لوگوں کو ہندو بننے اور اپنی رسمیں اختیار کرنے کی سزا نہیں دی۔

(۴) چوتھا سبب بودھ مذہب کا پچھم کے ملکوں سے نکالا جانا اور ہندوؤں میں ان ملکوں سے نفرت پیدا ہونا :-

نفرت و مغائرت کے بڑھ جانے کا سبب یہ ہوا کہ فرقہ شمنیہ (بودھ مذہب) اگرچہ برہمنوں سے سخت عداوت رکھتا ہے پھر بھی بمقابلہ دوسرے غیر ہندو مذہب کے ہندوؤں سے زیادہ قریب ہے۔ قدیم زمانہ میں خراسان، فارس، عراق، اور موصل حدود شام تک بودھ مذہب کے پیرو تھے۔ یہاں تک کہ آذربیجان سے زرتشت کا ظہور ہوا۔ اس نے بلخ آکر مجوسیت کی تبلیغ شروع کی اور گشتاسپ نے اس کا دین اختیار کیا۔ گشتاسپ کے بیٹے اسفندیار نے مشرق و مغرب کے شہروں میں بجبر اور صلح اس دین کو پھیلانے کا انتظام کیا اور چین سے روم تک آتش خانے قائم کئے۔ پھر بعد کے بادشاہوں نے اپنے دین یعنی مجوسیت کے لئے فارس اور عراق کو مخصوص کر لیا۔ اس وقت بودھ مذہب وہاں سے بلخ کے مشرقی اطراف میں ہٹ آیا اور کچھ مجوس ہندوستان میں باقی رہ گئے جو اس وقت تک وہاں مگ کہلاتے ہیں۔ اس طرح خراسان کی طرف سے ہندوؤں میں نفرت کی ابتدا ہوئی۔ یہاں تک کہ اسلام آیا اور فارسی حکومت مٹ گئی۔

مسلمانوں کا ہندوستان پر پہلا حملہ اور ہندوؤں کی وحشت میں زیادتی :-

اس وقت ان کے ملک پر حملہ کرنے سے ان کی وحشت میں زیادتی ہوئی اور جب محمد ابن قاسم ابن منبہ نواحی بجستان سے سندھ میں داخل ہوا اور شہر منہوا کو فتح کرکے اس کا نام منصورہ اور شہر ملتان کو فتح کرکے اس کا نام معمورہ رکھا اور ہندوستان کے شہروں میں گھستا ہوا قنوج تک چلا گیا اور واپسی میں سرزمین قندھار اور حدود کشمیر تک جا پہنچا۔ کہیں جنگ کی اور کہیں صلح سے کام لیا اور بجز ان لوگوں کے جنہوں نے خوشی سے تبدیلی مذہب کیا سب کو ان کے مذہب پر چھوڑ دیا، ان واقعات سے ان کے دلوں میں بغض و عناد جم گیا۔

سلطان محمود کا ہندوستان کو فتح کرنا ہندوؤں کے علوم کا سمٹ کر کشمیر و بنارس میں چلا جانا اور سیاسی و دینی وجوہ سے ہندوؤں کا اجنبیوں سے سخت بے تعلقی اختیار کر لینا :-

اگرچہ محمد ابن قاسم کے بعد مجاہدین میں سے کوئی شخص ترکوں کے زمانہ تک حدود کابل اور دریائے سندھ سے آگے نہیں بڑھا لیکن جب سامانیوں کے زمانہ میں ترک غزنی کے بادشاہ ہوئے اور ناصر الدین سبکتگین نائب سلطنت ہوا تو اس نے جنگ کو اپنا مشغلہ بنایا، غازی کا لقب اختیار کیا اور اپنے بعد والوں کے لئے ہندوستان کی سمت کو کمزور کرتے رہنے کے واسطے ایسی راہیں ہموار کر گیا جس پر یمین الدولہ محمود علیہ الرحمہ تیس برس سے زیادہ عرصہ تک چلتے رہے۔ محمود نے ان حملوں سے ہندوؤں کی سرسبز زمین کو تباہ کر دیا اور ان کے شہروں میں ایسے عجیب کارنامے انجام دیئے جن سے ہندو غبار کی طرح پر آگندہ ہو گئے اور صرف ان کا افسانہ رہ گیا۔ اور جو لوگ بھاگ کر بچ رہے ان کو مسلمانوں سے سخت نفرت اور دوری ہو گئی بلکہ یہی سبب ہوا کہ ان کے علوم مفتوحہ علاقوں سے سمٹ کر بنارس اور کشمیر وغیرہ کی طرف چلے گئے جہاں اب تک رسائی نہیں ہوئی ہے۔ اور جہاں سیاسی اور دینی وجوہ سے کل اجنبیوں کے ساتھ شدت بے تعلقی رکھی جاتی ہے۔

(۵) پانچواں سبب ہندوؤں کی خودپسندی ہر غیر ملکی یا اجنبی چیز کو حقیر سمجھنا :-

ان کے بعد کچھ ایسے اسباب ہیں جن کو بیان کرنا ہندوؤں کی ہجو کرنا ہے۔ لیکن وہ ان کے اخلاق میں سمائے ہوئے ہیں اور کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ اور حماقت ایک ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے ان لوگوں کا اعتقاد یہ ہے کہ ملک ہے تو ان کا ملک۔ انسان ہیں تو ان کی قوم کے لوگ۔ بادشاہ ہیں تو ان کے بادشاہ دین ہے تو وہی جو ان کا مذہب ہے اور علم ہے تو وہ جو ان کے پاس ہے۔ اس لئے یہ لوگ بہت تعلّی کرتے ہیں اور جو تھوڑا سا علم ان کے پاس ہے اس کو بہت سمجھتے ہیں اور خودپسندی میں مبتلا ہو کر جاہل رہ جاتے ہیں۔ جو کچھ یہ جانتے ہیں اس کو بتلانے میں بخل کرنا اور غیر قوم والے درکنار خود اپنی قوم کے دوسری ذات کے لوگوں سے بھی شدت کے ساتھ چھپانا ان کی سرشت میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ ان کے گمان میں بھی نہیں ہے کہ دنیا میں ان کے شہروں کے سوا دوسرے شہر اور ان شہروں کے باشندوں کے سوا دوسری جگہ بھی انسان ہیں اور ان کے ماسوا دوسرے لوگوں کے پاس بھی علم ہے۔ یہ حالت یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ اگر ان سے خراسان و فارس کے علم اور اہل علم کا ذکر کیا جائے تو مخبر کو جاہل سمجھیں گے۔ اور مذکورہ بالا عیب کی وجہ سے ہرگز اس کو سچا نہیں مانیں گے۔ حالانکہ اگر یہ لوگ سفر کریں اور دوسرے لوگوں سے ملیں جلیں تو اپنی رائے سے باز آجائیں۔ ہاں ان کے اسلاف اس درجہ بے خبر نہیں تھے۔

(۶) موجودہ زمانے میں طبقات (ذاتوں) کا انتظام ہندوؤں میں ہر دوسری قوم سے زیادہ ہے اور اسلام اور ہندوؤں کے درمیان بڑی رکاوٹ ہے :-

ہمارے زمانے میں اس معاملے میں ہندوؤں کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ ہم میں اور ہندوؤں میں بڑا اختلاف یہ ہے کہ ہم آپس میں سب کو برابر سمجھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر فضیلت صرف تقویٰ کی بناء پر دیتے ہیں۔ یہ اختلاف ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

www.taemeernews.com

قدیم ہند کی تاریخ و تہذیب

جاوید علی

ہندوستان کی معلوم تاریخ سے لے کر مسلمانوں کی آمد تک کا زمانہ "قدیم ہند" میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کی آمد کے آغاز کا زمانہ تو کافی پرانا ہے۔ یہ مسلمان زیادہ تر تاجر تھے۔ فاتح کی حیثیت سے محمد بن قاسم کی آمد ۷۱۲ء میں سندھ میں ہوئی۔ وہاں حکومت بھی قائم کی گئی۔ ملک کے مختلف حصوں میں یہ تاریخیں الگ الگ ہیں۔ "دہلی سلطنت" کی شکل میں مسلمانوں کی پہلی حکومت ۱۲۰۶ء میں قائم ہوئی۔ بنگال اور مگدھ (بہار) کو محمد بن بختیار خلجی کی مٹھی بھر فوج نے ۱۲۰۰ء میں فتح کیا۔ کشمیر چودھویں صدی عیسوی میں فتح کیا گیا۔ اس طرح مقام کے اعتبار سے قدیم ہند کی آخری تاریخ متعین کرنے میں مختلف رائیں ہو سکتی ہیں۔ ۱۲۰۰ء کو غالباً آخری حد شمار کرنا نامناسب نہ ہوگا۔

اس مقالہ میں تہذیب کی کسی متعین تعریف کو پیش نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ بلکہ یہاں اس سے مراد انسانی سماج کے مختلف احوال سے لیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ہم ہند کی قدیم تاریخ و تہذیب کا مطالعہ کیوں کریں اس کی آخر کیا اہمیت و ضرورت ہے؟

(۱) تاریخ کو قوموں کی یادداشت کہا گیا ہے۔ یہ یادداشت تفریح کا سامان نہیں بلکہ اس کا مقصد عبرت اور نصیحت ہے۔ "حال" کو ماضی سے نہیں کاٹا جا سکتا۔ یہ تو اکثر حال کو متاثر کرتا ہے۔

(۲) ملک میں ایک طبقہ قدیم ہند کی تہذیب و تاریخ کو سنہری دور سے تعبیر کرتا ہے۔ اور وہ اس کے احیاء کے لئے کوشاں ہے۔ وہی اس کا آئیڈیل ہے۔ ضرورت ہے کہ ان کے اس خیال کا جائزہ لیا جائے تاکہ دلائل کی بنیاد پر قدیم تہذیب کے حسن و قبح کو جانچا جا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں ایک طرف سوتی کپڑا اور شکر روز مرہ کی زندگی کے لئے ماضی میں ہندوستان کی خاص دین رہا ہے وہیں ہندوستان کے مذہبی فلسفہ کو بغیر اسلحہ کے جاپان، چین، انڈونیشیا، تھائی لینڈ اور لنکا وغیرہ میں خوش آمدید کہا گیا۔

(۳) اس سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کیسے، کب اور کہاں ہمارے ملک میں ابتدائی کلچر کا ارتقاء اور ترقی ہوئی۔ قدیم نسلیں یہاں کب آئیں اور کس طرح انہوں نے ہندوستان کی ترقی میں مدد دی اور کب اور کیسے وہ یہاں جذب ہو گئیں۔

(۴) اسلام 'دعوت' کے لئے اس سرزمین کو فتح نہیں کر سکا ہے۔ پھر بھی آج ہند پاکستان بنگلہ دیش میں تقریباً ہر تین میں سے ایک فرد اسلام کا پیرو ہے۔ موجودہ ہندوستان میں ہر آٹھ میں سے ایک فرد مسلمان ہے۔ ہم کو اس سرزمین میں دعوت کا فریضہ انجام دینا ہے۔ ضرورت ہے کہ دعوت کی سرزمین کو سمجھا جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ مختلف اختلافات کے باوجود یہ ملک ایک وحدت ہے۔ قدیم دور میں اشوک (۳۰۰ ق۔م) کے زمانے میں اور سمندر گپت (چوتھی صدی عیسوی) کے دور میں تقریباً پورا ملک ایک حکمراں کے تحت رہا ہے۔ یہاں کی متناقض خصوصیات کے باوجود کثرت میں وحدت کو تلاش کیا جانا چاہئے۔ غیر ملکیوں نے ہمیشہ اس کو ایک ملک سمجھا اور "السند" کا نام دیا۔

قدیم ہند کی تاریخ و تہذیب کے ماخذ

قدیم ہندوستان کے پاس حقیقی معنوں میں کوئی تاریخی اسناد موجود نہیں ہیں۔ بادشاہوں کی ایک مکمل فہرست دستیاب نہیں یا اس کے حدود سلطنت کا تعین کرنا مشکل ہے۔ ادبی شخصیات کا یہی حال ہے۔ شاذ و نادر ہی مصنف کا زمانہ حیات معلوم ہے۔ تصانیف کی متعلق صدی کا تعین خوش قسمتی سے ہی کیا جا سکتا ہے یہاں بہت سی تصنیفات ایک ہی مصنف کے نام منسوب ہیں جیسے "ویاس" کو مہابھارت، پران اور برہم سوتر کا مصنف بتایا جاتا ہے۔ وہ وید کو جمع کرنے والے بھی ہیں۔ ظاہر ہے ایک شخصیت کے لئے یہ ناممکن ہے۔ مبہم سی عوامی روایت اساطیر اور حکایات کی شکل میں ضرور ہیں لیکن ان پر مکمل انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ ان باتوں کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ماخذ کے نام پر کچھ ہے ہی نہیں۔ اس کے بیان کا مقصد یہ ہے کہ قدیم دور سے متعلق کسی دعوی کو اچھی طرح جانچا جانا چاہئے۔ تبھی اس کی حقیقت کا پتہ لگے گا۔

قدیم ہند کے دستیاب ماخذ و مواد درج ذیل ہیں:

(۱) آثار قدیمہ:۔ مختلف مقامات پر کھدائیوں کے بعد بہت سے آثار ملے ہیں۔ ریڈیو کاربن ڈیٹنگ طریقہ سے اس کی عمر یا قدامت معلوم کی جاتی ہے۔ زمین کی پرت اور آلات (تانبہ، کانسہ، پتھر، مٹی وغیرہ کے بنائے ہوئے) کے معائنہ اور موازنے سے نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔

(۲) **سکے:۔** بہت قدیم سکوں میں صرف کچھ نشانات ملتے ہیں۔ بعد کے سکوں میں بادشاہوں اور دیوتاؤں کے نام ملے ہیں یا تاریخیں ملی ہیں۔ بعض تجارتی انجمنوں کی طرف سے جاری کردہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت کافی ترقی پر تھی۔ موریہ دور کے کافی سکے ملے ہیں جو مختلف دھاتوں کے ہیں۔ جبکہ گپتا عہد میں سب سے زیادہ سونے کے سکے ملے ہیں۔ یہ خوشحالی اور تجارت کے فروغ کو ظاہر کرتا ہے۔ جبکہ مابعد گپتا عہد میں کچھ ہی سکوں کا ملنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ تجارت میں کافی کمی آئی تھی۔

(۳) **نقوش یا:۔** Incription یہ نقوش مہروں، پتھر کے ستون، چٹانوں، تانبہ کے پلیٹ اور مندروں کی دیواروں پر ملے ہیں۔

قدیم ترین مہریں موہن جوداڑو اور ہڑپہ (وادی سندھ کی تہذیب) میں ملی ہیں لیکن اس کو ابھی تک پڑھا نہیں جا سکا ہے۔ اس کے بعد قدیم ترین نقوش پالی

زبان میں (اشوک کا دور) تیسری صدی ق-م کے ہیں۔ اس کے بعد دوسری صدی عیسوی سے سنسکرت زبان کے نقوش ملے ہیں جو چوتھی اور پانچویں صدی تک عام ہو جاتے ہیں۔ علاقائی زبانوں میں یہ نویں اور دسویں صدی عیسوی سے ملے ہیں۔ ان کے رسم الخط اور زبان سے بھی زمانے کا تعین ہوتا ہے۔

(۴) **ادبی ماخذ:-** باوجود کہ قدیم ہند کے لوگ (وادی سندھ کی تہذیب کے لوگ) ڈھائی ہزار سال ق-م لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ہمارا سب سے قدیم مخطوط چوتھی صدی عیسوی سے زیادہ پرانا نہیں ہے اور یہ وسطی ایشیا میں ملا ہے۔

مذہبی لٹریچر بہت ہیں لیکن ان کے سلسلہ میں من مانی تاریخ دی جاتی ہے۔ پھر ہر ویدک کتاب میں ملاوٹ ہے۔ جو عام طور سے اس کے آغاز یا افتتاح پر کیا جاتا ہے۔ سنسکرت لٹریچر میں بدھ ازم کے اثرات کی موجودگی یا عدم موجودگی کی بنیاد پر بھی اس کے زمانے کا تعین کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس طریقے کی اپنی خامیاں ہیں۔ جیسے گیتا کو مختلف اسکالر بدھ سے پہلے اور بعد کا بتاتے ہیں۔

(۵) **غیر ملکی ذرائع:-** خاص بات یہ ہے کہ سکندر کے حملہ (۳۲۴-ق-م) کا کوئی بھی تذکرہ ہندوستانی ذرائع میں نہیں ملتا۔ یہ صرف یونانی ذرائع ہیں جو اس کی ہندوستانی مہم کو بیان کرتے ہیں۔ اس طرح چندر گپت موریہ کی تخت نشینی کی تاریخ (۳۲۲-ق-م) ہم کو یونانی ذرائع (جیسے میگستھنز) سے معلوم ہوتی ہیں۔

غیر ملکی سیاح فاہیان ۴۱۴ء میں اور ہوان سانگ ۶۳۵ء میں یہ آئے۔ فاہیان سے گپتا دور کی صورتحال معلوم ہوتی ہے۔ ہوان سانگ سے ہرش کے بارے میں معلومات ہوتی ہے۔

قدیم ابتدائی معاشرہ و عہد

ہندو موجودہ زمانے کو عہد تاریک یا "کل یگ" کہتے ہیں۔ جس میں برائیاں فروغ پائیں گی اور تباہی آئے گی۔ ان کے مطابق سابق کے تین بہتر دور درج ذیل تھے:

(۱) ست یگ یا عہد صداقت۔ یہ غم و فکر سے نجات کا دور تھا۔ اس میں محنت کی ضرورت نہ تھی۔ پھر حرص و طمع کی آمد کے ساتھ گراوٹ آتی چلی گئی۔

(۲) ترت یگ

(۳) دواپر یگ

ہر یگ بالترتیب "ست یگ" سے شروع ہو کر درج ذیل خدائی سالوں یا وقفہ کا ہوتا ہے ۴۸۰۰، ۳۶۰۰، ۲۴۰۰ اور ۱۲۰۰ خدائی سال۔ ایک خدائی سال ۳۶۰ انسانی سال کے برابر ہوتا ہے۔ چوتھے یگ یعنی "کل یگ" کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی۔ (رومیلا تھاپر-۱۹۶۶ء)

بدھ اور جین کتب میں بھی ایسے بیانات یگ کے بارے میں ملتے ہیں۔ قریبی زمانے کی برہمنی کتب نے مسلسل گردش اور لاانتہائی ادوار کا مزید نظریہ پیش کیا یعنی یہ زمانے پلٹ پلٹ کر آتے رہتے ہیں۔

یعنی ہندوستان کی تاریخ کا دور "کل یگ" کے تحت ہی پایا جاتا ہے۔ اس میں درج بالا نظریہ کے مطابق عہد زریں (golden age) کی تلاش و نشاندہی لاحاصل ہونی چاہئے۔

تہذیب انسانی کی تقسیم

استعمال میں آنے والی چیز اور دھاتوں کی بنیاد پر اہل علم تہذیب کی تقسیم درج ذیل انداز سے کرتے ہیں اس کا تعین زیادہ تر قیاسی ہے۔

۱۔ **پتھر کا عہد:-** اس عہد کی مدت غیر متعینہ ہے۔ اس عہد کے پتھر کے بھدے ہتھیار ملے ہیں۔ خیال ہے کہ اس کا آخری دور ہند میں ۶۰۰۰ ق-م سے ۴۰۰۰ ق-م تک رہا ہوگا۔

۲۔ **تانبہ کا عہد:-** ۴۵۰۰ ق-م تا ۳۰۰۰ ق-م تک تانبہ کا استعمال دنیا میں کافی ہونے لگا تھا۔

۳۔ **کانسہ کا عہد:-** چونکہ رانگہ کے ذخائر کافی نہیں تھے۔ اس لئے یہ عہد بہت کچھ تلاش و تحقیق کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا زمانہ تقریباً ۳۰۰۰ ق-م- اور اس کے بعد کا ہے۔ وادی سندھ کی قدیم تہذیب کو کانسہ (Bronze) کے عہد سے جوڑتے ہیں۔

۴۔ **لوہے کا عہد:-** یہ ۲۰۰۰ ق-م- سے شروع مانا جاتا ہے۔ یہ عہد آریوں کی ہند میں آمد سے جڑا ہوا ہے۔ بعض دانشور موجودہ دور کو بھی اس میں شمار کرتے ہیں۔

قدیم نسلیں:- چھ بنیادی نسلوں کی برصغیر ہند میں آمد کی نشاندہی علماء کرتے ہیں (تھاپر ۶۶ء) - یہ ہیں ۱۔ نیگرو (Negrito)، ۲۔ پروٹو- اسٹریلائٹ (Proto- Australoid)، ۳۔ میڈیٹیریٹین (Mediterranean) 4۔ الپائن (Alphine)، ۵۔ منگولیائی (Mangoloid) اور آخر میں ۶۔ آریہ نسل۔ خیال ہے کہ شروع کی پانچ نسلیں وادی سندھ کی تہذیب کے زمانہ تک ہندوستان میں اپنی جڑیں جما چکی تھیں۔ میڈیٹرین نسل کو دراوڑی کلچر سے جوڑا جاتا ہے۔ منگولیائی اثر شمال مشرق میں نظر آتا ہے۔

آگے بڑھنے سے قبل اگر ہم موٹے طور پر ہندوستان میں مختلف غالب تہذیبوں کے ادوار کو لیں تو وہ اس طرح لکھی جا سکتی ہیں۔

(۱) غیر آریہ تہذیب یا وادی سندھ کی تہذیب تقریباً ۱۰۰۰ سال تک

(۲) ویدک تہذیب یا آریہ تہذیب کا غلبہ تقریباً ۱۱۰۰ سال تک

(۳) بدھ اور جین یا برہمن مخالف تہذیب کا غلبہ تقریباً ۸۰۰ سال تک (۶۰۰ ق-م تا ۲۰۰ء)

(۴) پران- ہندو تہذیب کا غلبہ تقریباً ۵۰۰ سال تک (۲۰۰ء تا ۷۰۰ء)

(۵) جنوب میں اسلام، ادویت، بھگتی اور راجپوت تہذیب کا دور- تقریباً ۳۰۰ سال تک (۷۰۰ء تا ۱۰۰۰ء)

(۶) شمال میں مسلمانوں کی آمد

وادئی سندھ کی تاریخ و تہذیب

اس کو موہنجوداڑو اور ہڑپہ کی تہذیب بھی کہتے ہیں۔ اس کا دور ۲۵۰۰ ق-م تا ۱۵۰۰ ق-م بتایا جاتا ہے۔

۱۹۲۵ء میں وادی سندھ کے دو مقامات موہنجوداڑو اور ہڑپہ میں اولین

www.taemeernews.com

شہروں کے کھنڈرات کھدائی میں نکلے۔

تعمیرات:۔ آبادی کا نقشہ لاجواب شہری پلاننگ کو ظاہر کرنے والا ہے جہاں وسیع اور سیدھی سڑکیں، عمدہ چھوٹی گلیاں اور بارش کے پانی کی نکاسی کا نہایت اعلیٰ نظام موجود تھا۔

یہاں کے مکانات کئی منزلہ اور محل نما تھے جو ٹھوس پختہ اینٹوں کے بنے ہوئے تھے۔ ان میں عمدہ بیت الخلاء اور غسل خانے ہیں۔ عمارات کے ۲۰۰ × ۴۰۰ گز کے مستطیل سلسلے اور بہت سے بڑے، بڑے عوامی حمام جو ان کی تفریح تھی۔ حمام میں بیچ میں ایک بڑا حوض اور چاروں طرف چھوٹے چھوٹے کمرے غالباً بغرض تفریح ہوتے تھے۔

تجارت:۔ یہاں غلے کے بڑے بڑے گودام ملے ہیں۔ تجارت بڑے پیمانے پر تھی اور دوسرے ملکوں سے تھی۔

رسم الخط:۔ وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ لیکن ان کی زبان پڑھی نہیں جاسکی ہے۔ اس لئے نہیں معلوم کہ وہ کون سی زبان بولتے تھے۔ لیکن وہ سنسکرت اور دراوڑی زبان سے یقیناً الگ ہے۔ وہاں تقریباً ہر ہزار مہریں ملی ہیں۔ جن پر مختصر لکھائی کے ساتھ مختلف جانوروں کی تصویریں ہیں۔ جبکہ اس وقت کے مصر اور میسوپوٹامیہ کی تحریریں اتنی مختصر نہیں ہوتی تھیں۔

ریاست:۔ ایک یا ایک سے زیادہ شہروں کی موجودگی کا مطلب ہے کہ وہاں ریاست بھی موجود تھی۔ لیکن سیاسی نظم کی نوعیت کا اندازہ نہیں ہوتا۔

مذہب:۔ یہاں مندر نہیں ملے ہیں۔ بڑے حمام' کے علاوہ کوئی مذہبی تعمیر نہیں ملتی۔ عورت کی مٹی کی بنی چھوٹی چھوٹی مورتیاں ملی ہیں۔ یہاں بڑے بڑے مجسمے نہیں ملتے۔ مہروں پر ایسی عورت کی مورت نہیں ملتی ہے۔ جبکہ تین سروں اور سینگوں والے مرد کی تصویر مہروں پر ملی ہیں۔ عدالت اور مرد کے جنسی اعضاء (پتھر کے ہیں) بڑی مقدار میں ملتے ہیں۔ مہروں پر پیپل اور جانوروں کی تصویریں ملی ہیں۔

کچھ اہم باتیں:۔ یہ تہذیب زرخیز حصوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ نہروں سے آبپاشی نہیں ہوتی تھی نہ ان کے پاس بھاری ہل تھے۔ جب کہ ان کی خاص کاشت غلہ ہی تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ محنت اور مشقت کے عادی نہیں تھے۔ اس وقت بابل اور مصر میں نہروں کا رواج تھا۔

خاص بات یہ ہے کہ یہاں عظیم تبدیلیوں کی عدم موجودگی نظر آتی ہے۔ مہروں پر ایک جیسی زبان ہے۔ حالانکہ تہذیب کا وقت لمبا تھا۔ غالباً یہ لوگ نئی باتیں جلدی نہیں سیکھتے تھے۔

جنگی نظام کی یہاں حیرت انگیز طور پر کمزوری نظر آتی ہے۔ یہاں کے ہتھیار کمزور ہیں نیزے پتلے ہیں۔ ایسا لگتا ہے یہ شہر خود سے نہیں بڑھے بلکہ ان کو ترغیب باہر سے ملی۔

خاتمہ:۔ اس تہذیب کا خاتمہ فوراً اور اچانک ہوگیا۔ ۱۷۵۰ ق۔م میں یہ ختم ہوگئیں۔ موہنجوداڑو کے شہر کو آگ لگادی گئی اور باشندے قتل کردیئے گئے۔ ہڑپہ میں اس طرح کے نشانات ناقص ہیں۔ بہرحال اس قسم کی شہادت ہے کہ تشدد سے خاتمہ ہوا۔ اس طرح ایک ہزار سال بعد اس تہذیب کا چراغ گل ہوگیا۔ قدیم سنسکرت کتابوں کی استعاراتی و خیالی داستانوں میں بتایا گیا ہے کہ دشمنوں کو بے دردی سے کچلا جائے، خزانے لوٹ لئے جائیں اور شہر جلادیئے جائیں۔

اس کے بعد نسبتاً بہت چھوٹے اور نئے ہندوستانی شہروں کی اولین ممکنہ شروعات کے درمیان چھ سو سالوں کا فاصلہ ہے۔ اس پہلو سے یہ تہذیب 'آریہ' تہذیب سے زیادہ ترقی یافتہ معلوم ہوتی ہے۔ (اس تہذیب کا زیادہ تر بیان ڈی۔ ڈی۔ کوسمبی ۱۹۶۴ء کی کتاب سے ماخوذ ہے) لیکن اس کی کمزوریاں بھی نمایاں ہیں۔ ۔۔۔۔۔ اس تہذیب کا تعلق تانبے کے دور سے ہے۔ لیکن پتھر کا استعمال کم نہ تھا۔ بلکہ زیادہ ہی تھا۔

آریوں کی آمد اور ویدک تہذیب

(تقریباً ۱۷۵۰ق۔م۔ تا ۶۰۰ق۔م)

سنسکرت میں آریہ کے معنی "پیدائشی آزاد یا نجیب السیرت" کے ہیں۔ یہ بطور لقب تھا۔ لیکن جدید تاریخ میں جرمن کے نازی فلسفہ نے "آریہ" کو نسلی غرور کی بھیانک شکل دے دی۔ مگر یہ ماضی کی بات ہے۔

آریوں کی نمایاں خصوصیت زبان کا ایک مشترک خاندان ہے۔ اور یہ وہ واحد خصوصیت ہے، جو لوگوں کے ایک بڑے گروہ کو "آریہ" نام دینے کا جواز پیش کرتی ہے۔ سنسکرت، لاطینی اور یونانی کلاسیکل آریائی زبانیں ہیں جن کو Indo-European زبان بھی کہتے ہیں۔ ان میں متعدد اہم الفاظ جیسے ماں' باپ' بھائی بیٹی وغیرہ کے لئے بہت مماثل الفاظ پائے جاتے ہیں۔

ہندوستان کی متعدد زبانیں اصلاً سنسکرت سے نکلی ہیں۔ اس طرح پیدا ہونے والی زبانوں میں سے ایک تو پالی تھی جو مگدھ میں بولے جانے کی وجہ سے مگدھی بھی کہلاتی تھی اور کچھ دوسری زبانیں بھی تھیں جنہیں پراکرت کا عام نام دیا جاتا ہے۔ ان سے ہی جدید ہندی' پنجابی' بنگالی' مراٹھی وغیرہ زبانیں نکلیں۔ ہندوستان کی دراوڑی نسل کی زبانوں یا غیر آریائی زبانوں میں تامل' تلگو' کنڑ اور ملیالم آتی ہیں۔ (کوسمبی ۱۹۶۶ء)

آریہ (Caspian Sea) کے علاقے سے ایران ہوتے ہوئے ہندوستان آئے یہ خانہ بدوش تھے۔ زراعت ان کا ثانوی پیشہ تھا۔

دوسرے ہزار سالہ (ق۔م) عہد میں یہ خاص آریائی لوگ خانہ بدوش جنگ جو قسم کے تھے۔ ان کی غذا کا بڑا ذریعہ اور دولت کا پیمانہ ان کے مویشی تھے۔ گھوڑوں کو اپنی خصوصیات کی وجہ سے بڑی اہمیت حاصل تھی۔

ہندوستان میں آریہ لوگوں کی تفصیل ہمیں رگ وید سے ہی معلوم ہوتی ہے۔ رگ وید ۱۰۲۸ حمدوں کا مجموعہ ہے جو مختلف شعراء اور رشیوں نے اگنی' اندر' متر' ورن اور دوسرے دیوتاؤں کے لئے کی ہیں۔ یہ دس منڈل یا کتب پر مشتمل ہے جس میں دوسری تا ساتویں کتب سب سے قدیم مانی جاتی ہیں جبکہ پہلا اور دسواں منڈل بعد کا معلوم ہوتا ہے۔ (رام شرن شرما۔ NCERT کی کتاب قدیم ہند ۱۹۸۰ء) رگ وید کی متعدد چیزیں "اوستا" سے ملتی ہیں جو کہ ایرانی زبان کی سب سے قدیم کتاب ہے۔ دونوں کتابوں میں دیوتاؤں کے نام۔ اور سماجی طبقات کے نام ایک جیسے ہیں۔

وید کی تاریخی قیمت انجیل کے عہد نامہ عتیق کے مقابلہ میں کمتر ہے۔

www.taemeernews.com

کیونکہ عہد نامہ عتیق کو ان لوگوں نے ہمیشہ ایک تاریخی حیثیت سے پیش کیا جو اپنے خصوصی وطن سے رابطہ قائم رکھے ہوئے تھے۔ فلسطین کے اثرات ہندوستان کے مقابلہ میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں اور جس کی تحقیقات کا کام زیادہ سائنسی طریقوں پر ہوا ہے۔(ڈی ڈی کوسمبی)

یہ لوگ موہنجوداڑو کے شہری عہد کے مقابلہ میں مہذب نہیں تھے۔ ایسے مخصوص آریائی برتن اور اوزار نہیں ملے جو آریائی ثقافت کی تفصیل پیش کرسکیں۔ اس کے علاوہ جبکہ وادی سندھ کی تہذیب کا اپنا رسم الخط تھا۔ آریہ اس کے بہت بعد تک لکھنا نہیں جانتے تھے۔ ۵۰۰ ق۔م میں لکھنے کے عام رواج کا ثبوت (refrence) ملتا ہے۔ اس لئے اندازہ ہے کہ ۷۰۰ ق۔م تک یہ لکھنا سیکھ گئے ہونگے (رومیلا تھاپر)۔ چیزیں زبانی یاد رکھی جاتی تھیں۔ وید میں مقامات دریاؤں اور لوگوں کے نام کے علاوہ بہت سے الفاظ کا مفہوم سمجھنا بھی مشکل ہے کیونکہ زبان بدل گئی ہے (کوبی(۔ لیکن اس دور کے بارے میں جاننے کے لئے اس پر انحصار کے علاوہ چارہ نہیں ہے۔

ایران میں اس وقت آریائی دیوتاؤں (اندر' ورن' متر وغیرہ) کی پوجا ہوتی تھی تاآنکہ زرتشت نے چھٹی صدی ق۔م۔ میں ان کا صفایا کردیا۔ صرف آگ کا ہند آریائی دیوتا (آگنی) دونوں کی مشترک پرستش میں داخل رہا۔ سنسکرت کا لفظ "دیو" جو "دیوتا" کے لئے استعمال ہوتا تھا ایرانی اصطلاح میں "دیو" (عفریت) بن گیا (کوسمبی)۔

رگ وید کا سب سے اہم دیوتا "اندر" ہے۔ ڈھائی سو حمد اس کے لئے کہی گئی ہیں۔ وہ جنگی رہنما نظر آتا ہے جو دشمنوں کے مقابلے میں آریوں کی قیادت کرتا ہے۔ "اندر" نے آریوں کے دشمنوں کو کچل ڈالا اور "منکرین دیوتا" کے خزانوں کو لوٹ لیا۔ جن "رکشسوں" کو اس نے مارا اس کے نام بھی ملتے ہیں۔ ان میں بہت سے نام غیر آریائی محسوس ہوتے ہیں۔ "اندر" دریاؤں کو آزاد کرانے والا ہے۔ وہ بارش کا دیوتا بھی تھا۔

دوسرا بڑا دیوتا "آگنی" یا آگ کا دیوتا ہے۔ اس کے لئے دو سو حمد ملتی ہیں۔ ایرانی اور ہندوؤں میں آگ کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ جتنے اشلوک اس سے منسوب ہیں اتنے کسی دیوتا کے نام نہیں ہیں۔ تیسری پوزیشن "ورن" دیوتا کو حاصل تھی۔ بعض دیویوں کا تذکرہ بھی ہے لیکن رگ وید کے دور میں ان کی اہمیت زیادہ نہ تھی۔ دیوتا اس وقت زیادہ اہم تھے۔ قربانی کو اہم مقام یہاں حاصل تھا۔

اس دور میں دیوتاؤں کی پوجا' روحانی ارتقاء یا وجود کے غموں سے چھٹکارا پانے کے لئے نہیں ہوتی تھی بلکہ اس کے مقاصد اولاد (صرف لڑکے' لڑکیاں نہیں) جانور' روزی' دولت اور صحت وغیرہ کا حصول تھا۔ آریہ جفاکش اور دلیر تھے۔ زندگی سے انہیں محبت تھی۔

آریوں کو یہاں دو طرح کی لڑائیوں سے سابقہ پیش آتا تھا۔ جب غیر آریاؤں سے جن کو "داسیوں" کا نام دیا گیا۔ رگ وید میں "داسیو ہتھیا" یا داسیوں کے قتل کا تذکرہ متعدد بار آیا ہے۔ دوسری لڑائی خود ان کی آپس کی تھی۔ آریہ پانچ قبائل میں منقسم تھے جن کا نام رگ وید میں "پنچاجن" آیا ہے۔ بھارت اور "ترتسو" کا قبیلہ صاحب اقتدار تھا۔ بھارتی قبیلہ کی دس راجاؤں کے گروپ سے لڑائی ہوتی ہے۔ جس میں (ان دس میں سے پانچ آریہ اور پانچ غیر آریہ تھے) بھارت قبیلہ کو فتح ہوتی ہے۔ ہندوستان کا سرکاری نام "بھارت" اسی نام پر ہے۔ بھارت قبیلہ کے حامیوں میں پروہت وشسٹ کا نام بھی آتا ہے۔

یہاں مویشیوں کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ رگ وید کی اکثر لڑائیاں گائے کو لیکر ہوتی تھیں۔ یہاں جنگ کے لئے جو لفظ آتا ہے وہ ہے (گوشتی) یا گائے کی تلاش۔ برہمنوں کو "دان" میں گائیں اور غلام عورتیں دی جاتی تھیں۔

سیاسی اداروں میں سبھا اور سمیتی کا تذکرہ ملتا ہے۔ راجہ کے ساتھ پروہت بھی ہوتا تھا۔

جرائم وہاں ہوتے تھے۔ قتل پر سزا ملتی تھی اور ایک آدمی کے قتل کی عام سزا سو گائیں تھیں (رومیلا تھاپر ص ۴۳) جو ادا کرنی پڑتی تھیں۔

ویدک دور کا آخری حصہ:- اس کو ہم ۱۰۰۰ تا ۶۰۰ ق م مان سکتے ہیں اس دور کی معلومات' رگ وید کے بعد کے ویدک لٹریچر سے ہوتی ہے۔ ویدک لٹریچر میں ویدک "منتروں" کے مجموعہ کو "سمہتا" کہتے ہیں۔ رگ وید سمہتا ان میں سب سے قدیم ہے۔ اس کے بعد سام وید کا نمبر آتا ہے۔ رگ وید کی نظموں کو ساز پر گانے کے لئے جو تبدیلی کی گئی اس شکل کو سام وید کہتے ہیں۔ اس کے بعد یجروید میں نظموں کے ساتھ رسوم کا بھی اضافہ ہے۔ ان رسوم سے سیاسی اور سماجی حالات کا علم ہوتا ہے۔ یجروید میں ایسے ہلوں کا ذکر ملتا ہے جس کو بارہ بیل مل کر چلاتے ہیں۔ گویا کھیتی میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا تھا۔ اتھروید میں جادو ٹونا' بیماری اور امراض کو دفع کرنے سے متعلق چیزیں ہیں۔ جو غیر آریائی اثرات کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ سب چیزیں شمال میں گنگا کے اوپر میدان میں تخلیق کی گئیں۔

اسی دور میں اس علاقہ میں مٹی کے برتن بھورے رنگ میں رنگے ہوئے تسلسل سے ملتے ہیں۔ انہیں (PGW) Painted Grey ware بھی کہتے ہیں۔

اس دور میں امراء اور پروہتوں کا عروج ہوتا ہے۔ سماج میں برہمنوں کے اثرات میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ ۲۴۰٬۰۰۰ گائیں برہمن کو دان کرنے کی بات لٹریچر میں ملتی ہیں۔ جانوروں کی قربانی اور یگوں میں غیر معمولی اضافہ نظر آتا ہے۔ اگنی اور اندر کی اہمیت میں کمی ہو جاتی ہے۔ خیال ہے کہ اس وقت اصل مہا بھارت اور رامائن لکھے جا رہے تھے۔ اپنشد کی تالیف ۶۰۰۔۷۰۰ ق۔م میں شروع ہو جاتی ہے۔ جن میں رسوم پر تنقید اور آتما اور پرتما کے تعلق کی بحث ملتی ہے۔ جس سے سماجی بے چینی کا اظہار ہوتا ہے۔ اب ذات پات کا نظام وجود میں آچکا تھا باوجودیکہ تاریخی طور پر ان صدیوں کو پر کرنے میں بہت کچھ خلاء پایا جاتا ہے۔ سماجی اداروں اور مذہب کے اعتبار سے اس کو آج بھی اہمیت حاصل ہے۔ انیسویں صدی کے سماجی اور مذہبی مصلحین (راجہ رام موہن رائے اور سوامی دیانند) وغیرہ اپنے فکر و عمل کے لئے سند اسی دور سے اور ویدک کتب سے لاتے رہے تھے۔

جین اور بدھ دھرم

چھٹی صدی ق۔م میں چین میں کنفیوشس (۵۵۱ ق م تا ۴۷۹ ق۔م) کا فلسفہ اور ایران میں زرتشت کی طوفانی اصلاحات پیدا ہوئیں۔ دوسری طرف شمالی مشرقی ہند میں مہاویر (۵۴۰ ق۔م تا ۴۶۸ ق۔م) اور گوتم بدھ (۵۶۳ ق۔م تا

www.taemeernews.com

۴۸۳ ق-م) نظر آتے ہیں۔ دونوں ہی ویدوں کو الهامی (سند) نہیں مانتے اور برہمنیت کے منکر رہے۔ دونوں کا تعلق چھتری ورن سے تھا۔

بتایا جاتا ہے کہ اس دور میں مشرقی ہند میں متعدد مذہبی فرقے (تقریباً ۶۲) پیدا ہوئے جس میں جین دھرم اور بدھ دھرم نمایاں تھے۔

اس وقت تجارت میں سکوں کا استعمال ہونے لگا تھا۔ سب سے قدیم سکے پانچویں صدی ق-م کے ملے ہیں۔ جو مشرقی اتر پردیش اور بہار میں مستعمل تھے۔

جین مذہب کا پھیلاؤ:۔ مہاویر اپنے مسلک میں مرد اور خواتین دونوں کو داخل کرتے تھے۔ چونکہ جین ازم' برہمن دھرم سے پوری طرح الگ نہیں ہوا تھا اس لئے عام آدمی اس میں کم آئے۔ اس کے باوجود جینی مذہب مغرب اور جنوب میں بتدریج بعد کی صدیوں میں پھیل گیا۔ بعد میں مگدھ اور جنوب کے جینیوں میں کچھ اختلاف بھی ہو گیا' جس کو حل کرنے کے لئے پٹنہ میں کونسل بلائی گئی لیکن جنوب کے جینیوں نے اس کا بائیکاٹ کیا انہیں بعد میں دگمبر فرقہ کا نام دیا گیا' جبکہ مگدھی جینی سوئمبر کہلائے۔ دگمبر فرقہ بے لباس کا اور سوئمبر سفید لباس والا تھا۔

انہوں نے اپنی تعلیمات کے فروغ کے لئے "پراکرت زبان" کا استعمال کیا۔ ان کا مذہبی لٹریچر "اردو مگدھی" میں تھا۔ ان کو آخری بار چھٹی صدی عیسوی میں (رام شرن شرما ۱۹۸۰ء) گجرات کے ایک مقام "ولابھی" میں ترتیب دیا گیا تھا۔ پہلے مہاویر کی تعلیم زبانی روایت پر چلتی تھی۔ تیسری صدی ق-م- میں قلم بند کی گئی (رومیلا تھاپر)

جین دھرم کی موجودہ تعلیم میں خدا کا وجود غیر متعلق سی بات ہے۔ کائنات ایک لافانی قانون کے تحت ارتقاء یا زوال پذیر ہے۔ ہر چیز میں روح ہے۔ زندگی کا مقصد روح کی پاکیزگی' صفائی ہے اس سے ہی روح کو نجات مل جاتی ہے۔ یہ علم سے نہیں حاصل ہو سکتا جیسا کہ اپنشدوں کا خیال ہے۔ اس کے لئے متوازن زندگی گزارنا ضروری ہے۔ مہاویر کے مطابق اس کے لئے سادھو (monk) بننا ضروری ہے۔ اہنسا کا تصور یہاں اپنی انتہا کو ہے (رومیلا تھاپر ۱۹۶۶ء)

جین مذہب بدھ کی طرح "ورن" پر تنقید نہیں کرتے بلکہ اس کو اعمال کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

بدھ مذہب کا پھیلاؤ:۔ اس کی تعلیمات سادہ اور عام فہم تو تھی ہی وہ اس وقت کے خاص فلسفیانہ مسائل (روح اور پرماتما کی بحث) میں نہیں پڑے۔ انہوں نے کہا دنیا دکھ سے بھری ہوئی ہے اس کی اصل وجہ خواہش ہے۔ اگر "خواہش" پر قابو پالیا جائے تو اس کو (نرواں) مل جائے گا۔ اور زندگی اور موت کے چکر سے نکل جائے گا۔

نچلی ذاتوں اور غیر ویدک علاقوں میں یہ تعلیمات مقبول ہوئیں۔ رام شرن شرما کے مطابق مگدھ میں ان تعلیمات کے فروغ کی وجہ یہ تھی کہ اس علاقے کو کٹر برہمن حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ یہ علاقہ مقدس "آریہ ورت" (آریوں کا ملک) سے باہر سمجھا جاتا تھا۔ آریہ ورت میں موجودہ اتر پردیش بھی شامل تھا۔ یہ روایت آج بھی برقرار ہے۔ شمالی بہار کے لوگ اپنے مردوں کو گنگا کے جنوب' مگدھ میں جلانا پسند نہیں کرتے۔

انہوں نے پالی زبان کو جو عوام کی زبان تھی' کو استعمال کیا۔ جس کی وجہ سے یہ تعلیمات عام لوگوں کے لئے قابل فہم ہو سکیں۔ یہ اپنے سنگھ میں عورت اور مرد دونوں کو شامل کرتے تھے۔ یہاں ذات پات کی تفریق نہیں تھی۔

بدھ کی موت کے دو سو سال بعد موریہ راجہ اشوک نے بدھ مذہب قبول کر لیا۔ جس کے بعد یہ مذہب مغربی ایشیا اور لنکا میں پھیل گیا۔

بدھ ازم کے زوال کی وجوہ:۔ بعض لوگ بدھ ازم کے خاتمہ کو مسلمانوں کی آمد سے جوڑتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ مشہور مسلم سیاح البیرونی (۱۰۳۰ء) کے مطابق مسلمانوں کی آمد سے قبل کم از کم اہم عنصر کی حیثیت سے بدھ ازم ختم ہو چکا تھا۔ اسی لئے اپنی عظیم تصنیف "کتاب الہند" میں وہ ان کے عقائد اور خیالات کا جائزہ نہیں لیتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مشہور برہمن عالم شنکر آچاریہ نے نویں صدی عیسوی میں ان کو آخری علمی شکست دے دی تھی۔ بہر حال مکمل خاتمہ میں تو وقت لگا لیکن اس کا زوال پہلے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اس کی چند وجوہ درج ذیل ہیں:

(۱) برہمنوں نے بدھ ازم کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے مذہب میں تبدیلی کر لی۔ گائے اور جانوروں کی قربانیاں عام طور سے بند کر دی گئیں۔ اہنسا کو رواج ملا۔ خواتین اور شودروں کو نجات کا مستحق قرار دیا گیا۔

(۲) بدھ لٹریچر پہلے پالی میں تھا جو کہ عوامی زبان تھی۔ انہوں نے بعد میں سنسکرت کو ذریعہ اظہار بنا لیا۔ جس کی وجہ سے وہ عوام سے کٹ گئے۔

(۳) دکشنا '(خیرات' نذرانے) کی آمدنی خاصی بڑھ گئی۔ چینی سیاح ہیون سانگ (۶۳۰ء) نالندہ کی مشہور یونیورسٹی میں آرام و آسائش کی زندگی کا نقشہ بڑی تفصیل سے پیش کرتا ہے (کو سمبی)۔ بدھ وہار (خانقاہیں) ساتویں صدی عیسوی میں آرام دہ زندگی کے مرکز بن گئے۔ خواتین بھکشوؤں سے تعلقات کے واقعات عام ہونے لگے۔

(۴) پہلی صدی عیسوی سے انہوں نے بتوں کی پوجا شروع کر دی۔ فلسفہ اور رسوم کی یہاں بھی برہمنیت کی طرح بھرمار ہونے لگی۔ اب یہاں مذہب کی باریک اور پیچیدہ بحثیں شروع ہو گئیں۔ دیوتاؤں کے پورے ایک نئے دربار کو ہی تسلیم کر لیا گیا۔ جس میں گنیش' شیو اور وشنو شامل تھے اور سب ہی بدھ کے ماتحت تھے۔

(۵) دوسری صدی عیسوی کے دوران اور اس کے بعد بدھ مذہب کا فرقہ مہایان (بدھ کے ماننے والوں کے دو فرقے بن گئے تھے مہایان اور ہین یان) نے کھلم کھلا اپنے بانی کی تعلیمات کے خلاف جسمانی اور ذہنی ٹھاٹ باٹ اختیار کئے۔ بدھ فنکاری کے بہترین نمونوں (اجنتا وغیرہ) میں عریانی کے ساتھ رئیسانہ پوشاکیں' نظر آتی ہیں' غریب اور فاقہ زدہ بھکشو نظر نہیں آتا (کو سمبی)۔

موریہ عہد

گوتم بدھ کے زمانے میں شمال' مشرقی علاقوں میں ۱۶ ریاستوں کا تذکرہ ملتا ہے جن کو 'جنپد' کا نام دیا گیا تھا۔ ان کی آپس میں لڑائیاں ہوئیں۔ بالآخر ان میں مگدھ کی ریاست بہت طاقتور ہو کر ابھری اور شہنشاہیت (Empire) قائم کرنے میں کامیاب ہوئی۔ اس وقت "راج گڑھ" دار الخلافہ تھا۔ مگدھ کو یہ بلندی راجہ بمبسار (بدھ ذرائع کے مطابق ۵۴۴ ق-م- تا ۴۹۲ ق-م- تک۔ اس کی حکومت

www.taemeernews.com

رہی) کے تحت ملی۔ بمبسار کی تین بیویاں تھیں۔ باپ کو قتل کر کے اس کا لڑکا اجات شترو (۴۹۲ق۔م۔یا ۴۶۰ق۔م) تخت پر بیٹھا۔ رومیلا تھاپر کے مطابق اس کے بعد پانچ راجہ ہوئے ان سب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے باپوں کو مار کر تخت پر بیٹھے۔ بالآخر شیشوناگ نام کا ایک شخص تخت پر بیٹھا۔ اس کے بعد نند خاندان کی بہت طاقتور حکومت آئی۔ نند کا تعلق ورن نظام میں سب سے نچلی ذات سے تھا۔ ان کے زمانے میں مغرب کے علاقوں پر سکندر کا حملہ ہوا تھا۔ نند کا سب سے اہم راجہ مہاپد مانند تھا۔ غیر چھتری راجاؤں میں نند خاندان پہلا تھا جس کے بعد سے شمال ہند میں زیادہ تر اہم راجاؤں کے خاندان کا تعلق غیر چھتری ذاتوں سے رہا۔ یہ سلسلہ ایک ہزار سال بعد راجپوتوں کی آمد سے ختم ہوا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس دور میں مذہبی رہنما چھتری ہو گئے۔ جبکہ کچھ راجہ برہمن تھے (رومیلا تھاپر ۱۹۶۶ء)

چندر گپت موریہ:- نند کے بعد موریہ عہد آتا ہے جس کا آغاز ۳۲۱ق۔م۔ میں ہوا تھا۔ چندر گپت موریہ اس کا بانی تھا۔ برہمن روایت کے مطابق وہ ایک شودر ماں سے جو نند کے دربار میں کام کرتی تھی' پیدا ہوا تھا۔ بدھ روایت اس کو چھتری قرار دیتی ہیں۔ نند خاندان کی کمزوریوں کی وجہ سے چندر گپت موریہ نے ایک برہمن چانکیہ (کوٹلیہ) کی مدد سے اس خاندان کا خاتمہ کر دیا تھا۔ چندر گپت موریہ نے بڑی سلطنت قائم کی۔ جو کیرالہ' تامل ناڈو اور شمال مشرقی ہند کے کچھ حصوں کو چھوڑ کر پورے برصغیر پر تھی۔ اس سے قبل سکندر کا حملہ شمال مغربی ہند میں ۳۲۷ق۔م۔ میں ہو چکا تھا۔ غالباً اس کے جانے پر ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا جس کو چندر گپت موریہ نے پورا کر دیا۔

اس دور کے حالات موریہ کے دربار میں یونانی سفیر میگھتھنز کی باقی ماندہ یاد داشت اور چانکیہ کے ارتھ شاستر سے معلوم کئے جاتے ہیں۔ لیکن یونانی سفیر کی یاد داشت بہت کم بچی ہیں اور "ارتھ شاستر" کی تصنیف موریہ کے چند صدیوں بعد تکمیل پا سکی۔ اس کے معتبر اور مستند ہونے میں شک کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ شکوک اب طویل مباحثوں کے بعد دور ہو چکے ہیں لیکن اس پر مکمل بھروسہ نہیں کیا جا سکتا مصنف نے موریہ سلطنت کا نظم و نسق بیان نہیں کیا ہے بلکہ سیاست کے اصولوں اور نظریوں پر بحث کی ہے۔ پوری کتاب میں اخلاقیات کے خیالی و مجرد سوالات کہیں نہیں اٹھائے گئے اور نہ ان پر بحث کی گئی ہے (کو سمبی)۔ دراصل اس کتاب پر الگ سے گفتگو کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے حوالے برابر دیئے جاتے ہیں۔

اشوک:- (سنسکرت میں اشوک کے معنی بے غم کے ہیں) بندو سار کا بیٹا اور اور چندر گپت موریہ کا پوتا تھا جو تخت شہنشاہی پر ۲۷۰ق۔م۔ میں متمکن ہوا۔ بدھ روایت کے مطابق وہ اپنے ۹۹ بھائیوں کو قتل کر کے تخت پر بیٹھا تھا۔ اس کے اپنے فرمان ہندوستان کی ان قدیم ترین کتبوں میں ہیں جنہیں پڑھا جا سکا ہے۔

اشوک نے اپنی تاجپوشی کے آٹھ سال بعد کالنگا (اڑیسہ) کی تباہ کن جنگ کے بعد اپنے مذہبی انقلاب کا خود بھی تذکرہ کیا ہے۔ اس جنگ میں ایک لاکھ انسان مارے گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے بدھ مذہب قبول کر لیا۔

اس بنیادی تبدیلی کا تعلق مذہب سے اس قدر زیادہ نہ تھا جتنا کہ شہنشاہ کے اس طرز عمل سے جو ایک مطلق العنان ہندوستانی حکمران نے پہلی بار اپنی رعایا کے ساتھ اختیار کیا۔ چنانچہ وہ خود کہتا ہے "میں جو کچھ بھی مشقت کرتا ہوں وہ اس جدوجہد کے لئے ہوتی ہے کہ اس قرض کو ادا کروں جو تمام زندہ مخلوقات کا مجھ پر ہے۔" یہ بادشاہت کا نیا نظریہ تھا۔ مگدھ راجہ مطلق العنان طاقت کا نشان ہوتا تھا۔ ارتھ شاستر کا راجہ کسی چیز کے لئے بھی کسی کا مقروض نہیں تھا۔ اس کا واحد کام ریاست کی منفعت کے لئے حکومت کرنا تھا اور اس سلسلہ میں کارکردگی ہی اس کا واحد آخری معیار بھی۔ چھٹی صدی کے مگدھی مذاہب میں جس فلسفہ کا اظہار کیا گیا تھا وہ آخر کار اشوک کے عہد میں ریاست کے نظام میں داخل ہو گیا۔

آدمیوں اور حیوانات کے لئے ساری مملکت میں شفاء خانے بنائے گئے۔ جہاں ریاست کے خرچ پر علاج ہوتا تھا۔ سایہ دار درختوں کے جھنڈ' کنوئیں جس میں سیڑھیاں پانی تک جاتی تھیں' پھلوں کے باغات' اور سرائے تمام بڑے تجارتی راستوں پر اہتمام سے ایک خاص فاصلے پر بنائے گئے۔ ارتھ شاستر میں اس قسم کی تعمیرات کو پیش نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشوک پاکیزہ افعال اور خیرانہ اشغال کی خاطر انتظامی معاملات سے غافل تھا۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ میں ہر وقت سرکاری رپورٹیں وصول کروں گا اور ان پر غور کروں گا' کھاتے وقت بستر پر' نہاتے ہوئے فوجی پریڈ کا معائنہ کرتے ہوئے' وغیرہ۔

اشوک نے تمام اقسام کے جانوروں کے ذبیحہ کی ممانعت نہیں کی۔ صرف ایک فہرست ایسے جانوروں اور پرندوں کی تھی جو محفوظ قرار دیئے گئے۔ ایسا کن وجوہ سے قرار دیا گیا یہ معلوم نہیں۔ بیل' گائے اور سانڈ اس محفوظ فہرست میں نہیں ہیں۔ گائے کا گوشت ابھی تک بازاروں میں اور چوراہوں پر کسی بھی دوسرے گوشت کی طرح کھلے بندوں بکتا تھا۔ لیکن راجہ نے شاہی گھرانے میں گوشت کے خرچ کو قریب قریب ختم کر دیا تھا۔ یگ (قربانی کی رسم) کو سرکاری فرمان کے تحت ممنوع قرار دیا گیا۔ اس نے چند خاص قسم کی تقریبات پر پابندی بھی لگا دی تھی' جن میں اندھا دھند شراب پی جاتی اور بدمستیاں کی جاتیں۔ اور ان کے نتیجہ میں جرم سرزد ہوتے اور قابل افسوس زیادتیاں ہوتیں۔

اشوک کے Inscription (نقوش) پالی زبان میں ہیں۔ جن کا رسم الخط کہیں برہمی' خروشی' قندھار اور یونانی ہے۔ یہ قدیم شاہراہوں پر ملتے ہیں۔ ۲۳۱ق۔م۔ میں اشوک کا انتقال ہو گیا مگر موریہ خاندان کو ختم ہونے میں وقت لگا۔ ۱۸۵ق۔م۔ میں آخری موریہ راجہ کو اس کے ایک برہمن جرنیل پشیامتر اشنگ نے مار ڈالا اور اس طرح موریہ عہد کا خاتمہ ہو گیا۔

یہ جرنیل خود تخت پر بیٹھا اور اس نے ویدک رسوم کا اعادہ کیا۔ (اشوک پر بیشتر مواد ڈی۔ ڈی۔ کوسمبی کی کتاب سے ماخوذ ہے)۔

عبوری عہد (۲۰۰ق۔م۔ تا ۳۰۰ء)

شنگ خاندان کی حکومت پہلے گنگا کے پورے میدانی حصوں اور شمال کے بعض علاقوں میں تھی۔ لیکن مسلسل جنگوں کی وجہ سے یہ سکڑ کر مگدھ تک رہ گئی۔ اس کے بعد ایک دوسرے برہمن خاندان کی حکومت ۲۸ق۔م۔ تک رہی۔

تیسری صدی قبل مسیح سے وسطی ایشیا سے مختلف قبائل کا ہندوستان پر

www.taemeernews.com

حملہ شروع ہو گیا تھا۔ سکندر کے دور میں یونانی یہاں اپنے قدم جما چکے تھے۔ شمالی افغانستان میں بیکٹریا (Bacteria) نام کی ان کی سلطنت بھی قائم تھی۔

پارتھیا میں ایرانی حکمراں تھے۔ باہر سے آنے والوں میں وسطی ایشیا کے قبائل میں اسکائی تھین (Scythians) اور شک (Saka) (ہند میں ۵۰ ق م۔ میں آمد) نمایاں تھے۔ اسکائی تھین کے حملوں سے بچنے کے لئے ایک چینی بادشاہ نے ۲۲۰ ق۔م۔ میں دیوار چین کی تعمیر کی تھی۔ جس کے بعد ان کا رخ ہندوستان کے مغربی سرحد کی طرف ہو گیا۔

یونانی یا ہند یونانیوں کے بدھ مذہب قبول (تقریباً ۱۵۰ ق۔م۔) کرنے کا ثبوت ملا ہے۔ بعد میں وشنو کی حمد کا بھی ایک نقش Inscription ملتا ہے۔

بہر حال باہر کے قبائل نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔

یونانی کے بعد شک (saka) آئے۔ ان کی سلطنت یونانیوں سے بڑی تھی۔ ان کے پانچ ذیلی شاخوں نے ملک کے مختلف حصوں میں (دکن تک) اپنی حکومتیں قائم کیں۔

۵۸ ق م میں اجین کے ایک راجہ نے شکوں کو شکست دے دی اس کے بعد اس نے اپنا نام "وکرمادتیہ" رکھ لیا اور وکرمی کیلنڈر کی بنیاد ڈالی۔ جو شکوں پر اس کی فتح کو بتاتا ہے۔ (اس کے بعد سے وکرمادتیہ لقب رکھنے کا رواج پڑ گیا۔ ایسے ۱۴ وکرمادتیہ راجاؤں کا نام تاریخ میں ملتا ہے)

شکوں میں مشہور راجہ "رودرائن" اول (۱۳۰ء یا ۱۵۰ء) ہوا ہے۔ یہ سنسکرت زبان کا دلدادہ تھا۔ اس نے پہلی بار رواں سنسکرت میں لمبے Inscription لکھوائے۔ اس سے پہلے یہ پراکرت میں ملتے ہیں۔

پارتھین (Parthian) جیسا کہ قبل بتایا گیا اصلاً ایرانی تھے۔ ان کی حکومت شک کے بعد شمال مغرب میں قائم ہوئی۔ بعض جگہ درج بالا دونوں قبائل کی ریاستیں ساتھ ساتھ قائم تھیں۔

کشان:۔ چینی یا وسطی ایشیا کے شمالی علاقہ کے قبیلہ "یوچی" (Yueehi) کی ایک شاخ کا نام ہے۔ یہ پارتھیوں کے بعد ہندوستان کے نقشے پر آئے۔ کشان نسل میں سب سے مشہور حکمراں کنشک ہوا ہے۔ کنشک کی شہرت دو وجوہ سے خاص ہے۔ اس نے ۷۸ء میں ایک کلینڈر کا آغاز کیا جس کو ساک (Saka Era) تقدیم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حکومت ہند اس کا استعمال کرتی ہے یہ دوسری بات ہے کہ اس نے بدھ ازم کی کھل کر مدد اور حمایت کی۔ کنشک نے بدھوں کی ایک کونسل بلائی جس میں ان کے مہایان فرقہ کے افکار کو آخری شکل دی گئی۔ کنشک سنسکرت ادب کا بڑا دلدادہ تھا۔ اس کے سونے کے سکے گپتا دور سے زیادہ وزن کے ہیں جو خوشحالی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے خاندان کی حکومت ۲۳۰ء تک رہی جس میں ہم واسدیو جیسے ہندوستانی نام پاتے ہیں۔

باہر کی یہ مختلف نسلیں اور قبائل ایک کے بعد ایک ہندوستان کے وسیع سمندر میں جذب ہوتی چلی گئیں۔ پارتھیوں کو چھتری کا مقام دیا گیا۔ اس دور سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ اتنے بڑے پیمانے پر غیر ملکی ہندوستانی سماج میں جذب کئے گئے ہوں (رام شرن شرما)۔

ان میں سے کچھ وشنو ازم کو ماننے والے ہو گئے۔ اور کئی ایک نے بدھ ازم قبول کر لیا۔ کشان لوگ بدھ اور شیو دونوں کو ماننے والے تھے (ان کے سکوں پر دونوں کی مورتیں ملی ہیں)۔ لیکن متعدد کشان حکمراں بشنو کو مانتے تھے۔

ساتواہن:۔ ساتواہن (Satavahanas) کا تعلق آندھرا اور وسطی ہند سے تھا۔ پرانوں میں ان کا تذکرہ ہے۔ ان کا آغاز پہلی صدی قبل مسیح میں وسطی ہند خصوصاً مہاراشٹر سے ہوا یہ اندور اور کرناٹک تک پھیل گئے۔ شک سے ان کا مقابلہ تھا ان کی حکومت ۲۲۰ عیسوی تک رہی۔ ان کے سکے مدھیہ پردیش اور گجرات تک ملے ہیں۔ یہ برہمن تھے۔ اور انہوں نے برہمن ازم کو بڑی تقویت پہنچائی۔ یہ وشنو سے متعلق دیوتاؤں کو پوجنے والے تھے۔ بدھسٹوں کو بھی انہوں نے زمینیں دیں۔ ان کی سرکاری زبان پراکرت تھی۔

گپتا اور بعد کا عہد

کشان، ساتواہن وغیرہ کے زوال کے بعد گپتا دور کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کی حکومت موریہ حکومت کی طرح عظیم اور وسیع نہیں تھی۔ اصلاً یہ یوپی اور بہار پر مشتمل تھی۔ انہوں نے سو سال سے زیادہ مدت تک ملک کو متحد رکھا۔---- گپت ورن کے اعتبار سے ویش تھے۔ ان کا عہد چوتھی تا چھٹی صدی عیسوی تک مانا جاتا ہے

اس عہد کا آغاز چندر گپت اول (تخت نشینی ۲۰-۳۱۹ء) سے ہوتا ہے۔ اس کا بیٹا سمدر گپت (۳۳۵ء تا ۳۸۰ء) لمبے عرصے تک حکمراں رہا۔ اس نے جنگوں اور فتوحات کے ذریعہ اپنی سلطنت کو خوب وسیع کیا۔ لیکن یہ اشوک کی حکومت سے چھوٹی تھی۔ دکن اس کی سلطنت میں شامل نہیں تھا۔

اس کے بعد چندر گپت دوم (۳۸۰ء تا ۴۱۳ء) کا دور خوشحالی و فارغ البالی کا تھا۔ اس نے اپنا لقب "وکرمادتیہ" رکھا۔ چینی سیاح فاہیان اس کے دور (۴۰۵ تا ۴۱۱ء) میں ہندوستان آیا تھا۔

سنسکرت کی مشہور ادبی شخصیت کالی داس کا تعلق اسی زمانے سے تھا۔

گپت دور میں ہی ہون نسل کے لوگوں کے حملے ہندوستان پر شروع ہو گئے تھے۔ ان حملوں نے گپتا حکومتوں کو کافی کمزور بنا دیا۔ گپت خاندان کا آخری مستحکم بادشاہ سکندہ گپت (وفات ۴۶۷ء) تھا۔ اس کے بعد سے اس خاندان کی حکومت میں کمزوری آتی چلی گئی

گپتا عہد کا طرز حکومت:۔ گپتا عہد کو بعض لوگ طلائی دور سے تعبیر

www.taemeernews.com

کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس دور کو آئیڈیل بنا کر پیش کرتے ہیں۔

موریہ عہد کے برخلاف گپت راجاؤں نے اپنے لئے بڑے القاب چنے جیسے پرمیشور 'مہاراجہ' دھیراج اور وکرمہ دتیہ وغیرہ۔

یہاں بادشاہت خاندانی تھی ------ انہوں نے برہمنوں کو بہت دان پن (خیرات) اور زمینیں دیں۔ جس کی وجہ سے انہوں نے گپتا لوگوں کو دیوتاؤں کے مماثل قرار دیا۔ بہت زیادہ زمینیں براہمنوں کو تقسیم کرنے کی وجہ سے حکومت مشکل میں پڑگئی۔ زمین پر ٹیکس بڑھ گیا۔ لگان ⅙ سے ¼ تھا۔ بادشاہ کی فوج کو کھانا دینا گاؤں والوں پر لازم تھا۔ انتظامیہ اور برہمن پر لگان اور ٹیکس معاف تھا۔ انہیں ٹیکس وصول کرنے کا اختیار تھا وہ سزا بھی دے سکتا تھا۔ اس دور میں قانون پر متعدد کتب لکھی گئیں۔ دیوانی اور فوجداری میں بتفصیل فرق کیا گیا۔ قانون کی زیادہ تر کتب منو کے دھرم شاستر کو بنیاد بنا کر لکھی گئیں۔ مشترکہ خاندانی نظام فروغ پایا۔ مملکت کو مختلف صوبوں 'اضلاع' ودر انتظامی اکائیوں میں منقسم کیا گیا۔ سنسکرت اس عہد کے دربار کی زبان تھی۔

دیگر باتیں:۔ بدھ ازم کی سرکاری سرپرستی ختم ہو گئی۔ فاہیان نے یہ تاثر دیا ہے کہ بدھ ازم بہت ترقی پر تھا۔ حالانکہ وہ اتنا اہم نہیں رہا تھا جتنا کہ وہ اشوک اور کنشک کے دور میں تھا۔ ذات پات کی سختی بڑھ گئی تھی۔ فاہیان کہتا ہے کہ جب چنڈال شہر میں داخل ہوتے ہیں تو لوگ ان سے دور رہتے ہیں مبادہ کہ وہ ناپاک نہ ہو جائیں۔

اس زمانے میں بہت زیادہ سونے کے سکے جاری کئے گئے۔ شراب کا استعمال بڑھ گیا۔ پان کھانا بھی عام ہوا۔

برہمن اس دور میں آگے آگئے۔ وہ وشنو اور شیو دنوں کے ماننے والے تھے۔ وشنو پران' اور ابتدائی پران اس وقت لکھے گئے۔ چوتھی صدی میں بھاگوت گیتا لکھی گئی۔ رامائن اور مہابھارت کے بارے میں بھی یہی بات کہی جاتی ہے۔

پہلی بار ۵۱۰ء میں ستی کی رسم کا سراغ ملتا ہے (تھاپر)۔

متعدد ڈرامے لکھے گئے۔ جن کی دو خصوصیات قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ سب کامیڈی (comedies) ہیں۔ دوم یہ کہ اونچی اور نیچی ذاتوں کی زبان ایک نہیں ہے۔ اونچی ذات والے سنسکرت بولتے ہیں۔ جبکہ خواتین اور شودر پراکرت بولتے ہیں۔ اسی دور میں "کام سوتر" لکھی گئی۔

مندر اور بت:۔ گپتا دور میں بتوں کی پوجا ہندوازم میں عام ہو گئی۔ اس دور کا فن تعمیر کمزور تھا۔ اس لئے مٹی کی اینٹوں کا مندر ملتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس دور میں مندر بنے لیکن مسلمانوں کی آمد کے بعد ان کو تباہ کر دیا گیا۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ وہ مندر شاندار اور مضبوط نہیں تھے۔ اس لئے باقی نہیں رہے۔ جب کہ بدھ کی مورتیاں اور خانقاہیں باقی رہیں۔ ہندو مندر اپنی بہتر شکل میں آٹھویں صدی عیسوی سے پہلے نہیں بنے (رومیلا تھاپر۔ ص ۱۵۷)

چھٹی صدی عیسوی سے تجارت میں کمی واقع ہوتی چلی گئی۔ سونے کے سکے بہت کم اور ہلکے ہونے لگے۔ ادب میں بھی زوال آنے لگا۔

گپتا عہد کے بعد مشہور حکمرانوں میں ہرش وردھن کا شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا عہد ۶۰۶ء تا ۶۴۶ء تھا۔ دکن میں اس کی بھی حکومت نہیں بڑھ سکی تھی۔ اس کے زمانے میں ایک اور چینی سیاح ہوان سانگ ہندوستان آیا تھا۔

گوشت خوری برہمنوں نے ترک کردی۔ جانوروں کی قربانی کے ماننے والوں میں باقی رہی۔ اس دور میں دو خاص فرقوں کو فروغ ملا۔ شمال میں وشنو فرقہ اور جنوب میں شیو فرقہ نمایاں تھا کچھ لوگ شکتی کو ماننے والے بھی تھے۔ اس دور کا ہندوازم آج بھی باقی ہے۔ جبکہ نئی شکل اختیار کرنے پر بدھ ازم کا اس ملک سے خاتمہ ہی ہو گیا۔

فلسفیانہ مباحث میں اضافہ ہوتا گیا۔ بدھسٹوں اور برہمنوں میں مناظروں کا سلسلہ چل پڑا۔ حالانکہ فلسفیانہ مباحث اور فلسفی پانچویں صدی قبل مسیح سے موجود تھے۔ لیکن ہندو فلسفہ کے چھ نظام اس دور میں باقاعدہ شکل میں منظم ہو گئے۔ یہ تھے سانکھ 'یوگ 'نیائے 'ویشیشکا 'ممانسا اور ویدانت کہا جاتا ہے کہ اس میں شروع کے چار فلسفے ویدوں کے زیر اثر نہیں تھے۔ جبکہ باقی دو کا انحصار ویدوں پر تھا۔ ان فلسفوں کے مطالعہ کی الگ سے ضرورت ہے۔ کہتے ہیں کیرلہ کے ایک نوجوان برہمن شنکر نے آٹھویں صدی میں فلسفہ کی تلوار سے بدھ ازم کو اکھاڑ پھینکا ---- دوسری طرف بھکتی کی آواز بھی فضا میں گونجنے لگی۔ خدا سے محبت اور والہانہ تعلق کی بات ہونے لگی۔ نویں صدی تک راجپوت ہندوستان میں نئی طاقت کے ساتھ ابھرتے نظر آتے ہیں۔

آخری بات ہندوستان کی وسیع تاریخ کے عظیم کنویس پر بڑا اتار چڑھاؤ نظر آتا ہے۔ لوگ بدلے ہیں 'فضا بدلی ہے لیکن تسلسل موجود ہے۔ یہاں شمشیر وسناں اول طاؤس ورباب آخر کا منظر اکثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ طے ہے کہ اس سرزمین کے لئے اپنی پوتی کسی نے نہیں لکھوائی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ زوال پذیر قومیں نہیں اٹھتیں لیکن ہندوستانی تاریخ میں انہونی ہوتی رہی ہے۔ تاریخ کے اس سمندر میں جہاں ایک طرف ہزار سالہ حکومتیں بھی اپنا نام و نشان کھو دیتی ہیں وہاں دوسری طرف قدیم تہذیب نئے جلووں کے ساتھ ہزار سال بعد بھی دوبارہ ابھرتی نظر آتی ہے۔ کیا اسلام کے علمبردار آنے والے وقت کی تیاری کریں گے؟ کیا وہ تاریخ سے سبق لیں گے؟ کیا وہ سیکولر قومیت یا مسلم قومیت کی جگہ اسلام کے علم کو اٹھائیں گے؟؟

اس موضوع پر کچھ اہم کتابوں کے نام:۔

D.D.Kusambi:The Cultur and civilisation of India in Historical Outline (1965)

اردو اور ہندی میں اس کا ترجمہ ہے۔ اردو ترجمہ ترقی اردو بیورو نئی دہلی نے شائع کیا ہے۔ لیکن اس میں غلطیاں بہت ہیں۔

Romila Thapar :A History of India. Vol.one(1966) Ram Sharan Sharma: Ancient India The national Culture (1980)_NCERT ذاکر: Abid Hussain:

www.taemeernews.com

ہندو دھرم کی تفہیم

ایم۔ این۔ سری نواس

جناب ایم این سری نواس کا شمار ہندوستان کے مایہ ناز ماہرین سماجیات میں ہوتا ہے۔ یہ مضمون عنوان کی کچھ تبدیلی کے ساتھ موصوف کی کتاب "جدید ہندوستان میں ذات پات اور دوسرے مضامین" سے ماخوذ ہے۔ کتاب کے ناشر ترقی اردو بورڈ کے شکریہ کے ساتھ اسے افادۂ عام کے لئے شائع کیا جارہا ہے
(ایڈیٹر)

ہندو مذہب جیسے پیچیدہ اور غیر منظم مذہب کی تفہیم میں حایل دشواریوں پر پہلے غور کیا جانا چاہئے۔ ہندو مذہب میں کوئی کلیسائی نظام نہیں۔ یہ واضح اور متعین مذہبی اصولوں کا مجموعہ بھی نہیں، بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندو بننے کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں کہ ایک شخص ہندوؤں کی بے شمار ذاتوں میں سے کسی ایک میں جنم لے۔ تاہم پورے برصغیر ہند میں ہندو مذہب نے نئے اور متعدد فرقوں کو اپنے میں ضم کیا ہے اور اس میں تبلیغ کا ایک سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے۔ ہندو مذہب میں بے شمار تضادات پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس میں وحدت وجود کے عقیدے کا میلان پایا جاتا ہے تاہم ہندو مختلف اسباب کی بناء پر بے شمار دیوی دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں۔ عام طور پر ایک وقت میں جس دیوی یا دیوتا کی پرستش کی جاری ہو اسے دوسرے تمام دیوی دیوتاؤں پر فوقیت دی جاتی ہے۔ اپنے دیوی یا دیوتا کی برتری و فوقیت کو ثابت کرنے کے لئے مذہبی کتب اور پرانوں سے کوئی نہ کوئی کہانی بھی پیش کی جاتی ہے۔ ہندوؤں کے خاص خاص فرقوں میں ایک خدا کو ماننے کا عقیدہ تو ہے مگر وہ اسے لاشریک تسلیم نہیں کرتے۔ مثلاً "شیو کے پیرو شیوجی کو دوسرے تمام دیوتاؤں اور خاص طور پر اس کے خاص حریف وشنوجی سے برتر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وشنو کے پرستار وشنو کو شیوجی پر فوقیت دیتے ہیں لیکن شیو اور وشنو دونوں فرقوں کے برہمن اپنی روزانہ کی عبادت میں ایک اشلوک مشترک طور پر ادا کرتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں "جس طرح آسمان سے برسنے والی ساری بارش بالآخر سمندر میں جاکر مل جاتی ہے اسی طرح کسی بھی دیوتا کے تئیں کی گئی بندگی بالآخر کیشو کو پہنچتی ہے۔" لیکن ہندو مذہب کے عظیم دیوتاؤں بھگوان شیو اور بھگوان وشنو کا تجزیہ کیا جائے تو آخر کار یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ بھی ایک بے صفات اور عظیم تر ذات برہما کا ظہور ہیں۔ ہندو ان مختلف عقائد کو ایک دوسرے کی ضد خیال نہیں کرتے۔ دینیات کے ماہرین خدا کے ہر تصور کو ارتقاء کی ایک مخصوص منزل ---(شخصی یا اجتماعی) سے اس کا رشتہ جوڑتے ہوئے ہم آہنگ کر دیتے ہیں۔ تاہم معروضی طور پر مذہب میں خدا کے مختلف نظریوں کے لئے گنجائش کی صلاحیت کی یہ ایک مثال ہے۔ اسی کے ساتھ کسی ایک نظریہ خدا کی صداقت میں بھی کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔

ہندو مذہب کے طالبان علم کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک گروہ وہ ہے جو زیادہ تر انحصار ادبی وسائل پر رکھتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو لوگوں کی مذہبی زندگی کے بارے میں اپنے نجی مشاہدات پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اول الذکر کو مزید دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ایک وہ جو نظریہ ہندو ازم اپنشدوں بھگوت گیتا اور تین عظیم گروؤں شنکر، رامانج، مادھو اور ان کے پیروؤں کی تصانیف سے اخذ کرتا ہے۔ یعنی مسلمہ فلسفیانہ تصنیفات سے دوسرے وہ لوگ ہیں جو عوامی ادب جیسے رامائن، مہابھارت، پرانوں اور لوک کتھاؤں پر اپنے نظریے کی بنیاد رکھتے ہیں۔ جن یوروپی عالموں نے ہندو فلسفے کا مطالعہ کیا انہوں نے اس میں بہت کچھ قابل تعریف پایا۔ ان کے اس نظریے کا ہندوستان کے دانشور طبقے پر اچھا اثر پڑا۔ اس نظریے سے ہندو مذہب کے ادبی ماخذ پر یقین رکھنے والوں کا یہ عقیدہ زیادہ پختہ ہوا ہے کہ سنسکرت کی مقدس کتابوں پر سنجیدگی سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے جب کہ مقبول عوامی رسم و رواج اور اعتقادات قابل اعتنا نہیں۔ اس نظریے کے حامل لوگوں کا تعلق زیادہ تر اعلیٰ ذاتوں سے تھا اور اگرچہ نیچی ذاتوں کی تعداد ان سے کہیں زیادہ تھی اس کے باوجود ان کے رسوم و رواج اور عقائد کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اونچی ذاتوں کے لوگوں کو یہ قابل ذکر معلوم نہیں ہوئے۔ انہیں ایک اندیشہ یہ بھی تھا کہ بیرونی دنیا کے لوگ ان نظریات کے باعث انہیں اگر وحشی نہیں تو نیم مہذب ضرور خیال کریں گے۔

وہ لوگ جنہوں نے کہی یا سنی باتوں پر اعتبار کیا وہ ہندو مذہب کے بارے میں کوئی اچھی رائے قائم نہیں کرپاتے۔ ان لوگوں میں زیادہ تر غیر ملکی شامل تھے۔ انہوں نے قدرتی طور پر ہندو مذہب کی ان خصوصیات پر توجہ کی جو ان کے خیال میں یوروپیوں کے لئے زیادہ دلچسپی کا باعث ہو سکتی تھیں۔ ان پہلوؤں کو زیادہ اہمیت دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے انگریزوں سے ماقبل ہندو مذہب کی زیادہ سنسنی خیز باتوں کے بارے میں لکھا۔ چنانچہ انہوں نے ستی، انسانی قربانی، ٹھگی، آگ پر چلنے، سنتوں و سادھوؤں کے مضحکہ خیز شعبدوں، دیوداسیوں کے لئے متعدد جانوروں کی ہلاکت، خونخوار و ساقی دیویوں کی پرستش کے لئے شکتی مت کی مسخ شدہ شکلوں وغیرہ پر زیادہ توجہ دی۔ انگلستان میں ان روح فرسا اور لرزہ خیز بیانات کو جاہے جس رنگ میں قبول کیا گیا ہو تعلیم یافتہ ہندوستانیوں نے اپنے کو وحشی بنا کر پیش کئے جانے پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ ان پر اس کا دہرا ردعمل ہوا۔ ایک طرف وہ روایتی ہندو مذہب کی متعدد خصوصیت پر معترض ہوئے اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے 'برہمو' جیسی اصلاحی تحریکات شروع کیں۔ دوسری طرف ہندو مذہب کا دفاع ان کا

مجانہ فرض بن گیا۔ ان میں سے افضل اشخاص نے یہ فرض گہرے مطالعے، ہنرمندی اور فن خطابت کے ساتھ انجام دیا لیکن یہ حقیقت پوشیدہ نہ رہ سکی کہ وہ حق کے سچے متلاشی نہیں بلکہ محض مبلغ تھے۔

یوروپی طالبان علم یا تو غیر معترض مداح یا سنسنی پسند یا مصلح تھے جنہوں نے کسی نہ کسی سبب سے ہندو مذہب اور ذات کے بارے میں ناپسندیدہ عناصر پر ہی زیادہ زور دیا۔ ان کی توجہات میں ہندو مذہب کی مکمل تائید اور اس کا غیر جانب دارانہ تجزیہ کہیں نہیں ملتا۔ ان میں نہ تعریف ہے اور نہ مذمت۔

(۲)

ہندو مذہب کی کوئی ایک تعریف ممکن نہیں کیوں کہ ہندوؤں میں ایسے مشترک عقائد اور اداروں کا فقدان ہے جو انہیں دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتے ہوں۔ ذات پات کا رواج ایک اعتبار سے ہندو مذہب کی بنیادی خصوصیت ہے لیکن یہ ہندوؤں تک محدود نہیں ہندوستانی مسلمان، عیسائی اور سکھ بھی ذاتوں میں تقسیم ہیں۔ اس کے علاوہ ہندو مذہب میں بھی کئی فرقے ہیں جن میں صحیح معنوں میں ذاتیں نہیں ہیں۔

ہر وہ عقیدہ جس کو ہندوؤں کا بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا ہندوؤں کے کسی نہ کسی طبقے نے اسے مسترد کر دیا۔ چنانچہ جنوبی ہند کے لنگایتوں کا شیو پنتھی گروہ نظری طور پر ہندوؤں کے بیشتر بنیادی عقائد کو مسترد کرتا ہے۔ وہ ویدوں کے الہامی ہونے کے بھی منکر ہیں۔ یہ گروہ کرم کے نظریے میں بھی یقین نہیں رکھتا ہے۔ چارو کون کے ملحد اور نظریہ لذتیت کے حامل گروہ نے ہر روایتی تصور بشمول دھرم کو مسترد کیا لیکن اس پر بھی وہ ہندو رہے گو ان کے مخالفوں نے انہیں بدھ مذہب کے پیروؤں کے زمرے میں شامل کیا۔

یہ کہنا قطعی صحیح نہیں کہ ہندو ہونے کے لئے ہندو مذہب میں پیدا ہونا ضروری ہے اس لئے کہ ایک یونانی ہیلیوڈورس (تقریباً دوسری صدی عیسوی) کا ذکر بھگوت یعنی وشنوجی کے پیرو کی حیثیت سے کیا جاتا ہے اور آریہ سماجی غیر ہندوؤں کو ہندو بنانے یا یوں کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ سابقہ ہندوؤں کو پھر سے ہندو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن مجموعی اعتبار سے ہندو مذہب میں داخلے کا ایک ہی اہم طریقہ ہے کہ وہ متعدد ہندو ذاتوں میں سے کسی ایک میں جنم لے۔ تاہم یہاں اس امر کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے کہ جو غیر ملکی ہندوستان آئے انہوں نے صدیوں یہاں رہنے کی وجہ سے بتدریج ذاتوں کی خصوصیات اختیار کرلیں

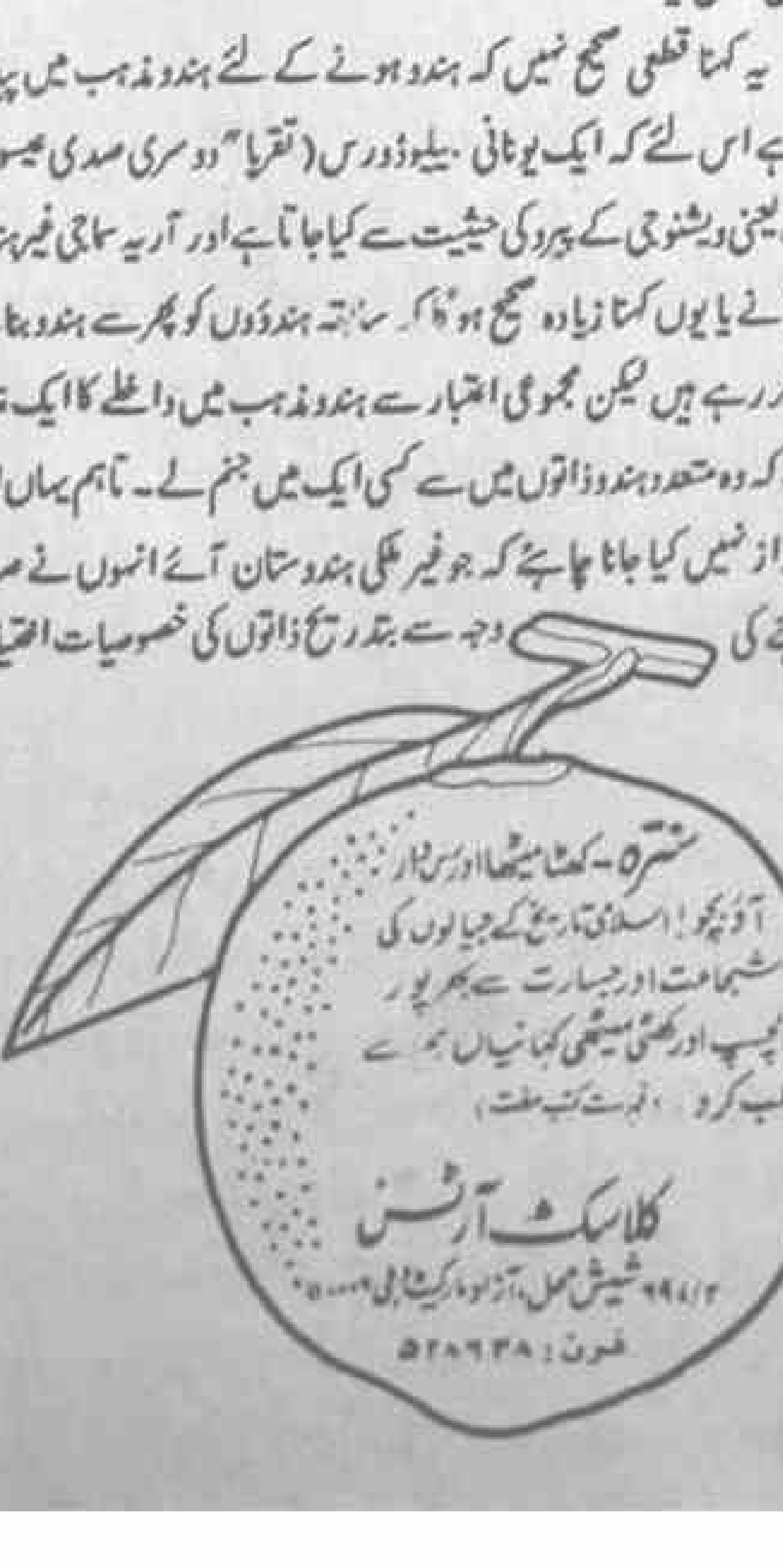

اور ہندوؤں کے حلقے میں شامل ہوگئے۔

اگرچہ کوئی بھی تصور، رواج اور دیوی دیوتا ایسا نہیں جو تمام ہندوؤں میں مشترک ہو اور جس میں وہ غیر ہندوؤں کو شریک نہ کرتے ہوں۔ تاہم ذات پات، شیو اور وشنو جیسے دیوتاؤں کا تصور بھگوان اور کرم اور دھرم جیسے نظریات تمام ہندوؤں میں عام ہیں۔ محض چند طبقے اور افراد ایسے ہیں جن کو ہندو یا غیر ہندو کہنا مشکل ہے۔ مختصراً ایک ہندو کی تعریف کرنا ممکن نہیں تاہم ایک ہندو کی حیثیت سے کسی شخص کی شناخت کچھ دشوار بھی نہیں۔

(۳)

ہندو مذہب کو ذات پات کے نظام سے علیحدہ کرنا ناممکن ہے۔ کٹر ہندو عقیدے کے مطابق رگ وید کے بھجن پرش سکتا میں پہلی بار جس کا ذکر ہے چار ورن یا طبقات اس ماقبل تاریخی انسان یا پرش کے اعضاء تھے جو مقدس قربانی نذر کیے گئے تھے۔ اسی قربانی کے نتیجے میں کائنات پیدا ہوئی تھی۔ برہمن اس کے منہ سے کھتری اس کے بازوؤں سے ویش اس کی رانوں سے اور شودر اس کے پیروں سے پیدا ہوئے۔ اس بھجن میں اچھوت ذاتوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ آواگون کا (سمسار) یہ تصور کہ ایک جنم کے کئے ہوئے کام اگلے جنم میں انسان کی حیثیت متعین کرتے ہیں کرم، پاپ (گناہ)، پن (ثواب)، موکش (نجات) اور دھرم جیسے بعض مذہبی تصورات ذات پات کے نظام سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر کرم کا تصور یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک ہندو کا ایک خاص ذات میں جنم اس کی سابقہ زندگی (جنم) میں کئے بعض کاموں کے باعث ہوا ہے۔ دھرم شاستر

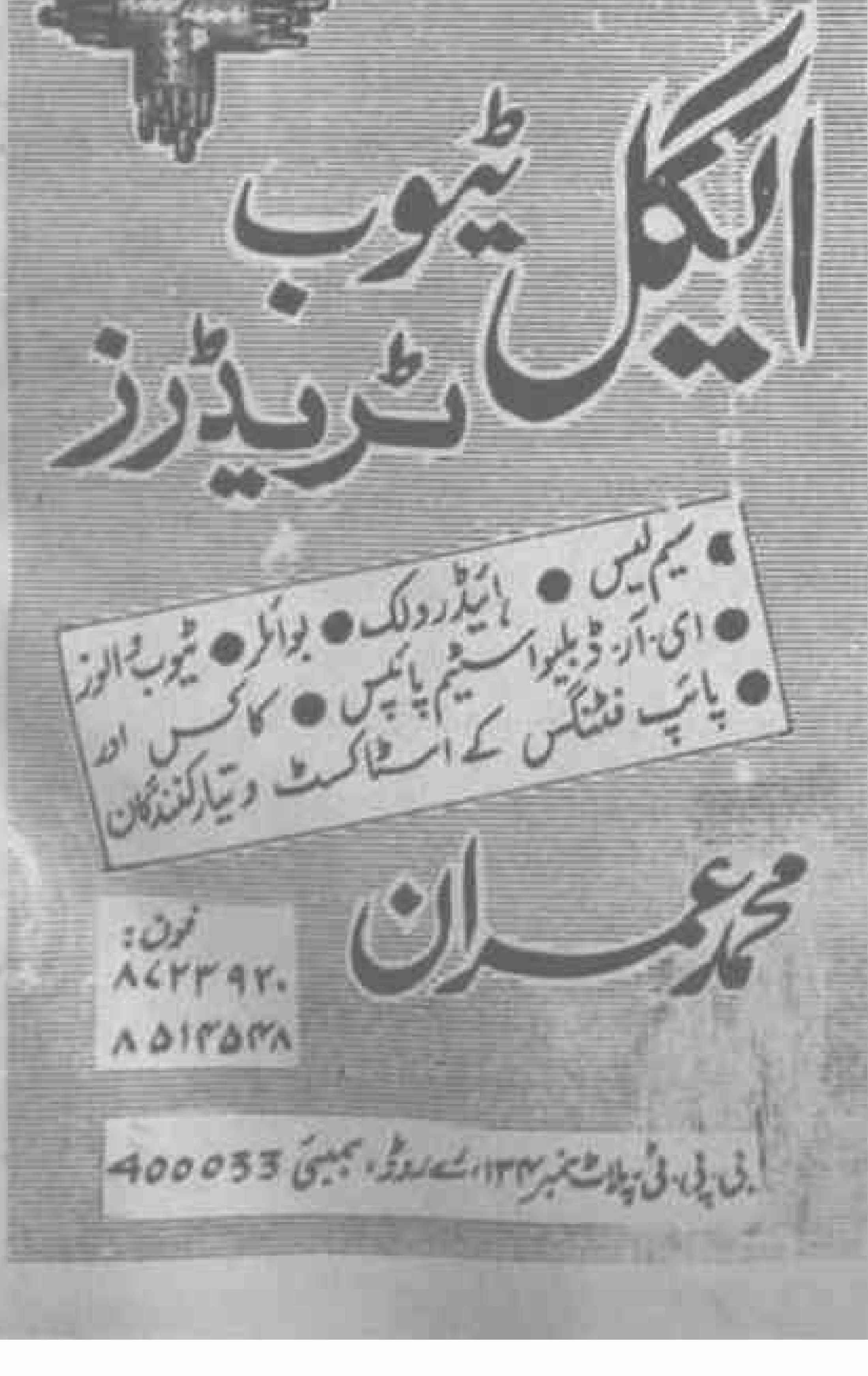

www.taemeernews.com

بتاتے ہیں کہ اگر ایک انسان نیک کام کرتا ہے تو اس کا اگلا جنم اونچی ذات میں ہوگا۔ وہ محاسن اور مراعات سے مشرف ہوگا اور اگر وہ برے کام کرتا ہے تو وہ چھوٹی ذات میں پیدا ہوگا۔ وہ سور یا گدھا بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ روح کی ترقی و تنزلی کا یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ نجات حاصل نہیں کر لیتی۔ مختلف فرقوں کے نزدیک اس نجات کی نوعیت مختلف ہے تاہم ان میں ایک بات مشترک ہے کہ کامل روح پیدائش اور موت کے مسلسل چکر سے نجات پا لیتی ہے اور وہ یا تو خدا کے قریبی اور مسلسل رابطے میں رہتی ہے یا اس کی ذات میں ضم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک خاص ذات میں جنم روح کی اس ترقی کی نشاندہی کرتا ہے جو اس نے بارگاہ ایزدی کی طرف پیش قدمی میں، اصل کی ہے۔ دھرم اخلاق اور مذہبی اصولوں کا مجموعہ ہے۔ یہ ایک حد تک ایک شخص کو اپنی ذات پات کے تئیں اس کے فرائض سے ہم آہنگ کرتا ہے ایسا عوام ہی نہیں سمجھتے بلکہ بھگوت گیتا جیسی عظیم اور مقبول تصنیف بھی اس نظریے کی تصدیق کرتی ہے۔

پاکیزگی اور ناپاکی کے بارے میں بعض تصور ہندو مذہب میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ مختلف خطوں اور ذاتوں میں پاکیزگی اور ناپاکی کے اصولوں کی تفصیلات اور شدت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم وہ ہر کہیں زندگی کے ایک بڑے حصے کا احاطہ کرتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں ناپاکی کے تصورات مختلف ذاتوں کے درمیان تعلقات کا تعین کرتے ہیں۔ عام طور پر ہر ذات کے بیاہ کا اپنا طریقہ ہے اور ایک ساتھ کھانا پینا محض اس ذات کے اندر ہی ہوتا ہے۔ ذاتوں کے درمیان کئی قسموں کی پابندیاں ہیں۔ یہ پابندیاں کھانے پینے کی چیزوں کی آزادانہ قبولیت' دوسری ذات میں شادی اور جنسی تعلقات' دوسری ذات کے کسی فرد کو چھونے اور اس کے پاس جانے وغیرہ پر عاید ہوتی ہیں اور ان سب کا تعلق ناپاکی کے نظریے سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان پابندیوں کی خلاف ورزی اونچی ذات کے فرد کو ناپاک و نجس کر دیتی ہے اور اسے خلاف ورزی کی نوعیت کے مطابق معمولی یا سخت کفارہ دینا پڑتا ہے۔ ان معاملات میں برادری کی پنچایت بھی تادیبی کارروائی کرتی ہے۔

تاہم ناپاکی ذاتوں کے درمیان تعلقات تک محدود نہیں۔ مثال کے طور پر ایک گھرانے یا مشترکہ خاندان کے افراد خاندان میں موت یا اولاد ہونے پر ناپاک ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھار تو سارے گاؤں والوں کو دیوی دیوتا کے تہوار کے موقع پر رسمی طہارت کی رسومات سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک شخص کو عبادت کے ذریعہ یا رضاکارانہ برت رکھ کر پاک و صاف ہونا پڑتا ہے۔ یہ اہتمام برہمن ہی کو نہیں اچھوت کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ راسخ العقیدہ ہندو اور خاص طور پر اونچی ذاتوں کے لوگ نہانے' برت یعنی روزہ رکھنے' لباس بدلنے وغیرہ کے بارے میں خاص اہتمام کرتے ہیں۔

تاریخی طور پر فرقہ بندی کی تحریکیں ذاتیں بن کر ختم ہو گئی ہیں۔ ہندو مذہب کی تفہیم میں یہ امر خاص اہمیت رکھتا ہے کیوں کہ اکثر ہندوؤں کی مذہبی حیثیت بڑی حد تک ایک خاص ذات میں جنم لینے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جنوبی ہند کی تین برہمن ذاتوں کے بارے میں بھی یہ بات صحیح ہے۔ لہٰذا اگر ایک شخص سمارتھ گھرانے میں پیدا ہوا ہے تو وہ شیو کا بھگت اور خالص 'توحید' (ادوت) کے عقیدے کا پیرو ہے۔ اگر وہ پیدائشی شری وشنو ہے تو وہ صرف وشنو (جی) کا بھگت اور مشروط توحید' (وشششٹ ادوت) کے عقیدے کا ماننے والا ہے اور اگر اس کا جنم مدھو گھرانے میں ہوا ہے تو وہ ثنویت (دوت) میں ایمان رکھتا ہے۔ تاہم یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کسی خاص گروہ (ذات) میں پیدا ہونے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ شخص عقل و دانش کے لحاظ سے بھی ارفع یا اعلیٰ ہوتا۔ اس کا ثبوت مختلف ذاتوں کا عروج و زوال ہے۔

ہمارے سماجی ڈھانچے میں ذات ہی ایک ایسا واحد جزو نہیں جس کا تعلق مذہب سے ہے۔ حد تو یہ ہے کہ گاؤں کی برادری اور خاندان یا مشترکہ خاندان ہیں جس میں ہندو عام طور پر رہتے ہیں مسلکی جماعتیں ہیں۔ ہر گاؤں کے اپنے دیوتا ـــــ عام طور پر دیویاں ہوتی ہیں جنہیں اگر موزوں طریقے پر خوش رکھا جائے تو وہ گاؤں کو وبا اور قحط سالی سے محفوظ رکھتی ہیں۔ گاؤں کی فلاح و بہبودگی کی خبر گیری کرتی ہیں۔ اونچی ذاتوں میں گھرانے کے مرد سربراہ کے مرحوم والدین کو ہر برس مشہور مذہبی رسم شرادھ کے موقع پر کھانا اور پانی پیش کیا جاتا ہے۔ مرحوم دادا اور پر دادا اور ان کی بیویاں بھی نذر کئے گئے کھانے میں شریک ہوتی ہیں۔ چودہ نسلوں تک کے آباء و اجداد کی روحیں بھی اس نذر میں سے اپنا حصہ لینے کے لئے آتی ہیں۔

تاہم جہاں تک چھوٹی ذاتوں اور قبیلوں کا تعلق ہے ہر خطے اور ہر جماعت میں یہ رسم مختلف شکل میں پائی جاتی ہے۔ بزرگوں کی پاک روحوں کو شراب اور گوشت نذر کرنا ان میں مشترک ہے۔

زندگی کو چار مراحل یا آشرموں میں تقسیم کرنے کی تائید مقدس کتابوں سے ہوتی ہے۔ آشرم کا یہ اصول گو نظری اعتبار سے اعلیٰ ذاتوں کے سبھی مردوں کے لئے ہے لیکن عملی طور پر یہ بالخصوص ویدک اور مہابھارت کے دور میں برہمنوں اور کچھ کھتریوں تک محدود تھا۔ زندگی کا پہلا مرحلہ یا آشرم یعنی برہم چریہ ایک گرو کی نگرانی میں تقریباً سولہ سال کی عمر تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد لڑکے کی شادی ہو جاتی تھی اور زندگی کا دوسرا مرحلہ یعنی گرہست جیون شروع ہو جاتا تھا۔ اس مرحلے میں اسے قربانیاں دینا ہوتی تھیں۔ مہمان نواز بننا ہوتا تھا بچے خاص طور پر بیٹے پیدا کرنے ہوتے تھے۔ ایک گرہست شخص سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ بڑھاپا شروع ہونے پر وہ علم اور دھیان کے لئے جنگل میں قیام کرے (ون پرستھ)۔ آخری مرحلہ سنیاس کا تھا جس میں اسے دنیا کو تیاگ کر خدا سے لو لگانا اور اپنے تجربے میں آئی صداقتوں کا درس دینا ہوتا تھا۔ اسے جوگیا لباس پہننا اور جوگیوں کی طرح جہاں گشت کی زندگی بسر کرنی ہوتی تھی۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آخری دو آشرموں کے اہل لوگوں میں سے معدودے چند ہی واقعات اس مرحلے میں داخل ہو پاتے تھے۔ تاہم دل چسپ بات یہ ہے کہ ان آدرشوں نے ہندوستانی تاریخ کی بعض بہترین روحانی ہستیوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

انسان کو ان مقاصد کی بھی وضاحت کی گئی جن کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ مقاصد ہیں ـــــ دھرم (راست کردار)' ارتھ (دولت)' کام (تسکین خواہش) اور موکش (نجات)' دوسرے اور تیسرے مقاصد کے حصول کی سعی دھرم کے مطابق ہونی چاہئے۔ پہلے تین مقاصد کا تعلق فرد کے خارج سے ہے لہٰذا انہیں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آخری خلقی ہے اسے محض اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے (سدھ)۔ چنانچہ ہندو نظریے کے مطابق انسان کے

جبلی' اخلاقی اور روحانی سبھی پہلو جائزہ اور انحصار پانے کے لائق ہیں۔

(۳)

سماجی ڈھانچے اور ہندو مذہب کے باہمی تعلق کا کوئی تجزیہ اس عمل کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا جس سے کہ اعلیٰ ذاتوں بالخصوص برہمنوں کا تمدن ملک بھر میں اور بدھ مذہب کے توسط سے غیر ممالک میں پھیلا۔ ان اعلیٰ ذاتوں کی زبان سنسکرت تھی۔ اس لئے تمدنی اشاعت کے اس عمل کو یہاں سنسکرت آئزیشن' (سنسکرت تہذیب کے اثرات) کا نام دیا گیا۔ یہ محض وہی تمدن نہیں تھا جو ہند آریائی اپنے ساتھ مغربی ایشیا سے ہندوستان لائے۔ اس میں اور بھی پیچیدگیاں ہیں۔ اس میں بعض خصوصیات بھی شامل ہو گئی ہیں۔ مثال کے طور پر رگ ویدوں کے زمانے کے برہمن گوشت خور تھے اور سوم رس پیتے تھے لیکن (شاید جینیوں اور بودھوں کے زیر اثر) وہ سبزی خور بن گئے اور منشیات سے پرہیز کرنے لگے۔ مذہب کے دائرے میں ہند آریائی ہڑپہ اور دوسری ملکی اور بعض مقامی قبائل تمدنوں کا میل ہوا۔ یہی ملا جلا تمدن ہندو تمدن کہلایا اور اس نے ان تمام قوتوں کے اثرات قبول کئے جو اس کے تعلق میں آئیں۔

عیسائیت اور اسلام کی طرح ہندو مذہب اعلانیہ طور پر لوگوں کا مذہب تبدیل نہیں کراتا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ لوگوں نے ہندو مذہب اختیار نہ کیا ہو۔ ماضی میں ہندو مذہب نے سیتھیوں' پارتھیوں' سفید فام ہنو یوچی اور دوسرے متعدد غیر ملکی طبقوں کو اپنے حلقے میں قبول کیا۔ نیز یہ امر امکانات سے خارج نہیں کہ غیر ملکی افراد نے بھی ہندو مذہب اختیار کیا۔ ساری ہندوستانی تاریخ میں الگ تھلگ قبائلی گروہوں اور چھوٹی ذاتوں کے مذہب اور ان کی ثقافت نے سنسکرتی انداز و اطوار اختیار کئے۔ برطانوی دور حکومت میں رسل و رسایل کی ترقی سے اس عمل میں تیزی آئی۔ جنوب میں 'لنگایت' (بارہویں صدی عیسوی) اور گجرات میں سوامی ناتھن جیسے فرقوں نے بھی اپنے اپنے علاقوں کے ہندوؤں میں قدیم تہذیب کی بڑے پیمانے پر ترویج میں حصہ لیا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ کسی ذات (مثلاً جنوبی ہند کے پنچال یا سمتھ) نے ذاتوں کے نظام مراتب میں اونچا مقام پانے کے لئے اپنے طرز زندگی کو قدیم تہذیب کے تابع کرنے کی کوشش کی۔ قدیم تہذیب اور سماجی مرتبے میں اضافے کے مابین گہرا ربط ہونے کی وجہ سے اول الذکر کی کافی مقبولیت ہوئی۔ اچھوتوں کا معاملہ مختلف ہے۔ قدیم تہذیب ان کی حیثیت کو بہتر نہیں بنا پائی۔

قدیم تہذیب کی ترویج سے قطع نظر بعض ہندو فرقوں نے اعلانیہ طور پر لوگوں کو ہندو بنانے کی کوشش کی۔ جب عظیم شنکر آچاریہ (لگ بھگ نویں صدی عیسوی) کی ولادت ہوئی تو ہندوستان کے مختلف حصوں میں بدھ مذہب اور جین مذہب اپنے پورے عروج پر تھے۔ بدھ اور جینیوں دونوں کی ایک جامع راہبانہ تنظیم تھی۔ مذہب تبدیل کرانے میں انہیں کچھ کامیابی اسی تنظیم کے باعث حاصل ہوئی تھی۔ شنکر آچاریہ دینیات کے جید عالم ہی نہیں اک اعلیٰ منتظم بھی تھے۔ وہ بودھوں کی جدلیاتی کامیابیوں سے مطمئن نہیں ہوئے۔ انہوں نے خالص وحدت الوجود کے عقیدے کی اشاعت کے لئے ہندوستان کے مختلف حصوں میں خانقاہیں قائم کیں۔ شنکر آچاریہ کے بعد رہبانیت ہندو فرقوں کی ایک معین خصوصیت بن گئی۔ راما نج (بارہویں صدی عیسوی) اور مادھو (چودھویں صدی عیسوی) دونوں نے متھ (خانقاہیں) قائم کئے۔ راما نج نے شری ویشنو فرقے کی بنا ڈالی۔ بہت سے جینی شو چنتی اور چھوٹی ذاتوں کے لوگ اس فرقے میں شامل ہو گئے۔ لنگایت فرقے کی بنا برہمن باسونے ڈالی۔ اس فرقے کو بھی کنڑ اور تلگو زبان کے علاقوں میں فروغ ملا۔ انہوں نے ہندوؤں اور خاص طور پر غیر برہمنوں کو بلا شرکت غیرے شیو (جی) کی پوجا پر مائل کیا۔

ہندو مذہب صرف اس معنی میں تبلیغی مذہب نہیں کہ اس میں غیر ہندو افراد کو ہندو بنانے کا کوئی اصول اور تنظیم نہیں۔ اس کا ایک جزوی سبب ذات پات کا نظام ہے کیوں کہ کسی ذات کا رکن ہوئے بغیر کوئی شخص سماج میں کوئی مقام نہیں رکھتا۔ اسے دولہن نہیں مل سکتی۔ وہ اپنے بچوں کو کوئی مرتبہ عطا نہیں کر سکتا۔ دوسروں کے ساتھ تعلقات کو باضابطہ بنانے کے لئے اس کے پاس اصول نہیں۔

(۸)

مختلف اعتقادات کو اپنے اندر جذب کرنے کی غیر معمولی صلاحیت کے باوجود ہندو مذہب فرقوں کو وقوع میں آنے سے نہیں روک پایا۔ شو اور وشنو ان کی تشکیل کی اہم اساس بنے ہیں۔ ہندو نظریہ آفرینش میں ہر بڑے دیوتا کے کئی نام ہیں۔ مثال کے طور پر شیو کو گنگا دھر' مہادیو' ایشور' نیل کنٹھ اور نٹ راج کہا جاتا ہے۔ اسی طرح وشنو کے کئی نام ہیں۔ دیوتا کا ہر نام یا تو کسی دیومالائی واقعے کی طرف اشارہ کرتا ہے جس میں اس نے نمایاں حصہ ادا کیا ہوتا ہے یا اس کے کسی خاص وصف یا پھر دونوں سے وابستہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ہر دیوتا کی ایک شریک حیات ہوتی ہے۔ اس کی پرستش بالعموم اس دیوتا کے ساتھ کی جاتی ہے۔ دیوتا کی طرح اس کے بھی کئی روپ ہوتے ہیں۔ متعدد دیگر دیویوں کو کالی' بھدر کالی' بھگوتی' درگا' چنڈی اور چامنڈی سے ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔ یہ دیویاں شیوجی کی شریک حیات پاروتی کی مختلف روپ ہیں۔ پھر شیو کے دو بیٹے گنپتی اور سکندا ہیں یہ دونوں خاص مقامی مسلکوں سے متعلق ہیں گنپتی کو زرعی مسلکوں سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ سکند کو برامنیہ کے روپ میں۔ جنوبی ہند کے ناگ پوجا کرنے والوں کا دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ جہاں تک وشنو کا تعلق ہے اوتار (لفظی معنی نزول) کا تصور ان کو بعض خاص دیومالائی نیم تاریخی اور تاریخی شخصیتوں سے وابستہ کئے جانے کا باعث ہوا ہے۔ مثال کے طور پر وشنوجی نے دھرتی کو سمندر سے نجات دلانے کے لئے سور کا روپ (ورد ھا اوتار) دھارن کیا۔ کبھی اس نے راماین کے ہیرو رام کا اور کبھی پرشورام کا (رام نے جس کو مغلوب کیا) اور کبھی کرشن اور تاریخی ہستی مہاتما بدھ کا اوتار لیا۔ اوتار کے تصور کے پس پشت یہ خیال کارفرما ہے کہ خدا ابدی کو ختم کرنے اور حق کو بحال کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً ... پر دوبارہ جنم لیتا ہے۔ (بھگوت گیتا ۴۔۵۔۸)۔ اس لئے یہ فطری امر ہے کہ او ... کے تصور کو وشنو (محافظ) سے جوڑا جاتا ہے نہ کہ (بھگوان) برہما (خالق) یا شیو ... (جو کہ تباہ کرنے والا ہے)۔

نہ صرف ... تا اس کی شریک حیات اور اس کے بچوں کو مختلف صورتوں میں پوجا جاتا ہے ... جانور یا پرندے (واہن ۔۔۔ لفظی معنی سواری) کی پرستش بھی کی جاتی ہے جس پر وہ سواری کرتا ہے۔ چنانچہ شیو کی سواری بیل نندی وشنو کی

www.taemeernews.com

سواری برہمنی چیل گروڑ اور سکند کی سواری مور بھی پوجے جاتے ہیں۔ کٹر ہندو مویشیوں، برہمنی چیلوں اور موروں کو مارنے پر معترض ہوتے ہیں۔ چوہوں کی ایک خاص قسم بھی جس پر گنپتی سواری کرتے ہیں مقدس خیال کی جاتی ہے۔

شیو اور وشنو کی پرستش ویدوں کے زمانے سے ہوتی رہی ہے بلکہ اول الذکر کی پرستش تو شاید اس سے بھی پیشتر سے ہو رہی ہے۔ آثار قدیمہ کے ماہروں کو ہڑپہ 'موہن جوداڑو' سے عضو تناسل سے مشابہ متعدد اشیاء ملی ہیں۔ انہوں نے ان اشیاء کو پیدا کرنے والے شیو کے نشان لنگ سے وابستہ کیا ہے۔ ہڑپہ کی ایک مہر پر بنی ایک شبیہ پشوپتی جانوروں کے سردار کی شبیہ سے وابستہ کی گئی ہے۔ پشوپتی (حیوانات کے سردار) اور شیو کا ایک روپ ہے۔ اگر یہ باتیں صحیح ہیں تو شیو کا مسلک یقیناً "ویدوں سے پہلے کے زمانے کا ہے تاہم نام شیو (لفظی معنی ---- نیک) کا ذکر ویدوں میں نہیں ملتا۔ ویدوں میں مذکور دیوتا زیادہ تر مظاہر قدرت سے متعلق ہیں۔ گرج کے دیوتا رودر کا ذکر رگ وید میں نمایاں طور پر ملتا ہے۔ شیو بعد کو اس کی جگہ لیتے ہیں۔ رگ وید میں وشنو کا ذکر بھی ایک معمولی دیوتا سورج دیوتا کے محض ایک روپ کی حیثیت سے ہوا ہے۔ اہم ویدک دیوتا ورن 'مترا' رودر 'اندر' 'اگنی' پرجاتی' سوتیا بتدریج اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض ورن اور وشنو جیسے دیوتا اپنی امتیازی خصوصیت یکسر بدل لیتے ہیں۔ اور ان کی جگہ برہما' وشنو اور شیو کی تثلیث ظہور میں آتی ہے۔ برہما کا ذکر ویدوں میں نہیں ملتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ظہور برہمنوں (کتب) کے دور میں ہوا۔ بعد کو اس کی اہمیت میں کمی واقع ہوئی اور اب بیسویں صدی میں وشنو اور شیو دو انتہائی اہم دیوتا ہیں۔ گنیش' سکند اور بندروں کے دیوتا ہنومان بھی بڑے مقبول دیوتا ہیں۔

وشنو یا شیو فرقے کو ہم اصل قرار دینا ضرورت سے زیادہ سادگی سے کام لینا ہوگا۔ ہر فرقہ چھوٹے چھوٹے متعدد عقیدوں سے مل کر بنتا ہے۔ چنانچہ شیو فرقہ لنگ اور پشوپتی کے ہڑپائی ملکوں کے میل' رودر اور شیو کے ویدک مسلک' ہندوستان کے مختلف حصوں میں مروج متعدد مابعد ویدک مسلکوں کے باہم اتصال کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر فرقے کی مثال ایک بڑے دریا جیسی ہے۔ جس میں چھوٹی بڑی متعدد ندیاں آکر گرتی ہیں اور ملک کے مختلف حصوں میں مختلف ناموں سے جانی جاتی ہیں۔

شیو اور وشنو فرقوں میں بڑی رقابت رہتی ہے اور مخالف فرقے کی تعذیب کوئی نامعلوم امر نہیں۔ لنگایت اپنے آپ کو ویرا شیو یا انتہائی پسند شیو پنتھی کہتے ہیں اور شیو کے علاوہ کسی اور کی پوجا نہیں کرتے۔ اسی طرح شری وشنو اور مادھو صرف وشنو کی پوجا کرتے ہیں۔ تاہم دونوں دیوتاؤں کی مماثلت پر زور دینے کا ایک رجحان بھی پایا جاتا رہا ہے۔ یہ رجحان عوامی اور فلسفیانہ دونوں سطحوں پر ظاہر ہوا ہے۔ تری مورتی اور تین سروں والا دیوتا دتاتریہ تین بڑے دیوتاؤں کا امتزاج پیش کرنے کی کوشش کو ظاہر کرتے ہیں۔ شیو اور وشنو کے میل کو مخلوط دیوتا ہری ہر اور موہنی بھسما سرک پورانک کتھا میں بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اردھ نریشور اس کوشش کی نمائندگی کرتا ہے جو شیو اور پاروتی ایک دیوتا اور اس کی شریک حیات کے علامتی اتحاد کے لئے کی گئی ہے۔ مخالف مسلکوں اور دیوتاؤں کو ملانے کوشش شاید فرقہ وارانہ رقابت اور تلخی پر قابو پانے کی کوشش تھی۔

ویدوں کے دور کی مظاہرت فطرت کی پرستش نے بتدریج اپنشدوں کے سنجیدہ فلسفیانہ غور و فکر کو راہ دی۔ اس غور و فکر میں کائنات کی ماہیت اور فرد کی روح کی منزل و مقدر جیسے امور کے تئیں ایک ذہنی میلان پایا جاتا ہے۔ اپنشد کائنات کی وجودی توضیح کی زیادہ موافقت میں ہیں۔ حالانکہ خدا پرستی اور ثنویت کے تصورات کا اظہار بھی ان میں جگہ جگہ کیا گیا ہے۔ بھگوت گیتا متعدد نظریوں کا امتزاج پیش کرنے والی ایک عظیم تصنیف ہے۔ دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ یہ کائنات کی وجودی توضیح اور ایک ایسے شخصی خدا کے عقیدے کے درمیان مصالحت کی کوشش کرتی ہے جو نیکی اور بدی اور بنی نوع انسان کی فلاح سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ تاہم اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس کے مطابق خدا تک پہنچنے کے تین راستے ہیں۔ یعنی علم (گیان) کا راستہ "کام (کرم) کا راستہ اور محبت یا عقیدت (بھگتی) کا راستہ۔ اس نظریے کے مطابق خدا صرف عالموں کی اجارہ داری نہیں اس تک ہر کوئی رسائی حاصل کر سکتا ہے" عورتیں اور شودر بھی۔" بھگتی کا تصور گیتا سے پہلے کے زمانے کا ہے۔ یہ ورن کی مناجاتوں اور شنڈلیا اور نردسوتروں میں بھی مذکور ہے۔ تاہم اسے زیادہ اہمیت موخر الذکر تصنیف میں ملی ہے۔ تب سے بھگتی کے تصور نے ہندو مذہب میں نہ صرف عوام بلکہ دانشوروں کے نزدیک بھی ایک مرکزی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اسے فلسفیانہ ہندو مذہب میں بھی ایک مقام حاصل ہے۔ سب سے پہلے پنچ راتر کے شمالی ہند کے ابتدائی دبستان کے بانیوں نے بھگتی کے وشنوی عقیدے کو اپنے فلسفیانہ نظام کی بنیاد بنایا تھا۔ بھگتی تحریک کا عظیم فلسفی اور مشروط وحدۃ الوجود کے عقیدے کا پیش کنندہ رامانج' آتما اور پرماتما کے درمیان امتیاز کا بنیادی تصور پنچ راتر دبستان ہی سے اخذ کرتا ہے۔

شمالی ہندوستان میں بھگتی تحریک عام طور پر وشنو اور خاص طور پر اس کے اوتار کرشن سے وابستہ کی جاتی ہے جبکہ جنوب میں بھگتی کا ایک نمایاں رجحان شومت اور وشنومت دونوں کی خصوصیت رہا ہے۔ شیو پنتھی نے ناروں اور وشنو پنتھی آلواروں کا تعلق لگ بھگ ایک ہی زمانے (ساتویں ---- نویں صدی عیسوی) سے ہے اور یہ امکان سے خارج نہیں کہ ان دونوں نے ایک دوسرے کو متاثر کیا ہوگا۔ ان دونوں دبستانوں کا امتیازی وصف خدا کے تئیں محبت ("انبو" تامل میں) کے تصور کو فروغ دینا ہے۔ گناہ اور نااہلیت کا احساس بھگت کو پریشان رکھتا ہے' وہ خدا سے کرپا (رحم) کی التجا کرتا ہے۔ شری وشنوؤں نے کرپا اور سپردگی (پراپتی) کے تصورات پر خاص توجہ صرف کی ہے۔

تامل علاقے سے بھگتی تحریک شمال میں ہندوستان کے ہر حصے میں پھیلی۔ یہ گیتا کے احاطہ تحریر میں آنے کے بعد سے ہندو مذہب کی ایک اہم قوت بن گئی۔ تاہم تعجب کی بات ہے کہ اس کے باوجود یہ اکثر کہا گیا ہے کہ ہندو مذہب توحید مطلق کے کٹر عقیدے کی حمایت کرتا ہے اور افراد کی مذہبی سرگرمیوں پر کچھ زیادہ توجہ نہیں کرتا۔ وحدت الوجود کے انتہا پسندانہ عقیدے (کیول ادویت) کے حامی شنکر نے بھی دیوی وشنو اور شیو کی حمد و ثنا میں ایسے بھجن لکھے ہیں جن میں الہامی حسن ملتا ہے۔

(۶)

شکتی مسلک کے ذکر کے بغیر فرقہ بندی کا کوئی تذکرہ مکمل نہیں کہا

www.taemeernews.com

جا سکتا۔ یہ مسلک اپنی انفرادی خصوصیت کے باعث خاص توجہ کا مرکز رہا ہے۔ اس مسلک کے پیرو 'شکت' کہلاتے ہیں۔ یہ شکتی (لغوی معنی 'قوت') کی پوجا کرتے ہیں۔ شکتی، تخلیق کائنات میں مادہ عنصر کی علامت ہے ــــــ عام طور پر ہندو دیوتا کی پوجا پہلے کرتے ہیں اور اس کی شریک حیات کی بعد میں لیکن شکتی پوجا میں صورت اس کے برعکس ہے۔ شکتی پوجا میں مرکزی معبود شیو کی شریک حیات پاروتی ہے۔ پاروتی کے بعض روپ دیوی مہادیوی جگن ماتا درگا کالی بھگوتی چنڈی ہیں۔ شکتی پوجا میں انہیں کی پرستش ہوتی ہے۔ اس مسلک میں وشنو کی شریک حیات لکشمی کی پوجا شاذ و نادر ہوتی ہے۔ یہ مسلک سنسکرت تصنیفات تانتروں (الگ بھگ چھٹی ساتویں صدی عیسوی) میں بالتفصیل درج ہے۔ ان میں عظیم دیوی کی مختلف خاص ہستیوں اور اس کے خادموں کا ذکر بھی تفصیل کے ساتھ ملتا ہے۔ شکت دو گروہوں میں تقسیم ہیں جن کو داہنے مسلک' (دکھشنا چاری) اور بائیں مسلک' (وام چاری) سے منسوب کیا جاتا ہے۔ موخر الذکر انتہا پسند ہیں لیکن ان میں سے بھی بہت کم ایسے ہیں جو بعض تانتروں میں مقررہ پانچ م کے ساتھ اس مسلک پر چلتے ہیں۔ یہ پانچ م ہیں مسا (گوشت)' متسیا (مچھلی)' مد (شراب)' میتھن (مباشرت)' مدرا (پر اسرار نشان انگشت)۔

یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ہم نے یہاں لفظ 'شکتی مسلک' کا استعمال لچکدار معنوں میں کیا ہے' اس لئے کہ متعدد جانداروں کی قربانی اور کبھی کبھار شراب سے دیہی دیویوں (خاص طور پر جنوبی ہندوستان میں) کی رضا جوئی کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ استعمال صحیح نہیں جبکہ سنسکرت کے منتر بھی کثرت سے نہیں پڑھے جاتے۔ تانتروں کے منتروں کا تو خیر ذکر ہی کیا ہے۔

یہ محض عبادت کا ایک دیسی اور قابل احترام طریقہ ہے۔ یہ صدیوں سے رواج پذیر ہے۔ عبادت کا یہ طریقہ شاید آریاؤں سے پہلے کے زمانے سے چلا آرہا ہے۔ ان علاقوں میں دیوی درگا اور کالی دیوی کی پوجا گوشت اور شراب کے ساتھ کی جاتی ہے بلکہ تانتروں سے منتر بھی پڑھے جاتے ہیں۔

(۷)

جبکہ دانشور طبقہ نے اپنی تمام تر توجہ اپنشدوں بھگوت گیتا اور تینوں عظیم آچاریوں اور ان کے پیروؤں کی تصنیفات پر صرف کی ہے۔ عام آدمی کی دینداری کا انحصار پاکیزگی و ناپاکی کے اصولوں کی رسم پرستانہ پابندی سے 'خاندان اور ذات کی روایت کے مطابق عبادت سے 'سفر کی تفصیلی رسموں کی ادائیگی سے 'تفریحی تہواروں کے منانے سے 'مرے ہوئے آباؤ اجداد اور مقامی دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے روزے رکھنے' اور مذہبی پابندیوں کے بجالانے سے 'دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر مذہبی داستانیں (ہری کتھا) سننے اور مقدس دریاؤں اور مشہور دیوتاؤں کے مندروں کی زیارتوں سے ہوا ہے۔ ہر نازک وقت پر جیوتشی سے مشورہ کیا جاتا ہے۔ دیہی علاقوں اور خاص طور پر چھوٹی ذاتوں میں جھاڑ پھونک کرنے والوں اور مقامی دیوی دیوتا کے وسیلے کا سہارا بھی لیا جاتا ہے۔ باہری دنیا کی خصوصیات جیسے پیڑ پودوں اور جانوروں کو مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ مختصراً ہندو زندگی کے ہر شعبے میں مذہب کی کار فرمائی موجود ہے۔ اکثر مقبول مذہبی داستانیں اسی امر کی محض بے کیف مثالیں ہیں کہ تقویٰ و پارسائی کا ثمرہ اس زندگی میں اور بعد کو جنت میں کیسے ملتا ہے (سنت اور سادھوؤں کی زندگیاں ان کہانیوں سے بالکل مختلف ہیں جو لازماً "دکھ' درد اور جدوجہد کی کہانیاں ہیں۔ یہ بالآخر لطف خداوندی سے سرفراز ہوئے ہیں)۔ اس سے پیشتر ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ مذہب نے سماجی ڈھانچے میں تنقیدی عناصر داخل کئے ہیں ــــ یہ سچ ہے کہ ملک کے مغربی طرز زندگی اختیار کرنے سے ہندو مذہب کی متعدد خصوصیات میں خلل واقع ہوا ہے لیکن اس نے اس کے بعض دوسرے پہلوؤں کو طہارت و تقویت بھی بخشی ہے۔

(۸)

ہر دوسرے زندہ مذہب کی طرح ہندو مذہب بھی اپنے ابتدائی ادوار سے ہی عصری قوتوں سے متاثر ہوا ہے۔ رگ ویدک آریاؤں کے سادہ اور رجائی مذہب نے برہمنوں کے اثر سے دھیرے دھیرے رسوم پرستی اور اپنشدوں کے مابعد الطبعاتی غور و فکر کو جگہ دی۔ یہ امکان سے خارج نہیں کہ ہندو مذہب میں جو تبدیلی آئی وہ ایک حد تک ہندوستان میں پہلے سے موجود مسلکوں سے رابطے کی وجہ سے تھی۔ بعض ویدک دیوی دیوتاؤں میں آئی تبدیلیوں کے تعلق سے یہ بات خصوصیت کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ ہندو مذہب پر بدھ مت اور جین مت کے اثرات کے بارے میں پہلے ہی بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ شنکر کے مخالفوں نے اسے پر اچھنہ بدھ یا مخفی بودھ کہا کیوں کہ ان کے خیال کے مطابق اس نے بعض بودھی تصورات کو اپنے عقیدے میں شامل کر لیا تھا۔ اس کے بعد پھر اسلام کا چیلنج تھا۔ اس کے نتیجے میں شمال میں سکھ مذہب اور آریہ سماج وجود میں آیا۔ بعض حلقوں میں رامانج اور مادھو کے یہاں مسیحی اثرات تلاش کرنے کی بارہا کوشش کی گئی لیکن ان اثرات کو ثابت نہ کیا جا سکا۔ ماضی قریب میں ہندوستان کا عیسائی مذہب اور برطانیہ سے رابطہ قایم ہوا جس کی وجہ سے ہندو ذہنوں میں ایک انقلاب پیدا ہوا۔ حساس ہندو جنہوں نے مغربی تہذیب کو قبول کیا اور بائبل کا مطالعہ کیا تھا' ہندو مذہب کا تنقیدی مطالعہ کرنے لگے۔ اس کے نتیجے میں اصلاحات کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ اصلاحات کا یہ سلسلہ ملک کے آزاد ہونے کے بعد بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ جاری رہا۔ مغرب نے سنسکرت کو دریافت کیا۔ مغربی یا مغرب کے تعلیم یافتہ عالموں نے ہندوستانی تاریخ کو اصولی طور پر پھر مرتب کیا۔ ہندوستانی فلسفہ و آرٹ کی دنیا بھر میں قدر شناسی ہوئی۔ ان سب سے ہندوستان کی خود اعتمادی کو تقویت پہنچی۔

سرسری مطالعہ سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ہندو مذہب نے مغرب کے ساتھ اپنے رابطے سے پاکیزگی اور قوت پائی ہے۔ مغرب میں سائنس اور مذہب کی آپسی پیکار کے اثرات بڑی شدت کے ساتھ محسوس کئے گئے ہیں ــــ لیکن ان کی کوئی مثال اب تک ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آئی۔ "ہندو مذہب کا مستقبل کیا ہے؟" یہ سوال جتنا اہم ہے' اس کا جواب بھی اتنا ہی دشوار ہے۔ متعدد اور نامعلوم قوتیں بروئے کار ہیں۔ ملک کی منصوبہ بند اقتصادی ترقی' تعلیم کی اشاعت اور ملک میں سوشلسٹ طرز کا سماج قایم کرنے کی خواہش' یہ سب اتنی مذہب پر مضر اثرات ڈال سکتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندو مذہب خاص طور پر غیر محفوظ ہے کیوں کہ یہ عیسائی مذہب یا اسلام کی طرح کوئی تنظیم نہیں رکھتا۔ روایت کے تین خاص علمبرداروں گاؤں' ذات اور مشترکہ خاندان میں ترقیاتی منصوبوں کے تحت متوقع تبدیلیاں کسی خاص نظری حملے کے مقابلے میں زیادہ موثر اور مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

وید کا تعارف

ہندو مذہب کی بنیاد وید پر رکھی گئی ہے' اور وید ہی ہندو مذہب کی مذہبی کتب کی بنیاد ہیں۔ ہندوؤں کا تقریباً ہر فرقہ' ہر طبقہ اور ہر سمپردائے کہیں نہ کہیں سے اور کسی نہ کسی ذریعہ سے وید سے اپنے آپ کو وابستہ کرتا ہے۔ اپنشد' پران' دھرم سوتر धर्मसूत्र یعنی مذہبی کلیات اور برہمن گرنتھوں کا اصل وید ہی ہے۔

وید کے معنی ہیں علم کا منبع۔ یہ وِدْ (विद्) مادہ سے مشتق ہے' جس کے معنی ہیں جاننا یا علم حاصل کرنا۔

یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ ہندو مذہب کی قدیم کتب کس قدر پیچیدہ ہیں۔ انہیں سمجھنا اور ان سے ٹھیک ٹھیک نتیجہ اخذ کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ اس کے خاص اسباب متعدد ہیں۔ جس کی تفصیل کا یہاں موقعہ نہیں ہے۔ ان تمام کے باوجود ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ وید کے متعلق کچھ اہم پہلوؤں کے متعلق معلومات قارئین کی خدمت میں پیش کردی جائیں۔

اس کے آغاز ہی میں ویدوں کی قدامت سے متعلق کچھ باتیں پیش خدمت ہیں۔ اس کے بعد دوسری تفصیلات آئیں گی۔

ہندو چار زمانوں (युगों) میں یقین رکھتے ہیں' یہ زمانے ہیں:۔

۱۔ ست جگ
۲۔ ترتیا (त्रेता)
۳۔ دواپر (द्वापर)
۴۔ کل جگ

چنانچہ ان کے عقیدے کے مطابق تین زمانے گذر گئے ہیں اب کل جگ چل رہا ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی نے تقریباً سو سال قبل رگ وید کی شرح کی تمہید میں لکھا ہے کہ اس دنیا کی پیدائش پر ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو چھہتر (۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶) سال گذر چکے ہیں' اتنا ہی قدیم وید بھی ہے۔

دیانند جی کی یہ بات مبالغہ سے خالی نہیں۔ اس کے باوجود ہندو مذہب پر سچے دل سے عقیدہ رکھنے والے ہندوؤں کا ایسا ماننا ہے کہ وید آغاز کائنات ہی سے موجود ہیں۔ پرانوں میں قیامت کے بعد منو (मनु) کے ذریعہ وید کو بچا لئے جانے کا بیان ہے۔ منو نے اسے بھی کشتی پر رکھ لیا تھا۔ اس کے برعکس ایک نمایاں شخصیت بال گنگادھر تلک نے "ہندی رگوید" نامی کتاب کے صفحہ تیس پر لکھا ہے:

"برہمن گرنتھ ۲۵۰۰ ق م میں لکھے گئے سارے منتر (آیات) ایک ساتھ نہیں بنے۔ ریشیوں اور ان کے خاندان والوں نے ہزروں سالوں میں منتر (मंत्र) بنائے' اس طرح کچھ منتر تو دس ہزار سال کے ہیں' کچھ ساڑھے آٹھ ہزار سالوں کے اور کچھ سات' ساڑھے سات ہزار سالوں کے۔ تمام قدیم رچائیں (ऋचाएं) رگ وید کی ہیں"

جرمن دانشور یعقوبی نے رگ وید کو ساڑھے چھ ہزر سال قبل مسیح کا تسلیم کیا ہے۔ دانشور طبقہ میں سب سے زیادہ مبالغہ ڈاکٹر اوناش چندر دت نے کیا ہے۔ وہ رگ وید کو پچاس سے پچھتر ہزار سال پہلے کا مانتے ہیں۔

ڈاکٹر رام گووند دویدی کہتے ہیں کہ رگ وید کی تصنیف کا زمانہ اٹھارہ ہزار سے پچاس ہزار سال کے درمیان ہے۔

میکس مولر کہتے ہیں کہ رگ وید قبل مسیح ۱۲۰۰۔۔۔۔۱۰۰۰ کے درمیان بنا۔ وِنٹرنِج کا خیال ہے کہ یہ ۲۵۰۰ ق م (ڈھائی ہزار سال) کا ہے۔

جے چندر ودیالنکار بھی یہی کہتے ہیں۔ یونیسکو کے ایک مضمون میں تحریر تھا کہ رگ وید ۱۲۰۰ ق م کا ہے۔ جس کے رد میں ۱۹۶۶ء میں پی این اوک نے سنمارگ کلکتہ میں ایک مضمون لکھا۔

رام دھاری سنگھ دنکر نے "سنسکرتی کے چار آدھیائے" میں لکھا کہ:

ہندوستان میں لکھنے کا فن ۱۸۰۰ ق م میں شروع ہوا اور سنہتائیں संहिताएं (یعنی وید اور اس کے حصے) لکھی جانے لگیں۔ مگر وید جن سنہتاؤں میں ابھی ہمیں ملتے ہیں' ان کو ترتیب دینے کا کام کرشن دویپاین ویاس कृष्ण द्वैपायन نے کیا جو مہابھارت کے زمانہ میں بقید حیات تھے۔ مہابھارت کی جنگ ۱۴۰۰ ق۔ م میں ہوئی اور اس سے چار سو سال قبل وید کو تیار کیا جانے لگا۔ اس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ منتر ۲۵۰۰ ق م میں بننے لگے تھے جو ۱۸۰۰ ق م تک یعنی سات سو سال تک بنتے رہے۔ لکھنے کا فن سیکھ جانے کے کے بعد ۱۸۰۰ ق م کے قریب وید' سنہتا میں لکھے جانے لگے اور ۱۴۰۰ ق م میں وید ویاس کی سنہتائیں مکمل ہوئیں" ص ۵۲

دوسری طرف گلڈ زدیسٹ اور جیکسن نے پارسیوں کے مذہبی رہنما زردشت کا زمانہ ۶۶۰۔۔۔۔۵۸۳ ق م میں متعین کیا ہے اور اسی بنیاد پر ہاپکنس اور جیکسن نے رگ وید کا زمانہ ۸۰۰۔۔۔۶۰۰ ق م متعین کیا ہے۔ ان لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ رگ وید اور "زند اوستا" (قدیم فارسی) کی زبان میں بڑی حد تک یکسانیت ہے۔

ڈاکٹر منگل دیو شاستری' وایو پران' (वायुपुराण) کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"برہما سے قبل پران بنے اور پھر بعد میں وید بنا۔" (سنسکرتی کے چار ادھیائے از رام دھاری سنگھ دنکر ص ۵۹)

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس وید کی قدامت کے بارے میں اختلاف تو ہے ہی' رگ وید جو کہ سب سے قدیم وید تسلیم کیا جاتا ہے' کے منتروں کو آٹھ دس ہزار سال تک وضع کیا جاتا رہا۔ چنانچہ پنڈت شری رام شرما "رگ وید بھاشیہ" نامی کتاب کے دیباچہ میں رقم طراز ہیں کہ:

"رگ وید کو تین سو رشیوں نے تصنیف کیا' اس کے منتر بنائے اور دوسرے ویدوں کے منتر بنائے اور انہیں لکھا۔" ص ۱۲

محترم پنڈت کی بات معقول یوں لگتی ہے کہ وید کے زیادہ تر منتروں کے ساتھ ان کے مصنفین کا نام بھی لگا ہوا ہے۔ اس اہم نکتہ کا انکار کرتے ہوئے دیانند نے کہا

تھا کہ چاروں وید چار ریشیوں پر نازل ہوئے اور برہما نے انہیں پیدا کیا تھا، لیکن دیانند سرسوتی کی بات کسی طرح بھی صحیح نہیں معلوم ہوتی۔

وید اپنی قدامت پر خود گواہ ہے۔ اتھرو وید (अथर्व) ۲۴-۷-۱۱ میں کہا گیا ہے کہ:

"رگ وید، سام وید، پرانوں کے ساتھ یجروید (यजुर्वेद) اور چھند، برہم دیو سے پیدا ہوئے"

جیسا کہ میں اس سے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ "وایو پران" میں پران کے بعد ہی ویدوں کے لکھے جانے کا ذکر ہے۔ ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں کی قدامت کچھ پرانوں کی طرح ہے۔ البتہ رگوید کی کچھ رچاؤں کو ڈھائی ہزار سال قبل مسیح (۲۵۰۰ ق م) کا مانا جا سکتا ہے۔

مشہور دانشور بال کرشن دیکشت نے ہندوستانی علم نجوم پر اپنی تاریخی کتاب "انڈین اینٹی کوری" جلد ۲۴ صفحہ ۲۴۵ پر رقمطراز ہیں کہ:

"رگوید کا زمانہ تصنیف ۳۰۰۰ ق م ہے۔"

علم نجوم کی بنیاد پر یہ زمانہ دیکشت جی نے متعین کیا ہے۔

دراصل صحیح معنوں میں ہندو کلچر اور مذہبی کتب کو آریوں کے ہندوستان میں آنے کے بعد فروغ حاصل ہوا۔ آریوں نے اس کی تشکیل کی اور اسے پروان چڑھایا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ویدوں کی تصنیف آریوں نے کی۔ ملاحظہ ہو رام دھاری سنگھ دنکر کی "سنسکرتی کے چار ادھیائے" ص ۶۷

کیا وید خدائی کتاب ہے؟

زیادہ تر ہندو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وید خدائی کتاب ہے۔ مگر واقعی وید کیا خدائی کتاب ہے۔ اس سلسلہ میں دیانند سرسوتی جی نے شت پتھ براہمن शतपथ ब्राह्मण (۳-۲-۴-۱۱) کا حوالہ دے کر لکھا ہے کہ روز ازل میں پرماتما نے اگنی (آگ)، وایو (ہوا)، آدتیہ (سورج) اور انگرا (अंगिरा) نام کے ریشیوں کی روحوں میں ایک ایک وید کا نور روشن کیا۔"

یہ بات صحیح یوں نہیں معلوم ہوتی کہ وید تین سو سے زائد ریشیوں کی تصنیف ہے۔ پھر دلچسپ بات تو یہ کہ حوالہ میں نہ تو اتھروید کا ذکر ہے اور نہ ہی رشی انگرا کا۔

سام وید (सामवेद) کے دیباچہ میں شری رام شرما لکھتے ہیں کہ:

"وید دنیا کا انتہائی بلند اور ازلی علم ہے" انہوں نے بتایا کہ جو وید ہم پڑھتے اور سنتے ہیں وہ ماری ہے اور وہ ریشیوں کی تصنیف ہے۔ ویدوں کا علم خدا کی طرف سے ہے۔ اسی وجہ سے ویدوں کو خدائی اور اس کے علم کو ازلی اور لامحدود تسلیم کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر برج بہاری چوبے نے ویدوں کو انسان کا بنایا ہوا (पुरुषकृत) تسلیم کیا ہے، دیکھئے: ویدک وانگ مے۔۔۔ ایک انوشیلن ص ۳۲
वैदिक वाङ्मय एक अनुशीलन

شرما جی اور چوبے جی کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ وید رشیوں نے لکھا، خدا نے نہیں۔ پھر جیسا کہ اوپر آ چکا ہے کہ رگ وید ۱۰-۸ ہزار سال تک لکھا جاتا رہا، اس کے باوجود وہ مکمل نہیں ہو سکا۔ خود کچھ پنڈتوں نے بھی ویدوں کو نامکمل تسلیم کیا ہے۔۔۔۔۔ جبھی تو اپنشدوں اور پرانوں کو لکھا گیا ورنہ اس کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔ خدائی کتاب آجانے کے بعد کثیر تعداد میں ان کتب کی موجودگی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ (اس سے قبل اتھروید کے ایک حوالہ میں یہ بات عرض کی جا چکی ہے کہ رگ وید اور سام وید کے ساتھ ہی پرانوں کا وجود عمل میں آیا)

امر واقعہ یہ ہے کہ وید خدائی کتاب کی شرائط پر پورے نہیں اترتے، مثلاً

۱۔ خدائی کتاب نامکمل اور ادھوری نہیں ہوتی۔

۲۔ خدائی کتاب کہاں سے آئی۔۔۔۔ اسے لے کر کوئی شبہ نہیں ہوتا، جبکہ ویدوں کی پیدائش کے معاملہ میں طرح طرح کے شبہات پائے جاتے ہیں۔

۳۔ وید خدائی کتاب اس لئے نہیں ہو سکتے کہ اپنشدوں اور وید کے فلسفوں میں ویدوں کے خلاف باتیں پائی جاتی ہیں۔

۴۔ خدائی علم سب کے لئے ہوتا ہے مگر وید صرف اعلیٰ ذاتوں کے لئے تھا، شودروں کے لئے نہیں۔

۵۔ جس کتاب کی تشکیل کے عمل میں ۱۰-۸ ہزار سال (بعضوں کے مطابق) کا عرصہ گزرا ہو اور اسے تین سو مصنفین نے لکھا ہو اس کی سچائی پر خود بخود سوالیہ نشان لگ جاتا ہے۔ ایک اور بات قابل غور یہ ہے کہ ویدوں کے منتروں کی ساخت میں یکسانیت نہیں ہے۔

میکڈونل نے لکھا ہے کہ رگ وید کے دسویں منڈل (मण्डल) کی زبان ایک دم الگ ہے۔ ملاحظہ ہو: وید رہسیہ ص ۵۰ (वेद रहस्य) جب کہ خدائی کتاب کے طرز بیان میں یکسانیت ہوتی ہے۔ اور وید میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ بعض بعض منتر بھی ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدائی علم دنیا میں ہر جگہ آیا۔ ویدوں میں بھی تلاش و جستجو کے نتیجے میں کچھ ایسے منتر مل جاتے ہیں جو صالح انسانی مذہب اور خدائی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ مگر پورے وید کو خدائی کتاب کہنا کسی بھی طور پر صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ ممکن ہے کبھی یہ خدائی کلام رہا ہو۔ سوامی دویکانند کے مطابق عرب کے شاعر لاوی جو کہ قبل اسلام ۲۳۵۰ سے ۲۴۰۰ کے درمیان گزرا ہے، نے ویدوں کو خدائی کتاب تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو:

The Essance of the vedas and applied scripturer, page 38,40

مگر یہ دعویٰ محتاج تحقیق ہے۔ ویدوں میں یقیناً کچھ ایسے منتر ہیں جو خدا کے علم کے مظہر ہیں۔ آگے چل کر چند ایک ایسے منتر پیش کئے جائیں گے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر ڈاکٹر سمپورنانند نے اپنی کتاب "وید ارتھ پرویشکا" (वेदार्थ प्रवेशिका) صفحہ ۱۴۱ پر لکھا ہے کہ "ویدوں میں بہت سے ایسے منتر ہیں جن کو بنانے والا ایشور نہیں ہو سکتا، وہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں"

یہاں یہ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وید اپنے بارے میں خود بتاتا ہے کہ وہ ابی الاصل ہے کیا۔ رگ وید کے ایک شلوک میں ہے:

www.taemeernews.com

बृहस्पते प्रथमं प्राचो अग्रं यत्प्रैरत नामधेयं दधाना:।
यदेषां श्रेष्ठं यदरिप्रमासीत् प्रेरणा तदेषां निहितं
गुहावि: ।। (10-71-1)

یعنی "خدا کلام کا مالک ہے۔ وہ کلام رشیوں کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی کلام کو رشی اپنے قلب سے خارج کرکے اس کے ذریعہ اشیاء وغیرہ کا نام لیتے ہیں"

یہی وہ منتر ہے جسے عام طور سے وید کے من جانب اللہ ہونے کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے اور ضمیر کی آواز کو خدا کی آواز کہہ دیا جاتا ہے۔ دیانند سرسوتی Conscience کو خدائی جذبہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر ضمیر کی آواز تو ہر انسان میں ہوتی ہے۔ تو کیا ہر انسان کا کلام خدا کی آواز (دیوبانی देववाणी) ہے؟ قطعاً نہیں۔

میکس مولر نے یہ ضرور کہا ہے کہ ضمیر کی آواز خدائی ہو سکتی ہے مگر وید کے سلسلہ میں ایسی بات نہیں ہے۔ وید انسانوں کے تیار کردہ ہیں۔

(Science of languages,vol.II,page396)

وید کتنے ہیں؟

آگے بڑھنے سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ وید ایک ہے 'اسی سے چار وید بنے ہیں یا وید تین ہیں 'ایک خیال یہ ہے کہ وید تین ہیں۔

پنڈت شری رام شرما" یجروید بھاشیہ (यजुर्वेद भाष्य) نامی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

پرانوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وید یعنی خدا کا علم صرف ایک ہی ہے۔ شروع میں اس کی شکل "یگ والی" تھی۔ اس کو پیش نظر رکھنے پر یجروید کو اولین وید ماننا پڑے گا متسیہ پران میں لکھا ہے:

एको वेद: चतुष्पाद: सहत्यतु पुन: पुन: ।
संक्षेपदा युषश्चैक व्यस्यते द्वापरेष्विह ।।
(अध्याय : 144)

کورم پران (कूर्म पुराण) کے باب ۴۹ میں ویدوں کا بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

एक आसीत यजुर्वेदस्तच्चतुर्धा वयकलपयत ।

चतुर्होत्रिमभूत भास्मस्तेन यत्तांभथकरोत ।।

یعنی شروع میں صرف ایک یگیاتمک (یگ والا) یجروید ہی تھا۔ امتداد زمانہ کے اثر سے اس میں سہو اور نسیان کا دخل ہونے لگا تو سہولت کی خاطر وید ویاس (वेद व्यास) نے اس کی تخلیص کرکے چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ وشنو بھاگوت پران (विष्णु भागवत पुराण) میں صفحہ ۳۔ اور ۔ ۳۰ پر لکھا ہے کہ:

"پاراشر سے ستیہ وتی میں انشائش کلا سے بھگوان نے ویاس کی شکل میں پیدا ہو کر وید کو چار قسم کا کر دیا"

سوامی شردھانند کہتے ہیں:

وشنو پران کے بیان کے مطابق اصل وید شروع میں رشیوں پر الہام کئے گئے تھے۔ ان میں ایک لاکھ منتر تھے اور اس کتاب کے چار حصے تھے۔ امتداد زمانہ کے اثر سے یہ حصے گڈمڈ ہو گئے اور ویدوں کا بہت بڑا حصہ تاریکی کی نذر ہو گیا اور دواپر (द्वापर) کے آغاز میں کرشن دویپاین (कृष्ण द्वैपायन) نے ویدوں کے عمل کو از سر نو زندہ کیا۔

The Cnltrial History of India vol.1 Page3-4

مہابھارت میں منقول ہے کہ ویاس اور ان کے شاگرد ویشمپائن نے وید کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ وید کے ایک سے چار ہونے کی بات میں سچائی جھلکتی ہے۔ ایسے میں نہ تو دیانند جی کی بات صحیح ہے کہ چار وید چار رشیوں پر نازل ہوئے اور نہ ہی نارائن سوامی کی یہ بات کہ وید چار ہی رہے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ وید کو وید ترئی (वेदत्रयी) بھی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وید تین ہیں: رگ وید 'یجروید اور سام وید۔ اسی کو بنیاد بنا کر شری چندر کانت بالی (चन्द्रकान्त बाली) نے تسلیم کیا ہے کہ وید تین ہیں۔ اس کی تائید میں وہ کئی وید منتروں کا حوالہ دیتے ہیں۔ یجروید میں ہے:

ऋचो नामास्मि, यजूंषि नामास्मि, सामानि
नामास्मि यजुर्वेद (18:61

بالی جی نے اپنے دعوی کے ثبوت میں رگ وید کے علاوہ گوپتھ براہمن (गोपथब्राह्मण) چھاند وگیہ اپنشد (छान्दोग्य उपनिषद) پدم پران 'متسیہ پران मत्स्य पुराण اور مہابھارت کے حوالے دیئے ہیں۔ (سرسوتی الہ آباد)

دوسری طرف نارائن سوامی 'وید رہسیہ (वेद रहस्य) نامی اپنی تصنیف میں چار ویدوں کے وجود پر اصرار کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ تین طرح کے منتر ہونے کی وجہ سے "وید ترئی" کہا جاتا ہے 'یا پھر ویدوں میں علم 'عمل اور عبادت ۔۔۔۔۔۔ تین طرح کے فرائض کے بیان ہونے کی وجہ سے اسے "وید ترئی" کہتے ہیں۔ (ص ۵۲)

سوامی جی نے اتھرووید کے ۲۳۔۸۔۱۔واں منتر کا حوالہ دے کر کہا کہ اس میں رگ وید 'یجروید اور سام وید کا نام آیا ہے۔ پھر مزید فرمایا کہ اتھرووید کی طرح رگ وید میں بھی چاروں ویدوں کے نام ہیں۔ پھر رگ وید کا ۴۔۱۔۱ واں منتر نقل کیا جس میں کہا کہ چاروں ویدوں کا نام موجود ہے۔ لیکن راقم الحروف کے مطالعہ میں یہ آیا کہ اس میں اتھرووید نہیں ہے۔

سوامی جی نے انگرا (आंगिरा) کے معنی اتھرو بتایا ہے۔ جب کہ فی الواقع "انگرا" رشی کا نام ہے۔ بالی جی نے بھی کہا کہ انگرا سے اتھرو (अथर्व) کا نام نکالنا درست نہیں ہے۔ شری مد بھگود گیتا (۹۔۱۷) میں تین وید ہی بتائے گئے ہیں۔ ان میں اتھرووید نہیں ہے۔ بالی جی نے لکھا:

"قدامت پرستوں کے نزدیک وید تین ہیں اور تجدد پسندوں کے نزدیک ان کی تعداد چار ہے۔ اس سے اتھرووید کا اضافہ ہونا ثابت ہوا۔

میں کورم پران کی بات کو ہی صحیح مانتا ہوں کہ وید ایک سے چار بنے ہیں (باب ۴۹)۔ زیادہ صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ یگیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے وید کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یگیہ کے لئے چار رتوجوں (ऋत्विजों)

www.taemeernews.com

یعنی پروہتوں (पुरोहितों) کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) ہوتا (होता)

(۲) ادھوریو (अध्वर्यु)

(۳) ادگاتا (उद्गाता)

(۴) برہما

"ہوتا" کے معنی ہیں بلانے والا۔ یگیہ کے موقعہ پر خاص دیوتا کی حمد والے منتروں کو پڑھ کر "ہوتا" اس دیوتا کو بلانے کا اہتمام کرتا ہے۔ ایسے منتروں کو رگ وید میں جمع کیا گیا ہے۔

ادھوریو (अध्वर्यु) کا کام یگیہ کو پورا کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری منتروں کو یجروید میں جمع کیا گیا ہے۔

ادگاتا (उद्गाता) کے معنی ہیں راگ سے گانے والا۔ اس مقصد کے لئے سام وید میں منتر جمع کئے گئے ہیں۔

برہما کا کام صدارت کرتے ہوئے یگیہ کا معائنہ کرنا ہے۔ وہ چاروں ویدوں کا عالم ہے۔ اتھروید برہما کا خاص وید ہے۔

وید منتر

ویدوں میں کل کتنے منتر ہیں ---- اس پر علماء اور دانشوروں کا اتفاق نہیں ہے۔

"ان میں سب سے زیادہ قریب ساڑھے تین ہزار منتر اندر کے بارے میں ہیں۔ اندر (इन्द्र) کا عظیم الشان کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے ورتاسر (वृत्रासुर) کو قتل کیا تھا جو کہ آریوں کا جانی دشمن تھا۔ اس کے علاوہ اندر نے اپنے گرج (वज्र) سے سمبا سر (शम्बासुर) کے ننانوے شہروں کو تباہ کیا تھا۔ اور شرت نام کے اسر (असुर) کی سات پُریوں یعنی شہروں کو غارت کیا تھا۔ اسی لئے ان کا نام پُورندر (पुरन्दर) پڑا۔

اگنی دیو کے بارے میں وید کسنہتاؤں میں کوئی ڈھائی ہزار منتر ہیں۔ اندر اور اگنی کے بعد سوم (सोम) کے بارے میں سب سے زیادہ منتر ہیں۔ "سوم" ایک طرح کا مشروب ہے۔ جس میں آریوں کو خدائی صفات کا جلوہ نظر آیا تھا۔ منتروں میں آیا ہے کہ:

سوم! تمہیں پی کر ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ روشن جنت میں جائیں گے اور دیوتاؤں کی معرفت حاصل کریں گے۔

"سوم" پہاڑ سے پیدا ہوتا ہے اور نشہ کے لئے استعمال ہوتا ہے (سنسکرتی کے چار ادھیائے۔ ص ۸۶)

وید منتروں کے معانی کو سمجھنے کے لئے الگ الگ خیالات اور قواعد پائے جاتے ہیں۔ کسی بھی منتر کے بارے میں آپ وثوق اور اعتماد کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس منتر کے یہی معنی ہیں۔ وید منتروں کو سمجھنے کے لئے سنسکرت زبان کے ماہرین نے الگ الگ کتابیں مرتب کی ہیں۔ جس کی وجہ سے منتروں کے معنی بھی الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج کل کوئی شاکٹاین शाकटायन کی مرتب کردہ کتاب "شبد انشاشن (शब्दानुशासन) کو بنیاد بنا کر ایک مفہوم لیتا ہے۔ کوئی پانڑنی (पाणिनि) کی اشٹادھیائی (अष्टाध्यायी) نامی کتاب کو بنیاد بنا کر کوئی دوسرا مفہوم لیتا۔ ایسے بھی لوگ ہیں جو پاتنجلی (पातंजलि) کے 'مہابھاشیہ (महाभाष्य) کو منتر سمجھنے کے لئے بنیاد بناتے ہیں۔ پہلے بھی لوگ اندر نندی (सिद्धनन्दी) آریہ وجر (आर्यवज्र) کاشپ (काश्यप) گارگیہ (गार्ग्य) گالو (गालव) چاکر ورمن शाकवर्मन شاکلیہ (शाकल्य) بھاردواج (भारद्वाज) اور اُدک (आदिक) جیسے ماہرین قواعد کی کتابوں کا مطالعہ وید منتر سمجھنے کے کرتے تھے اور الگ الگ معنی نکالتے تھے۔ انہیں سمجھنے کے لئے پارسیوں کی مذہبی کتاب "اوستا" (अवेस्ता) کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جس کی زبان رگ کی زبان سے ملتی جلتی ہے۔ مثلاً "سنسکرت میں اگر لفظ مِتر (मित्र) ہے تو اوستا میں مِتھر (मिथ्र) ہے۔ اسی طرح یم کو یم 'رت (ऋत्) کو اشا' برہمن اتھروَن 'چھتری (क्षत्रिय) رتھیستار (रथेस्तार) 'ویش (वैश्य) کو واستر تھوش (वास्त्र्योष) اور ہوتو کشچھ (हुतोक्ष) ۔

اسی وجہ سے ویدوں کی نئی نئی شاخیں بھی وجود میں آئیں۔ ایک ہی منتر کے مختلف معانی اخذ کرنے کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

(۱) ایک وید منتر میں 'ہرنیہ گربھ (हिरण्यगर्भ) لفظ آیا ہے جس کے معنی میکس مولر نے انڈا بتایا ہے جبکہ نارائن سوامی نے اسے 'روشن جمال اپنے اندر رکھنے والا' بتایا ہے۔

(۲) اسی طرح رگ وید ۱۳-۳۵-۷ میں ایک لفظ "اَج ایک پاد (अजएकपाद) آیا ہے جس کا ترجمہ گرفتھ نے ایک پاؤں کی بکری ہے جبکہ دوسرے لوگوں نے 'عالم کی شکل کا پاؤں' اس کا ترجمہ کیا ہے۔

اب ہم ویدوں کے منتروں اور موضوع پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

ویدک ادب

ویدک ادب کو دو خاص حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) سنہتا (संहिता) یعنی منتر

(۲) برہمن' ارنیک (अरण्यक) اور اپنشد

آریہ سماج کے بانی اور ویدوں کے شارح دیانند سرسوتی صرف سنہتا کو خدائی کلام قرار دیتے ہیں۔ ان کے پیشرو شارحین سائن (सायण) آپس تمب (आपस्तम्ब) اور جیمنی (जैमिनि) وغیرہ حضرات سنہتا اور برہمن ---- دونوں کو خدائی کلام مانتے ہیں۔ زیادہ تر مغربی مفکرین پورے ویدک ادب کو مختلف رشیوں کی تصانیف کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔ شُرتی (श्रुति) یعنی منتر کو حفظ کرنے والے برہمن کو شرتریہ (श्रोत्रिय) کہا جاتا تھا۔ ویدوں میں بطور خاص کرم یعنی عمل گیان (علم) اور اپاسنا (عبادت) پر زور دیا گیا ہے

رگ وید

سوت سنہتا (सूत संहिता) میں درج ہے کہ مہرشی وید ویاس نے امبکاپتی (अम्बिकापति) کی مہربانی سے وید کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ جس میں سے پہلا رگ وید' دوسرا یجروید' تیسرا سام وید اور چوتھا اتھروید ہے۔ رگ وید سب سے

قدیم اور مشہور وید ہے۔ یہ دو اقسام پر مشتمل ہے:

(۱) منڈل 'انواک (अनुवाक) اور سوکت (सूक्त)

(۲) اشٹک (अष्टक) 'ادھیائے (अध्याय) اور سوکت۔

"قسم اول تاریخی اور اہمیت کا حامل ہے اور دوسری قسم سہولت کے لئے بنا معلوم ہوتا ہے" (ساتولیہ بہاری لال ورما کی وشو دھرم درشن ص ۲۳ (विश्वधर्म दर्शन))

پہلی قسم (وبھاگ) کے مطابق رگ وید دس حصوں میں منقسم ہے۔ جنہیں منڈل کہتے ہیں۔ منڈل میں رکھے گئے منتروں کے مجموعہ کو سوکت (सूक्त) اور ان سوکتوں کے اجزاء کو رچائیں (ऋचाएँ) یعنی منتر کہتے ہیں۔ رگ وید کے سوکتوں اور منتروں پر اس مذہب کے علماء متفق نہیں ہیں۔ اس میں سوکتوں کی تعداد ساتولیہ بہاری لال کے شمار کے مطابق ایک ہزار سترہ ہے۔ جب کہ مہرشی دیانند نے رگ وید بھاشیہ (वेद भाष्य) میں سوکتوں کی تعداد ایک ہزار اٹھائیس بتائی گئی ہے۔ پنڈت رگھو نندن شرما نے "ویدک سمپتی (वैदिक सम्पत्ति) نامی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ:

"کھل (الحاقی) حصہ کو چھوڑ کر رگ وید کے ایک ہزار سوکت متعین ہیں۔ انہوں نے "انواکا نکرمنی" (अनुवाकनुक्रमाणि) کو بنیاد بنا کر یہ بات کہی ہے جو کہ ویدوں کے چھندوں (छन्दों) 'منتروں کی تعداد وغیرہ نیز ان کی ترتیب اور رشی 'دیوتا وغیرہ بتانے کے لئے تیار کئے گئے تھے۔ رگ وید کی اس قسم کی ۹ انوکرمنی (شماریات یا انڈیکس بک) آج موجود ہیں 'اور یجروید کی چار 'سام وید کی تین اور اتھروید کی ایک انوکرمنی (अनुक्रमाणि) دستیاب ہے۔

شرما جی نے جس "انوکرمنی" کو بنیاد بنایا ہے اسی کو ہی بنیاد بنا کر پنڈت بھگوت دت نے لکھا ہے:

رگوید کی شاکل شاخ (शाकल शाखा) میں ایک ہزار ایک سو سترہ سوکت اور واشکل شاخ (वाष्कल शाखा) میں اس سے آٹھ سوکت زیادہ یعنی ایک ہزار ایک سو پچیس سوکت ہیں۔ (ویدک وانگمے کا اتہاس (वैदिक वाङ्मय का इतिहास))

ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے کا کہنا ہے کہ شاکل میں ایک ہزار سترہ سوکت (सूक्त) اور واشکل (वाष्कला) میں ایک ہزار پچیس سوکت ہیں۔ ملاحظہ ہو: ویدک ساہتیہ ایک ویوچن (वैदिक साहित्य: एक विवेचन) (ص ۳۹-۳۸)

ڈاکٹر راج بلی پانڈے کے مطابق واشکل کے منتروں کی تعداد ایک ہزار چھ سو بائیس ۱۰۶۲۲ اور شاکل کی دس ہزار تین سو اکیاسی (۱۰۳۸۱) ہے۔ مگر وید کا زیادہ تر حصہ ضائع ہو جانے کی وجہ سے اس کی گنتی میں علماء کا اتفاق نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو:

ہندو دھرم کوش ص ۶۰۰ हिन्दू धर्मकोष

اسی طرح کسی نے رگ وید کے منتروں کی تعداد دس ہزار پانچ سو باون (۱۰۵۵۲) تو کسی نے دس ہزار پانچ سو نواسی (۱۰۵۸۹) بیان کی ہے۔ البتہ ڈاکٹر راج بلی پانڈے کہتے ہیں:

کچھ لوگوں کی تحقیق کے مطابق رگ وید کے منتروں کی تعداد دس ہزار چار سو دو (۱۰۴۰۲) سے لے کر دس ہزار چھ سو اٹھائیس سو (۱۰۶۲۸) تک ہے۔ الفاظ کی تعداد ایک لاکھ ترپن ہزار آٹھ سو چھبیس (۱۵۳۸۲۶) ہے۔ مگر اس پر دوسرے حضرات کا اتفاق نہیں ہے۔ (حوالہ مذکور ص ۶۰۰)

رگ وید کے دوسرے وبھاگ میں آٹھ اشٹک 'چوسٹھ ابواب اور ایک ہزار اٹھائیس (۱۰۲۸) سوکت ہیں۔

شت پتھ برہمن میں کہا گیا ہے کہ رگ وید کے نثری کلام کو بدلنا ناممکن ہے مگر اس کے تمام منتر منظوم ہیں۔

یہ دعوی بھی کیا جاتا ہے کہ رگ وید میں کوئی تحریف یا ردوبدل نہیں ہوا ہے مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس معلوم ہوتی ہے۔

لوگ وید منتروں کو رشیوں کے ذریعہ دیکھا ہوا مانتے ہیں۔ رشی لفظ کے معنی ہیں دیکھنے والا۔ یہ رِش گتو (ऋष गतौ) مادہ سے بنا ہے سائن (सायण) نے تیتریہ ارنیک (तैत्तिरीयारण्यक) (۱۷-۴) کی شرح میں رشی کو منتر کرتا یعنی منتر بنانے والا اور منتر پتی (मंत्रपति) کہا ہے۔ مگر اتیریہ براہمن (ऐतरेय ब्राह्मण) (۱-۱-۶) کی شرح میں منتر درشٹا (मंत्र द्रष्टा) یعنی منتروں کو دیکھنے والا بتایا گیا ہے۔ ایک دوسرے محقق یاسک (यास्क) نے نروکت (निरुक्त) نامی کتاب میں بتایا ہے کہ رشی 'منتر کے پوشیدہ معانی کو دیکھتا ہے اسی لئے اسے رشی کہتے ہیں (۲-۳-۲)۔ اگر انہیں منتر کرتا یعنی منتروں کا واضع سمجھا جائے تو وید کو اپوروشیہ (अपौरुषेय) یعنی الہامی تسلیم کرنے پر سوالیہ نشان لگ جاتا ہے۔ فی الحال ہم اس بحث میں نہیں پڑیں گے۔

رگ وید کا موضوع

رگ وید میں ایک خاندان کے رشیوں کے منتروں کے مجموعہ کو ایک منڈل میں جمع کیا گیا ہے۔ دیانند سرسوتی جی نے اپنے "رگ وید بھاشیہ" میں لکھا ہے کہ رگ وید سائنس کا باب ہے۔ سائنس میں اشیا اور ان کے خواص کا بیان اور تحقیق و تجزیہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ رگ وید وہ علم ہے جس میں اشیاء کی خصوصیات کا بیان ہے۔ رِچ استتو (ऋच् स्तुतौ) مادہ سے رِک (ऋक) بنا ہے یعنی جو اشیاء اور ان کے خواص کے علم کا بیان کرتا ہے۔ وہ رِک (ऋक्) ہے رِک کے لفظی معنی استدعاء 'دعا یا تسبیح ہے۔

اس کے پہلے اور دسویں 'منڈل میں مختلف خاندانوں کے رشیوں کے منتر ہیں۔ ان رشیوں کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) گرت سمد (गृत्समद) (۲) وشوامتر (विश्वामित्र) (۳) وام دیو (वामदेव) (۴) اتری (अत्रि) (۵) بھاردواج (भारद्वाज) اور (۶) وشِشٹھ (वसिष्ठ)

بعض ہندو علماء ان ناموں کو رشی نہیں مانتے۔ کیونکہ انہیں رشی مان لینے سے وید کی قدامت رشیوں کے زمانے کی ہو جائے گی۔ مور (Moor) نے Original Senskrit text کے جزو سوم میں ایک سو نو (۱۰۹) یا کچھ زیادہ منتروں کو جمع کیا ہے جن میں رشیوں کے نام ہیں۔ مگر جیمنی (जैमिनि) جو کہ

www.taemeernews.com

وید ویاس جی کے شاگردوں میں سے ہیں' نے جمدگنی رشی (जमदग्नि
ऋषि کو معمول کا لفظ بتایا ہے' (پورو میمانسا ۳۱-۳۰-۱-۱
(∮ पूर्व मीमांसा 1 - 1 - 30 - 31 ∮)

اتیریہ انڈیک (ऐतरेयाऽऽण्यक) میں انہیں رشی نہیں بتایا گیا ہے۔ بطور مثال 'وشوامتر (विश्वामित्र) کے بارے میں آیا ہے کہ سارے حواس کا انحصار جان پر ہے اس لئے جان وشوامتر ہے۔ وام دیو کے بارے میں کہا گیا ہے کہ سارے حواس میں جان قابل عبادت ہے اس لئے اسے وام دیو کہتے ہیں۔ شت پتھ براہمن میں ان کے دوسرے معنی بتائے گئے ہیں۔ جیسے وشوامتر کا معنی کان بتایا گیا (۶-۲-۱-۸)۔ وششٹھ (वशिष्ठ) کے معنی جان بتایا گیا ہے (۶-۱-۱-۸) رگ وید میں آٹھوں منڈل میں کنو (कण्व) خاندان اور انگر خاندان (आंगिरा गोत्र) کے رشیوں کے منتر ہیں۔ نویں منڈل میں سوم (सोम) کے بارے میں منتر ہیں۔ دسویں میں مختلف رشیوں کے منتر ہیں۔ اس میں دیگر موضوعات بھی ہیں جیسے جوئے سے نقصان' شادی اور شرادھ (श्राद्ध) وغیرہ' دوسرے منڈل سے ساتویں منڈل تک کا رگ وید سب سے قدیم مانا جاتا ہے اور دسواں منڈل سب سے جدید۔

اس کے ہر ایک سوکت میں کسی خدائی شخصیت کی تسبیح ہے اور ساتھ میں کائنات کے لئے رازوں کی باتیں اور حقائق کا انکشاف ہے۔ ان میں سب سے مقبول 'ناسدیہ' (नासदीय) اور پرش سوکت (पुरुष सूक्त) ہیں۔ اس کے پرش سوکت کا منتر نمبر ۱۳-۹۰-۱۰ بطور خاص بھگوان کی استتی (تسبیح) کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

ناسدیہ سوکت نمبر ۱۲۹/۱۰ میں تخلیق کائنات کا بیان ہے۔ رگ وید کے مطابق دیو (یعنی خدا) اور انسان کی ملاقات یعنی ہم کلامی (साक्षात्कार) آسان ہے' پس بت کی کوئی ضرورت نہیں۔ جن کا دیو اور یگیہ پر عقیدہ نہیں وہ ششن دیو (शिश्नदेव) ہیں۔ چنانچہ اس میں دیوؤں کی پوجا اور مہمان کی پوجا پر زور دیا گیا ہے۔ ناسدیہ سوکت میں خدا کا تصور بہت صاف نہیں ہے۔ مگر اس کے اقتدار پر کوئی شبہ نہیں ہے۔

رگ وید ہندو مذہب اور فلسفہ کی بنیاد ہے۔ برہم' آتما (روح) مایا' کرم (عمل)' پن (ثواب)' پنر جنم (عقیدہ تناسخ) اور مختلف فلسفوں جیسے توحید' شرک اودیت واد (وحدت الوجود) अद्वैतवाद دیو واد (देववाद) (خدا پرستی)' سندیہہ واد (सन्देहवाद) (نظریہ تشکیک) کا ماخذ رگ وید ہی ہے۔

اس وید میں اگنی (अग्नि)' اندر اور ورن (वरुण) نام کے دیوتاؤں کا خصوصیت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ اس میں سماجیات سیاست' معیشت اور طبی مسائل سے متعلق باتیں بھی درج ہیں۔

رگ وید میں رام اور کرشن

رگ وید میں رام کا ذکر آیا ہے اور کرشن کا بھی۔ رام کا ذکر کئی شکلوں میں آیا ہے۔ کہیں انہیں پرتاپی (प्रतापी) (روشنی والے) یگیہ مان (یگیہ کرنے والا) دکھایا گیا تو کہیں بن واسی (वनवासी) دکھایا گیا ہے۔ شارحین وید سائن (सायण) اور گیٹ (ग्रिफिथ) نے لفظ "رام" کا ذکر اپنی شرح میں رمنیہ (रमणीय) کے بیٹے کے طور پر کیا ہے۔ اس وید میں اکشواکو (इक्ष्वाकु) لفظ کا استعمال بھی رگھو بنش (रघुवंश) کی روایات میں آیا ہے۔

دشرتھ (दशरथ) کا ذکر کھیر کے بطور کیا گیا ہے۔ آر پی شری واستو کے مطابق:

"خود سورج دشرتھ ہے کیونکہ ان سے شعاعیں دس سمتوں میں پھیلتی ہیں۔ دس سمتوں کی بنیاد پر موجودہ آسمان کے دیوتا۔ "گھوشمتر" (घोष्मितर) بھی دشرتھ ہیں (ہندی روزنامہ آج کا ویکلی میگزین ۲۷ ستمبر ۱۹۸۷ء)

رگ وید میں (सीता) سیتا کے بارے میں کئی منتر ہیں۔ رگ وید کے ۶-۵۷-۴ ویں منتر میں سیتا کی حمد کی گئی ہے۔ "رام" وشنو کے ساتویں اوتار مانے جاتے ہیں جس طرح رام کی تین مائیں تھیں' اسی طرح رگ وید میں وشنو (विष्णु) کی تین ماؤں کا ذکر آیا ہے' وشانن یعنی راون کا بھی اس میں ذکر ہے' ہنومان کا بھی نام اس میں وارد ہوا ہے۔ اگنی اور اندر ۔۔۔۔۔۔ دونوں کو ہی مہاہنو (بہت بڑے جبڑوں والا) (महाहनु) کہا گیا ہے۔ اگنی دیوتا میں پہاڑوں کو اکھاڑنے اور درختوں کو زمین بوس کردینے کی طاقت تھی۔ رام کی طرح اندر بھی راکشسوں (राक्षसों) کو نیست نابود کرتے تھے جو دیوتاؤں کو آزار پہنچاتے تھے۔ رگ وید میں اندر کو مایاوی راکشس مایا مرگ (मायावी राक्षस मायामृग) کو مارنے والا بتایا گیا ہے۔

شری واستو جی کہتے ہیں کہ: رگ وید کے کئی سوتروں میں رامائن کے کئی کرداروں کا ذکر آیا ہے اور متعدد ایسے واقعات بھی آئے ہیں جو بالواسطہ طور پر کہیں کہیں رام کتھا کی یاد دلاتے ہیں۔"

اس میں کرشن کے دو روپوں (شکلوں) کا بیان ہے۔ فادر کامل بلکے نے بھی ویدوں میں رام کا ذکر ہونا ثابت کیا ہے۔

رگ وید کے کچھ خاص خاص منتر

رگ وید کے کچھ خاص خاص منتروں کو یہاں پیش کیا جارہا ہے۔ تاکہ اس کے موضوع کا صحیح طور پر اندازہ ہوسکے اور ساتھ ہی ساتھ کلمہ سواء کی بھی تلاش ہوسکے۔ منتر درج ذیل ہیں:

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद बाहू राजन्य: कृत: ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्य: पद्भ्यां शूद्रो अजायत।।
∮ 10-90-12 ∮

۱۔ ترجمہ: منھ سے برہمن' ہاتھ سے چھتری' ران سے ویشیہ (वैश्य) یعنی بنئے اور پیر سے شودر پیدا کئے گئے۔

(نوٹ: کئی دوسرے مترجمین نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے۔)

पुरोलाशं नो अन्धस इन्द्रं सहस्रामा भर ।
शता च शूर गोनाम् ।। ∮ 8-78-1 ∮

۲۔ ترجمہ: اے طاقت والے اندر' ہم جانداروں کو آمدہ کھانے پینے کے لئے ہزار قسم کے اناج' گائے' بھینسا' گھوڑا' بھیڑ اور بکری وغیرہ دیجئے (ترجمہ ڈاکٹر لی۔ وی۔ راؤ)

य एक इद्विदयते वसु मर्ताय दाशुषे ।
∮ 1-84-7 ∮

۳۔ ترجمہ: جو مجلس وغیرہ کا صدر ہے' وہی رازق (خدا) انسانوں کو بہت سے

طریقوں سے دولت دیتا ہے۔(ترجمہ دیانند سرسوتی)

यो विश्वाभि वि पश्यति भुवना संच पश्चाति ॥10-187-4॥

۴۔ ترجمہ: وہ ایشور ساری دنیا کو اچھی طرح دیکھتا ہے۔(ترجمہ دیانند سرسوتی)

इंद्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यः स सुपर्णो गुरुत्मान् ।
एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यम मातरिश्वानमाहुः ॥ 1-164-46 ॥

۵۔ ترجمہ: علماء خدا کے ایک ہونے کے باوجود اکثر بہت سے ناموں سے اسے پکارتے ہیں اور اس کو اندر 'متر(मित्र)ورن 'آگنی طاقت اور عظمت والا' انصاف پسند اور وایو(वायु)اور ہوا کہتے ہیں

तद्विष्णोः परमं पदं सदा पश्यन्ति सूर्यः ।
दिवीव चक्षुराततम् ॥ 1-22-20 ॥

۶۔ ترجمہ: اس عظیم الشان خدا کے افضل روپ کو علماء ہمیشہ دیکھتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جیسے کہ آسمان میں سورج کو دیکھتے ہیں۔(ترجمہ نارائن سوامی جی)

جوئے بازی کی ممانعت

अक्षैर्मा दीव्यः कृषिमित्कृषस्व वित्तेरमस्व बहु मन्यमानः ।
तत्र गावः कितव तत्र जायातन्मे विचष्टे सवितायमर्यः ॥ 10-34-13 ॥

۷۔ ترجمہ: اے جواری! جوامت کھیل، کھیتی کر، خوب سوچ سمجھ کر اپنی دولت کا استعمال کر۔ وہاں گائیں ہیں، تیری بیوی ہے، ان کی خبر خبر لے۔ یہ نصیحت پرمیشور انسانوں کو کرتا ہے(ترجمہ: نارائن سوامی) परमेश्वर

मानो निदे च वक्तवेऽर्योरन्ध्रीरराव्णे, त्वे अपि क्रतुर्मम ॥ 7-31-5 ॥

۸۔ ترجمہ: اے میرے مالک! ہمیں تہمت لگانے والا، باتونی اور بخیل (خیرات نہ کرنے والا) نہ بنائیو۔ میرے سارے اعمال تو تیرے ہی لئے ہیں (ترجمہ نارائن سوامی)

श्रद्धां प्रातर्हवामहे श्रद्धां मध्यं दिनं परि ।
श्रद्धां सूर्यस्य निम्रुचि श्रद्धे श्रद्धापयेह नः ॥
॥10-151-15॥

۹۔ ترجمہ: ہم علی الصبح آپ کی بندگی کرتے ہیں۔ دوپہر اور غروب آفتاب کے وقت تجھ سے لو لگاتے ہیں۔ تو ہمیں اپنا عقیدت مند بنالے(مترجم نارائن سوامی)

मही देवस्य सवितुः परिष्टुतिः ॥ 5-18-1 ॥

۱۰۔ ترجمہ: اس دنیا کے خالق کی حمد ہے۔(نوٹ: دوسرے مترجمین نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے)

वसुर्दयमानः ॥ 3,34-1 ॥

۱۱۔ ترجمہ: جو دینے والا اور رحیم ہے۔

विश्वस्य मिषतो वशी ॥ 10:190-2 ॥

۱۲۔ ترجمہ: وہ تمام دنیا کے جمادات اور حیوانات کا مالک ہے۔(دیانند سرسوتی)

अधःपशस्व मोपरि सन्तरां पादकौ हर । پر ۵۹

मात कशप्लकौ दृशन्तस्त्री ही ब्रह्माब भूविथ ॥ 8-33-11 ॥

۱۳۔ ترجمہ: اے عورت! نگاہیں نیچی رکھ، اوپر نہ دیکھ، دونوں پاؤں کو ٹھیک طریقے سے یکجا کر کے رکھ۔ تیرے کشپلک( )دونوں پستان، پیٹھ، پیٹ دونوں کولھے، رانیں، پنڈلیاں اور ٹخنے دکھائی نہ پڑیں کیونکہ عورت کو افزائش نسل کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔(مترجم نارائن سوامی)

उद्वेदाभि श्रुतामयं वृषभं नर्यापस ।
अस्तारमेषि सूर्य ॥ 8-9-1 ॥

۱۴۔ ترجمہ: اے دنیا جہاں کو روشن کرنے والے! تو یقیناً اس انسان کے قلب میں روشن ہے جو غریبوں اور مسکینوں میں اپنی دولت تقسیم کرتا ہے، جو علم اور مذہب کی تعلیم دیتا ہے۔ جو نیک کام کرتا ہے۔ جو شہوانی جذبات اور غصہ پر قابو پاتا ہے اور جو دشمنوں کو دور بھگاتا ہے(مترجم: نارائن سوامی)

एको विश्वस्य भुवनस्य राजा ॥ 6:36:4 ॥

कल्याण विशेषांक
हिन्दू संस्कृति अंक
सं0 पंडित देव व्रत

۱۵۔ ترجمہ: وہ تمام دنیاؤں کا اکیلا مالک ہے۔

संगच्छध्वं संवदध्वम् ॥ 10:191:2 ॥

۱۶۔ ترجمہ: مل کر چلو اور مل کر بولو۔ حوالہ مذکور

दक्षिणावन्तो अमृतं भजन्ते ॥ 1:125:6 ॥

۱۷۔ ترجمہ: سخی اور فیاض دائمی مقام حاصل کرتے ہیں حوالہ مذکور

सुगा ऋतस्य पंथा ॥ 8:31:13 ॥

۱۸۔ ترجمہ: راہ حق آرام سے چلنے کی مستحق اور سہل ہے حوالہ مذکور

स्वस्ति पंथामनुचरेम ॥ 5:51:15 ॥

۱۹۔ ترجمہ: ہم راہ فلاح کے راہی (مسافر) ہیں۔ حوالہ مذکور

ऋतस्य पंथा न तरन्ति दुष्कृतः ॥ 9:73:6 ॥

۲۰۔ ترجمہ: بدعمل انسان راہ حق پر نہیں چل سکتا۔ حوالہ مذکور

न स सखा यो न ददाति सख्ये ॥ 10:117:4 ॥

۲۱۔ ترجمہ: وہ دوست ہی کیا جو (آڑے وقت میں) اپنے دوست کی مدد نہیں کرتا؟ حوالہ مذکور

گوشت خوری

☆۲۲ جب میں دیوتا کے مخالف دشمنوں پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ حملہ کروں گا تب میں تمہارے طاقتور بیل پکاؤں گا اور سوم رس کشید کروں گا۔(نوٹ: دوسرے مترجمین نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے(۲-۲۷-۱۰)

۲۳۔ اسی وید میں سوم رس پینے اور بیلوں پکانے ہوئے گوشت کھانے کا بیان ملتا ہے:(۳-۲۸-۱۰)

کچھ منتر گوشت خوری کے خلاف بھی پائے جاتے ہیں۔ اس طرح دونوں

www.taemeernews.com

طرح کے منتر اس میں ملتے ہیں۔ گائے اور دوسرے جانوروں کی قربانی اور گوشت خوری کے لیے دیکھیں (۱۱ : ۴۳ : ۸)، (۲ : ۲۷ : ۱۰)، (۱۴ : ۸۶ : ۱۰)، (۱۳ : ۸۵ : ۱۰) اور (۱۴ : ۹۱ : ۱۰)۔

यजुर्वेद یجروید

یجروید کا بیشتر حصہ نثر میں ہے۔ یہ ضخامت کے اعتبار سے رگ وید کا دو تہائی ہے۔ اسے دوسرا وید کہتے ہیں۔ اس میں یگیوں (यज्ञों) میں استعمال ہونے والے منتر اور یگیہ منعقد کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

یہ کرم کانڈ (कर्मकाण्ड)(مذہبی اعمال) کا حصہ ہے۔

"یجو (यजु)" لفظ "یج" (यज) مادہ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی دیو پوجا، خیرات وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ اس وید میں علم، حصول علم اور نجات میں تال میل (موافقت) قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ وید رگ وید کی رچاؤں کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے اس میں نثر کے ساتھ نظم بھی شامل ہے۔ سانولیہ بہاری لال ورماجی کے بقول:

"بہت سے علماء نثر اور نظم کی آمیزش والے یجروید کا شمار وید میں نہیں کرتے ان کے نزدیک چالیس حصوں پر مشتمل واج سنیہ سنگتا ہی اصل یجروید ہے" ملاحظہ ہو وشو دھرم درشن ص ۲۵ (विश्व-धर्म दर्शन)

یجروید کی مختلف شاخوں میں سے آج کل اس کی صرف دو سنگتائیں دستیاب ہیں:

(۱) تیتریہ (तैत्तिरीय) (۲) واج سینئی (वाजसनेयी)

انہیں کرشن اور شکل یجروید بھی کہتے ہیں۔ شکل یجروید (शुक्ल यजुर्वेद) سنگتا (संहिता) میں ایسے اجزاء ہیں جو کرشن یجروید (कृष्णयजुर्वेद) سنگتا ( ) میں نہیں ہیں۔

"تیتریہ سنگتا (तैत्तिरीय संहिता) یا کرشن یجروید سات کانڈوں (काण्डों) (حصوں)، چالیس سوالات یا ابواب، چھ سو اکیاون انواکوں (अनुवाकों) (ضمنی ابواب) اور دو ہزار ایک سو اٹھانوے (۲۱۹۸) کینڈ کاؤں (कण्डिकाओं) (منتروں) پر مشتمل ہے۔ ایک کنڈکا (कण्डिका) یعنی منتر میں بنیادی طور پر پچپن الفاظ ہوتے ہیں۔ واج سینئی سنگتا (वाज सनेयी संहिता) چالیس ابواب، تین سو تین (۳۰۳) انواکوں (ضمنی ابواب) اور ایک ہزار نو سو پچھتر (۱۹۷۵) کنڈکاؤں (منتروں) پر مشتمل ہے" ہندو دھرم کوش ص ۵۳۱ (हिन्दू धर्म कोश)

ساروویشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی (सार्वदेशिक आर्य प्रतिनिधि सभा) سے پنڈت کھیم کرن داس ترویدی (पं0 क्षेमकरण दास त्रिवेदी) کا جو یجروید بھاشیہ (यजुर्वेद भाष्य) چھپا ہے اس میں چالیس ابواب اور ایک ہزار نو سو پچھتر (۱۹۷۵) منتر ہیں۔ جبکہ پنڈت رگھونندن شرماجی نے یجروید میں صرف انیس سو (۱۹۰۰) منتر ہی بتائے ہیں۔ کرشن یجروید اور شکل یجروید کے منتروں اور ابواب پر اتفاق رائے نہیں ہے۔

یہ وید دو حصوں میں کیوں تقسیم ہوا؟۔۔۔۔۔۔۔ اس کا صحیح جواب آج تک کسی کو نہیں معلوم۔ "وایو پران" اور وشنو پران میں اس کے متعلق ایک کہانی آتی ہے جو مختصراً اس طرح ہے:

وید ویاس کے چیلے وشمپائن (वैशम्पायन) نے اپنے ستائیس شاگردوں کو یجروید کی تعلیم دی۔ شاگردوں میں سب سے ہونہار یاگیہ ولکیہ (याज्ञवल्क्य) تھے۔ وہ وشمپائن کے بھانجے تھے۔ اسی دوران وشمپائن کی بہن کی اولاد چوٹ لگنے سے مرگئی تو انہوں نے بطور کفارہ یگیہ کے لئے شاگردوں کو بلایا۔ مگر یاگیہ ولکیہ نے ناتجربہ کار برہمنوں کا ساتھ دینے سے انکار کردیا۔ تو استاذ نے ان سے دیئے ہوئے علم کو واپس کرنے کا مطالبہ کیا، یاگیہ ولکیہ نے قے کرکے ان کا بخشا ہوا علم واپس کردیا۔ استاذ کے حکم سے دوسرے شاگردوں نے تیتر (پرندہ) بن کر اسے کھالیا، تو رگ وید کا نام تیتریہ سنگتا (तैत्तिरीय संहिता) اور رنگ سے کرشن (کالا) یجروید پڑگیا۔ یاگیہ ولکیہ نے پھر سورج کی پوجا کی تو انہیں سورج نے "واجی" (گھوڑے) کا بھیس اختیار کرکے یجروید دیا جو کہ واج سینئی سنگتا یا "شکل یجروید" کے نام سے مشہور ہوا۔ اسے مادھیاندنی سنگتا (माध्यन्दिनी संहिता) بھی کہتے ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "واج سنیہ" یاگیہ ولکیہ کے استاذ کا دیا ہوا نام ہے کیوں کہ وہ واج سن رشی کے خاندان سے تھے اور تیتریہ (तैत्तिरीय) دراصل تتر (तित्तिर) سے بنا ہے جو یاسک (यास्क) کے ایک شاگرد کا نام ہے۔

شکل یجروید صرف نظم میں ہے۔ اس میں مختلف قسم کے یگیوں کا بھی بیان ہے۔ اس کا سولہواں باب شت رودری (शतरुद्री) ہے جس میں رگ وید کا رودر نام شیو (शिव)، شنکر، مہادیو وغیرہ ناموں سے آیا ہے۔ اس وید میں وشنو کا بھی خاص مقام ہے۔ اس کا چالیسواں باب ایشوا پنشد کے نام سے مشہور ہے۔

ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے کے بیان کے مطابق دو ایشوپنشد (ईशोपनिषद) مادھیانندن اور کانڈو (माध्यन्दिन और काण्व) ہیں۔

یجروید کے خاص خاص منتر

اس وید کے کچھ خاص خاص منتر مندرجہ ذیل ہیں:

न तस्य प्रतिमा अस्ति । |32-3|

۱۔ ترجمہ: اس خدا کی سورت (بت) نہیں ہے۔

नय सुपथा राये अस्मान । | 40-16 |

۲۔ ترجمہ: ہمیں فائدہ کے لئے سیدھے راستہ پر چلا

सहस्रशीर्षा पुरुषः सहस्राक्ष!सहस्रपात ।
स भूमिं सर्वतस्पृत्वात्य तिष्ठत दशांगुलम
| 31-1 |

۳۔ ترجمہ: پرمیشور ہزار سر، ہزار آنکھیں، ہزار پاؤں والا ہے۔ وہ ہر جہت سے زمین پر غالب ہے اور دس اجزاء والا، سب سے بے نیاز ہو کر پوری کائنات کو اپنے

قبضہ میں لئے ہوئے ہے(مترجم نارائن سوامی)

पुरुषएवेदं सर्व यद्भूतं यच्चभाव्यम् ।
उतामृतत्वस्ये : यिदन्नेनाति रोहति।। |31-2|

۴۔ ترجمہ: جو پیدا ہوا' اور جو پیدا ہونے والا ہے اور جو زمین سے بڑھتا ہے۔ یہ سب پر میشور ہی ہے اور وہی حیات سرمدی کا مالک ہے۔(مترجم ایضا"

۵۔ یجروید (۱۱۔۳۱) میں برہمن' چھتری' ویشیہ (بنیا) اور شودر کی پیدائش رگ وید جیسی ہی بتائی گئی ہے۔

वेदाहमेतं पुरुषं महान्तमादित्यवर्णतमसः परस्तात् ।
तमेव विदित्वाति मृत्यु मेतिनान्यः पन्था
विद्यतेऽनाये ।। |31-18|

۶۔ ترجمہ: اس سب سے بڑے' روشن' جاہلیت سے پاک پرماتما (परमात्मा) کو جانتا ہوں۔ اسی کی معرفت سے موت کا سفر طے کرتا ہوں۔ اس کے سوا نجات کی کوئی راہ نہیں۔

दृते दृंह मा मित्रस्य मा चक्षुषां
सर्वाणिभूतानि समीक्षान्ताम ।
मित्र स्याहं चक्षुषां सर्वाणिभूतानिसीक्षे, मित्रस्य
चक्षुषां सीक्षामहे ।। |36:18|

۷۔ ترجمہ: خدایا! میری نظر میں استحکام پیدا فرما تاکہ سب لوگ مجھے دوستانہ نظر سے دیکھیں۔ اسی طرح میں بھی سب لوگوں کو دوستانہ نظر سے دیکھوں اور ہم سب لوگ ایک دوسرے کو دوستانہ نظر سے دیکھنے لگیں۔(مترجم نارائن سوامی)

मा गृधः कस्य स्विद्धनम | 40-1 |

۸۔ ترجمہ: کسی کے مال و دولت کی حرص نہ کرو۔

ऋतस्य पथा प्रेत |7:45|

۹۔ ترجمہ: راہ حق پر چلو۔

گوشت خوری کے سلسلہ کا منتر (۳۵:۲۰) ہے

سام وید

نیدان آچاریہ (निदान आचार्य) نے "سا" کے معنی علم اور "ام" کے معنی عبادت بتایا ہے۔ یہ وید علم اور عبادت کا سنگم ہے۔ بھرت کے مطابق اس کو سام کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ وید گناہوں کو زائل کرتا رہتا ہے۔

سام وید کے تمام منتر گائے جانے والے ہیں۔ یگیہ کے مواقع پر ان منتروں کو مناسب آواز اور راگ (سر) کے ساتھ گا کر دیوتاؤں کو بلایا جاتا ہے۔ اس کے گانوں میں سات سروں کا استعمال ہوتا ہے۔ ہندوستانی موسیقی کا ماخذ یہی وید ہے۔

سام وید میں ایک ہزار آٹھ سو دس (۱۸۱۰) منتر ہیں۔ جن میں پچھتر منتروں کو چھوڑ کر باقی سب رگ وید کے منتر ہیں۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا (सार्वदेशिक आर्य प्रतिनिधि सभा) کے شائع کردہ اس وید میں بیس ابواب اور ایک ہزار آٹھ سو پچھتر (۱۸۷۵) منتر ہیں۔

سوامی ہر پرشاد نے صرف پچھتر منتروں کو سام وید کی اصل رچا (ऋचा) تسلیم کیا ہے۔ انھوں نے پچھتر منتروں والا سام وید شائع بھی کیا تھا

ان ۷۵ منتروں کے علاوہ دوسرے منتروں کے بارے میں علماء وید کے درمیان اتفاق رائے نہیں پایا جاتا۔

سام وید کے ایک ہزار پانچ سو انچاس (۱۵۴۹) منتر دو حصوں (अर्चिकाओं) میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ (۱) پورو سنگتا (पूर्व संहिता) (یعنی پہلے کی سنگتا) (۲) اتر سنگتا (उत्तर संहिता) یعنی بعد کی سنگتا)۔ پورو سنگتا چھند آرچک (छन्द आर्चिक) اور سپت سام (सप्त साम) ناموں سے بھی معروف ہے۔ اتر سنگتا کو اترارچک (उत्तरार्चिक) یا آرنیہ گیان' (आरण्यगान) بھی کہا جاتا ہے۔(۲۔۲۲)

پنڈت رگھو نندن شرما جی ایترے برہمن (ऐतरेय ब्राह्मण) کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ سام وید کی مہانامنی (महानाम्नी) رچائیں رگ وید کے دائرہ سے باہر کی ہیں اور ارنیک حصہ بھی ضمیمہ (परिशिष्ट) ہے۔ ملاحظہ ہو ویدک سمپتی (वैदिक सम्पत्ति) ص ۵۵۳ سام وید میں کل بیس ابواب ہیں۔

سام وید کے خاص خاص منتر

त्वं हि नः पिता वसो त्वं माता शतक्रतो वभूविथ ।
अथाते सुम्नमी महे । | सामवेद 304-2-13 |

۱۔ ترجمہ: اے سب میں موجود رہنے والے' دنیا کو پیدا اور تباہ کرنے والے پرمیشور! آپ ہی ہمارے ماں باپ ہیں' اس لئے ہم آپ سے خوشحالی کی دعاء کرتے ہیں۔(ترجمہ نارائن سوامی)

۲۔ اے انسانو! دیوتاؤں کے لئے یگیہ کرو۔ پاک ہو کر' برتن میں گرتے ہوئے سوم (सोम) کی تعریف کرو۔ میٹھا عرق ٹپکائے جانے والے گھڑے میں انگلیاں سوم کو پھر پاک کرتی ہیں۔ ٹپکے ہوئے سوم رس کلش (कलश) میں جاتے ہیں۔ جیسے دودھارو گائے اپنے تھان پر جاتی ہے۔ اس طرح یہ سوم یگیہ والی جگہ کو حاصل ہوتی ہے۔(باب' کھنڈ ۲' منتر ۳)

(نوٹ: کئی لوگوں نے ایسا ہی ترجمہ کیا ہے)

۳۔ اے آگ! میں تیری پناہ میں آگیا۔ بندہ تجھ سے بےشمار دولت' بیٹا وغیرہ کے لئے دعاء کرتا ہے' (باب' کھنڈ۔۱۱' منتر۔۱۰) (کئی لوگوں نے ایسا ہی ترجمہ کیا ہے)

۴۔ اے اندر! ہمارے دشمنوں کو تباہ کردے۔ آمادہ جنگ لوگوں کو بھی تباہ کر۔ جو ہم کو مارتا ہے تو اسے موت سے ہمکنار کر۔ (باب ۲۰' منتر ۲)

۵۔ اے اندر! تو اس سوم کو اس طرح پی لے جس طرح سفید ہرن سوم رس پانی کو پیتا ہے (کئی لوگوں نے اس طرح ترجمہ کیا ہے) (مہانامنی' اترارچک کا دوسرا باب) (महा. नाम्नी उत्तरार्चि)

۶۔ اندر بہت سریع الحرکت اور تیز ہے' سانڈ کی طرح خوفناک چوٹ لگانے میں ماہر' انسانوں کے درمیان سنسنی پیدا کرنے والا' دشمنوں پر باقاعدہ حملہ کرنے والا' کاہلی اور جنون سے پاک' جانباز' بےشمار فوجوں پر ایک ساتھ فتح حاصل کرتا ہے اور غالب ہو جاتا ہے (ترجمہ: پنڈت تلسی رام ۱۔۲۰)

۷۔ اے جنگ کرنے والے سردار و اتم جنگ کرنے میں ماہر ہو' کاہلی سے پاک

www.taemeernews.com

ہو فتح یاب ہو میدان جنگ میں ڈٹ جانے والے مقابل کو ہراساں کرنے والے تیر ہاتھ میں لینے والے تیروں کی بارش کرنے والے اندر کی مدد سے اس سامنے کی دشمن فوج کو فتح کرلو اور اس پر مسلط ہو جاؤ۔(۲۵-۲)

۸۔ کچا گوشت کھانے والے پرندے میرے ذریعہ مقتول دشمنوں کو کھا جائیں۔ اور یہ دشمنوں کی فوج گدھوں کی غذا بن جائے۔

اے سردار! ان دشمنوں میں کوئی گنہ گار چھوٹنے نہ پائے، ان سب کو گوشت خور پرندے اچھی طرح کھا جائیں' (۱-۶-۲۰)

اتھروید (अथर्ववेद)

کہا جاتا ہے کہ اتھروید میں تمام ویدوں کا خلاصہ آگیا ہے اور یہ علم کا باب ہے۔ گوپتھ برہمن (गोपथ ब्राह्मण) میں اتھرون ' (अथर्वन) لفظ کی تشریح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس سے مراد دنیا کی تمام چیزوں پر اس رب کا اقتدار ہے یا پھر محرکات گناہ اور برائیوں کا دفاع کرنے کا یہ ذریعہ ہے۔ کچھ لوگ اسے برہم وید (ब्रह्मवेद) بھی کہتے ہیں'

یہ وید نثری اور منظوم ---- دونوں حصوں پر مشتمل ہے۔ علماء وید کا ایسا ماننا ہے کہ آریہ اور غیر آریہ (अनार्य) کے باہمی اختلاط اور میل جول کی وجہ سے آریوں اور غیر آریوں میں مذہبی رسوم بھی مشترک ہو گئے۔ اس میل جول کا نتیجہ اتھروید ہے۔

اس وید کے خاص خاص نو ایڈیشن دستیاب ہیں، جو اس طرح ہیں:
(۱) پپلاد (पैप्पलाद) (۲) شونکیہ (शौनकीय) (۳) دامود (दामोद) (۴) توتراین (तोत्रायन) (۵) جاجل (जामल) (۶) برہم پلاش (ब्रह्मपलाश) (۷) کنکھا (कुनखा) (۸) دیودرشی (देवदर्शी) اور (۹) چرن ودیا (चरणविद्या)۔

بعض لوگ اس کے ایڈیشنوں میں درج ذیل کتب کو بھی شمار کرتے ہیں۔
(۱) آندھر (आन्ध्र) (۲) پرداتّ (प्रदात्त) (۳) اسنات (स्नात) (۴) شنوت (श्नौत) (۵) برہم داون (ब्रह्मदावन)۔

ان کے علاوہ تیتریک (तैत्तिरीयक) نام کے دو فرق اور بھی دکھائی پڑتے ہیں۔ یعنی دو قسمیں اور بھی ہیں (۱) اوکھیہ औरव्य (۲) کانڈ یکیہ काण्डकेय کانڈ یکیہ بھی پانچ حصوں میں منقسم ہے:
(۱) آپس تمب (आपस्तम्ब) (۲) بودھاین (बौधायन) (۳) ستیہ واچی सत्यवाची (۴) ہرنیہ کیشی اور (۵) اوکھیہ (औधेय)

قدیم کتب میں اتھروید کا شمار ویدوں میں نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے سوکتوں اور منتروں کے سلسلہ میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ "اتھروید سنہتا" میں ڈاکٹر راج بلی کے بیان کے مطابق اس وید میں بیس ابواب ہیں۔ جنہیں اڑتیس (۳۸) پرپاٹھکوں یعنی ذیلی ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں سات سو ساٹھ (۷۶۰) سوکت اور چھ ہزار منتر ہیں۔ اصل وید کی بعض شاخوں کی کتاب میں انواک (अनुवाक) بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کی تعداد اسی (۸۰) ہے۔ (ہندو دھرم کوش ص ۱۹)

موصوف پانڈے جی اسی کتاب کے ص ۲۰۰ پر رقم طراز ہیں کہ اتھروید کے منتروں کی تعداد بارہ ہزار تین سو (۱۲۳۰۰) ہے۔ جس کا بہت چھوٹا حصہ آج کل دستیاب ہے"

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے شائع کردہ اتھروید میں بیس کانڈ سات سو اکتیس (۷۳۱) سوکت اور پانچ ہزار نو سو ستہتر (۵۹۷۷) منتر ہیں۔ پنڈت سیوک لال کرشن داس کی کتاب میں پانچ ہزار نو سو سینتیس (۵۹۳۷) منتر ہیں۔ سائن اچاریہ کی شرح میں سات سو انسٹھ (۷۵۹) ابواب ہیں۔ بعض علماء وید سائن کی شرح کو نامکمل بھی سمجھتے ہیں۔

اتھروید کا موضوع

اس وید میں خاص طور سے منتر، تنتر (तंत्र)، موہن (دلربائی کا فن) 'جادو ٹونا' بھوت پریت پشاچ' آشر وغیرہ کے بارے میں باتیں ہیں۔ سیاسیات' سماجیات اور آیورویدہ (आयुर्वेद) کے اعلیٰ اصول بھی کثرت سے بیان کئے گئے ہیں۔ تاریخی جانچ پڑتال کے لئے یہ وید اہمیت کا حامل ہے۔

اس کے تیرہویں باب میں ایسی دعائیں 'منتر اور ان کے استعمال کا طریقہ بیان ہوا ہے۔ جن سے ہر قسم کے بھوت پریت' اسر' راکشس' پشاچ' ڈاکنی' شاکنی اور بیتال (बेताल) وغیرہ سے انسانوں کی حفاظت ہو سکے۔ اس میں جادو ٹونا کرنے والوں' سانپوں اور پھاڑ کھانے والے جانوروں سے بچنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ اس میں اولاد اور عام لوگوں کی حفاظت' دعاؤں کی تاثیر' مارن (جان سے ختم کرنے کی ترکیب)' موہن (فریفتہ کرنے کی تدبیر)' اچاٹن (نفرت اور بے زاری پیدا کرنے کا طریقہ)' وشی کرن (قابو میں کرنے کا گر' تسخیر خلائق)' تجارت اور جوئے بازی میں کامیابی کی دعائیں اور منتر بھی ہیں۔ واضح رہے کہ رگ وید جوئے بازی پر پابندی عائد کرتا ہے۔

اتھروید کے چودھویں باب میں شادی کی رسوم اور ۱۵ویں ۱۶ویں اور ۱۷ویں باب میں کچھ خاص قسم کے منتر ہیں۔ اٹھارہویں باب میں میت کی آخری رسوم (अंत्येष्टि) اور پتروں (خاندان کے مرحومین کو ایصال ثواب اور ان کی بخشش کے لئے شرادھ یعنی برہمنوں کی دعوت کرنے ( ) کا طریقہ بیان ہوا ہے۔ انیسویں باب میں مختلف منتروں کا مجموعہ ہے۔ بیسویں باب میں اندر کے متعلق سوکت ہیں جو کہ رگ وید میں بھی ملتے ہیں۔ رگ وید کے بہت سے سوکت ہو بہو یا تھوڑے فرق کے ساتھ اس وید میں مل جاتے ہیں' بیسویں باب میں ۱۲۷ سے ۱۳۶ ویں سوکت تک "کنتاپ (कुन्ताप) حصہ ہے۔ جس کے معنی کے بارے میں زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کے ۱۲۷ویں سوکت کا حوالہ دے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیشین گوئی ثابت کی جاتی ہے۔

اتھروید کے خاص خاص منتر

मा भ्राता भ्रातरं द्विक्षन्मा स्वसारमुत स्वसा

www.taemeernews.com

सम्यन्चः सव्रता भूत्वा वाचं वदत भद्रया ।।
(अथर्व : 3-30-3)

۱۔ ترجمہ: بھائی بھائی سے حسد نہ کرے' بہن 'بہن سے حسد نہ کرے' حسن اخلاق سب کا شیوہ اور یکساں اعمال سب کا وطیرہ ہوں' (ترجمہ نارائن سوامی)

इदं जना उपश्रुत नराशंस स्तविष्यते ।
षष्टिं सहस्रा नवतिं च कौरम आ
रुषमेषु दद्महे । (1)
उष्ट्रा यस्य प्रवाहणा वधूमन्तो द्विर्दश ।
वर्ष्मा रथस्य नि जिहीडते दिव ईषमाणा
उपस्पृशः ।। (2)
एष इषाय मामहे शतं निष्कान् दश
स्रज : ।
त्रीणि शतान्यर्वतां सहस्रा दश गोनाम् ।। (3)
(काण्ड 20, सूक्त 127, 1-3)

۲۔ ترجمہ: اے لوگوں' احترام سے معمور نراشنس (नराशंस) (محمد) کی تعریف و توصیف کی جائے گی۔ ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے درمیان سے اٹھ کر اس ہجرت کرنے والے کو ہم اپنی حفاظت میں لیتے ہیں۔(۱)

جس کی سواری میں دو خوبصورت اونٹنیاں ہیں' اس کے مرتبہ اور مرکب کی بلندی اپنی تیزروی کے سبب آسمان چھو کر نیچے اترتی ہے (۲)

پرماتما نے مامہ (محمد) کو سو طلائی پیادے' دس ہار' تین سو عربی گھوڑے اور دس ہزار گائیں عطا کیں (۳)"

ان ہی منتروں کو پیش کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی بات ثابت کی جاتی ہے۔ یہاں ان منتروں کے جو معنی بیان کئے گئے ہیں وہ پنڈت وید پرکاش اپادھیائے کے بیان کردہ ہیں۔ آریہ سماجی علماء اس کے دوسرا معنی بتاتے ہیں' جو کہ اس سے بالکل مختلف ہیں ہیم کرن داس شاستری کہتے ہیں کہ یہ وید منتر ہیں ہی نہیں۔

अनुव्रतः पितुः पुत्रो मात्रा भवतु संमनाः ।
जाया पत्ये मधुमतीं वाचं वदतु शान्तिवाम् ।।
(: 3-30-2)

۳۔ ترجمہ: بیٹا باپ کے پیچھے چلنے والا (اطاعت شعار) اور ماں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے والا ہو۔ بیوی شوہر سے بھلی اور سکون پہنچانے والی بات کرے۔ (نارائن سوامی)

समानीप्रपा सह वोऽन्नभागः समाने योक्त्रे सह वो युनज्मि ।
सम्यन्चोऽग्निं सपर्यतारा नाभिमेवाभितः (3-30-6)

۴۔ ترجمہ: تمہارے پانی کی جگہ ایک ہو' تمہارا مطبخ بھی ساتھ ساتھ ہو' میں تمہیں ایک ہی جوئے میں جوڑتا ہوں' تم سب مل کر خدا کی عبادت کرو' (ترجمہ نارائن سوامی)

स एष एक एकवृदेक एव । (13:5)

۵۔ ترجمہ: وہ ایشور (خدا) ایک اور واقعی ایک ہی ہے' (بحوالہ ماہنامہ کلیان' ہندو سنسکرتی انک۔ اشاعت خاص۔) مولف پنڈت دیو ورت)

या चिदन्यद वि शंसत सखायो मा रिषण्यत इन्द्रमित
स्तोता वृषणं सचा सुते मुहुरुक्था च शंसत (20:85:1)

۶۔ ترجمہ: اے گروہ علماء' اے میرے لوگوں! بے کار چکر میں مت پڑو۔ پرماتما کو چھوڑ کر اور کسی کی استتی (تسبیح) نہ کرو۔ تم سب مل کر اس عظمت والے پرمیشور کی ہی بار بار تسبیح کرو (ترجمہ پنڈت دیو ورت)

۷۔ ترجمہ: "یہ جو گائے کا دودھ اور گوشت ہے وہ بہت لذیذ ہوتا ہے' اسے مہمانوں سے پہلے نہ کھائیں" (۹:۶:۳۹)

۸۔ ترجمہ: "جو گوشت کو پہلے چکھ کر مہمانوں کو پیش کرتا ہے اسے بارہ دنوں میں ختم ہونے والے یگیہ کا اجر ملتا ہے" (۴۲-۴۵ : ۶ : ۹)۔

اس طرح ویدوں میں گائے اور جانوروں کے ذبیحہ کا بھی ذکر ہے۔

ویدوں کی شاخیں

رشیوں نے اپنی سہولت کے پیش نظر اساتذہ کو منتروں کی تعلیم دی۔ کسی نے ایک چھند ( ) کے سب منتر پڑھائے تو کسی نے ایک دیوتا کے سب منتر ساتھ ساتھ پڑھائے۔ کسی رشی نے منتروں کو اس کے موضوع اور اس کے استعمال کے مطابق تعلیم دی' اس طرح ویدوں کی مختلف شاخیں وجود میں آگئیں۔

بالعموم رگ وید کی اکیس شاخیں' یجروید کی سو' سام وید کی نو سو ننانوے اور اتھروید کی آٹھ شاخیں بتائی جاتی ہیں۔ انہیں ملا کر ویدوں کی شاخوں کی تعداد ایک ہزار ایک سو اٹھائیس (۱۱۲۸) ہوئی۔ جبکہ پاتنجلی کی مہابھاشیہ (महाभाष्य) نامی کتاب میں ایک ہزار ایک سو اکتیس (۱۱۳۱) بتائی گئی ہے۔ پرانوں میں بھی ویدوں کی شاخیں بتائی گئی ہیں ان میں یکسانیت نہیں ہے۔ سانولیہ بہاری لال ورماجی لکھتے ہیں:

"چاروں ویدوں کی مختلف شاخیں ہیں۔ یہ شاخیں الگ الگ حلقہ درس قائم ہونے کی وجہ سے وجود میں آگئیں۔ ویدوں کی شاخیں باہم مربوط اور منضبط نہیں ہیں۔ ہر ایک شاخ آزادانہ طور پر وید ہے۔ چنانچہ کسی وید کی ایک شاخ کا مطالعہ مکمل کرنا ہی سارے ویدوں کا مطالعہ متصور ہوتا ہے" ملاحظہ ہو: وشو دھرم درشن۔ ص ۲۷)

لیکن درج بالا نتیجہ غور کرنے پر متضاد معلوم ہوتا ہے۔

بہر دیوتا کے مطابق وید کی شاخوں کی وجہ سے دیوتا' رشی' چھند اور اختلاف شرح سوتروں کے مختلف ایڈیشن ہو گئے۔

یہاں ہم ہر وید کی شاخ کے سلسلہ میں الگ الگ گفتگو کریں گے۔

رگ وید: مہابھاشیہ' میں رگ وید کی ۲۱ شاخیں شمار کی گئی ہیں۔ جن میں سے آج شاکل (शाकल) اور واشکل (वाष्कल) دو ہی دستیاب ہیں۔ ڈاکٹر راج بلی پانڈے جی کہتے ہیں کہ رگ وید کی پانچ شاخیں بتائی گئی ہیں: (۱) شاکل (۲) واشکل (۳) آشو لاین (आश्वलायन) (۴) شانکھاین

www.taemeernews.com

(शांखायन)(۵) مانڈوکیہ (माण्डूक्य)۔ (شنک چرن ویوہ (शौनक चरणव्यूह)

پنڈت بھگوت دت (पं० भगवद्दत्त) نے ویدک وانگمے کا اتہاس' جلد اص ۱۳۱ پر ستائیس ۲۷ شاخوں کے نام گنائے ہیں۔

شاکل یا شاکلیہ جی کو رگ وید کو منڈل اور سوکتوں میں تقسیم کرنے والا اور اولین شاخ کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔ واشکل جو شاکل جی کا شاگرد سمجھا جاتا ہے' اور جسے رگ وید کو اشٹک وغیرہ میں تقسیم کرنے والا سمجھا جاتا ہے وہ شاکل کے بعد کا شاکھا کار (شاخ کا بانی) سمجھا جاتا ہے۔" (وید رہسیہ वेद रहस्य ص ۶۱۔ نارائن سوامی)

۲۔ **یجروید:** اس کے دو اسباق (پاٹھ) ہیں (۱) شکل اور (۲) کرشن (कृष्ण)' مہا بھاشیہ' کے مطابق یجروید کی ایک سو ایک (۱۰۱) اور مکتی کوپنشد (मुक्तिकोपनिषद) کے مطابق ایک سو نو (۱۰۹) شاخیں تھیں۔ جن میں سے آج بارہ (۱۲) شاخیں اور ۱۴ ضمنی شاخیں دستیاب ہیں۔

رام دھاری سنگھ دنکر کہتے ہیں کہ یجروید کی یہی دو شاخیں۔۔۔۔ شکل اور کرشن۔۔ ہیں۔ جنوبی ہندوستان میں شکل یجروید اور شمالی ہند میں کرشن یجروید زیادہ رائج ہے۔

پستک محل' نئی دہلی کی شائع کردہ کتاب "مشہور عالم مذاہب' فرقے اور سمپردایہ

विश्व - प्रसिद्ध धर्म, मत और सम्प्रदाय

کے صفحہ ۱۵ پر یہ بات کہی گئی ہے کہ:

"شکل یجروید کی پندرہ اور کرشن یجروید کی ۸۶ (چھیاسی) شاخیں تھیں۔ ان میں سے شکل یجروید کی "کانو" (काण्व) اور مادھیندن شاخیں دستیاب ہیں۔ کرشن یجروید کی حسب ذیل پانچ شاخیں ملتی ہیں:

(۱) تیتریہ (तैत्तिरीय) (۲) میترائینی (मैत्रायणी) (۳) کٹھ (कठ) (۴) کاپشٹھک (कापिष्ठक) اور شویتاشور (श्वेताश्वतर)۔"

بہر کیف' وید کی شاخوں کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔

۳۔ **سام وید:** کہا جاتا ہے کہ سام وید کی ہزار میں سے صرف تین شاخیں ہی ملتی ہیں: (۱) کوتھمی (कौथुमी) (۲) جیمنیہ (जैमिनीय) اور (۳) راناینیہ (राणायनीय)۔ ان میں بھی کوتھمی اور جیمنی ہی پوری کی پوری دستیاب ہے جبکہ راناینیہ (राणायनीय) کا کچھ ہی حصہ دستیاب ہے۔

۴۔ **اتھروید:** اس کی نو شاخوں میں سے اب صرف دو شاخیں شونک (शौनक) اور پیپلادی (पैप्पलादी) ہی باقی رہ گئی ہیں۔ شونک شاخ میں بیس ابواب اور پانچ ہزار نو سو ستاسی (۵۹۸۷) منتر ہیں پیپلاد کی صحیح تفصیل ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکی ہے۔ اس کے کچھ ہی حصے ملتے ہیں۔ وہٹنی Whitney کہتے ہیں کہ اس میں بھی بیس ابواب تھے۔

دیکھئے: (Introduction in the tranalation of the Atheraved, Page 80

تحریف: اوپر اب تک جو کچھ بیان کیا ہے' اس میں مختلف علماء وید اور کتب جن کا حوالہ مختلف موضوعات کے بیان میں دیا گیا ہے' اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ویدوں کے معاملہ میں عام اتفاق رائے کی کوئی صورت نہیں بن پا رہی ہے۔

کچھ اور بھی چیزیں سامنے آئی ہیں جن کے مطالعہ سے اختلاف میں کچھ اور اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ جیسے پنڈت رگھونندن شرما جی نے بتایا ہے کہ رگ وید میں پہلے 'بال کھلیہ سوکت' (बालखिल्य सूक्त) نہیں تھا بعد میں اس کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کی تائید میں وہ پہلے ایتریہ برہمن (۸-۲۸) کا حوالہ دیتے ہیں جس کی شرح میں سائن آچاریہ نے لکھا ہے کہ:

بال کھلیہ (बालखिल्य) نام کے کوئی بڑے رشی تھے ان کے متعلق آٹھ سوکت ہیں۔ ان کا اندراج کھلیہ نام کے گرنتھ (کتاب) میں ہوا ہے"

دوسرا حوالہ وہ انوا کانو کرمنی (अनुवाकानुक्रमाणि) کا دیتے ہیں جس میں 'کھل' (खिल) حصہ کو چھوڑ کر یجروید میں ہزار منتر ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو ویدک سمپتی ص ۵۴۱)

مغربی محقق گرفتھ نے بھی اپنے انگریزی ترجمہ میں ان سوکتوں کو سب سے آخر میں رکھا ہے۔ جبکہ یہ آٹھویں منڈل (باب) میں ہے۔ ایک دوسرے محقق ونٹرنج Winternitz نے بال کھلیہ کے ۸ کے بجائے ۱۲ سوکت ہاتھ سے لکھے (हस्तलिखित) ہونے کی بات کہی ہے۔

(دیکھئے A history of Indian litratur, P.60)

دوسری طرف پنڈت بھگوت دت نے لکھا ہے کہ: شاکلوں میں بال کھلیہ سوکت نہیں ہے مگر واشکلوں میں یہ ملتے ہیں۔ اصل رگ وید میں یہ سارے منتر شامل ہیں۔ (ویدک وانگمے کا اتہاس' جلد اول ۷۶)

سوامی ہری پرشاد نے بھی بال کھلیہ سوکتوں کو ضمیمہ تسلیم کیا ہے۔ سائن آچاریہ نے بھی اپنے شرح میں ان سوکتوں کو شامل نہیں کیا ہے اور نہ ہی شونک رشی کی انڈکس میں ان کا ذکر ہے۔ ان بیانات سے بال کھلیہ سوکتوں کے بارے میں سوالیہ نشان لگ جاتا ہے۔

یجروید کے بارے میں پنڈت رگھونندن شرما جی رقمطراز ہیں:

"(کرشن یجروید) کے اوتار اختیار کرتے ہی ویدک شاخوں میں اتھل پتھل شروع ہوئی۔ راون وغیرہ کے لکھے گئے ادب کی آمیزش سے شاخوں میں گڑبڑ ہوئی اور سنہتاؤں (संहिताओं) میں برہمن حصے اور "برہمن" کو چھوڑ کر دوسرے بھی ملا جلا کر اصل منتروں ہی کو گھٹا بڑھا کر' اور اسباق مختلف کرکے متعدد شاخوں کو پیدا کیا گیا" (ویدک سمپتی ص ۵۴۳)

اسی طرح ڈاکٹر منگل دیو شاستری کرشن یجروید میں کارتی کیہ (कार्तिकेय) اسکند (स्कन्द) اور گوری (गौरी) نام کے پران دیوتاؤں کا تذکرہ ہونے کی وجہ سے اسے ویدی کیتر (वैदकेन्त्तर) (ویدک زمانہ کے بعد) دھارا (بہاؤ) سے متاثر شدہ تسلیم کرتے ہیں۔ (سنسکرتی کے چار ادھیائے ص ۶۷)

(۴۲-۲)

سام وید کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ شرما جی نے ایتریہ برہمن

کا حوالہ دے کر مہانامنی رچاؤں (ब्रह्म महानाम्नी ऋचाओं) اور سائن آچاریہ کا حوالہ دے کر آرنیہ حصہ (आरण्यभाग) کو سام وید سے باہر کی چیز بتایا ہے جیسا کہ اس سے پہلے میں بیان کر چکا ہوں۔

سوامی ہرپرشاد نے اتھروید کے کنتاپ کے سوتر (कुन्ताप सूत्र) کو ضمیمہ تسلیم کیا ہے۔ اس سوتر کے شروع میں اَتھ (یعنی شروع) اور آخر میں اِتی (इति) یعنی ختم لکھا ہے۔ سارودیشک آریہ [پرتی] ندھی سبھا کے شائع کردہ اتھروید کے ص ۱۴۰۱ پر لکھا ہوا ہے کہ یہ سوتر (۱۲۷ سے ۱۳۶ تک کا سوکت) کسی بھی وید میں نہیں ہے' سوامی وشیشورانند نتیانند (स्वामी विशेशवरानन्द नित्यानन्द) نے اسے گھڑا ہے اور [ا]تھروید میں شامل کردیا ہے۔ ایس اشاعتی ادارہ کے وید میں مجھے ۲۳-۸-انمبر کا منتر [نہ]یں ملا۔ اس میں آٹھویں سوکت میں چار تک ہی منتر ہیں جبکہ اور زیادہ منتر ہونا [چا]ہئے۔ ۲۳واں منتر میرے پاس ہے۔ اس منتر میں تین ہی وید ہونے کی بات کہی گئی [ہے]۔ یہ ضرور ہے کہ اس کے برہم (ब्रह्म) لفظ کو وٹنی Whitney [نے] اتھروید کہا ہے۔"

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے میرے بیٹے) اگر تو اس حال میں صبح وشام کر سکے کہ تیرے دل میں کسی کے خلاف کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر پھر فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہی میرا طریقہ ہے اور جس نے میرے طریقے سے محبت کی اس نے گویا مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(ترمذی)

ساؤتھ ایسٹ کنسٹرکشن

۶۳، اکبر صاحب اسٹریٹ، پہلی منزل
ٹرپلی کین، مدراس ۶۰۰۰۰۵
فون: ۸۴۹۸۹۱

سول انجینیئرنگ کنسلٹینٹ اینڈ کنٹریکٹرز

SOUTH EAST CONSTRUCTIONS
Civil Engineering Consultants & Contractors
63 Akbar Saheb St. 1st Floor Triplicane
Madras 600 005 Phone 849891

بچوں اور

بچوں کیلئے

جدید طرز کے ریڈی میڈ کپڑوں کا مرکز
نئے نئے ڈیزائن اور خوش نما رنگوں میں
قیمت نہایت مناسب، ایک بار
تشریف لائیں۔ آپ کو خود اندازہ ہوجائیگا۔

کوہ نور ڈریسز

ہزاری باغ (بہار)۔

ارشادِ نبویؐ

تمہارے لیے بہترین دوست اور ساتھی وہ ہے جسے دیکھو تو، تمہیں خدا یاد آئے، جس کی گفتگو سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دہانی کرائے

الیکٹرک سنٹر

ہول سیل ڈیلر برائے
الیکٹرک سازوسامان
۲۸۹-۱-۴ ، نزد پولیس اسٹیشن ، ٹروپ بازار
حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱ فون : 581331

تحریک اسلامی کے لوگ عہدوں کی خواہش سے پاک ہوتے ہیں

تحریک اسلامی میں عہدوں کی طلب کا کوئی تصور نہیں تھا۔ کوئی ذمہ داری کسی پر ڈالی جاتی تو وہ اس سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا کیوں کہ نگاہ ذمہ داری پر ہوتی، جواب دہی پر ہوتی۔ منصب پر نہ ہوتی تھی۔ عہدوں کے معاملے میں بڑی احتیاط پائی جاتی تھی عہدوں سے گریز کا رجحان تھا۔ ذمہ داری کا نام لیا جاتا تو ہر فرد کے سامنے اپنی کوتاہیاں اور خامیاں صف درصف کھڑی ہو جاتیں۔

نعیم صدیقی

ایس رحمت اللہ اینڈ سنز (گولڈ مڈلسٹ)
ڈیکوریٹر اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
30/2A ، رانی راشن منی روڈ ، کلکتہ ۷۰۰۰۸۷ فون : ۲۴-۱۲۶۱

www.taemeernews.com

ہندوستانی مذاہب پر اہم کتابیں

☆ ہندو دھرم (سناتن) کی اہم کتابیں گیتا پریس گورکھپور۔ یوپی سے بھی چھپتی ہیں۔ یہاں سے چھپی ہوئی کتابوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ سستی ہیں اور بہ سہولت دستیاب ہو جاتی ہیں۔ ہندوستان کے بیشتر شہروں میں اس کی شاخیں ہیں جہاں یہ کتابیں فروخت ہوتی ہیں۔ گیتا پریس سے صرف وید نہیں چھپا ہے۔ باقی تمام اہم کتابیں یہاں مل جاتی ہیں۔ کچھ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) شری مد بھگود گیتا

یہ ہندی کے علاوہ انگریزی، بنگلہ، گجراتی، مراٹھی زبانوں میں بھی بصورت ترجمہ دستیاب ہے۔ اور کئی سائزوں میں چھپی ہے۔

(۲) گیتا تتوو ویچنی गीता तत्वविवेचनी

یہ گیتا کی شرح ہے۔ اس کے مصنف "جے دیال گوبند کا" ہیں۔

(۳) والمیکی رامائن

یہ ہندی ترجمہ ہے۔ اصل سنسکرت متن اور ہندی ترجمہ ایک ساتھ دستیاب ہے۔ انگریزی ترجمہ بھی ملتا ہے۔

(۴) رام چرت مانس

یہ تلسی داس جی لکھی ہوئی رامائن ہے جو کہ اودھی زبان میں ہے۔ یہ کتاب بھی کئی سائزوں میں دستیاب ہے۔ اس مکتبہ سے تلسی داس کی دوسری کتابیں بھی مل جاتی ہیں۔

(۵) مہابھارت

یہ کتاب ہندی میں ہے۔ ईशावास्योपनिषद

(۶) کچھ اپنشد بھی دستیاب ہیں۔ (جیسے کٹھوپنشد، ایشاو شیوپنشد وغیرہ)۔

گیتا پریس سے "کلیان" (कल्याण) نام کا ہندی میگزین نکلتا ہے اور اس کا انگریزی ایڈیشن بھی شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے متعدد پران نمبر اور ہندو مذہب کے دیگر موضوعات پر خاص اشاعتیں کتابی شکل میں دستیاب ہیں۔ کچھ پران (पुराण) بھی یہاں ملتے ہیں۔ ہندوستانی مصنفین کی دیگر کتب بھی ہندی اور انگریزی میں یہاں دستیاب ہیں۔ فہرست کتب مفت ارسال کرتے ہیں۔

گیتا پریس کا پتہ یہ ہے:

Gita Press, Govind Bhawan
Office, P.O. Gita Press
Gorakhpur (U.P)

☆ اس کے علاوہ سنسکرتی سنستھان۔ بریلی سے بھی ہندو مذہب کی کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ مگر یہ سب کتابیں زیادہ تر اپنی اصل شکل میں نہ ہو کر افادہ عام کے نقطہ نظر سے ان کے حسب حال ایڈیشن شائع کئے گئے ہیں۔ کتابیں ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں۔ چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:۔

(۱) رگ وید ۴ جلدوں میں۔ (۲) اتھروید۔ ۲ جلدوں میں۔
(۳) یجروید (۴) سام وید
(۵) ۱۰۸ اپنشد ۳ جلدوں میں (۶) نیائے درشن न्याय
(۷) سانکھیہ درشن (۸) یوگ درشن
(۹) ویدانت درشن (۱۰) میمانسہ درشن मीमांसा
(۱۱) منوسمرتی (۱۲) اشٹاوکر گیتا अष्टावक्र गीता
(۱۳) گیانیشوری بھگوت گیتا ज्ञानेश्वरी भगवद गीता (۱۴) یوگ واشسٹھ (۲ جلدوں میں) योग वासिष्ठ تمام مہاپران یہاں سے شائع ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی کتابیں ہندی میں ہیں۔ پتہ درج ذیل ہے۔

Sanskriti Sansthan
Khawaja Qutub (Ved Nagar)
BARELI---243003 (U.P)

☆ دیہاتی پستک بھنڈار دہلی سے اردو میں بھی کچھ کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ کچھ اہم کتابوں کے نام یہ ہیں:

(۱) تلسی رامائن (۲) بالمیکی رامائن
(۳) سکھ ساگر (۴) مہابھارت
(۵) شری مد بھگود گیتا (۶) شری مد بھگود مہاپران
(۷) سام وید (۸) یجروید
(۹) رگ وید (۱۰) گرو گرنتھ صاحب

اس بکڈپو سے ہندی زبان میں ہندو مذہب پر کافی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) تقریباً سبھی ۱۸ (اٹھارہ) مہاپران
(۲) چاروں وید (رگ وید، اتھروید، یجروید، سام وید)
(۳) شرح شری مد بھگود گیتا از تلک و مدھو سودن
(۴) رامائن
(۵) مہابھارت کئی سائزوں میں
(۶) اپنشد پرکاش (یہ کئی اپنشدوں کا مجموعہ ہے)

اس کے علاوہ ہندو کرم کانڈ (مختلف اعمال) برت اور مختلف دیوتاؤں کی "چالیسا" (حمد) اور ان کی پوجا پاٹ کے طور طریقہ پر کافی کتابیں یہاں سے شائع ہوتی ہیں۔ یہ تمام کتابیں بہت قیمتی ہیں۔ پتہ درج ذیل ہے:۔

Dehati Pustak Bhandar
Chawari Bazar, Bar Shah Bulla Delhi ----- 110006

www.taemeernews.com

☆ اترپردیش ہندی سنستھان لکھنؤ سے چھپی کتابوں میں "دھرم شاستر کا اتہاس" پانچ جلدوں میں اور "ہندو دھرم کوش" قابل ذکر ہیں۔ دھرم شاستر کا اتہاس دراصل پی وی کانے جی کی کتاب History Of Dharmashastra کا ہندی ترجمہ ہے۔ ادارہ کا پتہ درج ذیل ہے:

Uttar Pardesh Hindi Sansthan
Rajarshi Purushottam Das Tandan
Hindi Bhawan, Mahatma Gandhi Marg
Lucknow

☆ چوکھمبا پرکاشن 'بلہ نالہ' وارانسی سے زیادہ تر سنسکرت زبان میں کتابیں چھپتی ہیں جو کہ زیادہ مستند معلوم ہوتی ہیں۔ پتہ:

Chaukhambha Prakashan
Bula Nala, Varanasi (V.P)

☆ دیانند سنستھان سے ملنے والی چند کتابیں یہ ہیں:

(١) چاروں ویدوں کی ہندی شرح
(٢) وید جیوتی (वेद ज्योति) (ویدوں پر مشتمل)
(٣) ویدک سمپتی वैदिक सम्पत्ति
(٤) ویدانجلی (वेदांजलि)
(٥) یگیہ میمانسہ
(٦) سنسکار ودھی (संस्कार विधि)
(٧) ستیارتھ پرکاش (सत्यार्थ प्रकाश)
(٨) کنسپٹ آف گاڈ (Concept Of God) (انگریزی میں) خدا کا تصور۔
(٩) لائٹ آف ٹرتھ (Light Of Truth)
(١٠) شری مد دیانند پرکاش (دیانند سرسوتی کے اقوال پر مشتمل ہے)
(١١) سنکچھپت مہابھارت (مختصر مہابھارت)
(١٢) ویدک گیتا

ناشر کا پتہ درج ذیل ہے:

Dayanand Sansthan
2283 Arya Samaj Marg
Karol Bagh, New Delhi 110005

☆ آچاریہ ساہتیہ پرچار ٹرسٹ دہلی سے "وشدھ منوسمرتی" (خالص منوسمرتی) چھپی ہے جس میں سے بہت ساری چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ چنانچہ گوشت خوری کا باب سبزی خوری میں پوری طرح تبدیل کر دیا ہے۔ پتہ یہ ہے:

Arya Sahitiya Prachar Trust
455, Khari Bawali, Delhi 110006

☆ "دی ڈوائن لائف سوسائٹی" (The Divine Life Society) کی طرف سے سوامی شوانند جی کی لکھی انگریزی کتب کی فہرست منگائی جا سکتی ہے۔
چند کے نام درج ذیل ہیں۔
(اوویت ویدانت۔ یہ اچھی کتاب ہے۔)

1- Moksha Gita
2- Essence Of Bhakti Yoga
3- KundaliniYoa
4- What becomes of the soul after death
5- All about Hinduism
6- Lord Shiva and His Worship
Lord Krishna His Lilas And Teachings

Address
The Divine Life Society
The Shivanand Publication League
P.O. Shivananda Nagar
Pin- 249192
Distt: Tehri Garhwal (U.P)

☆ اوویت آشرم کی خاص کتابیں درج ذیل ہیں:

1- Miditation And Other Spritual Disciplines
By- Swami Sivananda
2- Swami Vivekanand In The West : His Prophetic Mission
By: Marie Louise Burke
3- Reminiscences Of Swami Vivekananda
4- History Of Ram Krishna Math And Ram Krishna Mission
By: Swami Gambhira Nand

: Adrdress
Advatta Ashram
5 Dehi Entally Road
Calcutta-- 700014 (W.B)

☆ بھارتیہ ودیا بھون نے ہندوازم پر کافی کتابیں شائع کی ہیں:-

Address For Book List :-
Bhartiya Vidya Bhavan
Kulpati Munshi Marg
Chowpatty
Bombay ---400007

☆ وشو ہندو پریشد (VHP) کا ماہنامہ "ہندو وشو" کے نام سے ہندی اور انگریزی میں درج ذیل مقام سے نکلتا ہے۔

Hindu Vishva (Monthly)
2,7 Gosai Tola
Prayag, Allahabad (U.P)

☆ دلتوں سے متعلق لٹریچر کے لئے کچھ پتے درج ذیل ہیں:-

1- Lohia Samta Vidiyalaya
4-5--46 Sultan Bazar, Hyderabad - 500 001

www.taemeernews.com

5- Sanskriti Ke Char Adhyaya (Hindi)P

By --- Ramdhari Singh Dinker

Publisher : Udyayal

Rashtrakavi Dinker Path

RaJendra Nagar, Patna 800 010

6- Concept Of Rashtra By : C.P. Bhisikar

Publisher : Suruchi Publication

(English And Hindi both)

7- Why Hindu Rashtra

By : sheshadri, Sudarshan

Raqcte. Suruchi Publication

8- Vedic Rashtra Darshan (Hindi) -3 vols

By : Bal Shashtri Hardas

Suruchi Publications

10- Religions Of India

(Hinduism) By : Karn Singh

(Jainism) By : U.P. Shah

(Buddism) By : N.H. Samtani

(Sikhism) By : Gurbachan Singh "Talib"

(Zorostrianism) By : H.K. Mirza

(Christianity) By : Georg Crispert sauch

Address : Sahitya Sangam

G.T. Road Shahadra Delhi----32

11- Search for truth (English)

:Dr.S.Radhakrishna

Pub--do---------

12 वेद पुष्पांजलि, लेखक: सत्य काम विद्यालंकार

- Published:Sahitya Sangam

Saraswati NagarNew Delhi

13- HinduWorld:BanjaminWalker

TwoVolume(1968)

14- Hindu Polytheism:Alain Danielor(1964)

स्वराज्य संस्थापक - शिवाजी (दो जिल्दों में)
लेखक : पातुरकर और आदीश सुरूचि प्रकाशन

राम कथा (सात जिल्दों मे) लेखक : नरेन्द्र कोहली

हिन्दू धर्म परिचय, लेखक: तनसुखराम गुप्त

हिन्दू समाज के पथ भ्रष्टक : तुलसीदास
दिल्ली प्रेस, झंडेवालान, नई दिल्ली

2- Dalit Sahitya Academy

109, 7th Cross, Palace Lower Orchards

Bangalore --560 003

3- Bahugan Kalyan Prakashan

Saadat Ganj, Lucknow -3 (U.P)

☆ ہندو راشٹروادیوں یا راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ (R.S.S) کے نظریات کو سمجھنے کے لئے ہندی زبان میں (کتب یہاں انگریزی میں بھی ہیں) ویر ساورکر اور گرو گولوالکر وغیرہ کی کتب کی فہرست درج ذیل جگہ سے منگائی جاسکتی ہے۔

1- Jagarty Prakashan

F- 109, Sector 27, Noida (U.P) 201301

2- Suruchi Prakashan

Keshav Kunj

Jhandewalan, New Delhi 110055

☆ انگریزی زبان میں ہندو مذہب کی معیاری کتب کے لئے مشہور پبلشر میں "موتی لال بنارسی داس نئی دہلی" کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہندو مذہب کے تقریباً تمام پہلوؤں پر یہاں سے کتابیں شائع ہوتی ہیں۔
بعض مزید اہم کتب کے نام درج ذیل ہیں۔

1- A Guide To The Oriental Classics

By: William Theodore de Bary And

Ainslie T Embree (Editors)

2- A Sanskrit English Dictionary

By: Sir Momier Williams

3- A Practical Dictionarry Of Hindu Mythology And Religion Geography history And Literature

By: John Dowson -1961

☆ ہندو مذہب کی کچھ اور اہم کتابیں:

1- Guru Of India

By: Major Gen S.S Upan

Publisher : Ailied Publishers

2- The Religion of The Sikhs

by: Gopal Singh

Publisher -----do-----

3- Symboliam Of Hindus By : A Parthsarthi

Publisher : Vedant Life Institute

1, A, Lands and Davgari Road

Malabar Hill Bombay ---6

4- The Ram Krishna Movement

By: Swami Buddhananda

Publisher : Advaita Ashram

مکتبہ ذکریٰ کی چند معیاری کتب

قرآنی تعلیمات — محمد یوسف اصلاحی — ۵/-
تفسیر سورہ یٰسین — " " — ۲۶/-
" " مجلد — " — ۴۰/-
درس قرآن — " " — ۸/-
تفسیر سورہ الصّف — " " — ۱۳/-
تفہیم الحدیث — " " — ۹/-
گلدستۂ حدیث ۲۰×۲۶/۱۶ — " — ۱۰
چالیس حدیثیں (نیا ایڈیشن) — "
شمع حرم (۴۰ احادیث) — " — ۲۵/-
مختصر احکام حج (پاکٹ سائز) — " — ۷/-
آسان فقہ (نیا ایڈیشن ۲ حصے) " اردو — ۸۰/-
حج اور اس کے مسائل — ۱۸/-
داعی اعظمؐ — " " — ۱۸/-
ذکر رسولؐ — ۹/-

راہ حق کے دو مسافر — ۱۰/-
ابن مبارکؒ (نیا ایڈیشن) — ۴/-
روشن ستارے — ۳۲/-
(ذکریٰ کے اداریوں کا مجموعہ)
عزت کی زندگی اور مسلمانانِ ہند — ۷/-
خطبۂ نکاح — ۲/-
مسائل اور ان کا حل، مجلد — ۶۲/-
اسلامی معاشرہ — ۲۲/-
حسن معاشرت — ۲۳/-
خط کیسے لکھیں — محمد یوسف اصلاحی — ۳/-
شمع رسالت مجموعہ احادیث — مفتی شمس الدین احمد — ۷۵/-
انوار القرآن نیا ایڈیشن — محمد ادریس لکھنوی — ۲۰/-
شخصیات — سید ابوالاعلیٰ مودودی — ۳۰/-
۵ لئے ذیلدار پارک (۲ حصے) — " — ۷۵/-

اسلام بیسویں صدی میں — ۶/-
مکاتیب سید مودودیؒ (۲ حصے) — ۵۵/-
سید مودودیؒ کا عہد — سید نقی علی — ۳۰/-
بارہ ہزار مجاہدین — سید عبدالشکور طارق — ۲۷/-
وہ طلاق سے ڈرتی تھی — احمد یار خاں — ۶/-
مشعلِ راہ (نیا ایڈیشن) — مولانا غلام محمد منصوری — ۴/-
اسلام دین حق (نیا ایڈیشن) — سید قطب شہید — ۱۳/-
کلمہ طیبہ اور ہماری ذمہ داریاں — محمد صلاح الدین — ۲/-
اسلامی سیاست — مولانا گوہر رحمٰن — ۴۵/-
یادوں کی امانت، مجلد — ۷۵/-
اسلام اور مسلم خواتین — سیدہ ام فاروق — ۱۴/-
مولانا مودودیؒ کی شگفتہ مزاجی — عبدالغنی فاروق — ۲۰/-
مسلمان خواتین کی دینی اور علمی خدمات — پروفیسر سید محمد سلیم — ۲۰/-

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

مکتبہ ذکریٰ ۴۲۱ ۔ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶

اسلامی درسیات

انگریزی و اردو میڈیم اسکولوں کے لئے اسلامی طرز پر تیار کی گئیں
القلم پبلیکیشنز کی کتب دستیاب ہیں

۱۔ القلم اسلامک پرائمر — اوّل تا ششم (۶ حصہ)
۲۔ القلم دینیات اُردو — اوّل تا ششم (۶ حصہ)
۳۔ القلم ڈرائنگ — اوّل تا ششم (۶ حصہ)
۴۔ القلم آسان خوشخطی — اوّل ۔ ششم (۶ حصہ)
۵۔ القلم اکشر رچنا — اوّل تا ششم (۶ حصہ)
۶۔ القلم الفابیٹ اردو، ہندی و انگریزی — (۳ حصہ)
۷۔ القلم اکشر مالا (ہندی درسیات) اوّل

کلاسک آرٹس

۲/۶۹۷ ، شیش محل، آزاد مارکیٹ، دہلی۔
فون ۵۲۸۶۳۸

www.taemeernews.com

کوئلہ کانوں کی آگ بجھانے کے لئے عالمی بینک سے قرضہ

نئی دہلی

بہار کے علاقے جھریا میں واقع کوئلہ کانوں میں جلتے ہوئے کوئلے کو بجھانے کے لئے اس سال عالمی بنک اور بین اقوامی ترقیاتی ایجنسی نے ۳۶ کروڑ روپے (ایک کروڑ ۲۰ لاکھ امریکی ڈالر) منظور کئے ہیں۔

وزیر کوئلہ اجیت کمار پانجہ نے وقفہ سوال کے دوران بتایا کہ کول انڈیا لمیٹڈ نے اپنے نجی وسائل کا استعمال کرکے اس علاقے کی ۵ بڑی کانوں میں بھیانک آگ بجھانے میں کامیابی حاصل کی ہے اور ۵۸۷ ۲ کروڑ روپیہ مالیت کا کوئلہ جل جانے سے بچالیا ہے۔

ان اقدام کی وجہ سے مارچ ۱۹۹۲ء تک کل ملاکر ۵۹ لاکھ ٹن کوئلہ برآمد کیا جاچکا ہے۔ ماہرین کی ایک ٹیم نے نومبر ۱۹۹۱ء میں اس معاملے کا مطالعہ کرنے کے لئے امریکہ کا دورہ کیا تھا انہیں ماہرین کی رپورٹ کے بعد عالمی بنک و بین اقوامی ترقیاتی ایجنسی نے یہ قرضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

ماہرین کی ایک ٹیم نے گذشتہ سال ۲۰ نومبر کو ایک ابتدائی رپورٹ تیار کی اور گذشتہ فروری میں آخری رپورٹ تیار کردی۔

بھوک سے سو ہلاک

جے پور۔ اڑیسہ کے ملکان گری ضلع کے پوڑیا اور کالی میلا بلاکوں میں حال ہی میں ایک سو سے زیادہ آدیباسیوں کی بھوک کے سبب ہلاکت کی اطلاع دی گئی ہے۔ یہ اطلاع یہاں کا دورہ کرنے والے صحافیوں کو گاؤں کے لوگوں نے دی۔ صحافیوں کے ایک وفد نے علاقہ کے دس گاؤں کا دورہ کیا تھا۔

فرضی پاسپورٹ ویزے کا معاملہ
اندرا گاندھی ہوائی اڈے پر گرفتار

نئی دہلی ـــــ [illegible]

حادثے کے پیش نظر اندرا گاندھی بین اقوامی ہوائی اڈے پر برتی جانے والی سخت چوکسی کے نتیجے میں الگ الگ موقعوں پر سات ایسے افراد گرفتار کئے گئے ہیں جو جعلی پاسپورٹ اور ویزے سے غیر ملک کا سفر کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولیس ذرائع کے مطابق گرفتار شدگان کے نام شیخ محمد یونس، امتیاز اعظم غنی، پرجیت سنگھ، کلدیپ سنگھ، ترسیم سنگھ چنا، بھگوان سنگھ اور پون کمار شرما ہیں جن میں سے ترسیم سنگھ، کلدیپ سنگھ، پرجیت سنگھ اور پون کمار شرما پاکستان جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولیس اس زاویہ سے پوچھ تاچھ اور چھان بین کر رہی ہے کہ کہیں ان لوگوں کے بین اقوامی دہشت گرد تنظیموں سے تعلق تو نہیں۔

فرقہ پرستی مخالف مہم تیز کرنے کا سی پی آئی کا عزم

تری چور

ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کی قومی کانفرنس نے فرقہ پرستی کے خلاف اپنی مہم تیز کرنے اور ۹۳-۱۹۹۲ کے مرکزی بجٹ کے "[illegible]" کے خلاف جدوجہد شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پارٹی کے پانچ روزہ قومی تنظیمی اجلاس میں جو کل یہاں ختم ہوا منظور کی گئی قرارداد میں الزام لگایا ہے کہ مرکزی بجٹ میں، دیہی غریبوں کی بڑی اکثریت کے لیے زیادہ افراط زر، زیادہ بے روزگاری اور قوت خرید میں کمی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ایسے منفی بجٹ کی حمایت کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ بجٹ بین اقوامی مالیاتی فنڈ اور عالمی بنک کی ہدایات کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔

قرارداد میں کانگریس (آئی) کی مذمت کی گئی ہے کہ وہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور سنگھ پریوار کی فرقہ پرستی اور گمراہ کن مہم کے خلاف زوردار مہم شروع کرنے میں ناکام رہی ہے۔

کمیونسٹ پارٹی ۱۴ اپریل کو دہلی میں فرقہ پرستی مخالف ریلی کا انعقاد کرے گی اور ۱۳ اپریل کو صدر جمہوریہ کو فرقہ پرستی کے خلاف ایک دستخطی میمورنڈم پیش کرے گی۔

۶۰ ارب روپے کی زرعی مصنوعات رواں مالیاتی سال کے دوران برآمد

نئی دہلی ۔ ۵ ۔ وزیر تجارت مسٹر پرنب مکھرجی نے کہا کہ رواں مالیاتی سال کے دوران ۶۰۰۰ کروڑ روپیہ مالیت کی زرعی مصنوعات برآمد کی گئیں۔

انھوں نے بتایا کہ زرعی برآمدات جو ۹۱-۱۹۹۰ میں ۳۲۲۷ کروڑ روپیہ تھیں بڑھانے کی پوری کوشش کی جارہی ہے۔

مسٹر مکھرجی نے کہا کہ پھلوں اور ڈبہ بند چیزوں کی برآمدات کو خاص طور پر فروغ دیا جا رہا ہے۔ شرح مبادلہ میں تبدیلیاں، یکساں شرح تبادلہ کی شروعات اور برآمد درآمد پالیسی کی سہل کاری سے ملک میں برآمدات کے لئے سازگار ماحول ہوا ہے۔

آندھرا پردیش میں آنتوں کی سوزش
جنوری و فروری میں ۲۳۶ اموات

حیدرآباد

وزیر خزانہ کے روشیا نے کل اسمبلی میں بتایا کہ اس سال جنوری و فروری کے دوران آندھرا پردیش میں ۲۳۶ افراد آنتوں کی سوزش سے مرے۔ موصوف نے وزیر اعلیٰ کی طرف سے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ان دو ماہ کے دوران آنتوں کی سوزش کے ۲۴۶۵ کیس رپورٹ کئے گئے۔

انہوں نے بتایا کہ ۱۹۹۰ء میں آنتوں کی سوزش سے ۳۴۴ افراد کی موت ہوئی تھی اور کل ۱۳۳۷۵ کیس رپورٹ کئے گئے تھے۔ اس کے بعد ۱۹۹۱ء میں ۱۱۲۹ افراد کی موت ہوئی اور آنتوں کی سوزش کے ۲۸۲۲۴ کیس رپورٹ کئے گئے تھے۔ ۱۹۹۲ء میں مرنے والوں کی تعداد ۳۱۷ تھی اور ۲۸۵۴۴ کیس رپورٹ کئے گئے۔

مسٹر روشیا نے بتایا کہ آنتوں کی سوزش کی بیماری پر قابو پانے کے لیے کم مدت کا اور طویل مدت کا منصوبہ تیار کیا ہے۔

سہ روزہ دعوت نئی دہلی

ہندوستانی مذاہب نمبر

ترتیب:

- جاوید علی
- پرواز رحمانی
- محمد احمد

آج کے حالات میں مطالعہ کیلئے کچھ اہم کتابیں

تصور آخرت اور ہندوستانی روایات	محمد فاروق خاں
تحریک اسلامی اور برادران وطن	سید حامد علی
جذبۂ رحم اور گوشت خوری	محمد فاروق خاں
قرآن پاک کی ۲۴ آیات پر بے جا اعتراضات	
چھوت چھات (اردو ۔ ہندی)	مولانا مودودیؒ
خدا موجود ہے	جان کلور مونسزا
قرآن خدا کا کلام ہے	ڈاکٹر التفات احمد
سائنس اور آخری رسولؐ	وصی اقبال
وید کا تعارف	محمد فاروق خاں
ہندو دھرم کی جدید شخصیتیں	محمد فاروق خاں
ہندو دھرم ۔ ایک مطالعہ	محمد فاروق خاں
مسلم پرسنل لا اور یکساں سول کوڈ (اردو، ہندی، انگریزی)	شمش پیرزادہ
شانتی مارگ (ہندی ۔ سلامتی کا راستہ)	مولانا مودودیؒ
اسلام کا سندیش (ہندی)	"
اسلام دھرم (ہندی ۔ رسالۂ دینیات)	"
اسلام جس سے مجھے پیار ہے (ہندی ۔ اسلام جس سے مجھے عشق ہے)	عبد اللہ اڈیار
حضرت محمدؐ (ہندی ۔ محمد عربی)	عنایت اللہ سبحانی
اسلام کی جیون ویوستھا (ہندی ۔ اسلام کا نظام حیات)	مولانا مودودیؒ
بناؤ بگاڑ (ہندی ۔ اردو)	"
اسلام اور سنیاس (ہندی ۔ اسلام اور رہبانیت)	"
ایک ایشور کی کلپنا (ہندی)	محمد فاروق خاں
پرلوک کی چھایائیں (ہندی)	"
اسلام ایک دھر ابہار (ہندی)	"
اسلام ایک پریرنا (ہندی)	"
اسلام درشن (ہندی)	ڈاکٹر گنیش سارسوت
اسلام کی شیتل چھایا (ہندی)	سید حامد علی
ستیہ دھرم (ہندی ۔ دین حق)	مولانا مودودیؒ
جیون مرتیو کے پشچات (ہندی ۔ زندگی بعد موت)	
نماز (ہندی ۔ اردو)	نسیم غازی
اسلام میں مانو ادھیکار (ہندی)	مولانا مودودیؒ
تعدد ازدواج	سید حامد علی
اسلام اور وحدت بنی آدم	سید جلال الدین عمری

فہرست کتب کیلئے لکھیں

مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی

www.taemeernews.com

بقیہ: صفحہ: ۱۹۴ سے آگے: ہندوازم

درگا اور کالی کے لئے فداکاری:- درگا اور کالی دونوں کے لئے ذاتی فداکاری کا کوئی تعلق اس کے ماتھیولوجی سے نہیں ہے۔ درگا کے بت میں اس کے جنگی انداز و کردار پر توجہ نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ وہاں اس کی شان و شوکت کی تحسین ملتی ہے۔ یہاں تک کہ کالی کے ننگے بت میں بھی اس سے عقیدت کے علاوہ ڈر کا کوئی شائبہ نہیں ملتا۔ ایک گیت درج ذیل ہے جو بنگال میں کالی کے سامنے گایا جاتا ہے۔

(ترجمہ)

"اے میری ماں' پربت کی بیٹی
تم اس لباس میں کیوں ہو
تمہارا ایک پیر ایک دیوتا کے جسم پر ہے
اور تمہارے اندر شرم کی کوئی علامت نہیں
تم نے ایک پیر ہارا پر رکھ رکھا ہے
تم ننگی ہو' اور کسی لباس سے ڈھکی نہیں ہو
تمہاری نکلی ہوئی زبان' تیزی سے ہل رہی ہے
اور تمہارے لمبے بال کھلے ہوئے ہیں
لیکن شیو کی اے خوفناک بیوی' تم گوشت چبا رہی ہو
اپنے ہاتھوں میں' تاکہ دنیا کو بچا سکو----

درحقیقت درگا یا کالی کو پوجنے والے اسے مقدس ماں ہی سمجھتے ہیں جو ان کے مطابق قادر مطلق ہے اور جس کی محبت اور رحمت لافانی ہے۔ اس کا ایک نام "اناپورنا" ہے یعنی "اناج سے پر"------ جس کی ناراضگی قحط اور بھوک کا باعث ہوگی۔ اس "ماں" کے سلسلے میں بہت سی کہانیاں معاشرے میں پھیلی ہوئی ہیں۔

فحش عنصر:- ہندوؤں کے جنسی استغراق نے اس فرقہ کو بھی فحاشی سے محفوظ نہیں رکھا۔ بلکہ یہ درگا۔ کالی کا ہی فرقہ ہے جہاں جنسی اختلاط' ماتھیولوجی سے نکل کر مذہبی رسم کا حصہ بن گیا۔ یہ عنصر اس فرقہ کے جس حصہ میں پایا جاتا ہے وہ "تنتر" (   ) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس ذیلی فرقہ کو ماننے والے بہت کم ہیں۔ دوسری بات یہ کہ یہاں "رازداری" ہے۔ یہ ہندوازم کے دس میں سے نو حصے کی طرح کھلا نہیں ہے۔ تیسری بات یہ کہ "تنترازم" مکمل طور پر صرف جنسی اختلاط کا نام نہیں ہے بلکہ یہ اس کا چھوٹا سا حصہ ہے جس پر کم عمل ہو تا رہا ہے۔

تانترک فحاشی کی ابتداء : تانترک کتب کی تاریخ متعین نہیں کی جا سکتی۔ یہ کم از کم آٹھویں صدی عیسوی سے پہلے نہیں تصنیف کی گئیں۔ بعض لوگوں کے مطابق اس کی جڑیں ویدک دھرم کے جنسی پہلو میں ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی قدیم جنسیت معدوم ہو چکی تھی۔ کرشن فرقہ کی نئی جنسیت کا بالکل دوسرا مزاج تھا۔

بعض دوسرے دانشوروں کے مطابق یہ "بدھ تانترازم" سے مستعار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دونوں "تانترازم" ملتی جلتی ہیں۔ لیکن یہ اس کو ثابت نہیں کرتی کہ "ہندوازم" بدھ تانترازم سے نکلی ہے۔ دونوں کا سرچشمہ ایک ہو سکتا ہے۔ دونوں تانترازم شمال سے آئے اور ممکن ہے کہ اس کا جنسی پہلو "تاؤازم" سے لیا گیا ہو۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ "تاؤازم" معلوم شدہ "تانترازم" سے زیادہ قدیم ہے۔ بعض دوسرے پہلوؤں سے بھی' فرق کے باوجود معلوم شدہ دونوں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ بنیادی فرق دونوں کے نظریہ زندگی میں ہے۔ چینی سکون کے متلاشی رہے ہیں جبکہ ہندو قوت کے طلب گار۔

(۳) کرشن کا فرقہ : تین بڑے (شیو کرشن اور ماتا) فرقوں میں کرشن کا فرقہ سب سے اہم ہے۔ ان کی انسانی خصوصیت نے بہتوں کو متاثر کیا ہے۔ شمالی ہند میں انکے ماننے والے سب سے زیادہ ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ماننے والے باقی دو کی پوجا نہیں کرتے۔

پورے ہندستان میں کرشن کا فرقہ سب سے زیادہ خوشیاں منانے والا سمجھا جاتا ہے۔ (بنگال میں یہ مقام درگا کو حاصل ہے)۔ کرشن کی زندگی سے کئی پر مسرت تیوہار جڑے ہوئے ہیں۔ جیسے ہولی کرشن کی زندگی سے جڑی ہوئی ہے۔

اس کی چار خصوصیات اس کو باقی دونوں فرقوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اول یہ کہ قدیم ویدک دھرم سے اس کا راست جوڑ نہیں ملتا۔ برہمنی ہندوازم کے دو مشہور راستے "گیان مارگ" (علم کا راستہ) اور "کرم مارگ" (عمل کا راستہ یا زیادہ صحیح طور پر رسوم کا راستہ) سے یہ غیر متعلق رہا ہے۔ دوم یہ کہ ہندو خداؤں کی پوجا نہ ہو کر یہ ان کے مطابق انسانی شکل میں آئے "اوتار" کرشن) کی پوجا ہے۔ وہ خدا اس لئے مانا جاتا ہے کہ وہ ایک ویدک دیوتا وشنو کی انسانی شکل ہے۔ لیکن اس کا شمار وشنو کے دس اوتاروں میں نہیں ہوتا کیونکہ ہندو مفہوم کے مطابق اوتار کی پیدائش دنیا میں کسی خاص مقصد سے ہوئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ایسا نہیں سمجھا جاتا۔ دس اوتار یہ ہیں۔ مچھلی' کچھوا' بھالو' انسانی شیر' بونا' پرسورام' رام چندر' بلرام' بدھ کلکی۔ کرشن اوتار کی حیثیت سے مکمل خدا ہے اور مکمل انسان۔ گویا وہ عیسائی تھیولوجی میں "عیسیٰ" کے تصور سے قریبی مطابقت رکھتا ہے۔ سوم یہ کہ وشنو کے ذریعہ کو چھوڑ کر اس فرقہ کا قیام انڈو۔ آریائی ماتھیولوجی کے بجائے انڈو۔ آریائی کہانیوں پر ہے۔ یعنی آریوں کے ہند میں آمد کے موقعہ کی نیم تاریخی یادیں! اس طرح ہند۔ یورپی فریم ورک میں پورے طور پر ہندوستانی ایجاد ہے۔ چہارم یہ کہ اس نے ہندوؤں میں ایک نیا مذہبی جذبہ پیدا کیا جو ان کے لئے بالکل نیا تھا۔ اس کو "بھکتی" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ باوجود کے یہ دوسرے فرقوں میں بھی پھیل گیا لیکن کرشن فرقہ میں سب سے زیادہ تھا۔ "بھکتی" کا مطلب یہ ہے' ایک محبوب شخصی خدا کے سامنے انسان کی مکمل حوالگی جس کی پوجا محبت اور حوالگی کے جذبہ سے کی جاتی ہو۔ اس کی شکلیں بعد کے زمانے میں بدلتی رہیں۔ لیکن ان تمام میں جذباتیت مشترک طور پر ملتی ہے۔

بھکتی کی شروعات:- ہندوازم کے تاریخی مطالعہ میں بھکتی کی شروعات کی بات ایک بہت مشکل سوال کی حیثیت سے سامنے آتی ہے۔ بدقسمتی سے یہ سوال ہندو قومیت سے جڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ایسے نظریات پیش کئے گئے جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس بحث میں سب سے بڑی رکاوٹ گیتا میں پائی جانے والی خاص طرح کی بھکتی کے (Origin) منبع پر ہے۔ گیتا نہ صرف اس موضوع پر سب سے پرانی کتاب ہے بلکہ اس میں بھکتی کا ایک واضح اور مکمل تصویر پیش کیا گیا ہے۔ یہ عیسائیوں کے عشق الٰہی کے تصور سے ملتا جلتا ہے۔ وارن ہسٹنگس نے بھی گیتا اور عیسائی عقائد و نظریات کی یکسانیت کو محسوس کیا تھا۔ ایک جرمن اسکالر ڈاکٹر ایف۔ لورنسر (F. Lorinser) نے ۱۸۶۹ء گیتا کے اپنے ترجمہ میں عہد نامہ جدید اور گیتا میں قریبی یکسانیت کو دکھایا ہے۔ اس کے مطابق گیتا میں بھکتی کا یہ تصور

دنیا بھر میں لنگیوں کا سب سے بڑا مرکز

بمبئی لنگی مارٹ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

جہاں خوبصورت اور دل چسپ ڈیزائنوں میں حاجی ہرن
"چاند" اور دیگر مشہور مارکہ

لنگیاں

مناسب داموں پر ملتی ہیں

اس کے علاوہ:
• چادریں • جاء نماز
• تولیے • رومال • قالین
وغیرہ بھی دستیاب ہیں

۳۵، ایس وی پی روڈ، تل بازار، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

دولت بیڑی

تار کا پتہ: "دولت بیڑی"

Tel. Doulatbidi

فون آفس: ۲۶۷
فون رہائش: ۵۶۷

تیار کردہ

K.A. Abdul Hadhi & Bros
DOULATH BEEDI Mfrs.
17, Fort Street, TIRUPATTUR (N.A) 635 602
(Tamil Nadu)

کے اے عبدالہادی اینڈ برادرس ۱۷، فورٹ اسٹریٹ، ترپتور (این اے) ۶۳۵۶۰۲ تامل ناڈو

www.taemeernews.com

عیسائیت سے در آیا ہوگا۔

یہیں سے پریشانی کا آغاز ہوتا ہے۔ ہندوؤں نے اس کی مخالفت کی کہ گیتا میں بھکتی کا یہ تصور انجیل سے مستعار ہے۔ کہا گیا کہ گیتا قبل مسیح کی تصنیف ہے۔ حالانکہ اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ملتا۔ بتایا گیا کہ بھکتی کا تصور ہندوازم کے آغاز سے ہی اس میں موجود رہا ہے۔ رگ وید کے دسویں منڈل کی ۱۲۵ سوکت کے ۲، ۴ اور ۵ منتروں کو اس کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس کی غلط تاویل کرکے کہا گیا کہ یہاں بھی ایک مخصوص خدا کے سامنے انفرادی سپردگی کا تصور موجود ہے۔ (مذکورہ منتر میں گفتگو کی دیوی "واک" کہتی ہے کہ جو اس کے لئے جوا نگی (Devotion) کے ساتھ قربانی دے گا' اسے وہ دولت' غذا' مشروبات اور قوت دے گی) بھکتی کا لفظ قدیم لٹریچر میں تلاش کیا گیا۔ ویدک لٹریچر میں بھکتی کا لفظ تو نہیں ہاں "بھکت" کا لفظ ملتا ہے۔ (یعنی جس میں بھکتی ہو) لیکن یہ لفظ اس سیاق میں استعمال نہیں ہوا ہے جیسا کہ گیتا میں پایا جاتا ہے۔ دراصل "گیتا والا بھکتی کا تصور قدیم ہندو لٹریچر میں تلاش کرنا فعل عبث ہے۔ وشنوؤں کی دوسری کتب میں بھی بھکتی کے ایک معنی نہیں ہیں بلکہ اس کے مفہوم مختلف زمانوں میں بدلتے رہے ہیں۔ پھر سنسکرت زبان میں کسی لفظ کی اتفاقی موجودگی کسی تصور کی موجودگی کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ سنسکرت کے زیادہ تر الفاظ کے بالکل صحیح معنی کا تعین مشکل ہے۔

رزمیہ کرشن سے کرشن بحیثیت خدا:۔ اس میں شک نہیں کہ مہابھارت کے شری کرشن شروع دور کے شری کرشن ہیں۔ اس میں وہ ایک ہیرو ہیں نہ کہ دیوتا۔ اس پر اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ مہابھارت میں متعدد جگہ شری کرشن کو خدا یا وشنو کا اوتار کہا گیا ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ مہابھارت میں یہ سب چیزیں بعد میں داخل کی گئیں۔ کرشن فرقہ کی دو اہم تصنیفات (گیتا اور ہری وسا۔ Harivamsa) کو بھی اس رزمیہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ مہابھارت کی کہانی سے اس کا جوڑ نہیں بیٹھتا ہے۔ گیتا کی تعلیمات مہابھارت کی جنگ شروع ہونے سے قبل کے سین سے متعلق ہیں۔ جب کہ "ہری وسا" کا تعلق کرشن اور "گوپیوں" کے کھیل سے ہے۔ خود مہابھارت گوپیوں کے سلسلہ میں خاموش ہے حالانکہ وہ شری کرشن کے بچپن کے تذکرہ میں گوالوں کا ذکر کرتی نظر آتی ہے۔ کرشن کے خدا ہونے کے جہاں تہاں حوالے بھی مہابھارت میں بعد کے معلوم ہوتے ہیں۔

شری کرشن مہابھارت میں پانڈوؤں کے اپنے ممیرے رچچیرے بھائی' دوست' مددگار اور مشیر ہیں۔ وہ ارجن (پانڈو) کے بہنوئی بھی ہیں۔ وہ ارجن کروکشیتر کی لڑائی میں ارجن کا رتھ چلانے والے ہیں اور جو اپنی ذہانت سے پانڈوں کو متعدد مشکلات سے بچاتے بھی ہیں۔ اس کے ساتھ ایک دوسرے کزن سے منسوب ان کے خلاف باتیں بھی مہابھارت میں ملتی ہیں۔ غالباً" اسی لئے بنکم چند چٹرجی نے ۱۸۹۲ء میں کرشن کو ایک مثالی انسان اور ہیرو کی شکل میں "کرشنا چرتیہ" میں پیش کیا ہے۔

عیسوی سن کے آغاز میں کرشن کی حیثیت بدلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ بعد میں وشنو سے متعلق ہونے پر وہ ایک خدائے عظیم بن کر ابھرتے ہیں۔ یہ ویدک وشنو نہیں ہیں بلکہ برہما وشنو اور شیو (جو ویدک مذہب سے نکلے ہیں) والے وشنو ہیں۔ یہ وشنو۔ کرشن ذاتی خدا اب واسدیو کے نام سے جانا جاتا ہے۔

گیتا میں کرشن اور بھکتی :۔ بھگوت گیتا کی آمد کے ساتھ ہی وشنو۔ کرشن فرقہ کے آغاز اور ابتدائی وجود پر چھائے بادل پھٹ جاتے ہیں۔ اور اس میں ایک نئے کرشن' حقیقی عظیم اور خدائے واحد کی حیثیت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کے منہ سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہی اول اور آخر ہے اور وہی آغاز اور انجام ہے۔ ہندو مذہبی کتب کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوتا ہے بھکتی کا معنی اور مفہوم عقلی اور جذباتی طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ گیتا کے آغاز کی تاریخ کا تعین کیا جا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ گیتا اچھی کلاسیکل سنسکرت میں ہے جس میں دو بہت عام کلاسیکل بحر (Meters) کا استعمال ہوا ہے۔ جو بہرحال اس نتیجے تک پہنچاتا ہے کہ یہ دو صدی عیسوی سے پہلے کی تصنیف نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس کے سو' دو سال بعد کی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بہت بعد کی بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں مندروں میں بتوں کی پوجا کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا جو کہ پانچویں صدی عیسوی تک پوری طرح پھیل چکا تھا۔ اور مستحکم بھی ہو چکا تھا۔ گیتا بڑے نفرت کے ساتھ ویدک رسوم کا تذکرہ کرتی نظر آتی ہے۔ اپنی خاص طرز کی فداکاری کی وجہ سے یہ مندروں کی ہدایات کی زیادہ تعظیم بھی نہیں کر سکتی تھی۔ بہرحال جب بھی یہ لکھا گیا ہو اس نے اپنی حیثیت ایک دم سبھوں سے منوالی۔ خاص بات یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ یہ ویدوں کے رسوماتی مذہب کو مسترد کرتی ہے اس نے ہندوؤں کا دل جیت لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے انہیں وہ چیز دی جو سابقہ ہندو تصور یا عمل نہیں دے سکا تھا۔ اس لئے "سروتی" الہامی کتاب جیسے (وید) کے خلاف اس کی بغاوت کے باوجود خود اس کو "سروتی" کی حیثیت دی گئی۔

گیتا کی یہ حیثیت ہندوؤں میں زمانوں سے برقرار ہے حالانکہ وہ جوا نگی اب ان کے مذہب سے نکل کر دوسری چیز میں منتقل ہو گئی ہے۔ حالیہ دنوں میں اس کا سیاسی استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ یہ بھی اب ختم ہو چکی ہے۔

گیتا میں دو جدید اور دو قدیم عناصر ایسے ہیں کہ جن میں فطری توازن نہیں پایا جاتا۔ دو قدیم عناصر میں ایک کا تعلق جنن یوگا (Jnana Yoga) یا علم کا وہ شعبہ جس کو (Samkhya) "سانکھ" کہا گیا ہے۔ (اس کا تعلق فلسفہ سانکھ سے نہیں ہے) یہ اپنشدوں میں بھی ملتا ہے۔ دوسرے عنصر کا تعلق ذہن کی اس حالت سے ہے جس میں غم اور خوشی سے انسان بے نیاز ہو جاتا ہے۔ گیتا میں اس کو یوگا کہا گیا ہے (لیکن اس کا تعلق بھی فلسفہ کے یوگا مکتبہ فکر سے نہیں ہے) انسان کی اس حالت کو "استھتا پرجن" (Sthitaprajna) کہتے ہیں۔

دو جدید عناصر میں ایک ہے "نشکام کرم" یعنی ایسا عمل جس میں جزاء کی بالکل توقع نہ ہو۔ یہ تصور انسانی فطرت کے خلاف ہے اس سے زیادہ یہ ہندو ذہن کے خلاف پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے دیوتاؤں کی پوجا بھی بغیر مطلب کے نہیں کرتے۔ اس کے باوجود گیتا کے اس فلسفے نے ہندوؤں کی چنندہ روحوں کو متاثر کیا ہے' جیسے رہبانیت نے یونانی اور رومی لوگوں کو متاثر کیا تھا۔ اس کی دوسری نئی چیز عشق الہیٰ کا تصور ہے۔ یہ خدا اپنے ماننے والوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔ یہ خدا قدیم ہندو دیوتاؤں کی طرح اپنے کاموں کے لئے انسانوں پر انحصار نہیں کرتا بلکہ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ ان سے کسی چیز کا طالب نہیں ہے بلکہ وہ خود ان کی ضروریات پوری کرنے والا ہے (نیرد کے مطابق) یہ گویا مسلمانوں کے خدا کی طرح ہے۔ پر یہ اس کے ساتھ ایک مکمل انسان بھی ہے۔ اس کی پوجا آسان اور نئی تھی اور رسوم

JAMIA DARUL FURQAN HYDERABAD

جامعہ دارالفرقان حیدرآباد

اعلیٰ دینی تعلیم کی ایک معیاری درس گاہ

نصاب تعلیم کی خصوصیات

- چوتھی، ساتویں اور دسویں کلاس کی کامیاب طالبات کے لئے دس سالہ، سات سالہ اور پانچ سالہ نصاب تعلیم مع شعبۂ حفظ۔
- قرآن کریم، مشکوٰۃ شریف اور صحاح ستہ کا بیشتر حصہ مع اردو، عربی اور انگریزی گورنمنٹ نصاب کے مطابق تاکہ عثمانیہ یونیورسٹی سے خانگی امیدوار کی حیثیت سے انٹرس، P.D.C اور B.A(L) کی سند بھی حاصل کی جاسکے۔
- ہوم سائنس، سلائی، ایمبرائڈری اور عمدہ پکوان کی ٹریننگ۔

اغراض ومقاصد

- خالص توحید وسنت کی سلف صالحین کے طرز پر اشاعت کرنا۔
- قرآن وحدیث کو عام کرنا کہ یہی شرعی حجت ہیں۔
- معاشرہ میں پھیلی ہوئی غلط رسوم ورواج کے مقابلہ میں شریعت اسلامیہ کی بالادستی کو عام کرنا۔
- مسلمانوں میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی روح بیدار کرنا۔
- کفر والحاد، شرک ونفاق، بدعات وخرافات اور مادہ پرستی کے خلاف جدوجہد کرنا۔
- اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کو عام کرنا اور ان کی سیرت وکردار کی تعمیر کرنا۔
- فارغین جامعہ کو فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے اس طرح تیار کرنا کہ وہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں دعوت اسلامی کو بلا جھجک پیش کرسکیں۔

SYED QUTUBUDDIN
PRESIDENT
J.D.F. HYD.
PHONE: 524 010

جامعہ کی کیفیت

جامعہ ۱۸ رکنی افراد پر مشتمل رجسٹرڈ سوسائٹی کے تحت کام انجام دے رہا ہے۔ الحمدللہ جامعہ میں ابتدائیہ تا فضیلت مع شعبہ حفظ ۱۳۵ طالبات اور ۱۴ معلم ومعلمات واسٹاف ہے۔ فی الحال کرایہ کی بلڈنگ میں جامعہ دو شفٹ میں کام کررہا ہے امسال کا سالانہ بجٹ دو لاکھ پچیس ہزار روپے کا ہے۔ سعید آباد کالونی کی شاہ راہ پر 412 مربع گز پلاٹ کی معاملت ہوئی ہے جس پر تین منزلہ عمارت کا تخمینہ بیس لاکھ روپے ہے۔

تعاون کی اپیل جامعہ اہل خیر حضرات کے تعاون سے چلتا ہے۔ ماہانہ خرچ، بلڈنگ فنڈ وغیرہ کے لئے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ چیک یا ڈرافٹ کے لئے JAMIA DARUL FURQAN HYDERABAD S.B.H. MALAKPET Br. A/C NO. 1295/4 ذیل کے پتہ پر روانہ فرمائیں:

FARHAT AFZA. 16-2-840/1/3/A, AMEEN COLONY,
SAYEEDABAD, HYDERABAD-500 659. (A.P.) INDIA.

SPACE DONATED by:

Prime Constructions

Consultants & Builders

Phone: 226789

2nd Floor, 11-4-637/1, Opp. Nafees Manzil, A. C. Guards, Hyderabad - 500 004.

www.taemeernews.com

سے پاک تھی۔ اس طرح انسان کی شکل میں کرشن کو معشوق کا درجہ دیا گیا۔ (گیتا میں کرشن کو خدا ہی طرح کلام کرتے دکھایا گیا ہے۔ جیسے

XIII--66 ; XIV-- 27 ; X--20, 33 ;

IX-- 17' 18' 34' 3' 11' 30' 33) جدید عناصر باہر سے یہاں در آمد ہوئے ہیں۔

کرشن اور گوپیاں:۔ کرشن کا فرقہ جو ہندوؤں میں پایا جاتا ہے اور جو بھکتی ان کے یہاں ملتی ہے ان کی بنیادیں گیتا میں نہیں ہیں۔ گیتا کی ہندوازم میں اپنی اہمیت کے باوجود وشنوازم کی (وشنو فرقہ) کی بنیاد درج ذیل تین کتب میں ملتی ہیں۔ (۱) وشنو پران (۲) ہری وسا اور (۳) بھاگوت پران۔ آخر الذکر کرشن فرقہ کی سب سے مستند اور بنیادی کتاب ہے۔

گوپیوں (خواتین) کا تذکرہ مہابھارت میں نہیں پایا جاتا۔ پہلی بار کرشن فرقہ میں ان کا تذکرہ درج بالا کتب میں ہی ملتا ہے۔ ان کتب کی تاریخ کا تعین تو مشکل ہے پر یہ آٹھویں صدی عیسوی سے قبل کی نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ کرشن اور گوپیوں کے ساتھ ان کے کھیل کا واقعہ بھی کلاسیکل سنسکرت لٹریچر میں نہیں ملتا۔ (اسکا جائزہ پہلے حصہ میں آچکا ہے۔) خیال ہوتا ہے کہ گائے چرانے والوں کے درمیان کرشن کی ابتدائی زندگی کی کہانی غیر مذہبی نظموں کی شکل میں ابھری ہوگی بہرحال آج یہ (غیر مذہبی) تصنیفات نہیں ملتیں۔

بھاگوت پران میں کرشن اور گوپیوں کے تعلق کو کھول کر بیان کیا گیا ہے اور کوئی ابہام باقی نہیں چھوڑا گیا ہے۔ جیسا کہ کہا جا چکا ہے کہ عقیدہ کے لحاظ سے یہ وشنوازم کی سب سے مستند کتاب ہے۔ جس میں اس کا تذکرہ فلسفیانہ انداز کا ہے۔ یہ عقائد یہاں دھندلے ہیں لیکن اس کی تفسیر مفصل ہے۔ جو چیز اس میں غیر واضح اور دھندلی نہیں ہے وہ شری کرشن اور گوپیوں کا باہمی تعلق اور اس کا فحش بیان۔ شہوت یہاں بھکتی بن گئی ہے اور جس کا اظہار اجتماعی طور پر سامنے آتا ہے۔ خود سپردگی کے اس تصور کو یہاں روحانی رنگ دے دیا گیا ہے۔

برہماویورت پران میں کرشن اور بھکتی:۔ کرشن فرقہ کی موجودہ شکل اسی پران کے مطابق ہے۔ یہاں وہ پہلی بار رادھا کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ کرشن کے ساتھ رادھا کی بھی پوجا کی جاتی ہے۔ رادھا یہاں ان کی بیوی ہے۔ یہ نام پہلی بار کرشن کے ساتھ اس میں سننے کو ملتا ہے' چونکہ اس پران کی تاریخ کا تعین مشکل ہے اس لئے یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ اس فرقہ میں رادھا کا اضافہ کب ہوا تھا۔

دسویں صدی عیسوی کی دو Inscriptions میں رادھا کا تذکرہ ملتا ہے بہرحال اس پران کے ساتھ کرشن فرقہ میں ایک انقلاب آگیا جس کی وجہ سے یہ بھاگوت پران سے الگ شکل اختیار کر گیا۔ "کھلے پن" کا جو آغاز وشنو پران اور "ہری وسا" سے ہوا تھا اور جو بھاگوت پران میں نمایاں تھا' وہ یہاں دو آتشہ ہو گیا ہے۔ اس پران میں اپنی اہلیہ رادھا کے ساتھ خلوت کی جو لمحہ بہ لمحہ تفصیلات ملتی ہیں اور گوپیوں (جن کی تعداد ۹ لاکھ لکھی ہے) کو بھی محروم نہ کرنے کا جو معجزانہ بیان ہے' اس کا اظہار ممکن نہیں ہے۔

اس پران کے آخر میں لکھا ہے کہ کہ جو بھی اس پران کے چوتھے حصے کو اپنے اوپر قابو رکھ کر شروع سے آخر تک سنے گا تو وہ ان تمام گناہوں سے چھٹکارا پالے گا جو اس نے بچپن یا جوانی یا بڑھاپے میں لاکھوں جنموں میں کئے ہوں گے۔

بعد کے لکھنے والوں نے رادھا کو اپنے قصوں میں کسی دوسرے شخص کی بیوی یا کسی میں شری کرشن کی سوانی بنا دیا ہے۔ ان میں جے دیو کا نام مشہور ہے۔

جے دیو کی بھکتی: ۱۲ویں صدی عیسوی میں بنگال کا آخری (مسلمانوں کی آمد سے قبل) ہندو راجہ ولا لاسینا (Vallalase na) کے دربار کا مشہور شاعر تھا۔ اس کی کتاب "گیتا گوندا" کو وشنو فرقہ کی بھکتی کی عظیم تصانیف میں شمار کیا جاتا ہے۔

اس کتاب کے اثرات سارے ہندوستان پر پڑے ہیں۔ گیتا گوندا میں رادھا کی زندگی کی مکمل داستان نہیں ہے بلکہ اس میں کرشن کے ساتھ ایک دن کے چند واقعات ہیں۔ اس میں رادھا اور کرشن کی تنہائی کی ملاقاتوں اور ملن کا بیان ہے۔ ان میں سے کسی کا ترجمہ بھی یہاں دینا ممکن نہیں۔ (نیرو نے چند حصوں کا ترجمہ دے کر لکھا ہے کہ ماڈرن ہندوؤں کی طرف سے ان کو فلسفیانہ رنگ دینے کی کوشش درست نہیں' جو کہ ان واقعات کو انسان اور خدا کے ملاپ سے تعبیر کرتے ہیں۔ جیسے پروفیسر سریندر ناتھ داس گپتا کی چار جلدوں پر مشتمل کتاب

History of Hindu Philosophy. (1952), Shri Krishan:

The Darling of Huminity by S.P.A.Ayyer(ICS)

میں بتایا گیا ہے کہ جب خدا انسان کا باپ ہو سکتا ہے تو کرشن بے شمار عورتوں کے شوہر کیوں نہیں ہو سکتے؟) اس فرقہ کے قدیم مفسرین ماڈرن ہندوؤں کی طرح اس کی تاویل نہیں کرتے۔ "گیتا گوندا" کی پانچ قدیم شرحیں ملتی ہیں۔ جس میں "ملن" کے ہر عمل کو "کام سوتر" کی ہدایات سے موازنہ کر کے دکھایا گیا ہے۔

Gita-Govinda Edited by M.R.Telang (1899)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وشنوازم میں بھکتی کی کتنی اقسام رہی ہیں۔ وشنوازم کی پوری تاریخ میں بنگال کے چیتنہ (۱۴۵۵ء تا ۱۵۳۳ء) کا کردار بھی بہت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ ان کے مطابق کوئی شخص شری کرشن کو عقل و ذہن سے نہیں پا سکتا۔

شری کرشن کے لئے لوگوں کی فداکاری : کرشن فرقہ کی مختلف شکلوں کا بیان اس داستان کو مکمل نہیں کرتا جب تک کہ سولہویں صدی عیسوی کی راجکماری میرا بائی کی فداکارانہ نظموں کا تذکرہ نہ کر لیا جائے۔

میرا بائی کی شخصیت بھی چیتنیہ کی طرح تاریخی ہے۔ حالانکہ ان کے سلسلہ میں بہت سی کہانیاں مشہور ہو گئی ہیں۔ ۲۴ برس کی عمر میں ان کے شوہر' والد' سسر اور دادا کا انتقال ہو چکا تھا۔ ان صدمات نے انہیں وشنوازم کی طرف متوجہ کیا۔ وہ اپنے نظموں کی وجہ کر مشہور ہو گئیں۔ یہ نظمیں آج بھی کرشن کے ماننے والے مذہبی جذبہ کے ساتھ گاتے ہیں۔ یہاں شری کرشن خدا اور شوہر ایک ہی روپ کے دو نام ہیں۔ پر یہ نغمے جے دیو کی نظموں سے مختلف ہیں۔

Songs of Mirabai, Transtlated by R.C.Tandon

(۴) مذہب کے ثمرات : وہ لوگ جنہوں نے دنیا کے ہر کام کو مذہب بنا لیا ہے اس میں حق بجانب ہیں کہ وہ مذہب سے اس کا مناسب بدلہ چاہیں۔ انسان کے اندر دو طاقتور ترین خواہشات قوت کا حصول اور حفاظت (Protection) کی طلب پائی جاتی ہیں۔ ان دونوں کو مکمل طور سے ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن سماج میں یہ عملاً" دو گروہوں میں بٹا نظر آتا ہے۔ دور قدیم میں ہندوؤں میں قوت' اقتدار اور زندگی کی طلب کو فوقیت حاصل تھی۔ مگر حالیہ

www.taemeernews.com

بے مثال لاجواب، مضبوط اور پختہ دھاگوں سے تیار قوس قزح کی طرح خوشنما رنگوں میں

ISMAIL
FINER BRAND
REGISTERED
FAST COLOUR
ISMAIL
BEST QUALITY
TRADE MARK
80 × 80
SHABANDRI PALAYAKAT CO
MADRAS-1

SPOON BRAND
GUARANTEED FAST COLOUR
REGISTERED TRADE MARK
چمچہ مارکہ
SHABANDRI PALAYAKAT CO
64, ANGAPPA NAICK ST, MADRAS-1

اسماعیل فائنر
ISMAIL
FINER BRAND
REGISTERED
FAST COLOUR
ISMAIL
BEST QUALITY
TRADE MARK
80 × 80
SHABANDRI PALAYAKAT CO
64, ANGAPPA NAICK ST. P.B. NO. 230
MADRAS-1

اسماعیل برانڈ
اسپون برانڈ

لنگیاں

فون 511967
512167

حمید اینڈ کو
۵۴، رابندر سرانی کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷

اسٹاکسٹ
اسماعیل لنگی اسٹور
۷۴، رابندر سرانی کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷

P.BOX.No.230
SHABANDRI PALAYAKAT CO.,
64, ANGAPPA NAICK STREET, MADRAS-1.

ہلکی پھلکی مزاحیہ کہانیاں
و لطیفے.....
۲ تا ۱۰۰ سال کے بچوں کی
خاص پسند۔ ہم سے طلب فرمائیں
کلاسک آرٹس
۶۹۴/۲ شیش محل آزاد مارکیٹ دہلی
فون: ۵۲۸۶۳۸

فہرست کتب
مفت طلب فرمائیں

سنترہ۔ کتنا میٹھا اور رسیلا
آؤ بچو! اسلامی تاریخ کے جیالوں کی
شجاعت اور جسارت سے بھرپور
دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں ہم سے
طلب کرو۔ (فہرست کتب مفت)
کلاسک آرٹس
۶۹۴/۲ شیش محل آزاد مارکیٹ دہلی ۶ ۰۰۰ ۱۱
فون: ۵۲۸۶۳۸

ننھے منے ذہنوں کی نشوونما کے لئے
ہلکی پھلکی ذہنی ورزش و
پہیلیاں، سائنسی و تاریخی
معلومات اور ایسے ہی بیشمار
دلچسپ مشاغل طلب فرمائیں
کلاسک آرٹس
۶۹۴/۲ شیش محل آزاد مارکیٹ دہلی
فون ۵۲۸۶۳۸

فہرست کتب
مفت طلب فرمائیں

آم کا اچار!
رسیلا اور میٹھے والوں والا!
بچو آؤ! بزرگوں کی حکایات، کہانیوں کی
زبانی بتاؤ کہ بھائی چارہ، محبت، اتفاق
کا سبق سیکھیں اور اس کے دانوں کی طرح
آپس میں مل جل کر رہیں۔
کلاسک آرٹس
۶۹۴/۲ شیش محل آزاد مارکیٹ دہلی
فون: ۵۲۸۶۳۸

www.taemeernews.com

صدیوں میں اکثریت کمزوروں پر مشتمل رہی ہے جو حفاظت اور ذہنی سکون کے طلب گار رہے ہیں۔ مذہب کے ثمرات کے تذکرہ میں دونوں گروہ الگ الگ آئیں گے۔ آخرالذکر بہت زیادہ ہے اور عوام پر مشتمل ہے جبکہ اول الذکر کم ہے اور خواص پر مشتمل ہے۔

عام لوگوں کے لئے ثمرات : (۱) دنیا میں معاون مدگار: دنیا میں زندگی گذارنے کے لئے مختلف وجوہ سے انسان کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہندو یہ سمجھتے ہیں کہ دیوتاؤں کی مدد کے بغیر ان کی زندگی مشکلات و مصائب سے بھر جائے گی۔ سیاسی تاریخ بھی اس تاثر کو پیدا کرنے میں معاون ہوئی ہے۔ ہندوؤں کو زندگی میں دشمنی کا خطرہ ہمیشہ لگا رہتا ہے۔ ہر رشتہ دار پڑوسی 'جان پہچان' بیوی 'ماں' بیٹے اس کے دشمن ہوسکتے ہیں۔ خوف کی علامت کو ان کی زندگی میں آسانی سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔ (۲) اطمینان وسکون (Consolation): مشکلات میں یہ باعث تسلی ہے۔ جیسے آپ دکھی خاتون (بانجھ 'بیوہ' دھتکاری ہوئی) کے لئے کرشن کا تصور باعث تسکین ہوجاتا ہے۔ (۳) زندگی کی خوشی: حالیہ صدیوں میں ان کا مذہب ان کی خوشیوں کا واحد ذریعہ رہا ہے۔ مختلف تیوہار 'میلے' تماشے ان کی مذہبی زندگی کا حصہ ہیں۔ ان دنوں لوگ گھروں سے نکل پڑتے ہیں۔ تماشہ 'طوفان بدتمیزی وغیرہ کو غیرمذہبی چیز نہیں سمجھتے۔ اس سے ہٹ کر ان کی زندگی بڑی خشک اور غم اور دکھ سے بھری ہوتی ہے۔ (۴) مذہب کی مدد گرو کی شکل میں بھی ملتی ہے۔ گرو ان کی رہنمائی اور تربیت کرتے ہیں۔ اس کا رواج مغرب پسند ہندوؤں میں خاص طور سے بڑا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ گرو کے بغیر وہ صحیح راستہ نہیں پاسکتے۔

خواص کے لئے ثمرات : وہ لوگ جو دنیا ترک کردیتے ہیں اور مذہبی زندگی تمام اختیار کرلیتے ہیں ان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا بلکہ اس کے برخلاف وہ متبادل ذریعہ معاش اختیار کرلیتے ہیں۔ اس کے ساتھ انہیں دو اہم چیزیں۔ قوت اور آزادی بھی ملتی ہے۔ انہیں دوسروں پر قوت واقتدار حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ خود دوسروں سے آزاد ہوتے ہیں۔ یہ قوت واقتدار ہندو سماج میں کافی مستحکم ہے۔ ان میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں۔ بلکہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ خواتین زیادہ ان کے اثر میں رہتی ہیں۔ اور بہت سے ضروری کام ان کے مشورے سے انجام دیئے جاتے ہیں۔

(۷) خاتمہ کلام۔ ہندو روحانیت : اس میں شک نہیں کہ کسی مذہب کا اصلی جوہر روحانی پہلو ہے۔ مغرب میں ہندوازم کے اس پہلو کو بہت ابھارا گیا ہے اور اس مطالعہ میں جان بوجھ کر اس حصے کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ دراصل ہندوازم مافوق الفطرت ذرائع کی مدد سے دنیا میں زندگی گذارنے کے طریقہ کا نام ہے۔ ہندو روحانیت جتنی بھی ہو اس مذہب کے دنیوی فریم میں سماجاتی ہے۔

روحانیت کا تصور تمام مذاہب میں یکساں نہیں ہے۔ ہندوؤں میں روحانیت کا ارتقاء عیسائیت سے بالکل الگ ہے۔ ہندو روحانیت کا اصلی جوہر یہ ہے کہ فطرت کی عائدہ کردہ تمام پابندیوں سے آزادی حاصل کی جائے۔ ہندو روحانیت دراصل قوت کے حصول کی کوشش کا نام ہے۔ دراصل عیسائیت سے یہ اتنا الگ ہے کہ سنسکرت یا انگریزی زبانوں میں روحانیت کے لئے کوئی لفظ نہیں ملتا۔ "ادھیا تمک" کا استعمال اس کے لئے ہوتا ہے لیکن یہ کوئی صحیح ترجمہ نہیں۔ اپنی اصلی شکل میں ہندو روحانیت کائنات سے پیوستہ ہے۔ اس سے الگ نہیں جبکہ مغربی تصور اس سلسلہ میں دوسرا ہے۔

یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ ہندو روحانیت جس کا تذکرہ کیا گیا ایک طرح کی نہیں پائی جاتی۔ اس کی دو اہم ظاہری اور باطنی شکلیں درج ذیل ہیں :

(۱) علم کا راستہ عمل کا اور (۲) عمل کا راستہ (کرم مارگ)

علم کا راستہ :۔ اس کا تعلق اندرون سے ہے۔ اس کی وجہ سے ہندوؤں کی روحانیت کو موجودہ شہرت ملی ہے۔ ہندو روحانیت کے اصل محرک 'جیسا کہ قبل بتایا گیا' ہمیشگی کا حصول اور انسانی اقتدار پر لگی فطرت کی رکاوٹوں پر قابو پانا رہا ہے۔ علم کے راستہ کا تعلق اپنے اصل محرک سے ٹوٹا نہیں ہے۔ قدیم اپنشیدوں پر یہ محرک نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ لیکن اپنے اس مقصد اصلی کے حصول کے لئے وہ کوئی بالاتر (transcendental) دنیا ترتیب نہیں دیتے' جہاں انسانوں کو ہمیشگی حاصل ہوگی۔ ہندو اپنے لئے ہی ہمیشگی نہیں چاہتے بلکہ پوری کائنات کے لئے بھی وہ یہی چاہتے ہیں۔ انہوں نے خیال پیش کیا کہ ہر نظر آنے والے عمل کے پیچھے (جو کہ تبدیلی پر عامل ہے اس لئے قابل فنا ہے) ایسی چیز موجود ہے جو ناقابل تغیر ناقابل بیان وختم ہے اور جو نظر بھی نہیں آتی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دراصل واقعات عام اور اصل حقیقت Absulate Reality کا حصہ ہی ہیں۔ یہ خیال جدید فزکس کے قریب ہے۔ اس تصور کے ذریعہ وہ حقیقت اعلیٰ اور Absolute External Reality بدلتے ہوئے کائناتی واقعات (جو محسوس کئے جاتے ہیں) کے درمیان ناقابل حل ٹکراؤ سے بچ گئے۔ اس کو اس راستہ کی سب سے عظیم دین Achievement قرار دیا جاسکتا ہے۔

درج بالا حقیقت اعلیٰ کا تصور دو سوالات پیدا کردیتا ہے۔ اول یہ کہ یہ خیال کیسے سامنے آیا' دوئم یہ کہ کس طرح ایک خالص دانشورانہ خیال مذہبی تجربہ اور مذہبی جذبہ میں معاون ہوسکا۔ یہ دونوں سوالات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

پہلے سوال پر گفتگو کرتے ہوئے نیرد ی چودھری کہتے ہیں کہ یہ زندگی بعد موت کے قدیم تصور سے نہیں ابھا بلکہ یہ تصور وجدان (Intuition) کا نتیجہ تھا۔ وہ بہرحال انکار کرتے ہیں کہ قدیم ہندو کسی دانشورانہ عمل (جسے تجربہ وریاضی کی مدد) کے ذریعہ اس تصور تک نہیں پہنچتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم کے راستہ کا مقصد معروضی معلومات نہیں بلکہ اقدار (Value)) ہیں۔ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ زندگی گذارنے کے کے لئے کیا اہم ہے اور کیا غیر اہم ہے۔ ہندوؤں کے لئے سچا علم کیفیت کی جانچ Qualitative assessment ہے۔ دنیا میں کتنے ہی ایجادات و انکشافات اچانک کسی Intution سے وجود پذیر ہوئے ہیں۔ لیکن صحیح اور غلط وجدان میں فرق کرنا مشکل ہے۔

ہندو رشیوں نے حقیقت اعلیٰ کے بارے میں بہت سی باتیں کہی ہیں ان میں سے کچھ بالکل ناقابل فہم ہیں۔ مذہبی جذبات ایک حد تک نفسیاتی پہلو رکھتے ہیں۔

علم کے راستہ کے ماننے والے یہ محسوس کرتے ہوں گے کہ انہوں نے ایسی کائنات کا پتہ لگا کر جو ناقابل فنا اور قائم ہے' دراصل موت پر فتح پائی ہے۔ انہیں اس پر خوشی ہوگی کہ انہوں نے ان دونوں میں اتحاد (Oneness) پیدا کردیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم کہ اس کو ماننے والے اس پر کس شکل میں عمل پیرا تھے۔ یا

مدھر سندیش سنگم کا (12) نمبر فولڈر

دیش کو تباھی سے بچانیکا ایک ہی راستہ

ھندی ، اردو

ہمارا دیش بہت تیزی کے ساتھ تباہی کی طرف گامزن ہے۔ اسے اس تباہکن صورتحال سے کیسے بچایا جا سکتا ہے۔ اس فولڈر کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیے۔

نمونہ کی کاپی مُفت منگائیں

اس کے علاوہ بھی دوسرے عنوانات پر ہندی، اردو اور انگریزی میں فولڈرس دستیاب ہیں۔ فہرست یا فولڈرس کے نمونے کی کاپی خط لکھ کر منگا سکتے ہیں۔

قیمتی فولڈرس سیریز

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان فولڈرس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔

اسلام میں ایشور کی کلپنا	ہندی
اسلام ایک نظر میں	ہندی۔ انگریزی
کیا کہتے ہیں وہ اسلام کے بارے میں (غیر مسلمین کی رائے)	" "
کیا کہتے ہیں وہ قرآن کے بارے میں (غیر مسلمین کی رائے)	" "
کیا کہتے ہیں وہ حضرت محمدؐ کے بارے میں (غیر مسلمین کی رائے)	" "
اسلام میں ایشودوتتو (رسالت)	ہندی
مرنے کے بعد کی زندگی	انگریزی۔ ہندی
اسلام میں عبادت کی دھارنا	"
اسلام میں مانوادھیکار	"
اسلام کی نیتک ویوستھا	"
قرآن اور مانوتا پر اس کا پربھاؤ	"
دیش کو تباہی سے بچانے کا ایک ہی راستہ	اردو۔ ہندی
اسلام کس تلوار سے پھیلا	"
پونرجیون اور پرلوک	"
شانتی پتھ	"
اسلام دھرم	"
قرآن ایک جھلک	

- قیمت ۔/۲۵ روپیہ سیکڑہ ۔ رقم پیشگی روانہ کریں۔
- ★ فہرست کتب اور فولڈرس کے نمونے کی کاپی مفت منگائیں۔

مدھر سندیش سنگم ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر نئی دہلی ۲۵

ان کی مذہبی زندگی کیسی تھی۔ اپنشد کے علاوہ کوئی تاریخی ثبوت نہیں ملتا کہ یہ تصورات ہندو مذہبی زندگی کا حصہ کب بنے؟ اپنشد میں ان جذبات کا اظہار فلسفیانہ اور رسمی دلائل کے سیاق میں آیا ہے۔ رزمیہ داستانوں میں سنتوں کی روزانہ کی زندگی اور ان کے مباحث تو مل جاتے ہیں لیکن ان کا تعلق اخلاقی سوالات اور ماتھیولوجی سے ہوتا ہے۔ یہ باتیں اس نتیجے پر پہنچاتی ہیں کہ اس راستے کے خاص مشتملات اپنے وجود میں آنے کے ساتھ ہی جلد ہی مذہبی زندگی سے خارج ہو گئے۔ لیکن اس کے اثرات باقی ہوں۔ جو معروف فرقوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ بعد کے ادوار میں یہ منطق کی خشک بحث بن کر رہ گئی۔ بہر حال اس کا وقار اور اثر مذہبی زندگی پر ابھی بھی بنا ہوا ہے۔

اپنی باعزت شکل میں اس کا اتباع کرنے والے وہ لوگ نظر آتے ہیں جنہوں نے دنیا کو تج دیا ہے۔ ان کو مہارشی 'پرم ہنس' مہاتما وغیرہ کا خطاب دیا جاتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے تمام سوالات کے جواب حاصل کر لئے ہیں۔ وہ مراقبے اور سمادھی کی حالت میں زندگی گذارتے ہیں۔ لیکن کوئی یہ نہیں جانتا کہ ان کا علم اور عرفان کیا ہے۔ یہ خود بھی اس سے گریز کرتے ہیں۔ اس نے اس خیال کو تقویت دی ہے کہ گہرا ہندو مذہبی پیغام ایک راز ہے۔ بہر حال ان کی تعلیمات عام انسانی اخلاقیات پر مشتمل ہیں۔ مگر موجودہ زمانے میں ان کے فیصلے کن اثرات کی اصل وجہ یہ عام خیال ہے کہ وہ مافوق الفطرت قوتوں کے حامل ہیں۔ وہ خود اس کا اظہار کرتے بھی نظر آتے ہیں۔ اپنے اس پہلو میں وہ کرم کے راستہ کی روحانیت سے رشتہ کو ظاہر کرتا ہے۔

کرم کا راستہ : اس کا تعلق ظاہر (extrovert) سے ہے۔ اس کی روحانیت 'اظہار ذات کی شکل میں عمل کی طرف مائل ہے۔ وہ یہاں ان قوتوں کا حصول چاہتی ہے جو دوسرے انسانوں کے پاس نہیں ہیں۔ جیسے مستقبل میں جھانکنا' انسانوں کے ذہن کو پڑھنا' کرامات دکھانا وغیرہ۔ یہ روحانیت ہندوؤں کے عام مذہبی اعمال کا مخصوص اور زوردار مظہر ہے۔ عام ہندوؤں کی مذہبیت دنیا میں خوشحالی اور حفاظت کی طلب گار ہے۔ کرم کے راستہ کی روحانیت مافوق الفطرت قوتوں کے حصول کی جویا ہے' اس کا استعمال ہو یا نہ ہو۔ اصل آسودگی اس قوت کے حاصل ہونے میں محسوس کی جاتی ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ ان قوتوں کا حصول مخصوص ذہنی اور جسمانی ورزشوں سے ممکن ہے۔ یہ روحانیت 'عیسائیت سے مختلف ہے۔ ہندو تیاگ اور عیسائی تیاگ میں بھی فرق ہے۔ علم کا راستہ تو دنیوی زندگی اور خاندان کے ساتھ الگ ہونے کی بات بھی نہیں کرتا۔ اس راستے کے راہی اپنے خاندان کے ساتھ ریٹائرڈ زندگی گذارتے ہیں۔ دراصل اس طرح کی زندگی کی توجہ علم اور علم کے حصول کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہے۔

درج بالا دونوں راستوں میں اس تصور کا شائبہ بھی نہیں ہے کہ انسانی فطرت گناہگار ہے اور جس کو سخت ریاضت اور تکالیف کے ذریعے دبانا ضروری ہے۔

یہ بتانا مشکل ہے کہ جن لوگوں نے روحانیت کے حصول کے مختلف طریقے اختیار کئے کیا انہیں مافوق الفطرت قوتیں حاصل ہو گئی تھیں۔ لیکن ہندو انہیں اس کا حامل سمجھتے ہیں۔ اور کتنی ہی کہانیاں مشہور ہو جاتی ہیں۔ اس روحانیت نے بہر حال دنیا اور دنیوی فوائد سے اعراض نہیں برتا۔ جبکہ علم کے راستہ کی روحانیت ایسا کر سکی ہے۔

نیوی۔ چودھری کی تیار کردہ اہم کتب کی فہرست درج ذیل ہے۔ اس میں دو طرح کی کتب ہیں' ایک ہے ٹکسٹ اور دوسری ہیں ہندوازم کا بیان :۔

I.Text
1.Rig-Ved-Whole work by R.T.H Griffith(1896-97)
2.Bhagavad Gita-by R.C.Zaehner
3.hindu Scriptures-by-do
4.The Sacred books pf the east-by F.Max Muller

II.work of Hindusism
1.Hinduism-by Bonquet (1948)
2.Hinduism manners,Customs and Ceremonies by Dubois, J.A The Abbe (1926)
3.A Premier of Hinduism-by J.N.Farghyhar91912)
4.The Religion of India-by E.W.Hopkins(1895)
5.Hinduism-by Monier Williams,Monier (1877)
6.The religion of the Hindu Ed.K.W.Morgan (1953)
7.Polular Hinduism-by L.S.S.O'Malley (1932)
8.Modern hinduism-by W.J.Wilkins (1887)
9.Hinduism by-R.C.Zaehner
10.Religion of Ancient India by Renou, Louis (1953)
11.Hindu World-by Benjamin Walker (1968)

ڈاکٹر ابن فرید کی تازہ ترین تصنیفات

دس طویل افسانوں کا مجموعہ
یہ جہاں اور ہے
صالح اقدار، مثبت کردار
قیمت : نوے روپے

نوعمر لڑکیوں کے لئے بہترین تربیتی ناول
چھوٹی بہو
نیا ایڈیشن، غیر معمولی ترمیم و اضافہ کے ساتھ
قیمت : ۲۵ پچیس روپے

خواتین کے لئے ۔ اسلامی نفسیات کی روشنی میں
بچے کی تربیت
نیا ایڈیشن، غیر معمولی ترمیم و اضافہ کے ساتھ
قیمت : ۴۵ پینتالیس روپے

ناشر : منشورۂ بیت الصالحہ۔ زینہ عنایت خاں، رام پور۔ ۲۴۴۹۰۱
تقسیم کار : قاضی پبلشرز۔ بیچ بلڈنگ، نظام الدین ویسٹ، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۱۳

مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۶ اور مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی۔ ۲۵ سے بھی طلب کریں

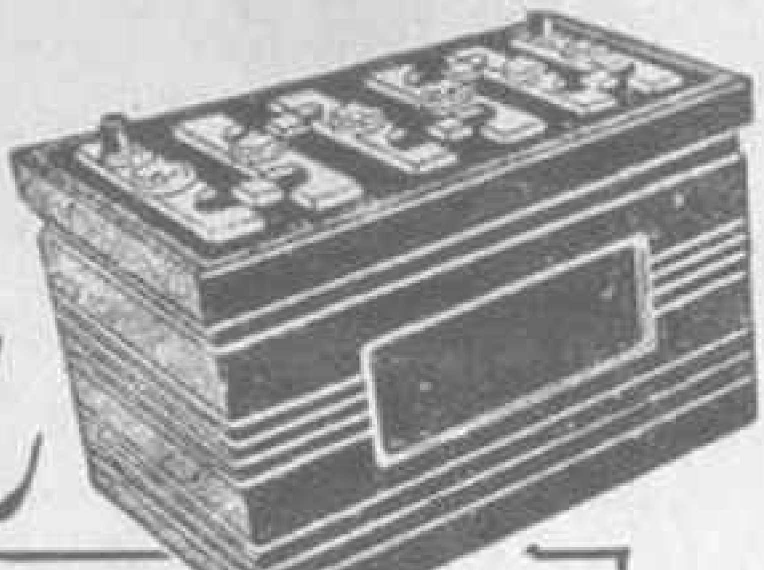

روپیہ برباد نہ کیجئے

مناسب اجرت پر آپ کی کار اور ٹرک کی بیٹری کو

ری کنڈیشن کرکے ان کو نئی زندگی دینے میں یہ کم خرچ ہے اور کام زیادہ

پھر... ایک سال کی گارنٹی کیساتھ فری سروس بھی

بمبئی بیٹری

ری پیئرنگ اینڈ چارجنگ کمپنی

لال باغ ، لکھنؤ (یوپی)

فون آفس : 49901
رہائش : 31320

اسکالرس گائیڈس
عثمانیہ یونیورسٹی سے
کامیابی کی ضمانت

بی اے ایکسٹرنل اور ریگولر امتحانات کے لئے معیاری کتب بہ شکل سوالات وجوابات مع سابقہ پرچے، زبان انگریزی، تیلگو ہندی میں مندرجہ ذیل مضامین ہمارے یہاں سے طلب فرمائیں ہندی پولیٹیکل سائنس، ہسٹری، پبلک ایڈمنسٹریشن سوشیالوجی اور اکنامکس۔

Member of the Federation of Publishers & Book Sellers Association in India, Delhi

BOOK TRADERS

Treasure of Books in—
Poly Technic, Engineering, Medical, Arts, Science and Commerce.

بک ٹریڈرس ۸۰۰، کوٹھی بس اسٹینڈ، حیدرآباد ۵۰۰۱۹۵

800, Kothi, Hyderabad-500195 Phone–552185

www.taemeernews.com

اُپنشد — ایک تعارف

محمد احمد

ویدک ادب میں ویدوں کے بعد اُپنشدؔ کا اہم مقام ہے۔ ویدک ادب کو چار حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے۔

۱۔ منتریا سنہتا

۲۔ برہمن

۳۔ آرنیک (ان تینوں کے مفاہیم کو "وید ایک تعارف" میں دیکھا جاسکتا ہے)۔ اور

۴۔ اُپنشد

منتریا سنہتا میں کرم کانڈ۔ گیان کانڈ اور اپاسنا کانڈ شامل ہے۔ انھیں موضوعات کو برہمنوں، اور اپنشدوں میں تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ برہمنوں میں کرم کانڈ، آرنیک اور اپنشد میں گیان (علم) اور اپاسنا (عبادت) کا بیان ہے۔ اپنشد ویدک ادب کا نمایاں حصہ ہیں۔ اسے آخری حصہ بھی کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اسے ویدانت بھی کہتے ہیں۔ ویسے تو ویدانت کا فلسفہ اپنشدوں کے علاوہ برہم سوتر اور گیتا کو ملا کر ہی مکمل سمجھا جاتا ہے لیکن اس میں اپنشد پہلے نمبر پر آتا ہے۔

اپنشد کے لفظی معنی ہیں استاد کے قریب (پر سرار علم کے حصول کے لئے) بیٹھنا۔ یعنی اپنشد وہ ادب ہے جس میں زندگی اور دنیا جہاں کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف کیا گیا ہے۔

اُپنشدوں کی تعداد

ہر وید کی سنہتائیں، برہمن، آرنیک اور اپنشد الگ الگ ہوتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ چاروں ویدوں کی ایک ہزار ایک سو اسی (۱۱۸۰) اپنشد ہیں۔ لیکن اب سبھی دستیاب نہیں ہیں۔

"مکتک" اپنشد میں ایک سو آٹھ اپنشدوں کی فہرست دی گئی ہے۔ ان میں سے ۱۰ اپنشد رگ وید سے۔ ۱۹ شکل یجروید سے۔ ۳۲ کرشن یجروید سے ۱۶ سام وید سے اور ۳۱ اتھروید سے متعلق ہیں۔

مکتک اپنشد ( ) اڈیار لائبریری مدراس سے طبع ہوئی ہے)

ان اپنشدوں میں دس کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اور اسے سبھی تسلیم کرتے ہیں۔ مکتک اپنشد کے مطابق دس درج ذیل ہیں۔

(۱) ایش (ईश)، (۲) کین (केन)، (۳) کٹھ (कठ)، (۴) پرشن (प्रश्न)، (۵) منڈک (मुण्डक)، (۶) مانڈوک (माण्डूक्य)، (۷) ایترے (ऐतेरय)، (۸) تیترے (तैत्तिरेय)، (۹) چھاندوگیہ (छान्दोग्य) اور (۱۰) برہد آرنیک (बृहदारण्यक)۔

ان سبھوں کو دس اپنشد کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ شویتا شوتر و اپنشد (श्वेताश्वतरोपनिषद) کوش تکی اپنشد (कौषीतकि) اور مترا اینچو اپنشد मैत्रायणीयोपनिषद بھی قدیم اور قابل اعتماد سمجھی جاتی ہے۔

شنکر آچاریہ نے شویتا شوتر و پنشد کو چھوڑ کر سبھی بارہ اپنشدوں کی شرح لکھی ہے۔ رامانج، مدھو، نمبارک، و تبھ وغیرہ آچاریوں نے بھی اپنے اپنے فرقہ کی شرحیں لکھی ہیں۔ یہاں یہ قابل غور ہے کہ سبھی فرقہ کے لوگ اپنے اپنے مسلک کو اپنشد میں ہی ڈھونڈتے ہیں۔ چنانچہ اپنے فرقہ کی عزت اور مقبولیت کے لئے ہر ایک آچاریہ کے لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ وہ اپنشدوں کی شرحیں لکھیں۔ بعد میں کچھ نئی اپنشد بھی لکھی گئی ہیں۔

گیتا پریس (گورکھپور) سے شائع ہونے والی ایشو اپنشد میں ۲۵۰ اپنشد ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ سنسکرتی سنستھان، بریلی نے "ایک سو آٹھ اپنشد" نام کی تین جلدوں میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ گیتا پریس گورکھپور سے ہی شائع ہونے والی "کلیان" کے اپنشد انک میں ۲۲۰ اپنشدوں کی فہرست دی گئی ہے۔

بمبئی میں چھپے اپنشد واکیہ مہاکوش میں ۲۲۳ اپنشد اور ویبر (वेबर) میں ۲۳۵ اپنشد کی فہرست دی گئی ہے۔

غرض اپنشد کی تعداد کو لے کر سبھی متفق نہیں ہیں اور یہ متعدد ہیں۔

زمانہ تصنیف

ڈاکٹر رادھا کرشنن کے مطابق اپنشدوں کے تصنیف کا زمانہ چھٹی صدی قبل مسیح تک تصور کیا جاتا ہے۔ چنتامنی ونائیک ویدیہ نے اسے تقریباً ڈھائی ہزار قبل مسیح مانا ہے۔ پنڈت بلدیو اپادھیائے نے اپنی کتاب "ویدک ساہتیہ اور سنسکرتی" میں بھی (ص ۲۴۴) یہی بات کہی ہے۔ ڈاکٹر پی۔ وی۔ کانے اپنشدوں کا زمانہ تصنیف ایک ہزار سال قبل مسیح مانتے ہیں۔ لیکن اس وقت اگر اپنشد لکھے گئے ہونگے تو بہت کم ہی اپنشد لکھے گئے ہونگے۔ زیادہ تر اپنشد بعد میں لکھے گئے۔ کہتے ہیں اکبر کے دور حکومت میں (अल्लोपनिषद) "اللہ اپنشد" لکھا گیا۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ دور وسطیٰ (Medieval Period) تک اپنشد لکھے جاتے رہے۔ رام دھاری سنگھ دِنکر اپنی کتاب "سنسکرتی کے چار ادھیائے" میں لکھتے ہیں۔ "اپنشد ویدوں کے بعد لکھے گئے یا ساتھ ہی، اس بات پر بھی اختلاف رائے ہے۔ اندازہ یہی ہے کہ اپنشد بھی پہلے زبانی ہی تھے اور بعد کو انہیں قلم بند کیا گیا۔ (صفحہ ۱۲۳۔۱۲۲)۔ دِنکر جی نے یہ بات، کیتھ سانڈرس کے حوالہ سے کہی ہے۔

کیتھ نے اپنشدوں کا زمانہ تصنیف ۹۰۰ سے ۷۰۰ سال قبل مسیح تک مانا ہے۔ واضح رہے کہ کچھ اپنشد ویدک سنہتاؤں کے حصے ہیں۔ جیسے "ایشاواسیو پنشد" شکل یجروید کا آخری یعنی ۴۰ واں باب ہے۔ چھاندوگیہ اپنشد، سام وید کے ایک برہمن کا حصہ ہے۔ اور "برہد آرنیک" شت پتھ براہمن کا ایک حصہ ہے۔ حقیقت میں اپنشد ویدوں کے ارتقاء کی کڑی ہیں۔

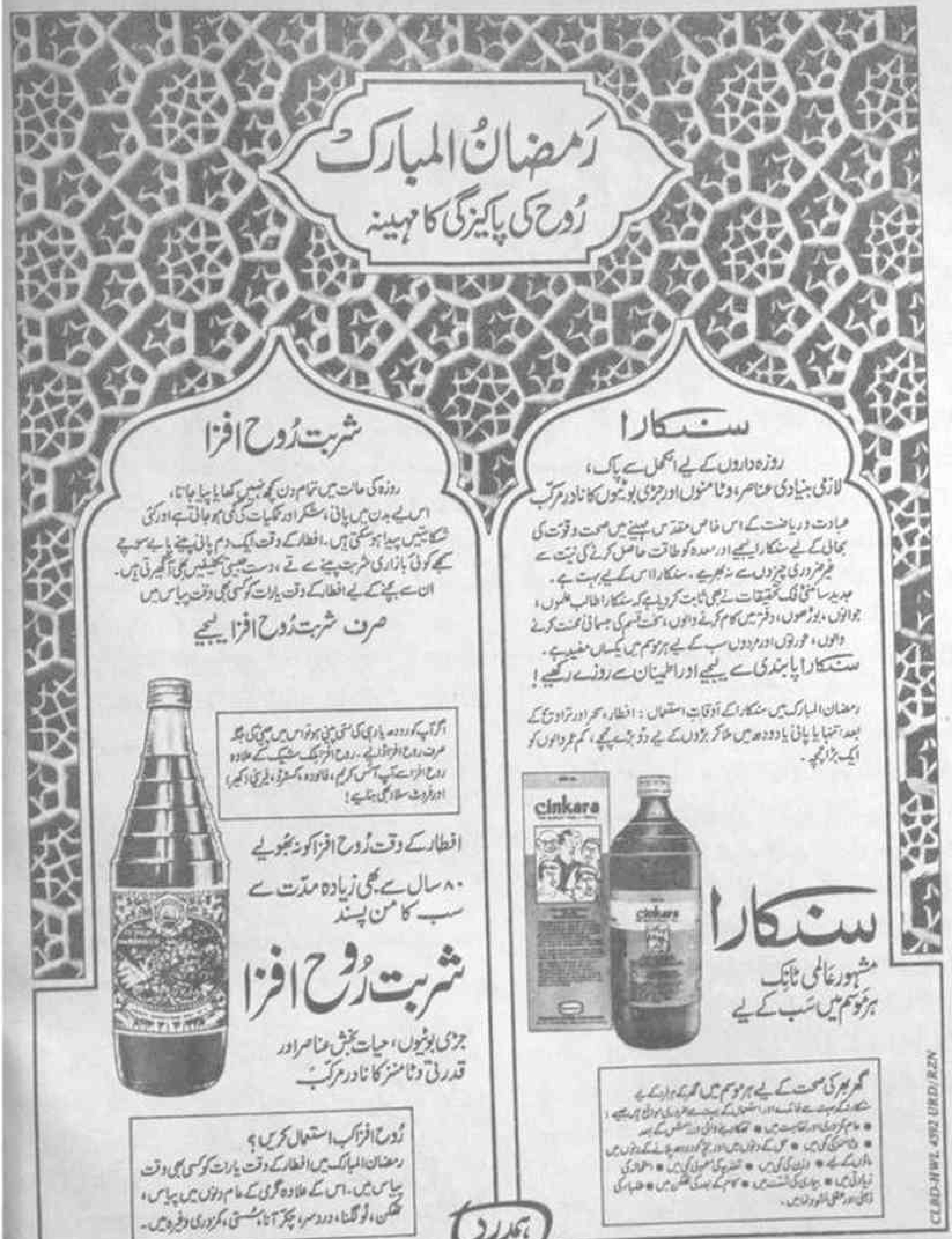
رمضان المبارک
رُوح کی پاکیزگی کا مہینہ
شربت رُوح افزا
روزہ کی حالت میں تمام دن کچھ نہیں کھایا پیا جاتا،
اس لیے بدن میں پانی، شکر اور نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے اور کئی
شکایتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ افطار کے وقت ایک دم پانی پینے یا بے سوچے
سمجھے کوئی بازاری شربت پینے سے تو دست جیسی تکلیفیں بھی آ گھیرتی ہیں۔
ان سے بچنے کے لیے افطار کے وقت یا رات کو کسی بھی وقت پیاس میں
صرف شربت رُوح افزا پیجیے
اگر آپ کو دودھ یا دہی کی لسی پتلی ہو تو اس میں چینی کی جگہ
صرف روح افزا ملا لیجیے۔ روح افزا سے مشروب کے علاوہ
روح افزا سے آپ آئس کریم، فالودہ، کسٹرڈ، فیرنی (کھیر)
اور فروٹ سلاد بھی بنا سکتے ہیں!
افطار کے وقت رُوح افزا کو نہ بھولیے
۸۰ سال سے بھی زیادہ مدت سے
سب کا من پسند
شربت رُوح افزا
جڑی بوٹیوں، حیات بخش عناصر اور
قدرتی وٹامنز کا نادر مرکب
رُوح افزا کب استعمال کریں؟
رمضان المبارک میں افطار کے وقت یا رات کو کسی بھی وقت
پیاس میں۔ اس کے علاوہ گرمی کے عام دنوں میں پیاس،
تھکن، لُو لگنا، درد سر، چکر آنا، سستی، کمزوری وغیرہ میں۔
سنکارا
روزہ داروں کے لیے الکحل سے پاک،
لازمی بنیادی عناصر، وٹامنوں اور جڑی بوٹیوں کا نادر مرکب
عبادت و ریاضت کے اس خاص مقدس مہینے میں صحت و قوت کی
بحالی کے لیے سنکارا لیجیے اور معدہ کو طاقت حاصل کرنے کی نیت سے
غیر ضروری چیزوں سے نہ بھریے۔ سنکارا اس کے لیے بہت ہے۔
جدید سائنٹفک تحقیقات نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ سنکارا اطالب علموں،
جوانوں، بوڑھوں، دفتر میں کام کرنے والوں، سخت قسم کی جسمانی محنت کرنے
والوں، عورتوں اور مردوں سب کے لیے ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔
سنکارا پابندی سے پیجیے اور اطمینان سے روزے رکھیے!
رمضان المبارک میں سنکارا کے اوقات استعمال: افطار، سحر اور تراویح کے
بعد، تنہا یا پانی یا دودھ میں ملا کر بڑوں کے لیے دو چمچے، کم عمر والوں کو
ایک چمچہ۔
cinkara
سنکارا
مشہور عالمی ٹانک
ہر موسم میں سب کے لیے
گھر بھر کی صحت کے لیے ہر موسم میں
ہمدرد
CLBD-HWL 4592 URD/RZN

www.taemeernews.com

اپنشد کیوں بنے

رام دھاری سنگھ دنکر نے اپنی کتاب (صفحہ ۱۲۰) میں لکھا ہے کہ "ویدک ہندوستانی یگوں سے بہت لگاؤ رکھتے تھے۔ ان کی زندگی سراپا یگ تھی۔ وہ بارش کے لئے یگیہ کرتے تھے۔ وبائی امراض سے بچنے کے لئے یگیہ کرتے تھے۔ دشمنوں پر فتح حاصل کرنے کے لئے یگیہ کرتے تھے۔ جانوروں کی صحت کے لئے یگیہ کرتے تھے۔ اور "پرلوک" (آخرت) کی کامیابی کے لئے یگ کرتے تھے۔ زندگی میں یگوں کے اس پھیلاؤ کے سبب اس وقت کے ہندوستانی سماج میں پروہتوں اور براہمنوں کی اہمیت بہت بڑھ گئی تھی اور یگوں کے اہتمام کو متعین کرنے کے لئے جو کتابیں لکھی گئیں ان کا نام ہی براہمن پڑ گیا۔

"جیسا کہ اس بیان سے سمجھا جا سکتا ہے ویدک ہندوستانیوں کے یگیہ کا مقصد دنیاوی سکھوں کا اضافہ کرنا تھا اور ایسا ہی سکھ وہ جنت میں بھی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی یگوں میں جانوروں کی قربانی کا بھی بہت رواج تھا۔ ان ساری باتوں کی وجہ سے یگیہ بہت ہی رسمی (स्थूल) کام سمجھا جانے لگا۔ کرم کانڈ رشیوں کو یہ بات کھٹکنے لگی۔ وہ یہ سوچنے لگے کہ مذہب کی جامد شکل بدل دینی چاہئے۔ اور انسان کو اس سے اوپر اٹھ کر کسی مذہب کی تلاش کرنی چاہئے۔ یہی تلاش اپنشدوں کی شکل میں سامنے آئی"

کہا جاتا ہے کہ آغاز میں چھتریوں نے اپنشد تیار کئے تھے۔

موضوع اور اہمیت

اپنشد میں علم، عبادت اور ریاضت کا تفصیلی بیان ملتا ہے۔ اپنشدوں میں دو طرح کے علوم کا ذکر ہے۔ (۱) پرا (परा) اور (۲) اپرا (अपरा)

"پرا":- علم "برہم ودھیا" (خدائی علم) ہے۔ جس کا اپنشدوں میں تفصیلی بیان آیا ہے۔ برہم ودھیا کے تحت 'روح' 'خدا' 'عالم' 'بندھن' 'موکش (نجات) اور نجات کے ذرائع وغیرہ آتے ہیں۔ اور "اپرا" علم کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "لوک یاترا" (دنیاوی زندگی) کے لئے ضروری ہے۔

"اپرا":- علم کے تحت سارے دنیاوی علوم آجاتے ہیں۔ زیادہ تر اپنشدوں میں "اپرا" اور "پرا" علوم کو حکایات کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے۔ تاکہ انہیں آسانی سے سمجھا جا سکے۔ اس طرح تمام فلسفے اور گتھیاں آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہیں۔ اس کی زبان بھی سلیس ہے۔

انہیں وجوہات کے سبب اپنشدوں کی اہمیت کچھ زیادہ ہی رہی ہے۔

دارا شکوہ نے اپنشدوں کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے کچھ اپنشدوں کا فارسی زبان میں ترجمہ بھی کروایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ منصور، سرمد، فیضی اور بادشاہ بھی اپنشد کو پسند کرتے تھے۔ یورپ کے اکثر دانشوروں نے ویدوں کی بہ نسبت اپنشدوں کو ترجیح دی ہے۔ میکس مولر (MaxMullar) کہتے ہیں کہ:

"اپنشد ویدانت فلسفے کے اصل ماخذ ہیں۔ یہ ایسے مقالے ہیں جن میں انسانیت کا جذبہ انتہا کو پہنچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔"

جرمن فلسفی شوپن ہار اور گولڈ اسٹیکر وغیرہ نے بھی اپنشدوں کی تعریف کی ہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن اپنشدوں کے مطالعہ پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:-

"ہم ہندوستانی اگر اپنے قومی وجود اور شکل کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے اپنشدوں کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔"

اپنشد کی قسمیں

جرمن عالم ڈائے سن (डायसन) نے سہولت کے لحاظ سے انہیں چار قسموں میں بانٹا ہے

۱۔ قدیم نثری اپنشد:- یہ بہت ہی قدیم ہیں اور نثر میں ہیں۔ ان میں چھاندا گیوپنشد۔ کوشی اپنشد۔ کونپشد۔ برہدراجیہ کوپنشد اور تیترو پنشد وغیرہ آتے ہیں۔

۲۔ قدیم منظوم اپنشد:- یہ بھی بہت قدیم ہیں، اور نظم میں ہیں۔ ایشوپنشد۔ کٹھوپنشد۔ شوتا شوتر و جنشد اور مہانارائن اپنشد (महानारायण) وغیرہ اس قسم میں آتی ہیں۔

۳۔ پرورتی نثری اپنشد:- یہ بعد میں لکھی گئی اپنشد ہیں۔ اس میں میترائنی (मैत्रायणि) یوپنشد، پرشنوپنشد۔ مانڈوکیوپنشد وغیرہ آتے ہیں۔

۴۔ تانترک اپنشد یا اتھرون اپنشد (आथर्वण)۔ اس میں اتھروید کی اپنشدیں اور دوسری تمام فرقوں کی اپنشدیں آجاتی ہیں۔ وشنو، شیو، شاکت اور یوگ اپنشدیں اس کے تحت رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنشدوں کی دو ہی قسم مانتے ہیں۔ (۱) قدیم (۲) پرورتی (بعد کی)

رگ وید سے متعلق تین اہم اپنشد

سب سے پہلے ہم رگ وید کے اپنشدوں پر ایک نظر ڈالیں گے۔ رگ وید پر مبنی تین اپنشد ہیں۔

۱۔ ایتریئے اپنشد:- رگ وید کے ایتریئے آرنیک کے دوسرے حصہ کے چوتھے، پانچویں اور چھٹے ابواب کو "ایتریئے اپنشد" کہا جاتا ہے۔ ان میں برہم ودھیا (پرا) بیان زیادہ ہے۔ اس کے پہلے باب میں کائنات کی تعمیر، دوسرے میں مخلوق کی پیدائش اور تیسرے میں "پربرہم" پر گفتگو کی گئی ہے۔

۲۔ کوشتکی اپنشد:- یہ بھی رگ وید کے کوشکی یا شانکھاین آرنیک سے متعلق اپنشد ہے۔ اسی آرنیک کتاب کے تیسرے چھٹے باب کا نام کوشکی اپنشد ہے۔ اس کے پہلے باب میں چتر گار گیانی (गार्ग्याणि) نام کے ایک چھتری راجہ نے "آرالک آرونی" نام کے ایک برہمن کو پرلوک (آخرت) کے بارے میں نصیحت کی ہے۔ دوسرے باب میں مہا پران یعنی پربرہما کا اور باپ، بیٹے کے تعلقات پر تفصیلی گفتگو ہے۔ تیسرے میں اندر نے کاشی راج دیوداس کو زندگی اور علم کے بارے میں بتایا ہے۔ چوتھے باب میں "اجات شترو" نے بالاکی نام کے برہمن کو آخرت کی نصیحت کی ہے۔

۳۔ وشکل منتروپنشد

یہ رگ وید کے "وشکل" شاخ کی اپنشد ہے۔

یجروید سے متعلق کچھ اہم اپنشد

یجروید سے متعلق اپنشدوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(الف) شکل یجروید کی اپنشدیں

(ب) کرشن یجروید کی اپنشدیں۔

(الف) شکل یجروید کے تحت دو اپنشدیں ہیں:-

۱۔ ایشیا واشیوپنشد (ईशावास्योपनिषद **)**

www.taemeernews.com

یہ دو طرح کے ہیں۔ شُکل یجروید کی
مادھیاندِن شاخ اور کانو شاخ کے سنتاؤں کے آخری باب کو یہ نام دیئے گئے ہیں اور ان کو اپنی شاخ کے نام کے ساتھ ہی پکارا جاتا ہے۔ ان دونوں ہی شاکھاؤں کی اپنشدوں میں کافی یکسانیت ہے۔ اسی کو سب سے پہلا اپنشد مانا جاتا ہے۔ اس میں کل ۱۸ منتر ہیں جس میں (निष्काम कर्म) نتیجہ سے بے پرواہ ہو کر عمل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے کچھ یکساں منتر مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا منتر

ॐ पूर्णमद: पूर्णमिदं पूर्णात्पूर्णमुदच्यते ।
पूर्णस्य पूर्णमादाय पूर्णमिवावशिष्यते ।।
ॐ शान्ति: शान्ति: शान्ति: ।

( ) اوم 'وہ (پَرَبرہم) کامل ہے اور یہ (کاریہ برہم) بھی کامل ہے۔ کیونکہ کامل سے کامل ہی کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور (قیامت (प्रलय) کے وقت میں) کامل کا کمال لے کر کامل (پَرَبرہم) ہی بچ رہتا ہے' تین طرح کا شاپ (عذاب) ختم ہو۔

باقی منتروں کا ترجمہ بغیر متن کے نیچے دیا جا رہا ہے۔

دوسرا منتر

اس عالم میں جو کچھ متحرک اور غیر متحرک دنیا ہے وہ سب خدا کے ذریعہ ہی محیط ہے۔ انہیں کے لئے قربانی کے جذبے سے تو اپنے فرائض کو انجام دے۔ کسی کے مال و دولت کی خواہش نہ کر۔

تیسرا منتر

وہ (असुर) نیچ لوگ سے تعلق رکھنے والی پیدائش (لوک) 'ان دیکھی ہوئی جاہلیت سے چھائی ہوئی ہے۔ جو کوئی بھی آتما کے ساتھ زیادتی کرنے والے ہیں اسے مرنے کے بعد وہ (نیچ پیدائش) حاصل ہوتا ہے۔

چھٹا منتر

جو آدمی سارے "بھوتوں" (جسمانی اعمال) کو آتما میں ہی دیکھتا ہے اور سارے بھوتوں میں بھی آتما کو ہی دیکھتا ہے۔ وہ اس کی وجہ سے ہی کسی سے نفرت نہیں کرتا۔

ساتواں منتر

جس وقت عالم کے لئے سب بھوت (اعمال) آتما ہی ہو گئے (یعنی خواہش کے مطابق ہو گئے) اس وقت وحدت دیکھنے والے اس عالم کو کیا غم اور کیا رغبت ہو سکتی ہے؟

نواں منتر (علم اور عبادت کے بارے میں)

جو جاہلیت کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں وہ گہری تاریکی میں داخل ہوتے ہیں۔ اور جو علم میں (عبادت) ہی میں مشغول (رم جاتے ہیں) رہتے ہیں وہ گویا اس سے بھی زیادہ تاریکی میں داخل ہوتے ہیں۔

۲۔ **برہد ارنیک اپنشد**:۔ یہ ضخیم ہے۔ یہ شکل یجروید کے کانوی شاخ کے "واجسنیئی" (बृहदारण्यक) "برہمن" سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں چھ ابواب ہیں۔ جن میں کائنات کا بیان زندگی کی افضلیت 'گارگ اور راجہ اجات شترو میں گفتگو 'میتریئی کو "یاگ ونگ" کالا ہوتی فلسفیانہ پیغام ملنا 'جنگ کا علم حقیقی (तत्व ज्ञान) حاصل کرنا' اور اصول اور آخرت (پرلوک) سے متعلق باتیں آئی ہیں۔

(ب) کرشن یجروید سے متعلق پانچ خاص اُپنشد میں اس طرح ہیں۔

۱۔ **تیتریوپنشد**:۔ یہ کرشن یجروید کی تیترے شاخ "تیترے آرنیک" حصہ ہے۔ اس میں دس ابواب ہیں۔ ان میں سے ساتویں سے لے کر نویں ابواب کو ہی تیترے اپنشد کہتے ہیں

۲۔ **کٹھوپنشد**:۔ یہ سب سے زیادہ مشہور اُپنشد ہے۔ یہ کرشن یجروید کی "کٹھ" شاخ کے تحت آتا ہے۔ اس میں دو ابواب اور ہر باب میں تین تین ضمنی ابواب ہیں۔ اس میں اُدّالک رشی کے بیٹے نچکیتا کا یَم (موت کا دیوتا) کے ساتھ گفتگو ہے۔ اس میں حقیقی دان' "آتما' پرماتما' موت وغیرہ پر غور کر کے پرماتما کے پوشیدہ عناصر کا بیان کیا گیا ہے۔ نچکیتا اور یم کی گفتگو کی خاص خاص باتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

نچکیتا۔ اے موت! آپ جنت تک پہنچنے کے ذرائع:۔ "آگ" کو جانتے ہیں چنانچہ مجھ 'مرید' سے اس کا تذکرہ کیجئے۔ جس کے ذریعہ سورگ (جنت) کو حاصل ہوئے انسان دائمی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ دوسرے وَرْ میں یہی مانگتا ہوں۔

یَم (اصل آگ لفظ آیا ہے جو یم کے لئے استعمال ہوا ہے):۔ اے نچکیتا! میں اس جنت کی آگ کو اچھی طرح جاننے والا ہوں اور تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو اسے مجھ سے اچھی طرح سمجھ لے۔ اسے تو ابدی (अनंत) دنیا کا حاصل کرانے والا' اس کی بنیاد اور علم کی اصل (گوہا) میں موجود جان"۔

تب یم راج (موت کے بعد جزا و سزا دینے والا جسے دھرم راج بھی کہتے ہیں) نے مختلف "لوکوں" کے بنیادی اسباب 'اس آگ کے اور اس کے منتخب کرنے میں جیسی اور جتنی اینٹیں ہوتی ہیں اور جس طرح اس کا انتخاب کیا جاتا ہے ان سب کے بارے میں نچکیتا کو بتا دیا۔ اور اس نچکیتا نے بھی جیسا اس سے کہا گیا تھا وہ سب سنا دیا۔ اس سے خوش ہو کر موت پھر بولا۔

"اب میں تجھے ایک وَرْ اور بھی دیتا ہوں۔ یہ آگ تیرے ہی نام سے مقبول ہو گی اور تو اس مختلف شکل والی مالا کو قبول کر۔"

یم راج پھر عمل کی تعریف کرتے ہیں------ "ترنا چیکیت" (علم' مطالعہ' عمل) آگ کو تین بار چن لینے والا انسان (ماں' باپ اور استاد) ان تینوں سے روابط قائم کر کے پیدائش اور موت کو پار کر جاتا ہے۔ اور برہم سے پیدا ہوئے علم اور تسبیح کے قابل دیوتا کو جان کر اور اسے محسوس کر انتہائی سکون کو حاصل کر لیتا ہے۔ "پھر نچکیتا "تیری نا چیکیت" آگ کو چن لیتا ہو۔ اور مرنے کے قبل ہی موت کے بندھنوں (پھندوں) کو کاٹ کر غم سے پار ہو کر جنت میں خوشی حاصل کر لیتا ہے۔

نچکیتا۔ "مرے ہوئے انسانوں کے بارے میں شبہ ہے کہ کوئی تو کہتا ہے کہ رہتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ نہیں رہتا؟ آپ کے شاگرد کی حیثیت سے میں اسے جان سکوں یہ میرے مطالبہ (ور) میں سے تیسرا مطالبہ ہے۔"

یم راج۔ زمانہ قدیم میں اس بارے میں دیوتاؤں کو بھی شک تھا۔ کیونکہ یہ باریک بات آسانی سے سمجھی نہیں جا سکتی ہے۔ اے نچکیتا! تو دوسرا ور مانگ لے اور مجھے نہ روک۔ تو مجھ سے یہ مطالبہ (ور) چھوڑ دے۔"

www.taemeernews.com

نچیکیتا۔ "اے موت! اس بارے میں یقیناً دیوتاؤں کو شبہ ہوا تھا۔ اور اسے آپ بھی آسانی سے جاننے لائق نہیں بتلاتے۔ (اسی سے وہ مجھے اور بھی زیادہ مقصود ہے۔) اور اس دھرم کا رہنما بھی آپ کی طرح کوئی دوسرا نہیں مل سکتا۔ اور نہ اس کی طرح کوئی دوسرا ور (بر) ہی ہے۔"

یم راج ٹال مٹول کرتے ہیں۔ وہ اسے لالچ دیتے ہیں کہتے ہیں۔

یم راج نے۔ "اے نچیکیتا! تو سو سال کی عمر والے بیٹے۔ پوتے بہت سے مویشی۔ ہاتھی۔ سونا اور گھوڑے مانگ لے۔ وسیع زمین مانگ لے۔ اور خود بھی جتنے سال جینا چاہتا ہو۔ زندہ رہ۔"

یم راج آگے کہتا ہے۔

"اسی طرح اگر تو کوئی اور ور (مطالبہ) سمجھتا ہو تو اسے یا مال و دولت اور دائمی دولت مانگ لے۔ اے نچیکیتا! اس وسیع خطہ ارض میں تجھے ترقی ملے۔ میں تیری خواہشوں کی تکمیل کئے دیتا ہوں۔ اس دنیا میں جو جو بھوگ (آسائش یعنی مال پھل۔ اور اچھی چیزیں) میسر نہیں ہیں ان سبھوں کو تو آزادانہ مانگ لے۔ یہاں رتھ اور باجوں سمیت یہ عورتیں موجود ہیں۔ ایسی عورتیں انسان کو میسر نہیں ہو پاتیں۔ میرے ذریعہ دی گئی ان عورتوں سے خدمت لے۔ مگر اے نچیکیتا! تو موت کے متعلق سوال نہ پوچھ۔"

اس پر نچیکیتا ناراض ہو کر بولا۔

"اے یم راج! یہ آسائش کل رہیں گی یا نہیں۔۔۔ یہ اس طرح کی ہیں کہ سارے حواس کی دھار کو کند کر دیتی ہیں۔ یہ زندگی بھی بہت تھوڑی ہی ہے۔ آپ کے رتھ وغیرہ اور ناچ گانے وغیرہ آپ کے ہی پاس رہیں۔ (ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے)"

نچیکیتا نے آگے کہا۔

"انسان کو دولت سے راضی نہیں کیا جا سکتا۔ اب اگر ہم نے آپ کو دیکھ لیا ہے تو دولت تو ہم حاصل کر ہی لیں گے جب تک آپ حکومت کریں گے ہم زندہ رہیں گے لیکن ہمارا۔ ور (مطالبہ) تو وہی ہے۔"

اس طرح شاگرد کی آزمائش کرکے اور قابلیت دیکھ کر یم راج نے کہا:

علم (श्रेय) اور ہے اور بے علمی (प्रेय) اور ہی ہے۔ وہ دونوں مختلف مقاصد کے ہوتے ہوئے بھی انسان کو باندھتے ہیں۔ دونوں میں سے علم قبول کرنے والے اچھے ہوتے ہیں اور جو بے علمی قبول کرتا ہے وہ (पुरुषार्थ) "روحانی طاقت" کھو دیتا ہے۔

یم راج نے آگے کہا:

"جو اس دنیا کے اہل (पात्र) ہیں وہ ایسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جاہلیت کے اندر رہنے والے "اپنے آپ بڑے عقلمند بنے ہوئے اور اپنے کو پنڈت ماننے والے بے وقوف انسان۔ اندھے پن سے ہی لے جائے جاتے ہوئے" اندھے کی طرح بد عملی کی خواہش رکھتے ہوئے بھٹکتے رہتے ہیں۔ بے وقوفی کی وجہ سے دولت کے لالچ میں پھنسے ہوئے ہیں اور "پرماد" (دنیاوی چیزوں میں پھنسے) کرنے والے اس بے وقوف کو پرلوک کا راستہ نہیں سوجھتا۔ یہ لوک ہے "پرلوک" نہیں ہے۔۔۔ ایسا ماننے والا انسان بار بار میرے قابو میں آتا ہے۔"

اس اپنشد میں لوگوں کو جگایا گیا ہے۔ کہا گیا

"اٹھو۔ جاگو اور افضل انسانوں کے قریب جاکر علم حاصل کرو۔ جس طرح چاقو کی دھار تیز اور درست ہوتی ہے۔ دانشور لوگ اس راہ کو ویسی ہی مصیبت زدہ بتلاتے ہیں۔"

۳۔ **مہانارائن اپنشد:۔** یہ اپنشد "تیترے ارنیک" کا دسواں ضمنی باب ہے۔ اس میں غسل۔ ہوم اور "آچمن" (خاص طرح کی رسم) وغیرہ کا بیان ہے۔ اس میں نارائن، درگا، مہادیو، گرو ڈ وغیرہ الفاظ ملتے ہیں۔

۴۔ **میتر انیو اپنشد:۔** اس اپنشد میں نثر اور نظم دونوں ہیں۔ اس میں سانکھیہ درشن کے عناصر بھی ملتے ہیں۔

شیوتاشوترو پنشد:۔ اس اپنشد میں شیو، سانکھیہ اور یوگ کے فلسفوں کو بیان کیا گیا ہے۔

سام وید سے متعلق دو خاص اپنشد

۱۔ **چھاندوگیہ اپنشد:۔** یہ سام وید کی "کوتھم شاخ" سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ اپنشد ضخیم ہے۔ اس میں آٹھ ابواب ہیں۔ اس میں "ادویت واد" (अद्वैतवाद) کا بنیادی جملہ "یہ سب کچھ برہم ہے" کا اعلان کیا گیا ہے (۱:۱۴:۳)

روح کے حصول کا عملی طریقہ بھی اس میں بتایا گیا ہے۔ کئی پہلوؤں سے اس اپنشد کی اپنی اہمیت ہے۔

۲۔ **کین اپنشد:۔** یہ اپنشد سام وید کے جیمنی شاخ کے "برہمن گرنتھ" کا نواں باب ہے۔ اسے برہمن اپنشد بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں خاص طور پر "برہم تتو" (یا پرا) کا تفصیلی بیان ہے۔

اتھروید سے متعلق تین اہم اپنشد

اتھروید کی اپنشدوں میں پرشنو پنشد، منڈک اپنشد اور مانڈوک اپنشد خاص ہیں۔

۱۔ **پرشنو پنشد:۔** یہ اتھروید کے "پپلاد شاخ" سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں پپلاد رشی نے سوکیشا وغیرہ چھ رشیوں کے چھ سوالوں کا جواب دیا ہے جو کہ "برہم ودیا" کے بارے میں ہیں۔

۲۔ **منڈک اپنشد:۔** یہ شونک شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ تین حصوں (منڈک) میں ہے۔ ہر منڈک کے دو دو مزید حصے ہیں۔ اس میں کائنات کی پیدائش اور "برہم تتو" پر غور کیا گیا ہے۔

۳۔ **مانڈوک اپنشد:۔** اس کا بھی تعلق شونک شاخ سے ہے۔ اس میں کل بارہ منتر ہیں۔ اس میں "اوم" لفظ کے مشتقات کا لافانی بیان ہے۔

الو اپنشد

اس کی خاص باتیں اس طرح ہیں۔"

हरि ॐ वरूण न दिव्यानुदान इलल्ले मित्र ही अस्मललां इलल्ले मित्रा वरूणा। द्रव्यानि धत्ते इलल्ले वरूणो राजा पुनर्दुः । यह यामि मित्रो इल्लां इलल्ले इल्लां वरूण मित्रा ताजकाम:।।। हुं होतारमिन्द्रो होता इन्द्रो रामा

عطر مجموعہ ۹۸
(رجسٹرڈ)
A WONDERFUL PERFUME !
ATTAR 98 MAJMUA
HAMI & CO., BOMBAY-2
98 MAJMUA
HAMI & CO
دیرپا اور
فرحت بخش خوشبو کیلئے
حامی اینڈ کمپنی کے
عطریات
THE ORIGINAL & BEST
98 MAJMUA
HAMI & CO
JUMA MASJID
(رجسٹرڈ)
دیگر
تفصیلات
اور ایکسپورٹ کے لئے
اس پتہ پر لکھیں
حامی اینڈ کمپنی پرفیومرس جامع مسجد بمبئی ۲
(الہند)

हासुमिन्द्रा । अल्लो ज्येष्टं श्रेष्टं परमं पूर्ण ब्रह्मण अल्लाम ।2। हां अल्लो रसूल महंमद रकवरस्य अल्लो अल्लां आदलाबुमेककं अलाबुकं निखातकम् ।3।

س دیوتا کا نام اللہ ہے۔ وہ ایک ہے متر اور ورون وغیرہ اس کے نات ہیں۔ یقیناً "اللہ ورون" ہے جو تمام کائنات کا بادشاہ ہے۔ دوستو! اس اللہ کو نا معبود سمجھو۔ وہ ورون ہے اور ایک دوست کی طرح تمام لوگوں کے کام سنوارتا ہے۔ وہ اندر ہے "عظیم الشان اندر۔ اللہ سب سے بڑا سب سے بہتر سب سے زیادہ مل اور سب سے زیادہ مقدس ہے۔ محمد رسول اللہ "اللہ کے عظیم ترین رسول ں۔ اللہ اول اور آخر رب العالمین۔ تمام اچھے کام اللہ کے لئے ہی ہیں۔ در حقیقت اللہ ہی نے یہ سورج۔ چاند۔ اور سیارے پیدا کئے ہیں۔"

ی اپنشد میں آگے کہا گیا۔

"اللہ نے سب رشی بھیجے اور چاند، سورج اور سیاروں کو پیدا کیا۔ اسی نے تمام رشی بھیجے اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ اللہ نے ارض و مکان کو ظاہر کیا۔ اللہ عظیم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے پجاری! کہہ دے۔ لا الہ الا اللہ۔ اللہ ازل سے ہے۔ وہ رب العالمین ہے۔ وہ تمام برائیوں اور مصیبتوں کا دور کرنے والا ہے۔ ور رسول اللہ ہیں۔ جو اس عالم کا رب ہے۔ پس اعلان کرو۔ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اپنشدوں میں مختلف باتیں

(الف) توحید:۔

اپنشدوں میں مورتی پوجا کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے برعکس توحید کی باتیں جہاں تہاں ملتی ہیں۔ جیسے:۔

एकमेवाद्वितीयम् (وہ ایک ہی ہے۔ دو نہیں۔ (چھندوگیہ ۶:۲:۱)

(ب) ہمہ اوست:۔ جو ایک سب کو اپنے ماتحت رکھنے والا اور سارے جانداروں کی روح ہے۔ اپنے ایک روپ کو ہی تمام طرح کا کر لیتا ہے۔ اپنی عقل میں موجود اس آتم دیوتا کو جو دانا انسان دیکھتے ہیں۔ انھیں کو ہمیشہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (کٹھوپنشد)

(ج) تضادات:۔ اپنشدوں کی باتیں ایک دوسرے سے ٹکراتی بھی ہیں۔ وہ

کبھی برہم کو "نربکار (یعنی جو کام نہ کرے) کہتی ہے۔ کبھی کہتی ہے کہ اس نے ہی کائنات بنائی۔ وہ کبھی آتما اور پرماتما میں تمیز نہیں کرتی ہے اور کبھی کہتی ہے پرماتما خود مقتدر اعلیٰ ہے۔ اور آتما محدود ہے۔ پرماتما آنند اور خوشی کا خزانہ ہے آتما دکھوں سے پریشان ہے۔ پرماتما ایک ہے۔ آتما اور پرماتما الگ الگ ہے۔ اور دونوں الگ بھی ہیں اور نہیں بھی۔ یہ سب خیالات اس میں پائے جاتے ہیں۔

اثرات

ویدوں میں آتما' پرماتما' پنر جنم۔ اور کرم پھل وغیرہ کے بارے میں ابتدائی خیالات اور قیاس آرائیاں پائی جاتی تھیں۔ وہ اپنشدوں میں آکر کافی Develope ہو گئیں۔ یہاں نجات کے اصول طے کرنے میں بار بار زندگی کے دکھوں کا چرچہ کیا گیا۔ جس سے سماج میں ایک طرح کی ناامیدی پھیلنے لگی۔ اپنشد نے سنیاس اور ویراگ (رہبانیت) کے جذبے کو بھی ابھارا' جس کے نتیجے میں لوگ گھربار چھوڑ کر سنیاس اور ویراگ اختیار کرنے لگے۔ اپنشدوں نے ایسے سوالوں کو عوام کے سامنے رکھا جو علمی ہونے کے ساتھ ساتھ فلسفیانہ بھی تھے رام دھاری سنگھ دنکر جی کہتے ہیں:۔

"اپنشدوں نے انسانوں کو کرید کرید کر ایسے سوالوں کے حوالہ کر دیا جن کا آخری جواب اسے آج تک نہیں ملا۔"

The thirteen principal Upnishads
by Robert Ernest Hume
Oxfer University Press Delhi-(1984)

قدرتی لال تیل

نیا نام
پرانی پہچان

یہ تیل جوڑوں کے درد، چوٹ، موچ زخم، ورم اور جلنے کٹنے میں بے حد مفید ہے۔

نیشنل انڈسٹریز

لوہنگھنہ، ہزاری باغ (بہار)

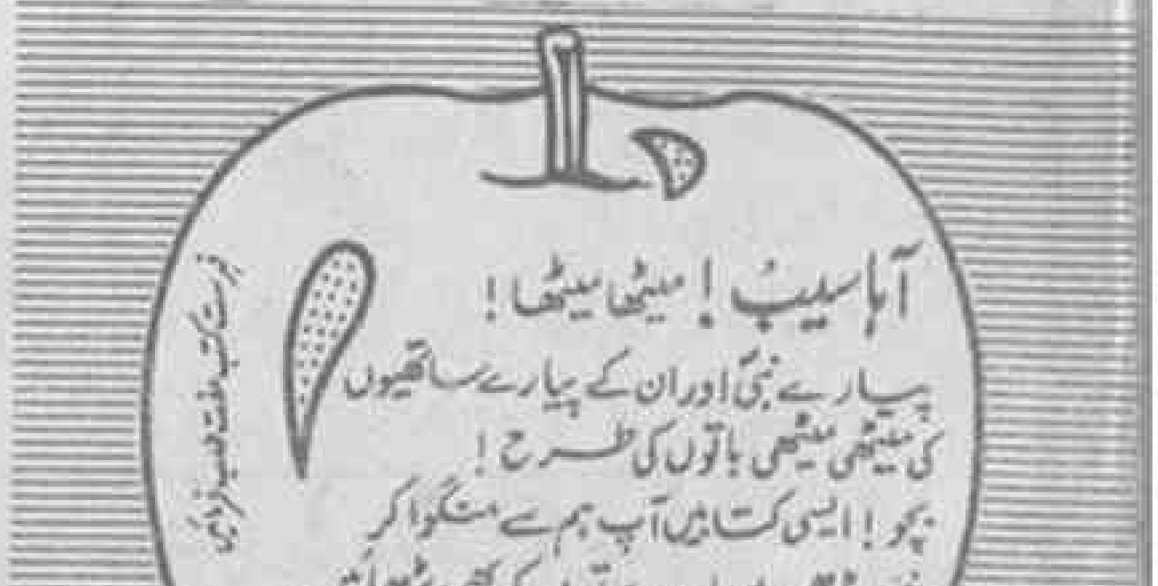

قرآن حکیم کے علم و حکمت و منبع ایمان اور سرچشمۂ یقین کے لیے

قرآنی تفاسیر کے ویڈیو اور آڈیو کیسٹس

عالمی شہرت کے حامل مفسر قرآن و مفکر اسلام ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے قرآنی دروس کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کے مکمل قرآن سیٹ اور مختلف عنوانات پر مثلاً • بیان القرآن سیریز • درس حدیث ، • حکمت و فلسفۂ قرآن • دعوت رجوع الی القرآن • حقیقت دین • سیرت النبی اور تاریخ اسلام ، • اسلامی نظام حیات • فرائض دینی اور اسلامی انقلاب • اسلام اور خواتین

علاوہ ازیں • مکمل قرآن کیسٹس تلاوت • قاری محمد علی شرف الدین یمنی ، اردو ترجمہ مولانا محمد سلیم الدین شمسی • تلاوت قاری محمد عبد العلیم حیدرآبادی ترجمہ تفہیم القرآن ۔

نیز دینی عنوانات پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے کتابچے اور تصنیفات بھی حاصل فرما سکتے ہیں ۔

فہرست اور تفصیلات کیلئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں

انجمن خدام القرآن انڈیا

Anjuman Khuddam-ul-Quran
(INDIA)

۴-۱-۴۴۴ سکنڈ فلور بنک اسٹریٹ حیدرآباد ۱

4-1-444, 2nd Floor Bank Street,
HYDERABAD-500 001 Phone : 42127

www.taemeernews.com

پُران ــــ ایک تعارف

محمد احمد

شت پتھ براہمن (۶-۱۰-۶-۱۳) اور برہد آرنیک اپنشد (۱۰-۴-۲) میں لکھا ہے کہ جیسے جلتی ہوئی گیلی لکڑی میں سے دھواں نکلتا رہتا ہے ویسے ہی "مہابھوت" (خدا) کے سانس سے رگ وید سام وید' واتھروید' تواریخ پران (पुराण) اپنشد اشلوک' سوتر کلچر حسنی کلچر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب اس کے نکلے ہوئے سانس ہیں۔ لیکن وید سے متعلق ادب میں جن پرانوں کا تذکرہ ہے' وہ آج کل کے مہاپران نہیں ہیں' وہ پران دستیاب نہیں ہیں۔

پران کو اتہاس پران (تاریخ پران) بھی کہتے ہیں۔ پران کے لفظی معنی پرانا ہوتے ہیں۔ اس لئے پرانی حکایات کو پران کہتے ہیں۔ساین نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ پران وہ ہیں جو تخلیق عالم کے ابتدائی حالات کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

چھاندو گیو پنشد (۳-۱-۷) میں کہا گیا ہے کہ اتہاس پران' پانچواں وید ہے۔ حالانکہ مہرشی دیانند سرسوتی کے نزدیک اتہاس پران سے مراد براہمن بھاگ میں تحریر شدہ کہانیوں سے ہے۔

ویسے پرانوں کی پانچ علامتیں بتائی گئی ہیں۔

(۱) سرگ یا کائنات کی سائنس
(۲) پرتی سرگ یا کائنات کی توسیع توازن اور دوبارہ تخلیق
(۳) تخلیق (کائنات) کا قدیم شجرہ
(۴) (मन्वन्तर) یعنی کس کس منو کا زمانہ کب رہا اور اس زمانے میں کون سے واقعات ہوئے۔
(۵) (वंशानुचरित) یعنی مشہور خاندانوں ــــــــ مثلاً سوریہ ونشی اور چندر ونشی وغیرہ راجاؤں کا بیان۔

جن کتابوں میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں انہیں ہی پران کہا جاتا ہے یعنی دوسرے الفاظ میں یہی پانچ مضامین خاص طور سے پرانوں میں آئے ہیں۔

پُرانوں کی تعداد

پستک محل سے چھپی کتاب "وشو پر سدھ دھرم مت اور سمپردائے" میں چار طرح کے پران بتائے گئے ہیں۔

(۱) مہاپران
(۲) پران
(۳) آتی پران
(۴) اُپ پران

ان میں سے ہر پران کی قسمیں اٹھارہ ہیں۔ اس طرح کل ۷۲ پران ہوئے۔ عام طور سے اٹھارہ مہاپرانوں کو ہی پران کہا جاتا ہے اور انہیں کی اہمیت زیادہ ہے اور منظوری بھی انہیں کو دی جاتی ہے۔ ان پرانوں کی فہرست یوں ہے۔

(۱) برہم پران
(۲) پدم پران
(۳) وشنو پران
(۴) شیو پران
(۵) شریمد بھگوت پران
(۶) نارد پران
(۷) مارکنڈے پران
(۸) اگنی پران
(۹) بھوشیہ پران
(۱۰) برہم ویورت پران
(۱۱) رلنگ پران
(۱۲) وراہ پران
(۱۳) اسکند پران
(۱۴) وامن پران
(۱۵) کورم پران
(۱۶) متسیہ پران
(۱۷) گروڑ پران
(۱۸) برہمانڈ پران

پُرانوں کے مصنف اور تصنیف کا دور

آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ قدیم پرانوں کا مصنف کون تھا۔ منو سنہتا' آشولاین گرہستھ سوتر اور مہابھارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانوں کی کئی کتابیں تھیں۔ سب کے مجموعے کا نام بعد میں پران ہوا۔ پران' براہمن صحیفوں' کی ترقی یافتہ شکل ہیں۔ براہمنوں کی کتھا پران تفصیل کے ساتھ پرانوں میں آ گئے ہیں۔ اس میں عوام میں پھیلی ہوئی کہانیاں بھی شامل ہیں۔

پران سنہتا (مجموعہ) کو کہا جاتا ہے وید ویاس نے تیار کیا۔ ایسا مانا جا رہا ہے کہ انہوں نے لوم ہرشن (लोम हर्षण) نامی ایک شاگرد کو یہ مجموعہ سکھا دیا تھا۔ لوم ہرشن کے چھ شاگرد ہوئے اور ان کے بھی شاگرد ہوئے شاید اسی سلسلہ شاگردی نے اٹھارہ پران تیار کئے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وید ویاس کے پران کے مجموعہ کے اٹھارہ حصے رہے ہوں۔ جنہیں بنیاد مان کر انکے شاگردوں نے الگ الگ پران لکھے ہوں۔ پھر ان کے ضمیمے کے طور پر دوسرے پران وجود میں آئے ہوں۔

کچھ علماء یہ قیاس کرتے ہیں پرانوں کا اٹھارہ حصوں میں ہونا بھی کسی خاص چیز کی علامت ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ممکن ہے اس وقت اٹھارہ کی روایت چل پڑی ہو' کیونکہ مہابھارت میں بھی (18 पर्व) ۱۸ ابواب ہیں۔ گیتا میں بھی اٹھارہ'

www.taemeernews.com

مہابھارت کی جنگ بھی اٹھارہ دن ہوئی، فوج بھی اٹھارہ (کشنی अक्षौहिणी) تھی۔ بنیادی مذہبی کتب بھی اٹھارہ ہی مانی گئی ہیں۔

وشنو، برہمانڈ اور متسیہ وغیرہ پرانوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کی تخلیق کا بیان تمام پرانوں میں ایک ہی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سبھی پرانوں کی بنیاد ایک ہی ہے۔ پھر بھی ہر پران کا اپنا خاص مقصد ہے۔ مطالعہ سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مختلف پرانوں پر مختلف فرقوں کے اثرات ہیں۔ براہمن، شیو، وشنو، بھاگوت وغیرہ پرانوں کے نام ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاص فرقوں کی کتابیں ہیں، یہ کہنا مشکل ہے کہ ان پرانوں سے ہی فرقے وجود میں آئے یا پہلے سے ہی تھے یا بعد میں پنڈتوں نے اپنے فرقوں کے مطابق مہاپرانوں میں ترمیم واضافہ کیا۔ لیکن یہ تو متعین ہے کہ مختلف فرقوں نے اپنے اپنے پران بھی لکھے۔

شری سانولیا بہاری لال ورما کہتے ہیں کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ پرانک روایتی ادب جین اور بودھ دھرم کے پھیلنے کے بہت پہلے سے موجود تھا۔ کیونکہ بودھ اور جین کی کتابوں میں روایتی کہانیوں اور ناموں اور شیو وغیرہ دیوتاؤں کا ذکر ہے۔ مورخین کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ بودھ دھرم کے اثرات سے ویدک دھرم کو بہت دھکا لگا اور لوگ اپنے مذہب کی حفاظت کے لئے خبردار ہو گئے اور مذہبی حالات کے مطابق اپنے مذہب کی حفاظت کے لئے ہی ان بھگتی پرانوں کو مرتب کیا گیا۔ (وشو دھرم درشن صفحہ ۲۰۴)

ایسا کہا جاتا ہے کہ بودھ دھرم سے متعلق کتابوں کی تصنیف سے قبل ہی کچھ پران تیار ہو چکے تھے اور ضرورت کے مطابق گھٹتا دور تک بنتے رہے۔ بعد میں بھی کچھ پرانوں کے تصنیف ہونے کی بات کہی جاتی ہے۔ کچھ پرانوں میں نئی باتیں بھی داخل کی گئیں اور انہیں جدید بنایا گیا۔ عزت مآب ڈاکٹر ہرپرساد شاستری کا ماننا ہے کہ وشنو پران اور وامن پران کو چھوڑ کر باقی سارے پرانوں کے کئی بار نئے ایڈیشن ہوئے، جس کے نتیجہ میں ان کی ہیئت بدل چکی ہے۔

شاستری جی نے پرانوں کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا حصہ

(विश्वकोषात्मक पुराण) انسائیکلوپیڈیا کی طرح کے پران:۔ اس میں گروڑ، اگنی اور نارد پران وغیرہ آتے ہیں۔

(الف) گروڑ پران:۔ یہ دو حصوں میں ہے اس میں دو سو ستاسی ابواب ہیں۔

متسیہ پران (मत्स्य) کے مطابق اس پران میں اٹھارہ ہزار اشلوک ہیں اور دیو اما تمیہ، شریمد بھاگوت، نارد پران اور برہم ویورت پران (ब्रहम वैवर्त) کے مطابق اس کے اشلوکوں کی تعداد انیس ہزار ہے۔

یہ پران ہندوؤں میں انتہائی مقبول ہے۔ خاص طور سے آخری (مرنے کے) رسومات کے بارے میں اس کے ایک حصہ کو باعث ثواب سمجھا جاتا ہے۔ اس میں (प्रेतकर्म) اصلا پریت کرم ہے۔ پریت سے مراد یہ ہے برا آدمی مرنے کے بعد پریت یعنی بد روح بھی بن جاتا ہے۔ پریت کا عمل مراد ہے) پریت کا قالب، یم کا لوک، یم کا عذاب (یم سے مراد موت کا دیوتا ہے) دوزخ اور طب وغیرہ کا بیان ہے۔

(ب) اگنی پران (अग्नि) :۔ اس پران کو تمام ہندوستانی علوم کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاتا ہے۔ اس میں ۳۸۳ ابواب ہیں۔ دوسرے پرانوں میں اس کے اشلوکوں کی تعداد پندرہ ہزار بتائی جاتی ہے لیکن حقیقت میں کچھ زیادہ ہی ہے۔ اس پران میں خاص طور سے اگنی کی فضیلت، ویدوں کے حصے، فلسفہ، رامائن، مہابھارت وغیرہ کا خلاصہ اور دیگر چیزیں بیان ہوئی ہیں۔

(پ) نارد پران:۔ اس کے دو حصے ہیں، جن میں کل ۲۰۷ ابواب ہیں۔ خود اس کے مطابق اس پران میں پچیس ہزار اشلوک ہونے چاہئے۔ پروفیسر ہزرا کو اس پران کی جو کاپی دستیاب ہوئی اس میں ۲۳ ہزار اشلوک تھے۔ یہ وشنو فرقے کا پران ہے۔ اس میں وشنو بھگتی، بھاگیرتھ او گنگا کی فضیلت، کچھ ورتوں، ورن، دھرم اور شرادھ وغیرہ کا بیان آیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ "اگر کوئی براہمن سخت مصیبت میں بھی بودھ مندر میں داخل ہوتا ہے تو وہ سیکڑوں بار کفارہ ادا کرنے کے بعد بھی اس گناہ سے نجات نہیں پاسکتا کیونکہ بودھ (पाखण्डी) "پاکھنڈی" اور ویدوں پر تنقید کرنے والے ہیں۔" (پہلا حصہ ۱۵واں باب اور ۵۰ تا ۵۲ اشلوک)

کہا جاتا ہے کہ یہ پران ۷۰۰ء سے ۱۰۰۰ء کے درمیان کسی دور میں تیار ہوا تھا۔

دوسرا حصہ

تیرتھ، ورت سے متعلق پران:۔ اس میں خصوصا پدم، اسکند اور بھوشیہ پران آتے ہیں ان تینوں میں اتنی بار نظر ثانی اور ترمیم واضافہ ہوا کہ اب ان کی ہیئت ہی بدل گئی ہے۔

(الف) پدم پران (पद्म) :۔ یہ وشنو فرقہ کا خاص پران ہے اس میں پانچ حصے ہیں:۔

(۱) سرشٹی کھنڈ
(۲) بھومی کھنڈ
(۳) سورگ کھنڈ
(۴) پاتال کھنڈ
(۵) اتر کھنڈ

وشنو پران کی فہرست کے مطابق "پدم پران" دوسرا پران ہے۔ زیادہ تر پران بتاتے ہیں کہ اس میں ۵۵ ہزار اشلوک ہیں صرف برہم، ویورت پران، اس میں ۵۹ ہزار اشلوک ہونے کی بات کرتا ہے۔ کچھ علماء اس میں ۵۵ ہزار اشلوک ہی مانتے ہیں۔

اس میں کائنات کی ابتداء، پہاڑ، دریا، جنت، قیامت کی علامتیں، رام کی کہانی، کرشن لیلا، شیولنگ پوجا کا طریقہ، موکش یعنی نجات کا علم وغیرہ کا تفصیلی بیان ہے۔

(ب) اسکند پران (स्कन्द) :۔ اس پران میں اتنی زیادہ ترمیم ہوئی ہے کہ اسکند (یعنی شیو کے بیٹے کا نام اسکند تھا ایک نام کارتکیے بھی ہے۔) کے بارے میں باتیں نہیں کے برابر رہ گئی ہیں۔ یہ ضخامت میں

www.taemeernews.com

سب سے زیادہ موٹی پران ہے۔ تاحال اس کے دو ایڈیشن ملتے ہیں۔ ایک میں اکیاسی ہزار اور دوسرے میں ایک لاکھ اشلوک ملتے ہیں۔ اس میں چھ (संहिताएं) مجموعہ ملتے ہیں (سوت سنہتا ۲۲-۲۰ کے مطابق) یا سے حصے (نارد پران کے مطابق) ہیں۔ اس پران میں شیو کی حقیقت کا خصوصی بیان ہے۔ دیگر باتیں بھی ہیں۔ آخری حصے میں برہم گیتا اور سوت گیتا بھی ہے۔ پوجا پاٹھ 'تیرتھ ورت اس پران کے خاص اجزاء ہیں۔

(پ) بھوشیہ پران:- (भविष्य) یہ شیو

فرقہ کا پران ہے۔ اس کا یہ نام اس لئے پڑا کہ اس میں مستقبل میں ہونے والے واقعات کا بیان ہے۔ اس میں مغل بادشاہوں' انگریزوں اور منگول قبیلوں کے حملوں کا بھی بیان ہے۔ نارد پران کے مطابق اس پران میں پانچ حصے ہیں:-

(۱) براہم پرب
(۲) وشنو پرب
(۳) شیو پرب
(۴) سوریہ پرب
(۵) پرتی سرگ' پرب

اس پران میں چودہ ہزار اور چودہ ہزار پانچ سو اشلوک ہونے کی بات کہی جاتی ہے۔ اشلوکوں کی تعداد پر اتفاق رائے نہیں ہے۔

اس کے پرتی سرگ پرب (प्रतिसर्ग पर्व) میں سوریہ ونشی اور چندر ونشی (خاص خاص) راجاؤں اور دوسرے راجاؤں کے علاوہ حضرت آدم' حضرت نوح' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تفصیل سے بیان ہے۔ حضرت نوح کو (न्यूह نیوح) نام سے لکھا گیا ہے اور انھیں ملیچھ قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وے بھگوان وشنو کے بھگت تھے اور انھیں کے حکم سے سیلابی (जल-प्रलय) طوفان سے بچ کر انھوں نے نئے انسانی خاندان کو قائم کیا تھا۔ حضرت آدم اور حوا کو بھی وشنو بھگت کہا گیا ہے۔

اس پران میں پرتھوی راج چوہان' اکبر' آلہا اودل وغیرہ کا بھی بیان آیا ہے۔ تاریخی نقطۂ نظر سے اس پران کی اہمیت زیادہ بتائی جاتی ہے۔ اس میں "بھگوان کرشن" کے بیٹے (साम्ब) سامو کو کوڑھ ہو جانے پر علاج کے لئے مگ براہمنوں کو جزیرہ شک سے بلائے جانے کے واقعے کا ذکر ہے۔ واضح رہے کہ مگ براہمنوں نے اس کے مطابق آفتاب کی پوجا کر کے مرض دور کر دیا تھا۔ اس لئے اس پران میں سورج کی پوجا کا خصوصی بیان ہے۔ اس پران کے براہم پرب میں " مکیشور لنگ" (मक्केश्वर)(سنگ اسود) کا تذکرہ ہے۔ (کلیان' شیوانک صفحہ ۱۳۸)

وینکٹیشور پریس بمبئی سے جو بھوشیہ پران چھپا ہے اس میں چار پرب ہیں

(۱) براہمن
(۲) مدھیم (मध्यम)
(۳) پرتی سرگ प्रति सर्ग

(۴) اترّ

اس کے تیسرے پرب میں نبیؐ سے متعلق جو پیشین گوئیاں کی گئی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

एतस्मिन्नन्त्तिरे मलेच्छं आचार्येण समन्वितः । महा मद इति ख्यातः शिष्यशाखा समन्वितः ।। (5) नृपश्च महादेवं मरूस्थल निवासिनम । गंगाजलैश्च संस्नाप्य पंचगव्य समन्वितैः चंदनादिभिरभ्यर्च्य तुष्टाव मनसा हरम ।। (6) भोजराज उवाच नमस्ते गिरिजानाथ मरूस्थलनिवासिने त्रिपुरा-सुरनाशाय बहुमाया प्रवत्तिने । (7) म्लेच्छैर्गप्ताय शुद्धाय सच्चिनान्दरूपिणे । त्वं मां हि किंकरं विद्धि शरणार्थ मुपागतम् । (8)

(۵-۸) اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک ملیچھ (یعنی غیر ملکی اور غیر زبان بولنے والا) روحانی معلم اپنے ساتھیوں (صحابہ) کے ساتھ آئے گا اس کا نام مہامد ہوگا۔ راجا (بھوج) نے مہادیو عرب کے رہنے والے کو آب گنگا اور "پنچ گویہ" (पंचगव्य اس میں گائے کا دودھ' گھی' دہی' گوبر اور پیشاب شامل ہیں) سے غسل کرا کے دلی عقیدت سے نذر و نیاز پیش کر کے اس کی تعظیم کی' اور کہا کہ بس تیرے حضور جھکتا ہوں۔ اے فخر نسل انسانی! عرب (ریگستان) کے رہنے والے' شیطان کو مارنے کے لئے بہت سی طاقت مہیا کرنے والے' آپ دشمن ملیچھوں سے محفوظ کئے گئے ہیں۔ اے پاک ہستی' مطلق اور سرور کامل کے مظہر! میں تیرا غلام ہوں۔ مجھ کو اپنے قدموں میں آنا ہوا جانئے۔

(۱۰-۱۲) اشلوک میں کہا گیا ہے کہ۔ "ریگستان عرب کے مشہور ملک کو ملیچھوں نے خراب کر دیا ہے۔ اس میں آریہ دھرم نہیں ہے۔

یہاں پہلے بھی ایک گمراہ شیطان ہوا تھا جس کو میں نے (भस्म) جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ وہ طاقتور دشمن کا بھیجا ہوا پھر آگیا ہے۔

دشمنوں کی اصلاح و فلاح کے لئے جس نے مجھ سے برہما کا لقب حاصل کیا ہے وہ معروف و مشہور مہامد پشاچوں (یعنی بگڑے لوگوں) کی بگڑی بنانے میں مشغول ہے۔

اسی باب سے اشلوک ۲۵' ۲۶' ۲۷ میں کہا گیا ہے:-

लिंगच्छेदी शिखाहीनः श्मश्रुधारी स दूषकः ।
ऊच्चालापी सर्वभक्षी भविष्यति जनो मम 25
विना कौलं च पश्वस्तेषां भक्षया मतामम् ।
मुसलेने वर्संस्कारः कुशैस्वि भविष्यति । 26
तर मान्मु सलवानतो हि जातयो धर्मदूषकः ।
इति पैशाचधर्मश्य भविष्यति मया कृतः । 27

یعنی "میرا پیروکار ختنہ کیا ہوا' بغیر چوٹی کے' داڑھی والا اور انقلاب برپا کرنے والا' اذان دینے والا' سب چیز کھانے والا ہوگا۔ سور کے علاوہ تمام مویشی کھانے والا ہوگا۔ مقدس گھاس سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بجائے ان کا تزکیہ جنگ سے ہوگا۔ دین و مذہب کو برباد کرنے والی قوتوں سے نبرد آزما ہونے کی وجہ سے وہ مسلمان کہلائیں گے۔ یہ گوشت خور قوم کا مذہب مجھ ہی سے بنایا ہوا ہوگا"

www.taemeernews.com

پرانوں کے مشہور عالم پنڈت جوالا پرساد مشرا کو اس پران کی چار مختلف ہاتھ سے لکھی ہوئی کاپیاں دستیاب ہوئی تھیں، جو موضوع کے لحاظ سے باہم مختلف تھیں۔ پنڈت بلدیو اپادھیائے جی کا کہنا ہے کہ جو بھوشیہ پران دستیاب ہے اس میں مشرا جی کے مطابق چاروں کاپیوں کی آمیزش ہے۔

پی وی کانے کے مطابق یہ پران چھٹی یا ساتویں صدی عیسوی کا ہے۔

تیسرا حصہ

ترمیم و تحریف شدہ پران:۔ ڈاکٹر ہر پرساد شاستری جی اس میں برہم، بھاگوت اور برہم ویورت پرانوں کو ہی رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان میں دوبار ہوئی ترمیم و اضافہ صاف طور پر نظر آتا ہے۔

(الف) برہم پران:۔ یہ وشنو پران ہے۔ اسے قدیم براہم پران بھی کہتے ہیں۔ اس میں وشنو کے اوتاروں کا خاص طور سے بیان ہے۔ سورج کی پوجا پر بھی باتیں ہیں۔ اس پران میں ۲۴۵ ابواب اور ۱۴ ہزار اشلوک ہیں۔ یہ پران دسویں سے بارہویں صدی کے درمیان کا بتایا جاتا ہے۔

(ب) شریمد بھگوت پران

یہ پانچواں مہا پران ہے۔ اس پران کے اثرات ولّم نمبارک (निम्बार्क) اور چیتنیہ فرقوں پر دکھائی پڑتے ہیں۔ اس میں بارہ حصے، ۳۳۵ ابواب، اور اٹھارہ ہزار اشلوک ہیں۔ اس پران میں ویدانت کی تعلیمات کو کہانیوں کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے۔ اس میں درشن (فلسفہ) سے متعلق باتیں بھی ہیں۔ یہ پران پانچویں سے دسویں صدی عیسوی کے بیچ کا بتایا جاتا ہے۔ اسی پران کے انداز پر شکتی فرقہ کی "دیوی بھاگوت پران" ہے۔

(پ) برہم وَیوَرت پران:۔ اس میں اٹھارہ ہزار اشلوک ہیں۔ اس میں کرشن کی زندگی کا تفصیلی بیان ہے۔ ولسن نے وشنو پران کے دیباچے میں کہا ہے کہ برہم ویورت کو پران نہیں کہنا چاہئے۔

چوتھا حصہ

تاریخی پران:۔ اس میں برہمانڈ، وایو (ہوا) اور وشنو پران آتے ہیں۔

(الف) برہمانڈ پران:۔ اس میں بارہ ہزار اشلوک ہیں۔ یہ چار حصوں میں منقسم ہے۔ اس میں رام کتھا والا جز "ادھیاتم رامائن" (अध्यात्म) کہلاتا ہے۔ اس میں پوری دنیا کا سراپا بیان ہے۔ جغرافیہ، چھتری نسلوں کا بیان، آیوروید، گنگا کے آنے کی کہانی وغیرہ کا اس میں بیان ہے۔ اس پران کے سیکڑوں اشلوک وایو پران میں ملتے ہیں۔ یہ پران چوتھی سے چھٹی صدی عیسوی کے درمیان کا ہے۔

(ب) وایو پران (वायु):۔ اس پران کا زیادہ تر حصہ دستیاب نہیں ہے۔ اس میں ۲۳ ہزار اشلوک یا ۲۴ ہزار اشلوک ہونے کی بات کہی جاتی ہے، لیکن دستیاب پران میں دس ہزار ۹۱ اشلوک ہی ہیں۔ بارہ تیرہ ہزار اشلوکوں کا پتہ نہیں ہے۔ یہ قدیم پران ہے۔ اس میں جغرافیہ، شرادھ، موسیقی وغیرہ کا بیان ہے۔ شیو کا کردار بھی صحیح شکل میں ابھر کر اس میں آیا ہے۔ اس کے ۷ ۹ نمبر باب میں وشنو کی تعریف کی گئی ہے اور دتاترے (दत्तात्रेय) ویاس اور کلکی (कल्कि) کو وشنو کا چھوٹا اوتار (लघु) بتایا گیا ہے۔

بعض علماء اسی پران کو شیو پران بھی کہتے ہیں۔

(پ) وشنو پران:۔ یہ چھ حصوں اور ۱۲۶ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں ۲۳ ہزار اشلوک ہیں۔ کچھ باتیں نثر میں بھی ہیں۔ اس کے پہلے حصے میں تخلیق کا بیان، دوسرے میں جغرافیہ، تیسرے میں آشرم اور ویدک شاخوں کا بیان، چوتھے میں تاریخ، پانچویں میں کرشن چرتر اور چھٹے میں قیامت (प्रलय) اور عبادت و اطاعت کا بیان آیا ہے۔ اس پران میں کہیں کہیں شنکر آچاریہ کے ادویت (وحدت الوجود) فلسفہ کی بھی جھلک ملتی ہے۔

وشنو پران میں کہا گیا ہے: "جو نجات کی خواہش کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ سب کے ساتھ مساوات کا معاملہ کرنے کی کوشش کرے۔ دیوتا، انسان، مویشی، پرندے، درخت اور رینگنے والے جاندار مخلوق وشنو کے ہی مختلف روپ ہیں۔ جو یہ جانتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اس جہاں کو اپنے برابر ہی جانے۔"

اسی پران میں ایک دوسری جگہ کہا گیا:۔

"دل ہی انسانوں کے بندھنوں اور نجات کا سبب ہے۔ وہ دل جو دنیاوی چیزوں کی طرف رخ کرکے بندھنوں سے جکڑ جاتا ہے اور جب ادھر رخ نہیں کرتا تو نجات دلانے والا بن جاتا ہے"

یہ پران گیتا کے اصل اصولوں کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ "بغیر نتائج کی خواہش کئے جو کام کیا جاتا ہے وہ بندھنوں کی طرف نہیں لے جاتا۔" اس میں وشنو کے کردار کا بھی بیان ہے۔

وشنو پران کو لکھے جانے کا زمانہ متعین کرنا بہت مشکل ہے اس پران میں زیادہ تحریف نہیں ہے۔ یہ تقریباً ایک ہزار سال سے ایک ہی جیسا ہے۔ پروفیسر ہزرا (हज़्रा) نے اسے ۱۰۰ء سے ۳۵۰ء کے بیچ کا مانا ہے۔ جبکہ کانے ۳۰۰ء سے ۵۰۰ عیسوی کے درمیان اسے لکھے جانے کی بات کرتے ہیں۔

پانچواں حصہ

فرقہ وارانہ پران:۔ اس میں مارکنڈے، لنگ اور وامن پران آتے ہیں۔

(الف) مارکنڈے پران:۔ اس پران کی دو طرح کی جلدیں پائی جاتی ہیں۔ دونوں میں اشلوکوں کی تعداد میں فرق ہے۔ پارجیٹر نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔ یہ ایک عجوبہ پران ہے۔ پہلا باب مہابھارت کے بارے میں جیمنی کے ذریعہ مارکنڈے رشی سے پوچھے گئے چار سوالوں سے شروع ہوتا ہے۔ جیمنی سوال پوچھتا ہے کہ:

(۱) نرگن واسدیو (निर्गुण वासुदेव) یعنی کرشن نے انسانی شکل کیوں اختیار کی تھی؟

(۲) دروپدی پانچ بھائیوں کی بیوی کیوں بنی تھی؟

(۳) بلرام نے برہم کے قتل کا کفارہ مذہبی مقامات کی زیارت (تیرتھ) سے کیوں کیا؟

(۴) ...موت سے بھی ایسا کر سکتے تھے۔)

(۱۷) دروپدی کے پانچ غیر شادی شدہ بیٹے کیوں مار ڈالے گئے؟ مارکنڈے رشی نے ان سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔ اس میں مرنے کے بعد کی زندگی "کائنات" راجا کے فرائض وغیرہ کا بھی بیان ملتا ہے۔ اس کا ایک حصہ "درگا سپت شتی" (दुर्गा सप्तशती) نام سے مقبول ہے۔ جس میں درگا کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ یہ پران چوتھی سے چھٹی صدی کے درمیان کا مانا جاتا ہے۔

(ب) لنگ پران:۔ یہ شیو پران ہے۔ اس میں گیارہ ہزار اشلوک ہیں۔ اس پران میں شیو لنگ پوجا کا تفصیلی بیان ہے۔ اس میں شیو جی کے ۲۸ اوتاروں، شیو ورتوں اور شیو زیارت گاہوں کا خصوصی بیان ہے۔

(پ) وامن پران:۔ یہ وشنو پران ہے۔ اس میں ۹۵ ابواب اور دس ہزار اشلوک ہیں۔ اس پران میں وشنو کے مختلف اوتاروں اور خصوصاً وامن اوتار کا بیان آیا ہے۔ اس میں شیو فرقے کا بھی ذکر آتا ہے اور شیو سے متعلق باتیں بھی ہیں۔

چھٹا حصہ:

مکمل طور پر تبدیل شدہ پران:۔ اس میں متسیہ۔ کورم اور وراہ پران آتے ہیں۔

(الف) متسیہ پران (मत्स्य):۔ یہ شیو فرقہ کا پران ہے (متسیہ کے معنی مچھلی کے ہیں) نارد پران کے مطابق اس میں ۱۵ ہزار اشلوک ہیں۔ دوسرے پرانوں میں اس کے بارے میں چودہ ہزار اشلوک ہونے کی ات کہی گئی ہے۔۔ موجودہ متسیہ پران میں ۲۹۱ ابواب اور ۱۴ ہزار ۱۶۲ اشلوک ہیں۔ س میں منوسمرتی اور مہابھارت کے بہت سے اشلوک ہیں۔ ڈاکٹر پی وی کانے کہتے یں کہ اٹھارہوں پرانوں میں سب سے قدیم پران یہی ہے۔ اس کی تصنیف دوسری سے چوتھی صدی عیسوی کے بیچ میں ہوئی۔

اس پران میں متسیہ اوتار کا خاص طور سے بیان آیا ہے۔ وشنو نے سب سے پہلے یہی اوتار کی شکل اختیار کی تھی۔ اس پران کے پہلے باب میں منو کے ذریعہ مت کے سلسلے میں کشتی بنانے کا بیان ہے وید ویاس کے پانچویں شاگرد سوت لومہ رشن (सूत लोमहर्षण) بتاتے ہیں کہ خدا نے کیسے اس دنیا کو بنایا ہے۔ وہ تے ہیں کہ۔ "پرانے زمانے میں گدادھر (गदाधर) دیوتا نے جس مچھلی والے ن کا بیان کیا تھا اسے آپ لوگ سنیں۔ زمانہ قدیم میں سورج کے بیٹے مہاراجہ سوت (वैवस्वत) منو اپنے بیٹے کو حکومت کی ذمہ داریاں سونپ کر جنگل میں ے اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گئے۔ انہوں نے کروڑوں سال تک ضت کی۔ برہما خوش ہو گئے۔ تشریف لائے۔ کہا: جو نعمت (वर) مانگنا ہو، ے لے۔ منو بولے۔ بھگون، میں آپ سے صرف ایک افضل نعمت (वर) نا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ قیامت کے آنے پر میں سارے متحرک اور جامد (غیر ک) مخلوق کی حفاظت کرنے کی قوت رکھ سکوں۔ تب برہما نے (एवमस्तु) یعنی ایسا ہی ہو کہہ دیا، پھر غائب ہو گئے۔ یعنی فنا ہو گئے "وقت رنا گیا۔

"ایک وقت کی بات ہے۔ ان کے آشرم میں (पितृतर्पण) یعنی مرے ہوئے لوگوں کو سکون پہونچانے کے لئے پانی دینے کا مذہبی طریقہ کرتے ہوئے منو کے ہاتھ پر پانی کے ساتھ ایک مچھلی آگری۔ اسے انہوں نے کمنڈل میں ڈال کر اس کی حفاظت کرنے لگے۔ صرف ایک دن و رات ہی میں وہ مچھلی اپنی شکل سے سولہ انگلی بڑی ہو گئی اور "حفاظت کیجئے، حفاظت کیجئے" کہنے لگی۔ تب راجا نے اسے مٹی کے ایک بڑے گھڑے میں ڈال دیا۔ اس میں بھی وہ ایک ہی رات میں تین ہاتھ بڑھ گئی۔ مچھلی پھر بولی۔۔۔۔۔۔ "میں آپ کی پناہ میں ہوں، میری حفاظت کیجئے" پھر منو نے اسے کنویں میں رکھ دیا مگر جب وہ کنویں میں بھی نہ سما سکی تو راجا منو نے اسے تالاب میں ڈال دیا۔ وہاں وہ ایک یوجن (योजन) یعنی ایک بڑا پیمانہ کی شکل کی ہو گئی اور کہنے لگی۔۔۔۔۔۔ "میری حفاظت کیجئے، میری حفاظت کیجئے۔ "منو نے اسے گنگا میں چھوڑ دیا، جہاں پر اس نے عظیم الشان شکل اختیار کر لی۔ تب راجا نے اسے سمندر کے حوالے کر دیا۔ مچھلی اتنی بڑی ہو گئی کہ سمندر کو بھی ڈھانپ لیا۔ منو مہاراج ڈر گئے۔ کہنے لگے: ضرور آپ بھگوان ہیں، آپ کو نمسکار ہے۔ مچھلی کا روپ اختیار کرنے والے "بھگوان" بولے: ٹھیک ہے، تم نے مجھے بخوبی پہچان لیا ہے۔ اے راجا! یہ زمین تھوڑے ہی دنوں بعد پانی میں ڈوب جائے گی، اس وجہ سے زمین کے بادشاہ، ساری مخلوق کی حفاظت کے لئے دیوتاؤں نے یہ کشتی تیار کی ہے۔ تمام مخلوق کو تم کشتی پر سوار کر کے ان کی حفاظت کرنا۔ جب زمانے کے خاتمے کی ہوا سے کشتی ڈگمگانے لگے گی تو اس وقت تم اسے میرے اس سینگ سے باندھ دینا۔ بعد میں تم پوری دنیا کے بادشاہ بنو گے۔ لوگ تمہاری پوجا کریں گے۔ یہیں پہلا باب ختم ہو جاتا ہے۔

دوسرے باب میں منو نے "مچھلی بھگوان" سے پوچھا: بھگوان! یہ قیامت کتنے سالوں میں آئے گی، میں مخلوق کی حفاظت کس طرح کر سکوں گا؟ جواب میں "بھگوان" کہنے لگے۔ "منی! آج سے لے کر سو سال تک اس زمین پر بارش نہیں ہوگی جس کے نتیجے میں کافی قحط سالی پھیلے گی۔ اس کے بعد قیامت کے آنے پر گرمائے ہوئے انگاروں کی بارش کرنے والے سورج کی سات شدید شعاعیں چھوٹی چھوٹی مخلوق کو ختم کرنے میں لگ جائیں گی۔ بڑوانل बड़वानल یعنی وہ آگ جو سمندر کے اندر جلتی ہے خوفناک شکل اختیار کر لے گا۔ پاتال لوک (یعنی نیچے کی سات دنیا میں آخری دنیا کا نام، کہا جاتا ہے کہ اس دنیا میں ناگ سانپ رہتے ہیں) سے اوپر اٹھ کر (संकर्षण) کھینچنے والے کی منہ سے نکلی ہوئی (विषाग्नि) زہر کی آگ اور بھگوان، رودر (شنکر) کی پیشانی سے پیدا ہوئی تیسری آنکھ کی آگ بھی تینوں لوک یعنی زمین، آسمان اور پاتال کو جلا کر راکھ کر دے گی۔ وہ شعلوں کے ساتھ بھڑک اٹھے گی۔ اس طرح ساری دنیا جل کر خاک کا ڈھیر بن جائے گی اور آگ آسمان کو پوری طرح اپنی آغوش میں لے لے گی۔ اور دیوتاؤں اور سیاروں سمیت سارا عالم تباہ ہو جائے گا۔ پھر زبردست بارش ہوگی، ساتوں سمندر ایک میں مل جائیں گے۔ اس وقت تم وید کے شکل والی کشتی لے کر اس پر ساری مخلوق اور بیجوں کو لاد دینا اور میں نے جو رسی تجھے دی ہے اس کے ذریعہ اس کشتی کو میرے سینگ سے باندھ دینا۔ پھر تم بچے رہو گے، جو کشتی پر ہیں وہ محفوظ رہیں گے۔ وید اور پران محفوظ رہیں گے۔ پھر تمہارے ذریعہ نئی دنیا آباد کی جائے گی

ماہنامہ رہگذر حیدرآباد

تدوین تاریخ کا ترجمان

- فکر اسلامی کا علم بردار
- انقلاب انگیز فکر کا حامل
- اخلاقی قدروں کا پاسبان

ماہنامہ رہگذر ایک فکری تحریک ہے اس تحریک میں شرکت فرماکر اس کے معاون بنئے اور اپنے حلقۂ تعارف میں اس کی ترویج و اشاعت میں ہر ممکن تعاون فرمائیے۔

ماہنامہ رہگذر خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دلائیں اور اسے زیادہ سے زیادہ اپنے حلقۂ احباب میں پھیلائیں۔ شہر کے بک اسٹالس سے طلب فرمائیں۔

سالانہ زر تعاون: ۶۰/- روپے۔ خریدار بنئے اور بنائیے

فون نمبر 35673

ماہنامہ رہگذر 10-3-68/1 ہمایوں نگر، حیدرآباد ۲۸ (اے پی)

فون ۳۵۶۷۳

گرام "منشی بیڑی"

منشی بیڑی

عمدہ، مزیدار اور دیر تک اثر کرنے والی

ذائقہ اور خوشبو میں اعلیٰ

منشی زردہ

ایک بار ضرور آزماکر دیکھیں

منشی بھائی بیڑی ورکس ۱/۶۸-۳-۱۰، ہمایوں نگر حیدرآباد ۵۰۰۰۲۸ (اے پی)

مہان اگربتی

- ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پیش کش: مہا بھارت اگربتی ادیوگ

۱/۶۸-۳-۱۰، ہمایوں نگر، حیدرآباد ۵۰۰۰۲۸

www.taemeernews.com

اور میں ویدوں کو پھر تمہاری طرف بھیجوں گا۔ "بھگوان مچھلی" اتنا کہہ کر غائب ہو گئے اور منو اس وقت تک وہیں ٹھہرے رہے جب تک کہ قیامت نہیں آگئی۔

قیامت آنے پر منو نے ویسا ہی کیا جیسا بتایا گیا تھا۔ پھر اسے "مچھلی بھگوان" کی سینگ میں باندھ دیا۔ پھر خود بھی اس کشتی پر بیٹھ گئے۔ اس موقع پر "بھگوان" نے منو کو جو کچھ بتایا وہ اس پران میں ہے۔ شریمد بھگوت کے مطابق" اس قیامت کے لیڈر دراوڑ راجا ستیہ ورت (सत्यव्रत) تھے۔ "بھگوان" جب مچھلی بنے تو اسی ستیہ ورت کے کمنڈل میں رہے تھے۔ ستیہ ورت نے ہی انہیں باری باری سے پہلے کمنڈل میں، پھر تالاب، پھر ندی، پھر سمندر میں چھوڑا۔ "وہی ستیہ ورت اس زمانے (महाकल्प) میں ودسوان (विवस्वान) یعنی سورج کے بیٹے شرادھ دیو (श्राद्धदेव) کے نام سے مشہور ہوئے۔ "بھگوان" نے انہیں ویوسوت (वैवस्वत) منو بنا دیا۔"

اس پران میں راجا پرتھو (पृथु)، دکش (दक्ष)، سوریہ ونشی اور چندر ونشی راجاؤں کا بیان ہونے کے ساتھ ہی کرشن کے کردار کو بھی سمجھایا گیا ہے اور خیرات دینے کا طریقہ اور ورت وغیرہ کا طریقہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

جغرافیہ پر بھی ایک باب ہے۔ تانڈو براہمن (٢٣،١٤،١٧) اور شت پتھ براہمن میں منو کی یہ کہانی آئی ہے۔

(ب) کورم پران (कूर्म):- اسے بھی عام طور سے شیو پران کہا جاتا ہے۔ متسیہ اور بھاگوت پرانوں کے مطابق اس میں اٹھارہ ہزار اشلوک تھے، لیکن اب صرف چھ ہزار اشلوک ہی ملتے ہیں۔ اس میں وشنو کے "کورم" یعنی کچھوا اوتار اختیار کرنے کا بیان ملتا ہے۔ لیکن اہمیت شیو کو ہی دی گئی ہے۔ شکتی پوجا پر بھی عوام کو ابھارا گیا ہے۔

(پ) وراہ پران:- یہ وشنو پران ہے۔ اس میں کرشن کے وراہ یعنی سور اوتار کا خصوصی بیان ہے۔ اس پران میں ٢٤ ہزار اشلوک تھے، لیکن آج کل صرف دس ہزار سات سو اشلوک ہی ملتے ہیں۔

کچھ اور پران

پرانوں کی فہرست یہیں ختم نہیں ہوتی، بلکہ کافی لمبی ہے۔ ان میں سے چند خاص پرانوں کا ہی اس مقالے میں تعارف ہو سکتا ہے۔ بعض پران یہ ہیں:-

کلکی پران:- (कल्कि) یہ جدید پران ہے۔ یہ پران ڈاکٹر کانے کے مطابق اٹھارہویں صدی سے پہلے تیار ہو چکا تھا۔ جس کے سبھی تین ایڈیشن کلکتہ سے چھپے ہیں۔ اس میں وشنو کے مستقبل کے آخری کلکی اوتار کا بیان ہے۔ کم از کم ٥٢ شخصیات کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ کلکی ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے نے کلکی اوتار مانا ہے۔ انہوں نے "کلکی اوتار اور محمد صاحب" نام کی کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ آپ کلکی اوتار ہیں۔

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں کلکی کو موجودہ "کل یگ" کو ختم کرنے والا کہا گیا ہے۔ شریمد بھاگوت پران، برہم پران اور مہابھارت میں بھی کلکی کے آنے کا ذکر ہے۔

سنگرام پران:- یہ پران اسلام سے پہلے کا بتایا جاتا ہے۔ پنڈت دھرم ویر اپادھیائے نے "انتم ایشوردوت" نامی کتاب میں لکھا ہے" کاگ بھسنڈی (काक मुसुन्डी) اور گروڑ دونوں رام کی خدمت میں لمبی مدت تک رہے۔ وہ ان کی نصیحتوں کو نہ صرف سنتے ہی رہے بلکہ لوگوں کو سناتے بھی رہے۔ نصیحتوں کا تذکرہ تلسی داس نے سنگرام پران کے ترجمہ میں کیا ہے، جس کے مطابق "ایشور" نے اپنے بیٹے (शणमुख) شنمکھ کو آنے والے مذہب اور اوتار کے بارے میں پیشین گوئی کی ہے۔ ترجمہ یہ ہے

यहां न पक्षपात कछु राखहु ।
वेद पुराण संतमत भाखहुं ।।

معنی ---- میں نے یہاں کسی طرح کا تعصب نہ کرتے ہوئے سنتوں، ویدوں اور پرانوں کے افکار کو بیان کیا ہے۔

संवत विक्रम दोउ अनंगा ।
महांकोक नर्स चतुर्पतंगा ।।

معنی ---- ساتویں وکرم صدی کے چاروں سورجوں کی روشنی کے ساتھ وہ پیدا ہوگا

राजनीति भव प्रीति दिखावे ।
आपन मत सबका समझावे ।।

معنی ---- حکومت کرنے میں جیسے حالات ہوں محبت سے یا سختی سے وہ اپنا نقطہ نظر سب کو سمجھا سکے گا۔

सुरन चतुसुदर शतचारी ।
तिनको वंश भयो अतिभारी ।।

معنی ---- ان کے ساتھ چار دیوتا ہوں گے جن کی مدد سے اس کے پیروؤں کی تعداد کافی بڑھ جائے گی۔

तब तक सुंदर माद्दिकोया
बिना महामद पार न होया ।।

معنی ---- جب تک اس کا کلام رہے گا (قرآن کی طرف اشارہ ہے) مہامد کے بغیر نجات نہیں ملے گی۔

तबसे मानहु जन्तु भिखारी ।
समरथ नाम एहि व्रतधारी ।।

معنی ---- انسان، بھکاری کیڑے مکوڑے اور جانور اس "ورت دھاری" ( ) کا نام لیتے ہی خدا کے بندے ہو جائیں گے۔

हर सुन्दर निर्माण न होई ।
तुल्सी वचन सत्य :सच होई ।।

معنی ---- پھر کوئی اس کی طرح پیدا نہیں ہوگا (یعنی نیا رسول نہیں آئے گا۔) تلسی داس جی ایسا کہتے ہیں (سنگرام پران اسکند ١٢ کانڈ ٦)

اپادھیائے جی کی کتاب ١٩٤٧ء میں نیشنل پرنٹنگ پریس، دریا گنج میں چھپی تھی

شونیہ پران (शून्य):- ست دھری نام کے بودھ جب مسلمانوں کو "دھرم ٹھاکر کا اوتار" سمجھنے لگے تو رمائی پنڈت نے شونیہ پران لکھا۔ اس پران میں ہے۔ "ست دھرمیوں پر کئے جانے والے براہمنوں کے ظلم کو سن کر تمام دیوی دیوتا جے پور میں جمع ہوئے اور وہاں کے مندروں اور مٹھوں کو تباہ کرا کے

زکوٰۃ

"خدا کی قسم، زکوٰۃ دینے والوں سے اس وقت تک جہاد کروں گا جب تک میرے ہاتھ میں تلوار پکڑنے کی ذرا بھی سکت باقی ہے، ایک رسی جیسی حقیر چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بطور زکوٰۃ ادا کرتے رہے اگر آج اس کی ادائیگی سے روگردانی کریں گے تو ان سے قتال کروں گا۔ خدا کی قسم جس نے نماز و زکوٰۃ کے درمیان فرق کر کے ایک کو مانا اور دوسرے سے روگردانی کی اس سے جہاد کروں گا" (ابوبکر صدیق رضؓ)

فون: ۸۵۱۴۶۱۷

STOCKIST & DEALERS IN:
SEAMLESS STEEL TUBES
HEAT EXCHANGER TUBES
HYDRAULIC PIPES
BOILER TUBES

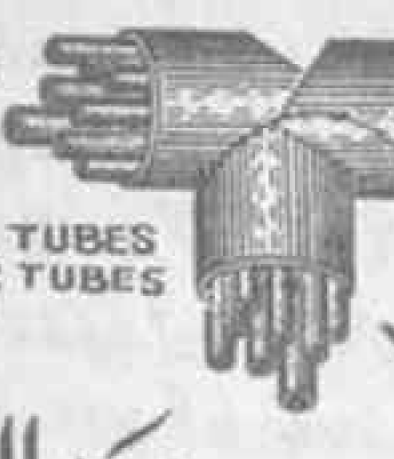

اقصیٰ ٹیوب

پروپرائٹر: عبدالوہاب خاں

بی۔ بی۔ ٹی۔ پلاٹ نمبر ۳۳۹، وکٹوریہ اوور برج روڈ،
نزد: نمبر مارکیٹ۔ ریے روڈ (ویسٹ) بمبئی ۴۰۰۰۱۰

لمسا

چاکلیٹ چائے

اعلیٰ ذوق کے اصحاب کی
واحد پسند
اس کا ایک گھونٹ سستی دور کرتا اور تازگی دیتا ہے
اب شہر اور ہر گاؤں میں ملتی ہے
بنانے والے:
نیل گری ٹی ایمپوریم
معظم جاہی مارکیٹ، حیدر آباد دکن (اے پی)
فون: ۴۳۹۲۱

لاسا

سوپر بلنڈ چائے

ایجنٹ
۱۔ ایم۔ ایس۔ برادرس، ۵۱۳۶، ٹلیاران، دہلی ۱۱۰۰۰۶
۲۔ ایس۔ ایم۔ یوسف اینڈ سنس، بڑا بازار، علی گڑھ (یوپی)
۳۔ آر۔ کے۔ گپتا ٹی کارنر، امین آباد روڈ، ناکہ ہنڈولا، لکھنؤ (یوپی)

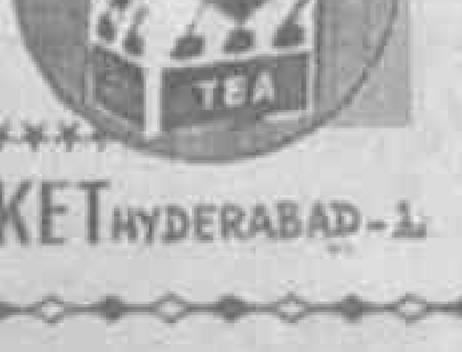

THE NILGIRI TEA EMPORIUM. MOAZZAM JAHI MARKET HYDERABAD-2

یوں کی حفاظت کرنے لگے۔ اس وقت برہما محمد کی شکل میں موجود تھے۔ وشنو پیغمبر کی شکل میں، شیو آدم کی شکل میں، گنیش غازی کی شکل میں، کارتک قاضی کی شکل میں، نارد شیخ کی شکل میں اور اندر مولانا کی شکل میں موجود تھے۔ سورگ (جنت) میں رشیوں نے فقیروں کا بھیس بنایا تھا۔ سورج، چاند وغیرہ دیوتا پیادہ کی شکل میں آئے تھے۔ وہ ڈھول بجاتے ہوئے کوچ کر رہے تھے۔ چنڈی "حیا بیوی" کی شکل میں موجود تھی اور پدماوتی بی بی نور کی شکل میں۔ سب دیوتا پائجامے پہنے ہوئے تھے۔"

ان کے علاوہ بعض دوسرے پرانوں کے نام اس طرح ہیں

(۱) نند (۲) نرسنگھ (۳) سنت کمار (۴) دیوی (۵) وشنو دھرم (۶) وشنو دھر موتر (۷) سامبو (۸) بھارگو (۹) شیو (۱۰) گنیش (۱۱) کالکا (۱۲) ادک (۱۳) شیو دھرم (۱۴) سورج (सौर) (۱۵) سوم (۱۶) ورن (۱۷) درواسس (दुर्वासा) (۱۸) کپل (۱۹) مانو (انسان) (۲۰) (औशनस) اوشنس (۲۱) ہری ونش (۲۲) پراشر (۲۳) پرانند (۲۴) مدگل (۲۵) کورم (कौर्म) (۲۶) نندی کیشور (नन्दिकेश्वर) (۲۷) ... (۲۸) کالکا (۲۹) ماہیشور (माहेश्वर) (۳۰) وربد ھرم (वृह धर्म) وغیرہ۔

اوتار واد

اوتار واد پرانوں کا خاص موضوع ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ کہیں سے اوتار واد ٹپک پڑا ہو۔ بلکہ سبھی اوتار ویدک سوتروں سے نکالے گئے ہیں۔ اوتاروں کے اصل ماخذ یہ ویدک سوتر ہی ہیں۔ جیسے:۔ شت پتھ براہمن (۱-۸-۱-۲-۱۰) میں مچھلی اوتار (मत्स्य) کا بیان ہے، کو تیتریہ آرنیک (तैप्तिरीय आरण्यक) (۱-۲۳-۱) اور شت پتھ براہمن (۵-۳-۲-۱) میں کورم اوتار کا ذکر ہے۔ اسی طرح تیتریہ (तैत्तिरीय) سنہتا (۱-۵-۱-۷) اور تیتریہ براہمن (तैत्तिरीय) (۵-۳-۱-۱) اور شت پتھ براہمن (۱۱-۲-۱-۱۴) میں وراہ اوتار کا اور رگ سنہتا (ऋक संहिता) (۱-۱۷) اور شت پتھ براہمن (۷-۱-۵-۲-۱) میں وامن اوتار کا بیان ہے۔ اتریہ براہمن میں رام بھارگو اوتار اور چھاندوگیہ اپنشد (۱۷-۳) میں دیوکی کے بیٹے کرشن اوتار کا بیان ہے۔

زیادہ تر ویدک کتب کورم، وراہ وغیرہ اوتاروں کو برہما کا اوتار بتاتے ہیں۔ وشنو پران ان اوتاروں کو وشنو کا اوتار کہتے ہیں۔

پرانوں میں توحید

پرانوں میں بھی ویدوں اور اپنشدوں کی طرح توحید کی باتیں آئی ہیں وشنو پران میں ہے

सृष्ट स्थित्यन्तकरणीं ब्रह्मविष्णु शिवाभिधाम ।
स संज्ञा याति भगवानेक एक जनादेन: ।।

یعنی وہ ایک ہی خدا مخلوق کو پیدا، پرورش اور تباہ کرتا ہے۔ اسی کے برہما، وشنو، مہیش نام ہیں۔

اسی پران میں ہے۔

त्रिधाभिन्नोह्यहं विष्णो ब्रह्म विष्णु हराख्यया ।
सर्गरक्षालय गुणैर्निष्कलोहं सदा हरे ।। (2-1-9-28)

یعنی مخلوق کو پیدا کرنے، پرورش کرنے اور تباہ کرنے کے میرے اوصاف کی وجہ سے ہی میرے ہی برہم، وشنو، شیو یہ تین فرق ہوئے ہیں۔ حقیقتاً میری شکل ہمیشہ بغیر فرق کے رہی ہے۔

شیو پران میں کہا گیا ہے۔

एकएव तदा रुद्रो न द्वितीयोऽस्ति कश्चन

یعنی تب (تخلیق کی ابتداء میں) اکیلا رودر (रुद्र) ہی تھا اور کوئی نہیں۔ ورہنارودیہ (वृहन्नारदीय) پران میں ہے:۔

तमादि देवमजर केचिदाहु: शिवाभिध्रम् ।
केचिदविष्णु सदा सत्यं ब्रह्माण केचिदुच्यते (1-2-5)

یعنی اس اناوی اجر (ہمیشہ وازلی) پرماتما کو کوئی شیو، کوئی وشنو اور کوئی برہما کہتا ہے۔

شریمد بھگوات پران میں ہے کہ اسی ایک لاثانی خدا کو (अद्वितीय परमार्थ) علماء ویوگی لوگ، پرماتما اور عابد لوگ بھگوان کے نام سے پکارتے ہیں۔ (۱-۲-۱۱)

پرانوں کے اثرات

ہندو دھرم کی اصل بنیاد تو ویدوں پر ہے، لیکن پران اس بنیاد کو مستحکم بناتے ہیں۔ پرانوں کے ذریعہ مذہب میں دلاویزی، دلچسپی پیدا ہوئی اور خشک "کرم کانڈ" بھگتی رس سے لبریز ہو سکا۔ پرانوں کے ذریعہ بودھ، جین مت اور دوسرے فلسفیانہ فرقوں کے (عوام پر پڑے) اثرات کو زائل کرنے میں کامیابی ملی۔ پرانوں میں بتایا گیا کہ بودھوں نے تو ساری باتیں ویدوں سے ہی لی ہیں اور ان کے اعمال ویدک اعمال ہیں۔ مہاتما بدھ کے بارے میں پرانوں میں اعلان کر دیا گیا کہ وہ بھی وشنو کے اوتار ہیں۔ بودھ مت کی بعض خاص چیزیں بھی ہندو مذہب میں داخل کر لی گئیں مثلاً عدم تشدد، جانوروں کو نہ مارنا، سادہ خوراک کھانا جس میں گوشت نہ ہو اور دنیا سے بے نیازی (بیراگ) وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بودھ مت کا ایک طرح سے زوال ہو گیا۔

اس طرح پرانوں کی اہمیت کافی بڑھ گئی اور برہمنوں کے لئے پرانوں کا مطالعہ ضروری قرار دیا گیا، "وایو پران" میں پرزور انداز میں کہہ دیا گیا کہ: "جو براہمن چاروں ویدوں اور اپنشدوں کا جانکار ہے وہ عالم تب تک نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ پرانوں کو بخوبی نہ جان لے۔"

کورم پران میں پرانوں کی اہمیت اس طرح بیان ہوئی کہ "تاریخ یعنی مہابھارت کے ساتھ سبھی پرانوں کو ایک طرف رکھ دو اور دوسری طرف افضل وید کو تو یہ پران وزنی ثابت ہوں گے۔"

www.taemeernews.com

رامائن ـــــ ایک مطالعہ

محمد احمد

بالمیکی رامائن (वाल्मीकि रामायण) رام چندر جی کی سوانح پر سب سے قدیم کتاب سمجھی جاتی ہے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بالمیکی رامائن قدیم رامائن نہیں ہے۔ ایک خیال کے مطابق سب سے قدیم رامائن (आदि रामायण) بھگوان شنکر کی تصنیف کردہ بہت ضخیم کتاب تھی جو اب دستیاب نہیں ہے۔ اس ضخیم معدوم کتاب کا نام "مہا رامائن" بھی بتایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کو سوائم بھو منونتر (स्वायम्भुव मन्वन्तर ایک خاص زمانہ) سے قبل ست جگ (सतयुग) میں شنکر جی نے اپنی اہلیہ پاروتی کو سنایا تھا۔ یہ ضرور ہے کہ بالمیکی رامائن سے قبل رام کے بارے میں باتیں لوگوں کو معلوم تھیں "رام کتھا (राम कथा) نام کی جو تحقیقی کتاب (تجسس) مشہور محقق ریونڈ فادر کامل بلکے (Revend Father Kamil Bulke) نے لکھی ہے، اس میں ہے کہ :

"رام، راون اور ہنومان کے بارے میں پہلے آزادانہ طور پر آکھیان کاویہ आख्यान काव्य یعنی منظوم افسانے رائج تھے اور ان کے سنجوگ ہی سے رامائن کاویہ (شاہنامہ) معرض وجود میں آیا۔"

مہابھارت کے "درون پرب" اور "شانتی پرب" میں بھی رام کتھا ہونے کی بات کہی جاتی ہے مگر عملاً آج ان میں کوئی بھی رام کتھا نہیں ہے۔ ویدوں میں بھی رام کتھا (رام چندر جی کی حکایت ر سوانح) کے کئی کرداروں کے نام آتے ہیں مگر یہ سارے نام آزادانہ طور پر آئے ہیں۔ ملاحظہ ہو : رگ وید، منڈل ۳، سوکت ۵۷، منتر ۶، نیز رگ وید، منڈل ۱، سوکت ۱۶ وغیرہ۔

فادر کامل بلکے رقمطراز ہیں کہ رام کتھا سے متعلق منظوم افسانوں کی واقعی تخلیق ویدوں کے ظہور کے زمانہ کے بعد اکشواکو بنش (इक्ष्वाकु वंश) کے راجاؤں کے سوتوں (پرانوں کی کتھا ر حکایت بیان کرنے والے لوگوں) نے شروع کی۔ ان ہی منظوم افسانوں (آکھیان کاویوں) کی بنیاد پر مرشی والمیکی نے "آدی رامائن" (आदि रामायण) لکھا۔ اس رامائن میں ایودھیا کانڈ (باب) سے لے کر یدھ کانڈ (युद्ध काण्ड) تک کی ہی کہانی کا بیان تھا اور اس میں صرف بارہ ہزار اشلوک تھے ـــــــــ جیسے جیسے رام کتھا کی شہرت پھیلنے لگی، عوام میں یہ تجسس پیدا ہونے لگا کہ رام کی پیدائش کیسے ہوئی؟ سیتا کیسے پیدا ہوئیں؟ راون کون تھا؟ وغیرہ وغیرہ۔ اس تجسس کو ختم کرنے کے لئے بال کانڈ (رام چندر جی کے بچپن کا باب) اور "اتر کانڈ" (بعد میں) تصنیف کئے گئے۔

اس نظریہ پر بیشتر دانشوروں اور مفکرین کا اتفاق ہے۔

چنانچہ جرمن محقق یعقوبی بھی یہ کہتا ہے کہ :

"رامائن کی اصل کتاب میں پانچ ہی ابواب تھے۔ یہ ابواب "ایودھیا کانڈ سے لے کر "یدھ کانڈ" تک ہی تھے۔" یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ بالمیکی رامائن کے "بال کانڈ" اور "اتر کانڈ" جن کا بعد میں اصل کتاب میں اضافہ کیا گیا ہے، میں ہی رام چندر جی -- وشنو کے اوتار کی شکل میں آتے ہیں۔ جبکہ دوسرے ابواب میں انھیں عظیم انسان کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

رام کی کہانی شروع میں مرتب و منضبط شکل میں نہیں تھی۔ یہ کہانی عرصہ دراز تک سینہ بہ سینہ چلتی رہی، مختلف علاقوں میں یہ اسی انداز میں قلمبند کی گئی جس طرح کہ یہ عوام میں رائج ہو گئی تھی۔ کہانی کے سینہ بہ سینہ رائج ہونے کی وجہ سے اس کے شلوکوں کے متن اور اس کی ترتیب میں یکسانیت قائم نہیں رہ سکی حتیٰ کہ معاشرہ میں رائج الوقت رسموں رواجوں کی وجہ سے بھی اس میں وہ باتیں داخل ہو گئیں جو پہلے نہیں تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک رام کی انیک (متعدد) کہانیاں (رامائن) تیار ہو گئیں۔

لاہور علاقہ میں رائج رامائن ہی کی بنیاد پر ۱۸۰۶ء میں سب سے پہلے سی رام پور (بنگال) کے "ولیم کوری" اور "مارش مین" نے رامائن کے شروع کے دو ابواب "بال کانڈ" اور "ایودھیا کانڈ" کا انگریزی ترجمہ مع متن شائع کیا۔

۱۸۲۹ء میں جرمن محقق شی گل نے لاطینی زبان (Latin) میں اس کا ترجمہ کیا۔ ان تمام رامائنوں میں کئی ایک مقامات پر فرق موجود ہے۔ اندرون ملک دیوناگری رسم الخط کی بنیاد پر نرنے ساگر پریس निर्णय सागर प्रेस بمبئی نے ۱۸۸۸ء میں رامائن کو کتابی شکل میں شائع کیا۔ اس رامائن میں جنوبی ہند میں رائج رام۔ کہانی کو بنیاد بنایا گیا۔

۱۹۲۳ء سے ۱۹۴۷ء کے درمیان پنڈت بھگوت دت، رام لبھایا اور وشو بندھو نے تربیت دے کر رامائن کا لاہوری ایڈیشن کتابی شکل میں شائع کیا۔ بہر حال، ابھی تک رامائن کا کوئی ایسا تحقیقی ایڈیشن نہیں شائع ہوا جو سب کے نزدیک قابل قبول ہو۔

اصل بالمیکی رامائن اور آج کل کی مروج رامائن میں بھی کافی فرق موجود ہے۔ مروجہ بالمیکی رامائن میں سات کانڈ (ابواب)، پانچ سو سرگ (ضمنی ابواب) اور چوبیس ہزار اشلوک (بیت) ہیں اس کے متن تین طرح کے ہیں :

(۱) اود یچیہ (औदीच्य)

(۲) داکشیناتیہ दाक्षिणात्य

(۳) پراچیہ (प्राच्य) یا گوڑیہ (गौडीय

بالمیکی رامائن کے سات کانڈ (ابواب) درج ذیل ہیں :-

۱- بال کانڈ- (بچپن)

۲- ایودھیا کانڈ- (اجودھیا)

۳- آرنیہ کانڈ (جنگل)

۴- کشکندھا کانڈ (کشکندھا پہاڑ ہے)

۵- سندر کانڈ

۶- یدھ کانڈ (جنگ)

۷- اتر کانڈ (آخری باب)

مروجہ بالمیکی رامائن کی کہانی مختصراً اس طرح ہے۔

بالمیکی رامائن کی کہانی

دریائے سر جو (सरयू) کے کنارے کوسل (कोसल) نام کا ایک بڑا ملک تھا۔ جہاں خوشحالی اور فارغ البالی تھی۔ اس ملک میں اجودھیا (अयोध्या) نامی ایک شہر تھا جہاں راجہ دشرتھ رہتے تھے۔ ان کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ چنانچہ بیٹا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے پتریہ شٹی (पुत्रेष्टि) یعنی اشومیدھ یگیہ (अवश्मेध यज्ञ) کروایا۔ اس مقصد کے لئے شرنگی رشی نے اتھروید کے منتروں والا یگیہ بھی کیا۔ یگیہ کرتے وقت اس کی آگ سے ایک مرد ہاتھ میں کھیر لئے ہوئے نکلا اور کہا کہ اس کھیر کو دیوتاؤں نے پکایا ہے۔ اسے خود کھایئے اور اپنی بیویوں کو بھی کھلایئے۔ آپ کو بیٹا ملے گا۔ چنانچہ اس عمل کے نتیجہ میں کوشلیہ رانی سے رام کیکئی (कैकेयी) رانی سے بھرت اور سمترا (सुमित्रा) سے لکشمن اور شتر گھن (शत्रुघ्न) پیدا ہوئے۔

رام ابھی پورے سولہ سال کے بھی نہ ہوئے تھے کہ رشی وشوامتر کی آمد ہوتی ہے اور وہ ماریچ (मारीच) سباہو (सुबाहु) نام کے دو راکشوں (یعنی بد معاشوں) کی جان لینے کی لئے راجہ دشرتھ سے رام کو بھیجنے کی گذارش کرتے ہیں۔ دشرتھ رام کے ساتھ لکشمن کو بھی بھیج دیتے ہیں۔ وشوامتر विश्वामित्र یگیہ کرتے ہیں تو اس میں یہ راکشش رخنہ ڈالتے ہیں۔ انھیں قتل کرنے کی مہم پر رام چندر جی روانہ ہوتے ہیں۔ راستہ میں جنگل پڑتا ہے۔ تاڑکا نامی عورت (ताटका) راستہ روکتی ہے۔ وہ اپنے شوہر سند (सुन्द) کو قتل کئے جانے اور بیٹے کو اگستیہ منی अगस्त्य मुनि کے ذریعے بددعا دیئے جانے کی وجہ سے لوگوں کو ستانے لگتی ہے۔ رام نے اسے قتل کر دیا۔

رام جی نے اس کے بعد دونوں راکشسوں ماریچ اور سباہو کو مار دیا۔

پھر منی وشوامتر رام لکشمن کو لے کر متھلا (मिथिला) کے راجہ جنک کے دھنش یگیہ (धनुष यज्ञ) میں جاتے ہیں جس کا اہتمام دراصل سیتاجی کی شادی کے لئے کیا جاتا ہے۔ شری رام ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں دھنش (کمان) اٹھا لیتے ہیں اور اسے جیسے ہی کھینچتے ہیں۔ وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ چنانچہ رام کی شادی سیتا کے ساتھ ہو جاتی ہے اور لکشمن کی ارملا (उर्मिला) کے ساتھ ساتھ ہی بھرت اور شتروگھن کی شادی کش دھوج (कुशध्वज) کی بیٹیوں کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

پرشورام جی (परशुराम) کو یہ خبر ملتی ہے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور رام کے سامنے ایک دھنش (کمان) پیش کرکے اسے توڑنے کے لئے کہتے ہیں۔ رام اسے بھی توڑ دیتے ہیں۔ پھر چاروں بھائی اپنے والد راجہ دشرتھ کی خدمت کرتے ہوئے خوشحال زندگی گذارنے لگتے ہیں۔

بھرت جب اپنے ماموں کے گھر جاتے ہیں تو شتروگھن کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔ ادھر راجہ دشرتھ رام کو راجہ بنانے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ یہ اعلان سن کر کیکئی رانی کی ایک لونڈی منتھرا (मन्थरा) رانی کے محل میں جاتی ہے اور اسے اس بات پر ابھارتی ہے کہ وہ رام کو چودہ سال کا بن واس (جلاوطن) دلادے تاکہ اس کے بیٹے بھرت کو حکومت مل جائے۔ چنانچہ اپنی اس سازش میں وہ کامیاب ہو جاتی ہے رام، لکشمن اور سیتا جنگل کا رخ کرتے ہیں۔ راستہ میں شرنگ ویرپور (श्रृंगवेरपुर) پڑتا ہے وہاں سے دریائے گنگا عبور کرکے بھاردواج سادھو کی کٹیا میں ٹھہرتے ہیں۔ پھر صبح چتر کوٹ (चित्रकूट) پہاڑ پہنچتے ہیں۔ ادھر بھرت اپنے ماموں کے گھر سے ایودھیا پہنچتے ہیں۔ وہاں شری رام کو موجود نہ پاکر ان سے ملاقات کے لئے جنگل جاتے ہیں۔ ساتھ میں شتروگھن بھی ہو لیتے ہیں۔ رام پھونس کی کٹیا میں رہتے ہیں۔ بھرت راجہ دشرتھ کے انتقال کی خبر انھیں دیتے ہیں۔ رام غم میں ڈوب جاتے ہیں۔ رام۔ بھرت سے حکومت سنبھالنے کے لئے کہتے ہیں مگر بھرت اس پر راضی نہیں ہوتے۔ وہ رام کا کھڑاؤں لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ راجہ آپ ہی رہیں گے۔ کھڑاؤں آپ کی علامت کی شکل میں وہاں رہے گا۔ جب تک آپ ایودھیا نہیں آتے 'میں شہر کے باہر رہوں گا۔

بھرت کے وہاں سے چلے جانے پر رام۔ اتری منی کے آشرم پہنچے۔ وہاں سے وہ پھر ڈنڈکارنیہ (दण्डकारण्य) نامی جنگل میں جاتے ہیں اور وہیں ایک کٹیا میں رہنے لگتے ہیں۔ وہاں ایک نہایت بدشکل "شورپنکھا" (शूर्पणखा) نام کی راکشش عورت آتی ہے (عرف عام میں اسے سپنکھا (सुपन्खा) کے نام سے جانا جاتا ہے۔) وہ رام سے شادی کی تجویز پیش کرتی ہے۔ ان کے برادر خورد لکشمن برافروختہ ہو کر اس کی ناک کان تلوار سے کاٹ لیتے ہیں۔ سپنکھا اپنے بھائی کھر (खर) سے اس کی شکایت کرتی ہے۔ چنانچہ کھر اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ رام کی طرف چل دیتا ہے۔ موقع پر پہنچ کر زبردست معرکہ آرائی ہوتی ہے رام چودہ ہزار راکشسوں کو اس جنگ میں موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔

سپنکھا پھر راون (रावण) سے بھی شکایت کرتی ہے وہ راون کی بھی بہن ہے۔ راون ماریچ (मारीच) کے پاس جاتا ہے اور سیتا کو اغوا کرنے میں مدد دینے کی درخواست کرتا ہے۔ چنانچہ وہ اس مہم میں مدد دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ماریچ ہرن کا بہروپ بھرتا ہے (اور سیتا کی رہائش گاہ کے اردگرد قلانچے بھرنے لگتا ہے) یہ منظر دیکھ کر سیتا ہرنا کو پکڑنے کے لئے رام سے ضد کرتی ہیں۔ رام سیتا کو لکشمن کے حوالہ کرکے اسے پکڑنے کے لئے چل دیتے ہیں اور

www.taemeernews.com

ہرن پر تیروں سے حملہ کردیتے ہیں۔ مارِیچ مرتے وقت کہتا ہے :

"ہائے سیتا ! ہائے لکشمن !"

ادھر سیتا کو خیال ہوتا ہے کہ رام کو کچھ ہوگیا ہے؟ چنانچہ لکشمن نہ چاہتے ہوئے بھی رام کی تلاش میں جاتے ہیں۔ سیتا لکشمن کی نیت پر شک کرتی ہیں۔ لکشمن (سیتا کی کٹیا کے گرد) ریکھا (لکیر) کھینچے بغیر چلے جاتے ہیں۔ موقع غنیمت سمجھ کر راون آتا ہے اور سیتا کو اغوا کرلے جاتا ہے۔ وہ سیتا کو لے کر آسمان کی بلندیوں میں اڑجاتا ہے۔ رام کو اس حادثہ کی خبر ہوتی ہے وہ آہ و فغاں کرنے لگتے ہیں۔ اسی وقت جٹایو(जटायु)نامی گدھ سے ملاقات ہوجاتی ہے جو راون کی مار سے خون سے شرابور ہے۔ وہی رام کو بتاتا ہے کہ سیتا کو راون لے گیا ہے۔

پھر جنگل ہی میں ان کی ملاقات کبندھ (कबन्ध)نام کے راکشش سے ہوتی ہے رام اور لکشمن اس راکشش کے ہاتھ اور کندھے کاٹ ڈالتے ہیں کیوں کہ وہ دونوں کو کھالینا چاہتا ہے۔ وہی راکشش یہ بتاتا ہے کہ سگریو(सुग्रीव)نام کے بندر کے پاس جاؤ۔ وہ آپ کی مدد کرے گا۔ رام پمپا کے تالاب کے کنارے پہنچتے ہیں۔ جہاں شبری(शबरी)نامی عورت سے ملاقات ہوتی ہے۔ وہ رام کی پوجا پہلے سے ہی کرتی رہی ہے۔ رام اسے سورگ (جنت) جانے کا آشیرواد دیتے ہیں۔ وہ خود کو آگ میں جلا ڈالتی ہے اور سورگ چلی جاتی ہے۔

سگریو (بندر) سے ملاقات کے دوران رام سے ہنومان بھی ملتے ہیں۔ سگریو اپنی بیوی کو بڑے بھائی بالی کے ذریعہ چھین لئے جانے کی شکایت کرتا ہے۔ رام فوراً بول پڑتے ہیں کہ میں بالی(बालि)کو قتل کروں گا۔ پھر رام درخت کی آڑ میں چھپ کر تیر سے بالی کو قتل کردیتے ہیں۔ اس وقت بالی اور رام چندر کے درمیان لمبی گفتگو ہوتی ہے جو کہ مطالعہ کے لائق ہے۔ سیتا سے بچھڑے ہوئے رام کو چار ماہ گذر جاتے ہیں۔ سمپتی(सम्पाति)نام کا ایک گدھ انھیں بتاتا ہے کہ سیتا لنکا میں ہیں' سمندر پار کرکے وہاں جانا پڑے گا۔

ہنومان چھلانگ مارنے کے لئے مندر(महेन्द्र) پہاڑ پر چڑھتے ہیں اور رام کی انگوٹھی لے کر لنکا کے لئے پرواز کرجاتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر اشوک کے پیڑ کے نیچے سیتا کو رام کی انگوٹھی دیتے ہیں۔ سیتا جواب میں رام کے پاس اپنی چوڑی بھجواتی ہیں۔ ہنومان کو راکشش گرفتار کرکے راون کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ راون ہنومان کی دم میں کپڑے باندھ کر آگ لگا دیتا ہے۔ ہنومان اپنی جلتی ہوئی دم سے ساری لنکا کو جلا کر لوٹ آتے ہیں۔ رام کو چوڑی دیتے ہیں اور سیتا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

راون کا بھائی وبھی شن(विभीषण)رام سے مل جاتا ہے۔ لڑائی شروع ہوتی ہے۔ رام، راون کے بھائی کمبھ کرن(कुम्भकर्ण)کو قتل کردیتے ہیں۔ لکشمن راون کے بیٹے اندر جیت(इन्द्रजित)کو ختم کرتے ہیں۔ جواب میں راون بھی حملہ کرتا ہے لکشمن بے ہوش ہوجاتے ہیں۔ وید (طبیب) سُشین(सुषेण) پہاڑ پر لگی سنجیونی بوٹی(संजीवनी बूटी)(دوا) لانے کے لئے کہتے ہیں۔ ہنومان دوا لاتے ہیں۔ لکشمن کو نئی زندگی ملتی ہے۔ رام، راون کو قتل کردیتے ہیں اور سیتا ایودھیا لائی جاتی ہیں۔ رام سیتا کی پاک دامنی کے لئے اگنی پریکشا(अग्नि परीक्षा)لیتے ہیں۔ سیتا کو آگ کے الاؤ میں ڈالتے ہیں۔ وہ اس آزمائش میں کھری اترتی ہیں۔

اس مرحلہ سے فارغ ہوکر رام پھر راج کاج سنبھال لیتے ہیں۔ پھر ایک الزام پر رام سیتا کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ رام نے اپنی بیوی کو راون کے گھر رہ آنے کے بعد دوبارہ رکھ لیا۔ بھدر(भद्र)نامی شخص نے یہ بات رام تک پہنچائی رام کے حکم پر لکشمن سیتا کو جنگل میں لے جاکر چھوڑ آتے ہیں۔ ادھر ہنومان جی بھرت کو بنواس (جلاوطنی) کے دوران گذرے حالات کی تفصیل سناتے ہیں۔ رام ایودھیا کا دورہ کرتے ہیں۔

اس کے بعد والمیکی رامائن کی فضیلت کا بیان ہے۔

رامائن کے آخری باب "اتر کانڈ" کا آغاز سیتا جی کے والمیکی رشی کی کٹیا میں پناہ لینے کے بیان سے شروع ہوتا ہے۔ کٹیا میں ان کے دو بیٹے "لو" اور "کش" (लव और कुश)پیدا ہوتے ہیں۔ شترگھن جو رام کے سب سے چھوٹے بھائی ہیں والمیکی رشی کی کٹیا میں آتے ہیں۔ وہ "لون"(लवन)نام کے راکشش کو قتل کرنے کی مہم پر نکلتے ہیں۔ بارہ سال بعد جب وہ لون کو قتل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور پھر واپسی میں کٹیا میں پہنچتے ہیں تو لو اور کش کو رامائن کہتے ہوئے پاتے ہیں۔ پھر انھیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ رام کے بیٹے ہیں۔

دوسری طرف رام ایک نیچی ذات کے آدمی شمبوک(शम्बूक)کو تپسیا (عبادت ریاضت) کرنے کی وجہ سے قتل کردیتے ہیں۔ اس کا واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے :

ایک بار برہمن کا بیٹا مرگیا تو نارد جی نے کہا کہ کوئی بے دینی کا کام ہو رہا ہے جس کی پاداش میں یہ سانحہ پیش آیا ہے۔ رام اس ادھرم کا پتہ لگانے کے لئے نکلتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نیچی ذات کا شودر مصروف ریاضت ہے۔ رام نے اس سے پوچھا : تم کون ہو؟ کس مقصد سے پوجا کر رہے ہو؟ بتاؤ' میں جاننا چاہتا ہوں۔

اس نے جواب دیا "ہے پربھو ! میں سورگ (جنت میں) جانا چاہتا ہوں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ مجھے آپ شودر سمجھئے۔ میرا نام شمبوک ہے"

اس کے منہ سے یہ بات نکلی ہی تھی کہ رام جی نے میان سے چمچماتی ہوئی تلوار نکالی اور شودر کا سر تن سے جدا کردیا۔ اس کا سر کٹتے ہی اندر اور اگنی سمیت تمام دیوتا خوش ہوگئے اور رام کی تعریف کرنے لگے اسی وقت پھولوں کی بارش ہونے لگی اور پوری فضا معطر ہوگئی۔"

اس واقعہ کا ذکر اتر کانڈ (آخری باب) ۷۶ ویں ضمنی باب میں ہے (دیکھیں گیتا پریس) اس کے بعد رام اشومیدھ یگیہ(अश्वमेध यज्ञ)(وہ یگیہ جس میں گھوڑوں کی قربانی پیش کی جاتی ہے) کرتے ہیں جس میں والمیکی کے ساتھ لو اور کش بھی شرکت کرتے ہیں۔ رام کو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ دونوں سیتا کے بیٹے ہیں تو وہ والمیکی سے سیتا کو لانے کے لئے کہتے ہیں' سیتا لائی جاتی ہیں۔ رام پھر بھرے مجمع ان کی پاکدامنی کی جانچ کے لئے اگنی پریکشا(अग्निपरीक्षा)لیتے ہیں۔ سیتا شرم کے مارے زمین میں سما جاتی ہیں۔

کال آتا ہے وہ رام جی کو بتاتا ہے کہ آپ یہاں گیارہ ہزار سال تک رہے۔ اب اپنے لوک(लोक) (اپنی دنیا) میں چلیں۔

www.taemeernews.com

ایک وعدہ خلافی پر رام- لکشمن سے کہہ دیتے ہیں کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ اس غم میں وہ دریائے سرجو (सरयू) کے کنارے جاکر اپنی جان گنوا دیتے ہیں۔ رام جی--لو (लव) کو کشواتی (कुशवाति) اور کش (कुश) کو شراوستی (श्रावस्ती) علاقہ کا راجہ بنادیتے ہیں' اور انہیں کئی ہزار رتھ' دس ہزار ہاتھی اور ایک لاکھ گھوڑے دیتے ہیں۔ بالا آخر رام' بھرت' شتروگھن اور ایودھیا کے باشندے سرجو کے کنارے جاتے ہیں جہاں رام اپنے بھائیوں سمیت وشنو (विष्णु) کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

باشندگان ایودھیا ان کی لاش کو دریا میں ڈال دیتے ہیں اور سورگ حاصل کرلیتے ہیں۔

رامائن کا زمانہ تصنیف

متعدد ہندو علماء نے رامائن کا زمانہ تصنیف ۷۰۰ ق م----۳۰۰ ق م کے درمیان قرار دیا ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک موجودہ مروج رامائن ۵۰۰ ق م----۲۰۰ ق م کے درمیان کی ہے۔ البتہ شری چنتامنی ونایک ویدھ (चिन्तामणि विनायक वैद्य) نے موجودہ زمانہ کے رامائن کو شک سمت کی پہلی صدی کا تسلیم کیا ہے۔

ملاحظہ ہو : مہابھارت میمانسہ (महाभारत मीमांसा) صفحہ ۱

بیشتر مغربی محققین موجودہ رامائن کو دوسری صدی کے بعد کی تصنیف نہیں مانتے۔ ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ اصل رامائن اور موجودہ رامائن کے درمیان صدیوں کا فاصلہ رہا ہوگا۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اصل رامائن میں بدھ مذہب کی کوئی جھلک نہیں ملتی ہے۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اصل رامائن کی تصنیف پانچویں صدی قبل مسیح (۵۰۰ ق م) میں ہوئی ہوگی۔ مگر ڈاکٹر ویبر (वेबर) اسے تسلیم نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ "دشرتھ جاتک" جو کہ بدھسٹوں کی کتاب ہے' رام کی کہانی پر پہلی کتاب ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ رامائن کے زمانہ تصنیف کے سلسلہ میں کافی اختلاف ہیں۔

اگر والمیکی کے بارے میں کچھ محکم ثبوت مل جائیں تو رامائن کی تصنیف کے بارے میں یقینی طور پر کچھ کہا جاسکتا ہے۔ مگر خود والمیکی کی پیدائش وغیرہ کے بارے میں ہمارے پاس بجز قیاس اور کوئی یقینی ذریعہ معلومات نہیں ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ والمیکی نام کی دو شخصیتیں گذری ہیں۔ چنانچہ بھگوت پران میں لکھا ہے کہ :

"والمیکی---مہرشی کشیپ اور ادتی (अदिति) کے نویں بیٹے ورن (वरुण) سے پیدا ہوئے تھے' ان کی والدہ کا نام شنی (चर्षणी) اور بھائی کا نام بھرگو تھا۔ ورن کا نام پرچیت بھی ہے۔ اسی بنا پر والمیکی پراچیتس (वाल्मीकि प्राचेतस) کے نام مشہور ہیں"

ایک دوسرے والمیکی بھی ہیں جن کا بچپن کا نام رتناکر (रत्नाकर) بتایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ڈاکو تھے اور جنگل میں راہگیروں کو قتل کرکے انہیں لوٹتے تھے۔ ایک بار مہرشی نارد سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ جو گناہ تم کر رہے ہو کیا اس میں تمہارے گھر والے بھی شریک ہیں؟ والمیکی نے انہیں اور ان کے ساتھ آئے دوسرے چھ رشیوں کو باندھ دیا اور اپنے گھر جاکر گھر والوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا سب نے یہی جواب دیا کہ تمہارے گناہ میں ہم کیوں حصہ دار ہوں گے؟ چنانچہ اس واقعہ کے بعد رتناکر کی زندگی میں تبدیلی آگئی اور انہوں نے جنگل آکر رشیوں کو آزاد کردیا اور وہ نارد جی کے قدموں میں گر پڑے نارد جی نے ان سے "رام رام" کہنے کی تلقین کی مگر وہ یہ الفاظ نہ ادا کرسکے چنانچہ پھر ان سے مرا مرا کہنے کی تلقین کی گئی۔"

اس کے بعد وہ تپسیا (ریاضت رگیان دھیان) میں لگ گئے نوبت ایں جا رسید کہ دیمکوں نے ان کے جسم پر اپنا گھر بنالیا۔ دیمک کے ٹیلے کو "ولمیک" (वल्मीकि) کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے وہ رتناکر والمیکی रत्नाकर वाल्मीकि کہلائے۔ بعد میں ان کے ذریعہ رامائن لکھے جانے کی بات کہی جاتی ہے۔

رام چندر کا زمانہ

شری رام چندر کس زمانہ کی شخصیت تھے۔ اس بارے میں طرح طرح کے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ایسے بھی لوگ ہیں جو رام کو تاریخی انسان تسلیم نہیں کرتے' اور ایسے لوگ بھی ہیں جو ان کی تاریخی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اروندو نے کہا تھا کہ :

رام کی تاریخی حیثیت تسلیم کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا آپ یقین کرسکتے ہیں کہ ایک راجہ لنکا پر چڑھائی کرنے کے لئے بندروں کی فوج لے جائے گا؟"

اسی طرح ہندی کے مشہور ادیب وشنو پربھاکر विष्णुप्रभाकर نے کہا ہے :

"سچ ہے کہ رام تاریخی انسان نہیں بلکہ پورانک (पौराणिक) (افسانوی) انسان ہیں۔ وہ اقدار کی ایک علامت ہیں" (روزنامہ راشٹریہ سہارا۔ نئی دہلی- ۱۳ر دسمبر ۹۲ء)

ڈاکٹر سنیتی کمار چٹرجی' سابق نیشنل پروفیسر نے ۱۹۷۷ء میں کہا تھا :

"رامائن ایک فکشن (افسانہ) ہے جس میں تاریخی چیز کا ذرا بھی دخل نہیں ہے۔"

یبور نے بھی کہا کہ رامائن ایک ڈراما کے سوا کچھ نہیں ہے"

آثار قدیمہ کے مشہور محقق پروفیسر رواج واسی لال نے ایودھیا میں کھدائی سے دستیاب ہوئی اینٹیں' مٹی اور دوسری چیزوں کی بنیاد پر کہا تھا (آجکل (ہندی) اکتوبر ۸۵ء ص ۳۴)

"موجودہ ایودھیا جس جگہ پر ہے اور ٹیلے کی شکل میں گم شدہ ایودھیا ۸ ویں صدی سے قبل کی کسی طرح سے بھی نہیں ہو سکتی" انہوں نے یہ بھی کہا کہ "اگر یہی ایودھیا رام کی ہے تو رام کا زمانہ شری کرشن کے زمانہ کا ثابت ہوتا ہے" جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ ہندو روایات کے مطابق رام کے بعد ہی کرشن کا اوتار ہوا ہے۔ اور کرشن مابعد کے زمانہ دواپر (द्वापर) کے ہیں۔

PAKEEZAH
BUILDERS & DEVELOPERS

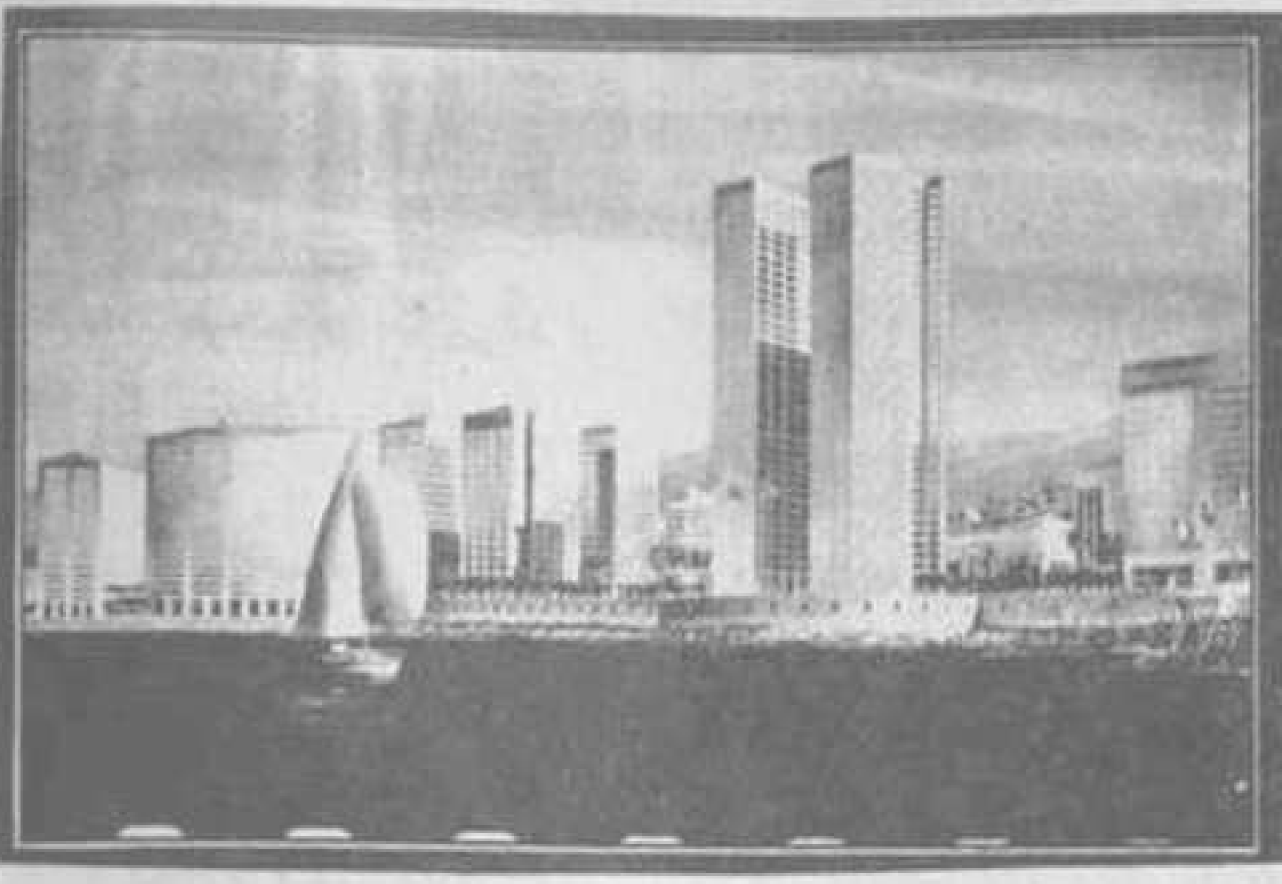

● تین روم - ایک کچن ● دو روم - ایک کچن ● ایک روم - ایک کچن سیلف کنٹنٹ
پر فضا مقام ● پہاڑ کی وادی ● قدرتی مناظر اور خوش گوار ماحول میں
اگر آپ سکونت پذیر ہونا چاہتے ہیں تو ہماری خدمات حاضر ہیں:

پاکیزہ

بلڈرس اینڈ ڈیولپرس

PAKEEZAH
BUILDERS & DEVELOPERS

پلاٹ نمبر ۱۲۹، نزد: ورانی پٹرول پمپ، شاپ نمبر ۲
رحمت اپارٹمنٹ، بمبئی پونہ روڈ، کوسہ، ممبرا۔ تھانہ

www.taemeernews.com

رام کی جائے پیدائش ایودھیا کے سلسلے پر کافی اختلاف رہا ہے۔ ہندی ہفت روزہ "ساپتاہک ہندوستان۔ نئی دہلی ۱۴ر اکتوبر ۹۲ء کے شمارہ میں" موجودہ ایودھیا اصلی ایودھیا نہیں ہے۔" کے زیر عنوان ڈاکٹر دین بندھو تواری کا تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے تمام دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ رام کی اصل ایودھیا فیض آباد میں نہیں بلکہ موجودہ بلیا اور مئو ضلعوں کے علاقوں میں تھی۔

(یہ دونوں موخرالذکر اضلاع فیض آباد کے پڑوسی اضلاع ہیں۔۔۔ مترجم)

رام چندر جی کی پیدائش کب ہوئی۔ اس پر مختلف ہندو علماء اور محققین کی رائیں الگ الگ ہیں "رام جنم اور ان کی حکومت" کے موضوع پر ۱۹۸۰ء کے قریب ایک خصوصی تحقیقی مقالہ تیار کرنے والے ڈاکٹر ایس۔وی۔رائے۔ نے رام کا جنم ۲۰۰۰ ق م (دو ہزار قبل مسیح) متعین کیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب (Last Civilization) میں بہت واضح طور پر لکھا ہے کہ رام کی ایودھیا اور رام کا زمانہ پیدائش ۲۰۰۰ ق م (دو ہزار قبل مسیح) سے زیادہ نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

مشہور مورخ ارادتن مہادیون (इरावतन महादेवन) نے اپنی تصنیف "دی انڈس اسکرپٹ ٹریکٹس (The Indus Script Tracts) میں رام راون جنگ کا وقت بیسویں صدی قبل مسیح (۲۰۰۰ ق۔) مانا ہے حالانکہ ان کی رائے سے زیادہ تر مورخ متفق نہیں ہیں۔ البتہ مورخ مہادیون نے سونے کی لنکا موہن جودڑو کو اور رام۔روان کی جنگ کو غیر آریوں پر آریوں کو فتح سے تعبیر کیا ہے۔ ان کے مطابق اس واقعہ کا ظہور بیسویں صدی قبل کے درمیان ہوا۔

رام کی جنم کنڈلی میں موجود گرہوں (ستاروں سیاروں) کے مطابق بعض نجومی (جیوتشی) کہتے ہیں کہ قبل مسیح سات ہزار تین سو تیئس) ۷۳۲۳ ق م چیت مہینے اور شکل پکش (چاندنی راتوں والے حصہ میں) ۹ر پنرو سو نچھتر (पुंनर्वसु नक्षत्र) میں رام پیدا ہوئے۔

اس کے برعکس بعض علماء ہنود والمیکی رامائن کی بنیاد پر رام کی پیدائش ایک کروڑ پچاسی لاکھ اٹھاون ہزار چوراسی ۱۸۵۵۸۰۸۴ سال پہلے کا تعین کرتے ہیں۔ اس طرح رام کے زمانہ قیام کے بارے میں کوئی بات متعین طور پر نہیں کہی جاسکتی۔

رام کہانی کے ماخذ

ہندی کے معروف محقق رام دھاری سنگھ دنکر "سنسکرتی کے چار ادھیائے" میں ۱۰۲ پر رقم طراز ہیں "رام کہانی کا اصل ماخذ کیا ہے نیز یہ کہ یہ کہانی کتنی قدیم ہے۔ اس سوال کا ابھی تک کوئی صحیح حل نہیں نکل پایا ہے۔ اتنی بات تو سچ ہے کہ بدھ اور مہاویر کے زمانہ میں عوام میں رام کے تئیں کافی احترام کا جذبہ تھا جس کا ثبوت یہ ہے کہ جاتکوں (जातको) (یعنی مہاتما بدھ کی قبل پیدائش ان سے متعلق مروج قصے کہانیوں) بدھ اپنے پہلے کے جنم میں ایک بار رام ہو کر بھی پیدا ہوئے تھے اور جین مذہب کے گرنتھوں (صحیفوں) میں ترسٹھ (۶۳) مہاپرشوں میں رام اور لکشمن کی بھی گنتی کی جاتی تھی۔"

ڈاکٹر ویبر (वेबर) اور یعقوبی "دشرتھ جاتک" کو رام۔کہانی کا اصل ماخذ قرار دیتے ہیں۔ ان دونوں محققین کے علاوہ دنیش چندر سین بھی رام کتھا کے دو اصل ماخذ درج ذیل کو قرار دیتے ہیں۔

پہلا "دشرتھ جاتک" جو شمالی ہند میں رائج تھا اور دوسرا وہ جو راون کے بارے میں کہانی تھی جو جنوبی ہند میں مروج تھی اور تیسرے وہ ضمنی کہانی جو ہنومان کے بارے میں معروف تھی۔

ایم۔ویکٹ رتنم اور سبارا ؤتوان سے بھی آگے بڑھ کر رام کتھا کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں۔ ویکٹ رتنم رام کتھا کو مصر کے رئیس ادشاہ کی تاریخ بتاتے ہیں۔(۱) مصنف کا پورا نام ملاڈی ویکٹ رتنم بی۔اے ہے۔ کتاب کا نام "رام۔ مصر کے عظیم الشان فرعون Rama-The greatest-Pharaoh of Egypt ہے۔ کتاب انگریزی میں ہے جو دو حصوں میں مکمل ہوئی ہے۔ کتاب کا ناشر خود مصنف ہے جو ۱۹۳۴ میں "سرسوتی پاور پریس راجہ منڈری (جنوبی ہند) سے شائع ہوئی تھی۔ جی آر ٹونوکس اپنی کتاب "پرائیویٹ لائف آف توطان خامین" میں لکھتا ہے :

"سوشتر (सौश्तर) کے زمانہ میں متی (मितन्नी) اور مصر میں شادی بیاہ کے رشتے قائم ہوگئے مصر کے راجہ بھت میش چہارام نے متی کے راجہ شرتوتم (ऋतोत्तम) کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اس کے بیٹے تھمکیش (थुतम्भकेश) کے ساتھ کرلے۔ شرتوتم نے شادی کرلی۔ جب مصر کے تخت پر "امینوپھس سوم" بیٹھا اور متی میں شرتوتم کا نواسا دشرتھ سریر آرائے سلطنت ہوا تو دونوں حکومتوں کے رشتے مزید مستحکم ہوگئے کیونکہ دشرتھ نے اپنی بہن (गिलुखिया) کی شادی امینوپھس (अमेनोफिस) کے ساتھ کردی۔ دشرتھ کی بیٹی تدکھیا (तदुखिया) کی شادی بھی اسی گھرانے میں ہوئی۔ بعد میں عنان سلطنت دوسرے خاندان میں چلی گئی۔ رام پہلا راجہ بنا اس نے شام فارس سمیت کئی ممالک کو فتح کیا۔ بارہویں صدی قبل مسیح میں اس نے حکومت کی۔ رام ثانی نے اس کے بعد حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ اس نے دریائے نیل کے کنارے "رامیشین" نام کا مندر تعمیر کروایا۔ اس کی کچھ چیزیں آج بھی مصر کے عجائب گھر میں موجود ہیں۔ کرنل ٹاڈ اور سدھانشو کمار رائے نے رام کا تعلق اودھ سے مانا ہے اور بتایا ہے کہ مصری تمدن کے معمار بھی ہندوستان سے ہی مصر گئے تھے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ رام کہانی کی تخلیق کے بارے میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

رام کی کہانی ہندوؤں، جینیوں، بودھوں اور کچھ دوسرے لوگوں کی مذہبی کتابوں میں موجود ہے مگر اصل کہانی میں کافی فرق ہے۔ لوگوں نے اپنے مقصد اور روایات کے مطابق اس میں کتربیونت کیا ہے۔ رام چندر جی کے ساتھ سب سے بڑا ظلم جو ہوا ہے وہ یہ ہے کہ انہیں وشنو کا اوتار مان کر انہیں ایشور (ईश्वर) بنادیا گیا۔ مولانا مودودی نے اس بات کا تفصیلی ذکر "قرآن اور پیغمبر" میں کیا ہے۔

یوں تو اوتارواد کو جنم دینے والی سب سے پہلی کتاب شاید "شت پتھ براہمن ہے۔ بودھوں کے فرقہ کو پھلتے پھولتے دیکھ کر براہمنوں نے کرشن

جی کو وشنو نرائن کا اوتار تسلیم کیا تھا۔ آگے چل کر بدھوں میں بودھی ستو(बोधिसत्व) (لفظی معنی ہے ہونے والا بدھ) اور جینوں میں بلدیو بشتم आठवें बलदेव ہو گئے۔ شاکت اور شیو فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھی انھیں طاقت اور شیو کی علامت قرار دیا۔

رام کتھا کے موضوع پر کام کرنے والے پرشورام چترویدی کے مطابق رام کے اوتار کا تصور تراون کو(श्रावण ।कोर) کے آلوار سنتوں کی گیارہویں صدی کی دین ہے۔

ڈاکٹر بھنڈارکر کہتے ہیں کہ اسی صدی میں انھیں وشنو کا اوتار تسلیم کیا گیا۔ رامانند نے اسی تصور کی بنیاد پر چودھویں صدی میں اپنا پنتھ یا فرقہ چلایا۔

مختلف رامائنوں میں رام کی کہانی

سنسکرت زبان میں والمیکی رامائن کے علاوہ تقریباً بیس رامائن لکھے جانے کی بات کہی جاتی ہے "ہندوتو"(हिन्दुत्व)(مصنف گوند داس) نامی کتاب میں ان میں سے کچھ رامائنوں کا ذکر کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں :

۱- لومس رامائن (लोमस रामायण)
۲- سمبرت رامائن (संव्रत रामायण)
۳- ادھیاتم رامائن (आध्यात्म रामायण
۴- مجل رامائن (मुजुल रामायण)
۵- گوینہ رامائن ( )
۶- رام رہسیہ (राम रहस्य)
۷- اگستیہ رامائن (अगस्त्य रामायण)
۸- سوریہ رامائن (सौर्य रामायण)
۹- چندر رامائن (चन्द्र रामायण)
۱۰- سبرہم رامائن (सुब्रह्म रामायण)
۱۱- رامائن چمپو (रामायण चम्पू)

مہابھارت کے ون پرب (वन पर्व)میں بھی رامائن کی پرانی کہانی ہے۔ پرانے اٹھارہ پرانوں میں ہر ایک میں رام کہانی آئی ہے۔ ان تمام سنسکرت رامائنوں میں رام کا اوتار کی شکل میں ذکر نہیں ہے اور نہ ہی کسی اپنشد میں ہے۔

والمیکی رامائن کی کتھا (کہانی) کی بنیاد پر "رام چرت مانس" کو لکھے جانے سے قبل سنسکرت میں

۱- رگھو بنش (रघु वंश)
۲- بھٹی کاویہ (भट्टि काव्य)
۳- مہاویر چرت महावीर चरित)
۴- بھشنڈی رامائن (भशुण्डि रामायण
۵- اترام چرت (उत्तर राम चरित
۶- پرتیما نکم (प्रतिमा नाटकम्
۷- جانکی ہرن (जानकी हरण

۸- کندمالا (कुंद माला)
۹- انرگھ راگھو (अनर्घ राघव)
۱۰- بال رامائن (बाल रामायण)
۱۱- ادبھت رامائن (अद्भुत रामायण
۱۲- ہنوما شٹک (हनुमानष्टक)

یہ اور اس جیسی دیگر کتب بھی ان کے علاوہ معرض وجود میں آئیں۔ ساری ہندوستانی زبانوں میں تمل رامائن 'بارہویں صدی۔

☆ تلگو دوی پادرامائن 'بارہویں صدی۔
☆ ملیالم چرتم چودہویں صدی۔
☆ کنڑی تراوے رامائن 'سولہویں صدی۔
☆ اڑیا بلرام داس رامائن 'پندرھویں صدی۔
☆ مراٹھی بھاورتھ رامائن سولہویں صدی۔
☆ اودھی رام چرت مانس 'سولہویں صدی۔
☆ بنگلہ کرتی 'واسی رامائن 'پندرھویں صدی میں تصنیف کی گئی ہے۔ پانڈورنگ راؤ نے ہندی نثر میں "رام کتھا نونیت(۱۹۹۲ء) میں تصنیف کی۔

خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ پانی(पाणिनि)جو ساڑھے چار سو قبل مسیح گذرا ہے نے کہیں بھی رام کا ذکر نہیں کیا ہے جبکہ وہ جدید سنسکرت زبان کا خالق ہے۔(بحوالہ لیڈر Leader)۔

رام کی کہانی بودھ لٹریچر میں ہمیں دوسری ہی شکل میں نظر آتی ہے "دشرتھ جاتک दशरथजातक "سمیت بدھ لٹریچر کے جملہ تین جاتکوں (مہاتما بدھ سے متعلق حکایات) میں رام کا تذکرہ ہے جس میں بدھ مہاتما بدھ کو رام کا روپ بتایا ہے "دشرتھ جاتک" میں سیتا' رام کی بہن ہیں۔ رام کی شادی سیتا کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ اس نوعیت کا تعلق کچھ بودھ پنڈتوں کی نظر میں معیوب نہیں تھا۔

ملاحظہ ہو : سنسکرتی کے چار ادھیائے (تمدن کے چار ابواب)

"دشرتھ جاتک" کی کہانی مختصراً یوں ہے :

ظالم ماموں کے رویہ سے راجہ بودھی ستو راجا बोधिसत्व تنگ آکر راج کا چھوڑ دیتا ہے۔ راجہ کی عدم موجودگی میں سمندر کا ناگ سانپ کا روپ اختیار کر کے رانی کو (محل سے) اٹھالے جاتا ہے راجہ کی دوستی ایک بندر سے ہو جاتی ہے۔ اس دیوتا کی مدد سے سمندر پار کر کے رانی کو سانپ کے چنگل سے چھڑایا جاتا ہے اور ... کی شکل میں موجود ناگ مارا جاتا ہے" اس کتاب کی کہانی ایک دوسرے ہی انداز میں ہے۔

ڈاکٹر رمیش پرشاد گرگ آتش(डा0 रमेश प्रसाद गर्ग) لکھتے ہیں کہ بودھوں کے ہاں دشرتھ کے بارے میں قدیم کہانی یہ ہے کہ وہ بنارس کے راجہ تھے۔ ان کی بڑی بیوی سے دو بیٹے رام پنڈت اور لکھن(लक्खन)اور ایک بیٹی سیتا پیدا ہوئی۔ دوسری بیوی کی سازش سے رام اور لکھن کو دشرتھ نے بارہ سال کے لئے بنواس دے دیا (جلاوطن کر دیا) (کئی ایک رامائنوں میں ۱۴ سال کا بنواس مذکور ہے)۔ بنواس (جنگل کی جلاوطنی کی زندگی میں) سیتا بھی جاتی ہیں بہن کی حیثیت سے بنواس سے واپسی پر رام کی شادی سیتا کے ساتھ ہو جاتی

www.taemeernews.com

ہے۔ سولہ سال تک حکومت کرنے کے بعد رام سورگ (جنت) چلے جاتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو : رام -- کتھاؤں کے گھیرے میں ص ۱۲-۱۱)

بودھوں کی ایک کتاب "ست نپات ٹیکا (۱۲۶)" میں مذکور ہے کہ بنارس کی مہارانی کے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں۔ رانی نے انہیں بنواس دے دیا تھا۔ ان اولادوں نے کپل وستو (कपिल वत्सु) نام کا شہر آباد کیا اور شاہی اولادوں کے شایان شان جنگل میں کوئی جوڑا میسر نہ آنے پر چاروں شہزادے اپنی بہنوں سے شادی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ بڑی بیٹی بیاہن بیاہی رہ کر سب کی ماں مانی جانے لگی۔

(ملاحظہ ہو : "رام کتھا" از فادر بلکے (Father Bulke)

ڈاکٹر آتش کہتے ہیں کہ راجہ دشرتھ کا دارالسلطنت ایودھیا نہ ہو کر بنارس ہونا اور بنواس کا مقام جنوب میں نہ ہو کر ہمالیہ ہونا بھی بدھ اسٹائل کی خصوصیت ہے۔

گھوتانی (खोतानी) علاقے میں رائج ایک رام کتھا میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ جنگل میں رام اور لکشمن دونوں نے سیتا سے شادی کی"

دیکھئے : سنسکرتی کے چار ادھیائے (ہندوستان تمدن کے چار ابواب) از رام دھاری سنگھ دنکر ص ۱۸۵۔

جین پران (जैन पुराण) میں رام کتھا کے کرداروں کو خاص مقام حاصل ہے۔ رام (پدم)، لکشمن اور راون کو مہاپرش (عظیم بزرگ شخصیت) بتایا گیا ہے۔ ان تینوں کو آٹھواں بلدیو، واسدیو (वासुदेव) اور پرتی واسدیو (प्रति वासुदेव) مانا گیا ہے۔ اس میں واسدیو اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ پرتی واسدیو سے جنگ کرتے ہیں اور اسے قتل کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً واسدیو نرک (नरक) (یعنی جہنم) رسید ہوتے ہیں اور بلدیو جین مت قبول کر لیتے ہیں۔

جینیوں کی مذہبی کتاب "پدم چری (पउमचरिय)" میں راون کی چھ ہزار، رام کی آٹھ ہزار اور لکشمن کی تیرہ ہزار بیویاں بتائی گئی ہیں۔ اس میں یہ کہانی بھی مختلف انداز سے بیان کی گئی ہے کہ لکشمن، شمبوک کو قتل کرتے ہیں اور لکشمن ہی رام کو مارتے ہیں۔

بالآخر سیتا اور رام دونوں جین مذہب قبول کر لیتے ہیں۔ جینوں کی اس مذہبی کتاب کے مصنف ومل سوری (विमल सूरि) ہیں۔ سوری اور والمیکی نے جس طرح رام کتھا کی تصنیف کی ہے اس سے کہیں زیادہ مختلف گن بھدر (गुणभद्र) کا لکھا ہوا "اتر پران" (उत्तर पुराण) ہے۔ اس کتاب میں دشرتھ بنارس کے راجہ ہیں۔ رام کی ماں کا نام سبالا (सुबाला) ہے۔ منی متی (मणिमति) امت ویگ (अमित वेग) کی بیٹی ہیں۔ راون اس کی آبرو ریزی کرتا ہے۔ وہ انتقام لینے کے لئے راون کی بیوی مندودری (मन्दोदरी) کے بطن سے اس کی بیٹی کی شکل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی اطلاع راون کو ہو جاتی ہے۔ وہ اسے دوسرے شہر میں دفن کرا دیتا ہے۔ راجہ جنک (जनक) اسے ہل چلاتے ہوئے پا جاتے ہیں اور ان کا نام سیتا (सीता) رکھتے ہیں۔ اس کی شادی رام سے ہوتی ہے پھر رام اور سیتا بنارس میں رہنے لگتے ہیں بنارس کے قریب سے راون رام کی شکل میں نمودار ہو کر سیتا کو اچک لے جاتا ہے۔ ہنومان لنکا جاتے ہیں مگر لنکا جلاتے نہیں۔ ادھر لکشمن بالی (बालि) کو قتل کر دیتے ہیں اور چکر (चक्र) (پہیہ) سے راون کا سر کاٹ دیتے ہیں۔"

اتر پران کے مطابق رام کی آٹھ ہزار اور لکشمن کی سولہ ہزار رانیاں ہیں۔ سیتا کے آٹھ بیٹے ہیں۔ سیتا گھر سے نکالی نہیں جاتیں۔ البتہ لکشمن دوزخ میں جاتے ہیں۔

مذکورہ کتب کے علاوہ درج ذیل کتب میں بھی رام کہانی بیان ہوئی ہے اور یہ سب ہندو پران ہیں۔

۱- ہری ونش پران ( )
۲- وشنو پران ( )
۳- وایو پران ( )
۴- اسکند پران ( )
۵- پدم پران ( )
۶- دیوی بھاگوت پران ( )
۷- مہابھاگوت پران ( )
۸- کالکا پران ( )
۹- برہم پران ( )
۱۰- اگنی پران ( )
۱۱- کرم پران ( )
۱۲- نرسنگھ پران ( )
۱۳- شو مہا پران ( )۔

بارہویں صدی میں رام کتھا کو فلسفیانہ انداز میں پیش کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس مہم میں رام کو وشنو کا کامل اوتار بتایا گیا۔ لکشمن کو شیش (शेष) کا، بھرت کو سنکھ (शंख) اور شترو گھن کو چکر (चक्र) کا اوتار بتایا گیا۔

ادھیاتم رامائن (आध्यात्म रामायण) بھی اسی وقت تصنیف کی گئی تھی جس میں دشرتھ کی سات سو بیویاں ہونے کا بیان ہے۔ یہ رامائن برہما کانڈ پران کا ایک حصہ ہے۔ اور "ادھبت رامائن" (अद्भुत रामायण) کی تو بات ہی نیاری ہے۔

گوسوامی تلسی داس کی رام چرت مانس

تلسی داس جی نے رام کتھا کو نئی زندگی دی۔ انہوں نے ۱۵۸۳ء کے قریب والمیکی رامائن کو بنیاد بنا کر رام چرت مانس لکھا جس میں رام چندر جی کو برہم (ब्रह्म) (خدا) کی شکل میں پیش کیا۔ اس کے پہلے لکھی گئی رامائنوں پر رام کو وشنو کے اوتار کی شکل میں اس شد ومد سے نہیں پیش کیا گیا ہے۔

تلسی داس جی کی زبان والمیکی کی طرح سے بہت منجھی ہوئی ہے۔ ادبی نقطہ نظر سے جتنا بلند مقام والمیکی رامائن کا ہے اس سے کچھ کم رام چرت مانس کا نہیں ہے۔ گوسوامی تلسی داس کی زبان یوں تو اودھی ہے مگر اس پر برج بھاشا اور بھوجپوری زبان کے بھی اثرات نمایاں ہیں۔ منشی پریم چند کے مطابق :

www.taemeernews.com

خویش پروری

یزید بن ابی سفیانؓ کہتے ہیں حضرت ابو بکرؓ نے مجھے سپہ سالار بنا کر ملک شام کی طرف روانہ کیا تو اس موقعہ پر مجھے یہ نصیحت فرمائی اے یزید تمہارے کچھ رشتہ دار ہیں ہو سکتا ہے تم ان کو ذمہ داری سونپنے میں دوسروں پر ترجیح دو۔ یہ بڑا اندیشہ ہے جو مجھے تمہارے بارے میں لاحق ہے۔ سنو، رسول کریمؐ نے فرمایا ہے جو شخص مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا ذمہ دار ہو اور وہ مسلمانوں پر کسی کو حاکم بنائے صرف رشتہ داری یا دوستی کی بنیاد پر تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی اس کی طرف سے وہ کوئی فدیہ قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دے گا۔ (کتاب الخراج)

Gram: "ROUND TUBES"
FAX: (22) 872 26 74

Office: 86 23 31/872 46 56/57,
Resi: 86 61 98

R.R. TUBES

Stockists & Dealers:
M. S. Seamless Pipes, Hydraulic Tubes, Boiler Tubes, Valves &
All Kinds of Pipe Fittings

B.P.T. PLOT NO. 345, COOPER SMITH STREET, DOCKYARD ROAD, BOMBAY-400 010.

سپر لیدر امپوریم

ہم اپنے بزرگوں اور گراہکوں کو خبر دیتے ہیں کہ مینا بازار (جامع مسجد دہلی) میں 8 نمبر دوکان سوٹ کیس کی ہے جو پورے ہندوستان میں مشہور ہے۔ آپ کی خدمت کرنے کے لئے "ایک ریٹ" رکھا ہوا ہے۔ جو ایک ریٹ کی دوکان کے نام سے مشہور ہے ہمیں اپنے مخلصوں کو ہر صورت سے آگاہ کرنا رہتا ہے "خصوصیت" اس دوکان کی یہ ہے کہ ایک پیسہ بھی کم نہیں ہوتا اور دوسرے دوکان دار اس دوکان کی ایک ریٹ کی نقل تو کرتے ہیں۔ مگر فروخت کرتے وقت ایک ریٹ سے کم کر دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے اپنی دوکان پر تین فوٹو لگا رکھے ہیں، جس سے لوگ دھوکہ نہ کھائیں —— چونکہ راشن کارڈ اور پاسپورٹ پر فوٹو لازمی ہے اس لئے میں نے بھی اپنے گراہکوں کی سہولت کے لئے فوٹو لگا دیا ہے۔ جس سے گراہکوں کو فوٹو کی وجہ سے مشہور زمانہ اس ایک ریٹ کی دوکان نمبر 8 کی شناخت رہے۔ میری دوکان کی ایک خصوصی رعایت یہ بھی ہے کہ فروخت شدہ مال اگر پسند نہ ہو تو "واپس" کر لیا جاتا ہے۔ ہم اپنے گراہکوں کو ہر طرح کی سہولت دیتے ہیں۔ ہمارے یہاں ARISTOCRAT • V.I.P. اور دیگر فاٹو اور رہبر کمپنی کا پلاسٹک کا بریف کیس ایک ریٹ پر ملتا ہے۔ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیجئے۔

سپر لیدر امپوریم، 8 مینا بازار، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

www.taemeernews.com

"تلسی داس ہی منظوم افسانہ نگاری کے بادشاہ سمجھے جاتے ہیں۔"

رام چرت مانس کے مقبول ہونے کی خاص وجہ رام کو پربرہم (خدائے بزرگ و برتر) کی شکل میں پیش کرنا تو ہے ہی اس کے علاوہ کچھ خوش فہمیاں بھی اس کا باعث ہوئی ہیں۔ ہنومان پرشاد پودار (مالک گیتا پریس گورکھپور) رقم طراز ہیں:

"اس (رامائن) کی تصنیف بذات خود بھگوان شری گوری شنکر جی کی اجازت سے ہوئی اور اس پر ان ہی بھگوان نے "ستیم شیوم سندرم" (सत्यम शिवम सुन्दरम) لکھ کر اپنی دستخط ثبت کئے۔"

اسی طرح کی اور بھی باتیں اس رامائن سے منسوب کردی گئیں جس سے اس پر لوگوں کا یقین اور پختہ ہو گیا۔

رام چرت مانس میں ہندوستانی مذہب اور فلسفہ کی تائید کی گئی ہے۔ اس میں ورن آشرم (برہمن، چھتری، ویشیہ اور شودر پر مشتمل ذات پات کا طبقاتی نظام) اوتار، برہم نروپن (ब्रह्म निरूपण) (خدا کو غیر مجسم ماننا) اور برہم سادھنا (خدا کی عبادت) سگن نرگن (خدا کے مجسم اور غیر مجسم ہونے) مورتی پوجا (بت پرستی) دیو پوجا، گائے، برہمن کی حفاظت، رام راج کی تعریف توصیف اور ویدوں کے طریقہ (وید مارگ) کی تائید کا بیان بہت خوبصورتی سے کیا گیا ہے۔ اخلاقی اور سماجی مسائل پر بھی اچھی گفتگو کی گئی ہے۔

رام چرت مانس کے مداحوں سے قطع نظر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ تلسی داس کی رام چرت مانس کے ذریعہ برہمنیت کو فروغ دیا گیا اور شودروں وغیرہ کو حقیر بتایا گیا۔

"مانس میں برہمن"

رام چرت مانس میں برہمنوں کے بارے میں جو خاص باتیں وارد ہوئی ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں:

☆ بال کانڈ کے شروع میں ہے:

बंदउं प्रथम महीसुर चरना मोहजनित संसय सब हरना

یعنی میں سب سے پہلے جاہلیت سے پیدا ہوئے شبہات کا ازالہ کرنے والے برہمنوں کے چرنوں (قدموں) کو سلام کرتا ہوں۔

☆ بال کانڈ (۴۸) میں ہے:

द्वारपाल हरि के प्रिय दोऊ, जय अरु विजय जान सब कोऊ ।
बिप्र शाप ते दूनऊ भाई, तामस असुर देह तिन्ह पाई ।

یعنی وشنو کے جے اور وجے نام کے دو دربان تھے۔ برہمنوں کی بددعا سے دونوں بھائی اسر (راکشس، پست کام کرنے والے) ہو گئے۔

"ان دونوں کو وشنو نے وراہ (वराह) (سور) اور نرسنگھ (شیر) کا اوتار لے کر مار ڈالا"۔

☆ بات آگے بڑھتی ہے۔ ملاحظہ ہو:

मुकुत न भए हते भगवाना, तीनि जनम द्विज बचन प्रमाना ।

(بال کانڈ ۱۳۹)

یعنی بھگوان کے ذریعہ مارے جانے پر بھی ان کی نجات نہ ہوئی کیونکہ برہمنوں نے انہیں تین جنم تک کے لئے بددعا دے دی تھی۔

☆ اسی کانڈ میں آگے ہے۔

नारद श्राप दीन्ह एक बारा, कलप एक तेहि लगि अवतारा ।

یعنی ایک بار برہمن نارد نے خود بھگوان کو بددعا دے دی۔ اس لئے ایک کلپ (یعنی ۴۳ کروڑ بیس لاکھ سال) تک اسی کی وجہ سے جنم لینا پڑا۔

رام کو راجہ بنانے کے لئے تخت نشینی کی تقریب، جشن کے وقت تلسی داس جی کہتے ہیں:

पूजहु गनपति गुरू कुलदेवा, सब बिधि करहु भूमिसुर सेवा ।

(ایودھیا کانڈ-۶ ضمنی باب-۴)

یعنی گنیش اور تمام دیوتاؤں کی پوجا کرو اور برہمنوں کی ہر طرح سے خدمت کرو۔

جنگل میں رام چندر جی والمیکی سے کہتے ہیں:

मंगल मूल बिप्र परितोषू, दहइ कोटि कुल भूसुर रोषू ।

(ایودھیا کانڈ ۱۲۶- ضمنی باب-۲)

یعنی برہمنوں کا خوش ہونا ہی کامیابی کی اصل ہے۔ برہمنوں کا غصہ کروڑوں خاندانوں کو جلا کر خاک کر دیتا ہے۔"

رام چرت مانس میں ہے:

सापत ताड़त परुष कहंता, बिप्र पूज्य अस गावहिं संता ।
पूजिय बिप्र सील गुनहीना, सूद्र न गुन गन ग्यान प्रवीना ।

(اریہ کانڈ ۳۰-۱)

یعنی برہمن چاہے بددعا دے یا مارے یا کڑوی بات کہے یا گالی دے، بہرصورت وہ پوجیہ (पूज्य) یعنی قابل پرستش ہوتا ہے۔ برہمن میں اگر اخلاق فاضلہ اور صفات حمیدہ نہ بھی ہوں تو اس صورت میں اسے پوجنا چاہئے۔ اور شودر (نیچی ذات والا) خواہ وہ علم اور اخلاق سے آراستہ ہی کیوں نہ ہو تو بھی (وہ نا قابل پرستش ہے۔) اسے نہیں پوجنا چاہئے۔ ایسا سنتوں نے کہا ہے۔"

تلسی داس جی نے جہاں برہمنوں کو اتنی اہمیت دی ہے وہیں غیر برہمنوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے۔ حتیٰ کہ رام چندر جی کو آدیباسی بھیل عورت شبری (शबरी) کا جھوٹا کھانے میں تردد نہیں ہوتا۔ چنانچہ تلسی داس جی کہہ اٹھتے ہیں:

रामहि केवल प्रेम पियारा ।
जान लेहु जो जाननहारा ।।

یعنی رام کو صرف محبت ہی پیاری ہے۔ جو اس نکتہ کو جاننا چاہیں "جان لیں۔"

رام اس محبت اور بندگی کا ایک مقام پر ہنومان جی سے اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

सो अनन्य जाके असि मति न टरई हनुमंत ।
मैं सेवक सचराचर रूप स्वामि भगवंत ।।

www.taemeernews.com

آپ کیلئے ایک قیمتی تحفہ

خوش ذائقہ اعلیٰ کوالٹی عوام کی پسندیدہ

اسپیشل کیری بیڑی

اور

اسپیشل بکران بیڑی

ہمیشہ استعمال کیجئے

بکران بیڑی ورکس

ضلع نظام آباد، آندھرا پردیش

حیدرآباد کا پتہ: بکران بیڑی ورکس، معظم جاہی مارکیٹ۔ حیدرآباد

www.taemeernews.com

یعنی اے ہنومان! مخلصانہ بندگی وہی ہے جس سے ذہن میں یہ تصور ہمیشہ مستحضر رہے کہ میں خادم (दास) ہوں (غلام ہوں)۔ یہ متحرک اور غیر متحرک دنیا میرے آقا اور بھگوان ہیں۔

رام چرت مانس اس طرح کی اور دوسری بہت سی نصیحتوں سے بھرا پڑا ہے۔ جس کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

رام چرت مانس اور والمیکی رامائن میں فرق

دونوں رامائنوں میں کئی ایک مقامات پر فرق ہے۔ تلسی داس جی کے رام اور ان کے بھائیوں کی پیدائش کے بیان میں فرق ہے۔ تلسی داس کے مطابق رام کا جنم مدھماس چیت کی نویں تاریخ کو ہوا جبکہ وہ دوسرے بھائیوں کی پیدائش کا ذکر نہیں کرتے۔ مرشی یا بالمیکی بھی رام کا یوم پیدائش بتاتے ہیں۔ لیکن وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دن بھرت اور پھر ایک دن لکشمن اور پھر شتروگھن کی پیدائش ہوئی۔ آگے چل کر تلسی داس رام کے مقابلہ بھرت کو عمر کے لحاظ سے ایک دم بچہ بتاتے ہیں۔ رام کی شادی کا دعوت نامہ لے کر قاصد جب ایودھیا پہنچا تو بھرت' شتروگھن بھی بھائیوں کی خیر خبر لینے آئے۔

بال کانڈ میں تلسی داس کہتے ہیں :

खेलत रहे तहां सुधी पाई,
आए भरतु रहित हित भाई ।

"یعنی بھرت کھیل رہے تھے یہ معلوم کرکے شتروگھن کے ساتھ وہ آئے۔"

☆ رام چرت مانس میں یہ درج ہے کہ تلسی داس کو رام کے درشن ہوئے تھے۔ اور وہ مقام چترکوٹ میں رام گھاٹ تھا مگر انہیں وہ پہچان نہ سکے۔ رام گھوڑے پر سوار تھے۔ دوسری مرتبہ ۱۵۵۰ء میں بروز چہار شنبہ رام ان کے سامنے بچے کی شکل میں آئے۔ مبادا اس دفعہ بھی دھوکہ نہ ہو یہ سوچ کر ہنومان نے طوطے کی شکل اختیار کرلی اور کہا۔

चित्रकूट के घाट पर भई संतन की भीर ।
तुलसीदास चंदन घिसैं तिलक देत रघुबीर ।।

یعنی چترکوٹ کے گھاٹ پر سنتوں کا کافی ازدحام ہوا۔ اور اسی گھاٹ پر (رام کے درشن ہوئے تو) تلسی داس نے چندن گھسا اور رام نے قشقہ انہیں لگایا۔

اسی طرح رام چرت مانس میں " لکشمن ریکھا" کا ذکر ہے جبکہ والمیکی رامائن میں نہیں ہے۔ والمیکی رامائن میں رام پرشورام کی بھی کمان توڑتے ہیں۔ رام چرت مانس میں ایک دھوبی کی بات پر سیتا کو گھر سے نکال باہر کرتے ہیں جبکہ والمیکی رامائن میں دھوبی والی بات نہیں ہے۔ اسی طرح اور دیگر مقامات پر بھی واضح فرق ہے۔

ایک دور ایسا بھی!

رام کہانی کے مختلف ادوار میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب اس کہانی میں کافی رنگینی پیدا کی گئی۔ کالی داس (۶۰۰-۵۰۰ء) نے والمیکی رامائن کو بنیاد مان کر رگھوونش مہاکاویہ (रघुवंश महाकाव्यम) میں رام چندر کی زندگی کو رومانی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

☆ بھٹی (भटि) نے "راون ودھ مہاکاویہ (रावण वध महाकाव्य) لکھا ہے جس کے دسویں سرگ (باب) میں راکشسوں کے بارے میں اسی طرح کی باتیں آئی ہیں۔

☆ "جانکی ہرن जानकीहरण نامی کتاب میں دشرتھ راجہ اور ان کی رانیوں اور رام۔ سیتا کا بیان بھی بڑی رنگینی کے ساتھ کیا گیا ہے :-

پرتیما ناٹکم प्रतिभानाटकम् میں رامائن کی کہانی بدلی ہوئی ہے۔ کیکئی (कैकेई रानी) منی کی بددعا سے اپنے شوہر کی حفاظت کے لئے اور رام کی زندگی بنانے کے لئے رام کو جنگل بھیجتی ہیں۔ کچھ اور مقامات کی تفصیل میں فرق ہے۔

مہاویر چرت (महावीर चरित) میں رام کی کہانی سیاسی سازشوں کے گرد گھومتی ہے۔

جب راون کی سیتا کے ساتھ شادی کرنے کی پیش کش ٹھکرا دی جاتی ہے تو رام سے ان کی شادی ہوتی ہے۔ رام کو نقصان پہنچانے کی غرض سے پرشورام کو بھیجا جاتا ہے۔ راون ہی سپنکھا (शूर्पणखा) کو منتھرا کی شکل میں بھیجتا ہے جو رام کو ون باس (جلاوطنی) دلانے میں خاص کردار ادا کرتی ہے۔ راون کے دوست احباب جنگل میں رام کو جب نہیں قتل کرپاتے ہیں تو سیتا اغوا کرلی جاتی ہیں۔ بعد میں رام راون سمیت سبھی دشمنوں کو قتل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ مگر تاڑکا ताड़का پر ہاتھ نہیں اٹھاتے۔

رام کہانی کا ایک ایسا بھی دور آیا جب لفظ "رام" کو ویدانت کے "اوم" (خدا کا اسم صفاتی) لفظ کے متوازی کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی۔ "رام" کے لفظی معنی ہیں رمڑ (रमण) خوشگوار' خوش کرنے والا یا دنیا کو اپنے حسن و رعنائی سے مسحور کرنے والا۔

تار سا اپنشید (तारसार उपनिषद) میں کہا گیا ہے کہ رام کی ساری کہانی "اوم" سے نکلی ہے۔ ('अ') سے برہما کی پیدائش ہوئی جو رام اوتار میں جامبوان (راکشوں طبقہ کے راجہ) ہوئے۔ اس سے وشنو (اپیندر उपेन्द्र) کی پیدائش ہوئی جو آگے چل کر سگریو کہلائے "('म')" سے شو (शिव) کی پیدائش ہوئی جو ہنومان کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ سانوناسک بندو اوم (ॐ) سے شتروگھن کا ظہور ہوا۔ اوم کی آواز سے بھرت کی اور اس شبد کلا शब्दकला الفاظ کے فن سے لکشمن کی پیدائش ہوئی۔ اس کی صدائے بازگشت سے لکشمن کی پیدائش ہوئی جو آگے چل کر سیتا کہلائیں۔ ان سب کے اوپر پرماتما وشو پرش (یعنی خدا۔ دنیا کے تمام انسانوں میں افضل) خود رام کی شکل میں نازل ہوئے۔"

ملاحظہ ہو : تار سا اپنشید ۲، ۵-۲

☆ اس کے علاوہ "رام پورو تاپنی یوپنشید रामपूर्वता पनीयोपनिषद میں بھی رام کے بارے میں تذکرہ ہے۔

بیرون ممالک میں مروج رامائن

ہندوستان سے باہر دوسرے ملکوں میں جو رامائن مروج ہیں' ان میں بھی یکسانیت نہیں ہے۔ چنانچہ

☆ تبت کی کھیتانی رامائن

☆ جاوا کی کاک ون

www.taemeernews.com

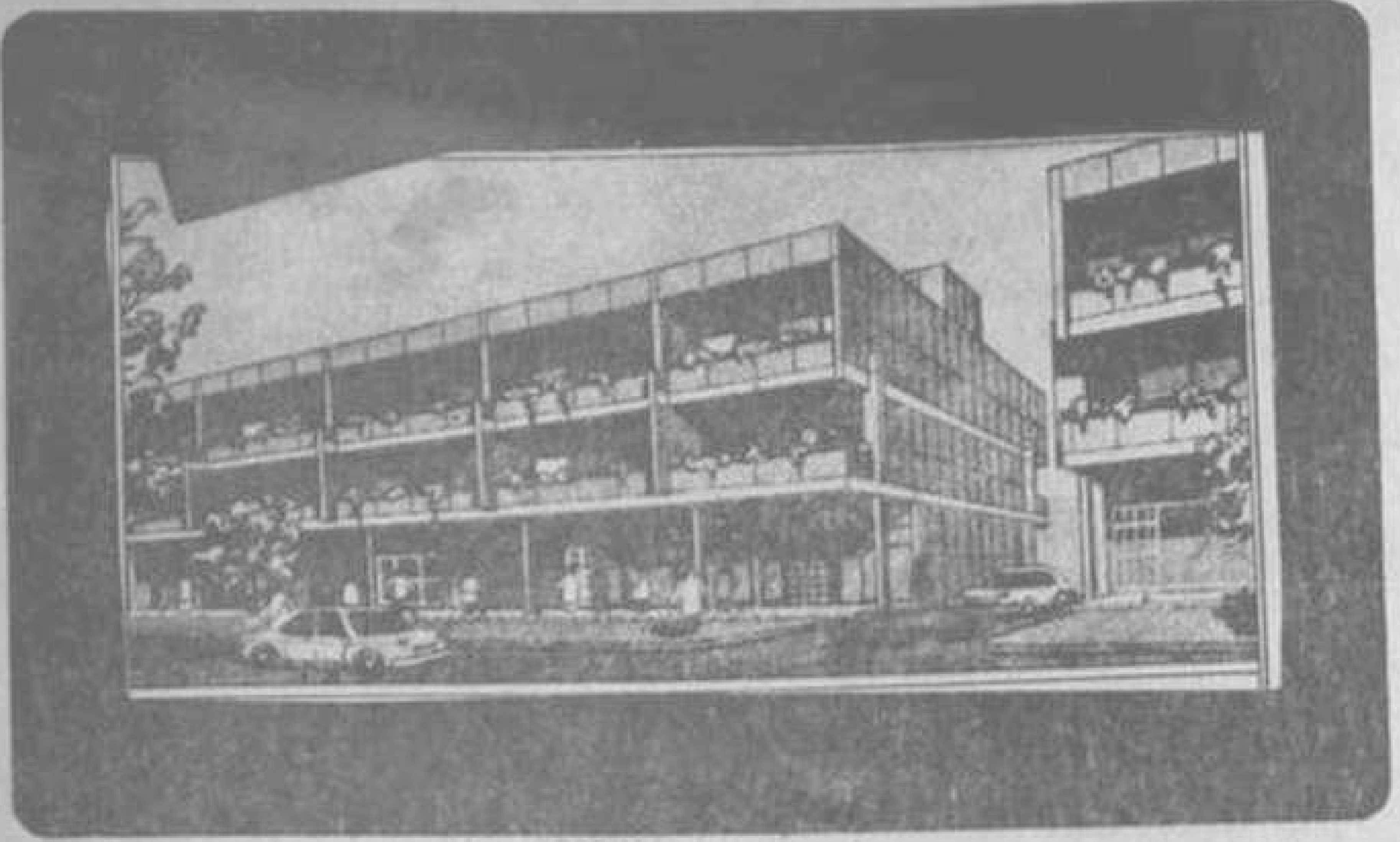

اگر

پرسکون فضا ، قدرتی مناظر سے بھرپور اور
جدید سہولیات سے آراستہ فلیٹ کی جستجو میں ہیں

تو پھر **تنویر منزل** ہی
آپ کے خوابوں کی منزل ہوگی

ون بیڈ روم کچن سیلف کنٹنٹ
ٹو بیڈ روم کچن سیلف کنٹنٹ

انتظامی آفس: 206 "کشالیہ" 36 نیو میرین لائنز
روبرو، پٹکر ہال، بمبئی 400020

رجسٹرڈ آفس: A-2، سواتی بلڈنگ، جوہو لین،
اندھیری (ویسٹ) بمبئی 400058

الطاف حسین
کنسٹرکٹنگ ٹریڈنگ کمپنی
پرائیویٹ لمیٹڈ

فون: 6211482
6210537 - 6212248

www.taemeernews.com

☆ کمبوڈیا کی رے آ کیر
☆ ملیشیا کی ہیری رام
☆ تھائی لینڈ کی رامو پکھیان

(اور ملیشیا کی چھوٹی بڑی رام سے متعلق مروج حکایات میں فرق ہے)

ملیشیا کی تمام کتھا دو طرح کی ہے (۱) چھوٹی (۲) بڑی۔

چھوٹی والی کہانی پر اسلام کا اثر ہے۔ اس میں ہیرو نبی کے خاندان کے ہیں۔ نبی کے بیٹے کا نام ہے۔ دست رت چکرواہ दस्तरत चक्रवाह چکرواہ کے بیٹے رام اور ان کے بیٹے دست رت ہیں۔ دست رت چکرواہ نے اپنی بیوی بلیہ دری (बलीयदरी) (مندودری) کو دو ور (वर) (یعنی وعدے کرنا) دیئے تھے۔ بڑی رامائن میں ہنومان کی جنگ عرب کے ایک امیر میراب (मेराब) کے ساتھ ہوتی ہے جس میں امیر مارا جاتا ہے اور اس کی روح ایک غار میں بند بیٹی میں مینڈھک کے اندر ہوتی ہے۔

ملیشیا کی ایک دوسری رام کتھا میں ہے کہ تاجن بریر (ताजन बुरेर) ایودھیا کا راجہ (دشرتھ) اپنے بیٹے رام کی شادی سا کر وتر سانتکے (साकुतुम वित्र सांतके) (یعنی سیتا) کے ساتھ کرتا ہے۔ مگر ان سے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوتی تو لکشمن جو کہ اس رامائن رام کے بڑے بھائی ہیں کو بلاتے ہیں۔ اولاد کے لئے لکشمن کے مشورے سے راجہ رانی قریبی جزیروں کا سفر کرتے ہیں۔ مگر دوران سفر رانی اس جزیرہ میں غسل کر لیتی ہیں جس میں غسل کرنے سے لکشمن نے منع کیا تھا اس کے نتیجہ میں راجہ رانی بندر ہو جاتے ہیں اور ایک درخت پر چڑھ جاتے ہیں۔ لکشمن جب انہیں اتار کر دوبارہ غسل کرواتے ہیں تو وہ دوبارہ انسانی صورت میں واپس آجاتے ہیں۔ رانی روتر گنگ रानी ऐतेर गंग (तेर गतां) سے بندر کی پیدائش ہوتی ہے۔ راجہ تیر گنگ کو شاہ نمن (ہنومان) کے پاس بھیجتے ہیں۔ تیر گنگ سورج کی گرمی سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ادھر مہاراجہ ودن (راون) سونے کا بکرا بنا کر سیتا کو لبھاتا ہے اور پھر اغوا کر لیتا ہے۔ بعد میں راون کو ختم کر دیا جاتا ہے اور سیتا واپس لائی جاتی ہیں۔

اس کتھا میں ایک رشی کے ذریعہ ہنومان کی بیوی کو چھیننے کی کوشش کا بھی بیان ہے۔ ہنومان کے ڈر سے رشی بھاگ جاتا ہے۔

تھائی لینڈ کی رامائن۔ راموپاکھیان रामोपाख्यान میں راجہ طوطاخان (دش کنٹھ दशकंठ) اپنی بیٹی مے سیتا (मे मत्सका) کو حکم دیتے ہیں کہ وہ بندروں کے تیار کردہ پل کو تباہ کر دے مگر سیتا ہنومان کی طرف راغب ہونے کی وجہ سے پل کی تعمیر میں رخنے ڈالنا بند کر دیتی ہے۔ ہنومان اور سیتا سے ایک لڑکی "مت جھانو (मतझानु) پیدا ہوتی ہے۔" تھائی لینڈ (سیام) میں رائج "رام جاتک" میں رام اور راون چچیرے بھائی تسلیم کئے گئے ہیں۔ (رام کتھا)

جاوا کی رامائن میں مندودری (मंदोदरी) سوکنوں کی وجہ سے زہر خوری کرتی ہے مگر مرتی نہیں۔ وہ ایک انڈے کو جنم دیتی ہے جسے راون پھینک دیتا ہے۔ ایک مچھلی اس انڈے کو نگل جاتی ہے۔ ایک مچھیرا اس انڈے کو مچھلی کے پیٹ سے نکال لیتا ہے۔ اس انڈے سے ایک خوبصورت لڑکی سیتا نکلتی ہے جسے "جنک (जनक)

لے جاتے ہیں۔"

انام (अन्नाम) کی رام کتھا میں دشرتھ کے بیٹے دشکتہ (घुंगतु) کی شادی شہزادی واکتن (वाकतिन) کے ساتھ ہوتی ہے مگر ترانگ سن ریاست کا راجہ دشان (दशानन) اسے اغوا کر لیتا ہے۔ اس کی کہانی کافی حد تک والمیکی رامائن سے ملتی جلتی ہے۔

فادر کامل بلکے کی تحقیق کے مطابق منگول رام کتھا میں بلی ہنومان کی جگہ لیتا ہے وہ لنکا کو جلا کر سیتا کو رام کے پاس لے جاتا ہے۔

(رام کتھا) کشمیری رامائن سیتا کی پیدائش مندودری کے حمل سے ہوئی۔ ایسا بتایا گیا ہے :۔

کھوتانی (खोतामी) رامائن میں رام جب جنگ میں بے ہوش ہو جاتے ہیں تب ان کے علاج کے لئے بودھ وید یہ جیوک (वैद्य जीवक) بلائے جاتے ہیں اور راون کو قتل نہیں کیا جاتا۔

اس طرح ہم رام کی مختلف کہانیاں پاتے ہیں۔

رام راجیہ

رام راج کو والمیکی رامائن سے سمجھا جا سکتا ہے۔

یہ رامائن فتح لنکا کے بعد رام کے ایودھیا آنے 'راج کاج' (نظم مملکت) سنبھالنے اور بعد میں اپنے وارثوں کو راج گدی سونپنے کے بعد واقعات کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ آخری باب اتر کانڈ (उत्तर कांड) میں رام کو راجہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ رام راج کے بارے میں معلومات اسی باب سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ بھرت نے رام کو راج پاٹ منتقل کرتے وقت کہا تھا کہ راج کاج کے نقائص کو دور کرنے میں ناکام رہا ہوں۔ بھرت رام جی کو ان کے فرائض سے آگاہ بھی کرتے ہیں لیکن رام چندر جی نے خرابیاں دور کرنے کے لئے کیا کیا اس کا بیان نہیں ملتا۔

ایک رسالہ سرتا (सरिता) (ماہانہ ہندی میگزین) کے نومبر ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں کہا گیا ہے کہ رام جی کے دن کی شروعات ساز و موسیقی سے ہوتی تھی' اور روزمرہ کے کاموں سے فارغ ہونے کے لئے انہیں بڑی تعداد میں نوکروں چاکروں کی ضرورت ہوتی تھی۔

مقالہ کے مطابق "والمیکی رامائن" میں بعض مقامات پر آیا ہے کہ رام جی فریادی لوگوں سے ان کی پریشانی معلوم کرتے تھے۔ مگر جہاں جہاں یہ بیان آیا ہے' وہاں یہ بھی آیا ہے کہ فریاد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا تھا۔

رام جی روز ہون کرتے تھے اور دیوتا پتر اور برہمنوں کی پوجا کرتے تھے۔

سفید داغ
ہمارے لگانے اور کھانے کی دوا سے داغوں کا رنگ بدلنے لگتا ہے اور جلد ہی چہرے کے اصلی رنگ میں مل جاتا ہے مرض تفصیل سے لکھ کر ایک فائل لگانے کی دوا مفت حاصل کریں۔ سفید بال ہمارے آیورویدک تیل سے بالوں کا پکنا اور جھڑنا رک کر سفید بال کالے ہو جاتے ہیں۔
قیمت: ایک کورس مع محصول ڈاک =/100 روپے
NASEEM
DAWAKHANA
(N.20) P.O.KATRI SARAI(GAYA)805105

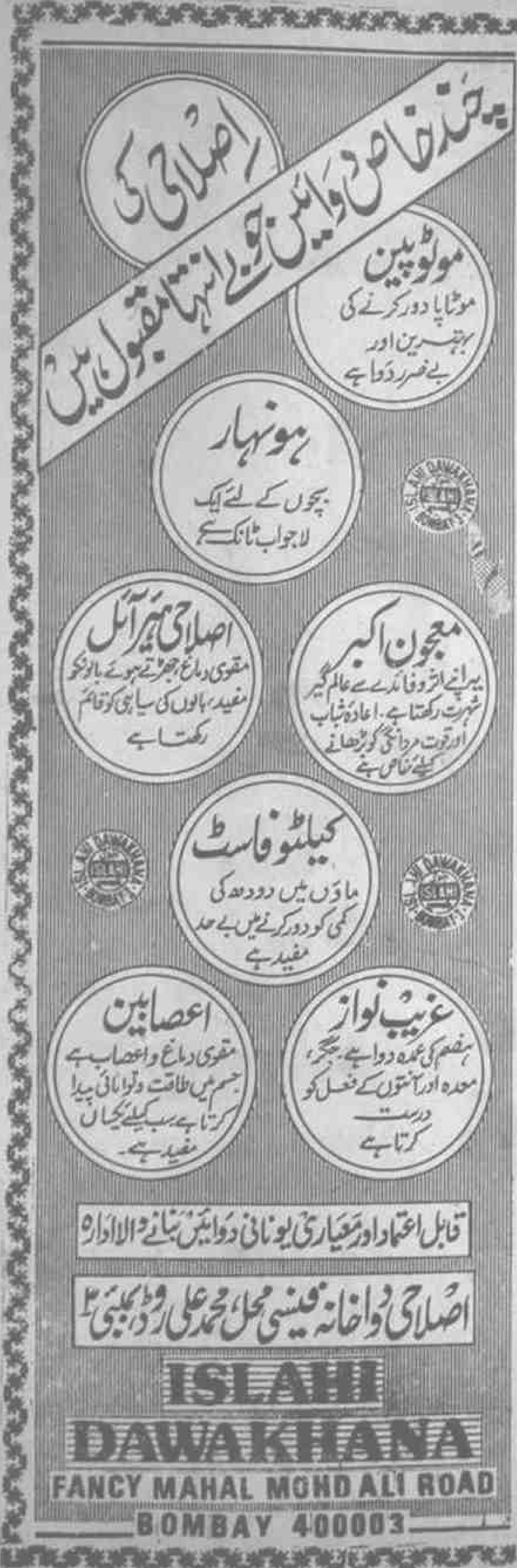

پھر قصے کہانیاں سنتے اور حرم میں چلے جاتے تھے۔ وہ دوپہر سے پہلے مذہبی کاموں کی انجام دہی کرتے اور پھر دوپہر بعد حرم میں داخل ہو جاتے تھے۔

والمیکی رامائن کے اتر کانڈ میں بیان کیا گیا ہے کہ اشوک واٹکا (अशोक वाटिका) میں رام جی نے سیتا جی کو شراب پلائی۔ ان کے ملازم مختلف قسم کے گوشت اور میٹھے پھل لے کر آئے اور رقص و سرور میں طاق' رام نے حسین عورتوں کے ساتھ دل بہلایا۔ خوبصورت عورتوں نے بھی شراب پی اور محو رقص ہو گئیں۔ سب کو آرام دینے والے شری رام نے ان عورتوں کو بھی محظوظ کیا۔

یہ ۴۲ویں سرگ (باب) کے ۱۸ویں اور ۲۲ویں اشلوک کا ترجمہ ہے۔

راج گدی پانے کے پہلے بھی رام جی والمیکی رامائن میں پنج وٹی (पंचवटी) میں سپنکھا (शूर्पणख) کے ساتھ مذاق کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اس سے کہتے ہیں کہ شادی کے لئے لکشمن کے پاس جاؤ' وہ کنوارا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ لکشمن کی شادی پہلے ہی رام کے ساتھ جنک پوری میں ارملا (उर्मिला) سے ہو چکی تھی۔

رام چندر جی کے انصاف کا ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔ والمیکی رامائن میں ہے کہ ایک کتا رام جی کے پاس شکایت لے کر آتا ہے جسے ایک برہمن نے اتنا مارا تھا کہ اس کا سر پھٹ گیا تھا۔ رام جی نے برہمن کو بلا کر پوچھا کہ اسے کیوں مارا تھا؟ برہمن نے جواب دیا کہ میں بھوکا تھا۔ بھیک مانگنے جا رہا تھا اور یہ کتا میرا راستہ روکے کھڑا تھا۔ میں نے جب اسے راستہ سے ہٹنے کے لئے کہا تو یہ نہیں ہٹا۔ بھوک اور کتے کی ضد کی وجہ سے مجھے غصہ آیا اور اسے مارا۔

رام جی نے اس برہمن کو کالنجر (۲۱۳) ملک کا راجہ (مہنت) بنا دیا۔ کتا یہ کہتا ہے کہ میں بھی اس کا مہنت تھا جس کی وجہ سے مجھے اب کتا بننا پڑا۔ یہ ہے انصاف!

بالی کے قتل اور تاڑکا کو موت کے گھاٹ اتارنے کے عمل پر بھی سوال کیا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اور بھی دلائل دیئے جاتے ہیں۔ ان سب کے باوجود امر واقعہ یہ ہے کہ ہندوؤں کی عظیم اکثریت شری رام چندر سے بہت عقیدت رکھتی ہے۔ جس کی بنا سیاسی نہیں مذہبی ہے۔

Some Books on Ramayana:-

1.P.Lal : The Ramavana of Valmiki (1981) Vikas New Delhi

2.V.S.Srinivas Shastri : Leitrature on theRamayana (1949) Madras Sanskirt Academy

3.S.N.Vyas : India in the Ramayana Age(967) Atma Ram Sons Delhi

4.N.R.Navlekar : A New approach to Ramayana

5.Hari Prasad Sastri (Translator): The Ramayana of Vilmiki 3 volums (1962)

www.taemeernews.com

مہابھارت

محمد احمد

مہابھارت مہاکاویہ (رزمیہ) ہے اور رامائن بھی رزمیہ کلام (Epic) ہے۔ اور یہ اتفاق ہی ہے کہ آگے چل کر بعد کے زمانے پر ان دونوں ہی کلاموں کو دھرم شاستر (شریعت کی کتاب) تسلیم کیا جانے لگا۔ (پی۔وی۔کانے)

مہابھارت کے آدی پرب (आदि पर्व) (۲:۸۳) میں اسے شریعت کی کتاب کہا گیا ہے۔ یہ کتاب پرانوں کے طرز پر ہے۔

یہ در حقیقت مہابھارت ہندوستانی علوم کی انسائکلوپیڈیا ہے۔ پروفیسر بارنیٹ نے اس بناء پر یہ کہا کہ:

"قدیم ہندوستان کی روح اور تہذیب کو سمجھنے کے لئے مہابھارت کا مطالعہ ناگزیر ہے"

(The Mahabharat: Analysis and Index p.9)

زمانہ حال کے معروف ہندو دانشور اور مفکر رام دھاری سنگھ دنکر نے لکھا ہے: "اس (عظیم کتاب) نے ہندو دھرم کی سب سے زیادہ حفاظت کی ہے"

یہ دنیا کا سب سے عظیم رزمیہ کلام ہے۔ یہ یونان کے "الیڈ" اور "اوڈیسی" کے مقابلہ آٹھ گنا بڑا ہے۔ اس کتاب کو لکھنے میں تین سال لگے' (مہابھارت ۴۸-۵-۱۸)۔ اس کتاب کا مصنف وید ویاس کو مانا جاتا ہے' مگر ہندو علماء اس سلسلہ میں متفق نہیں ہیں۔ بعض علماء کی رائے کے مطابق یہ کتاب کئی سو سال میں مکمل ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ "جے" (जय) نامی کتاب بھی اس میں شامل کردی گئی ہے۔ ڈاکٹر شکنتلا رانی اپنی تصنیف "مہابھارت میں دھرم" میں لکھتی ہیں:

"مہابھارت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ویاس جی نے اپنے شاگرد وشمپائن (वैशम्पायन) کو مہابھارت سنایا۔ وشمپائن سے مہابھارت سنکر "اگر شرواستوی (उग्रश्रवा सौति) نے اسے نمشانیہ (नैमिषारण्य) (ایک جنگل) میں شونک رشی کے بارہ سال پر منعقد ہونے والے ایک پروگرام میں سنایا۔ اس بنیاد پر کچھ مغربی مفکرین کا کہنا ہے کہ اس طرح مہابھارت کے تین ایڈیشن ہو گئے۔

مہابھارت میں جے کے علاوہ "بھارت" نام کی کتاب بھی ضم کردی گئی ہے۔ جے میں آٹھ ہزار آٹھ سو (۸۸۰۰) اشلوک تھے اور "بھارت" میں چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰)۔ ان دونوں کتابوں کو مہابھارت میں داخل کرنے کے بعد ایک لاکھ اشلوک ہو گئے اس وجہ سے مہابھارت کو شت ساہسری مہابھارت سنگتا शतसाहस्त्री महाभारत संहिता بھی کہا جاتا ہے۔"

(آشولاین گرھاسوتر ۳-۴-۴)

شروع میں مہابھارت کے کئی ایڈیشن مروج تھے جن کے اشلوکوں میں یکسانیت نہیں تھی۔ ابواب میں بھی فرق تھا۔ نئی نئی باتیں بھی شامل کردی گئی تھیں' ایک میں دوسری بات تھی اور دوسری میں تیسری یہ کتاب اتنی ضخیم تھی کہ زیادہ مقامات سے شائع نہیں ہو سکی نیل کنٹھ چودھری نے اس کی تلخیص بھارت بھودیہ (भारत भवदीय) کے نام سے شائع کی۔ چنانچہ اس کی اشاعت کے بعد اسے نیل کنٹھی بھی کہا جانے لگا۔ کلکتہ ایڈیشن این۔ شرومنی نے شائع کرایا۔ ٹی۔ آر۔ کرشن بھاچاریہ اور ٹی۔ آر۔ ویاساچاریہ نے بمبئی سے ہی "کنبھ کونم (कुम्भकोणम) ایڈیشن شائع کرایا۔ پی پی ایس شاستری نے مدراس سے جنوبی ایڈیشن چھپوایا۔ اس کا تنقیدی ایڈیشن ڈاکٹر سکھنکر (सुकथ نकर) کی رہنمائی میں چند سال قبل پونے سے شائع ہونے لگا تھا۔ گیتا پریس گورکھپور سے بھی مہابھارت چھپتی ہے جس میں شمالی اور جنوبی ایڈیشن۔ دونوں کو شامل کردیا گیا ہے۔

مہابھارت اپنی موجودہ شکل میں کب وجود میں آیا' اس پر اتفاق رائے نہیں ہے۔ ہاپ کنس نے لکھا ہے کہ: مہابھارت کو آخری شکل ۴۰۰ء تک مل چکی تھی۔

(Cambridge History of India vol.1.Page258)

ڈاکٹر کے۔پی جاجسوال بھی ۴۰۰ء تک اس کا تکمیلی زمانہ تسلیم کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو: ہندو راج تنتر ص۷۰ (हिन्दू राजतन्त्र)۔

سی۔وی۔ویدیہ کے مطابق ۳۵۰ء۔۔۔ ۳۲۰ق م میں مہابھارت اپنی اصل شکل میں جلوہ گر ہو گیا تھا (مہابھارت میمانسہ ص۳۰۶ महाभारत मीमासा)۔

ونٹرنج اسے ۴۰۰ق م۔۔۔ ۴۴۰ء کے درمیان موجودہ شکل میں پہنچا ہوا تسلیم کرتے ہیں۔

(AHistory ofIndian LitratureVol.1P.465-475)

ونٹرنج کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔

ڈاکٹر کامیشور مشرا نے کہا بھی ہے کہ: چنانچہ علماء میں (مہابھارت کی تکمیل کے زمانے کو لے کر) اختلافات ہیں تاہم بالعموم اس کا زمانہ ۴۰۰ق م سے ۴۰۰ء تک مانا جا سکتا ہے"

مہابھارت کا مصنف

مہابھارت کا مصنف کون ہے۔۔۔ اس سلسلہ میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے میں نے عرض کیا۔۔۔ کہ جے بھارت اور مہا

www.taemeernews.com

ظالموں کے ظلم کا اصل بدلہ

اور ذرا انہیں آدم کے دو بیٹوں کا قصہ بھی بے کم و کاست سنا دو ۔ جب ان دونوں نے قربانی کی تو ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی نہ کی گئی ۔ اس نے کہا ـــــــ : "میں تجھے مار ڈالوں گا" اس نے جواب دیا "اللہ تو متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا ۔
میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن کر رہے ۔
ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے ۔ (المائدۃ ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹)

ہر سائز کے بوائلر ٹیوب سیم لیس اسٹیل
اور دیگر اقسام کے
ٹیوب اور

پائپ

اسٹیل والو ، اسٹین لیس اسٹیل وغیرہ کے لئے
ہم سے رجوع کریں

مینوفیکچررز اینڈ ڈیلرز :
وینس ٹریڈنگ کارپوریشن
۵۰۲ ، لوہا بھون ، پی ڈی میلو روڈ ، بمبئی ۹ ۴۰۰۰۰
فون : ۳۴۲۷۶۲ - ۳۴۲۶۴۵ - ۳۴۲۶۸۸ - ۳۴۲۶۸۷
گرام : "وینس ٹیوب"

VTC
VENUS TRADING CORPORATION
502, Loha Bhavan, P D'Mello Road, Bombay 400 009.
Phones: 342687-342688 342645-342762
Grams: Venustube Telex: 011-73637 FAHD IN

مارت کو ملا کر موجودہ مہابھارت بنا ہے۔ ے کا مصنف و شمپائن کو بتایا جاتا ہے
ور سوت(सूत)کو "بھارت" کا مصنف۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ مہابھارت
کے مصنف کا نام ویاس(व्यास)ہی لکھا جاتا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ویاس
کوئی تاریخی شخصیت نہیں تھے۔ لوگ انہیں پراشر(पराशर)کا بیٹا مانتے
ہیں۔ کالی رنگت ہونے کے ناطے کرشن' جزیرہ نما میں پیدا ہونے کی وجہ سے دو
یائن (द्वैपायन) بدرقہ آشرم میں عبادت کرنے کی وجہ سے بادرائن
वादरायण اور ویدوں کو تقسیم کرنے کی وجہ سے وہ "ویاس" کہلائے

مہابھارت تصنیف کے بارے میں اس کا خود اپنا بیان یہ ہے کہ ویاس جی
کے دماغ میں ایک روز یہ خیال آیا کہ مہابھارت کی کتھا (کہانی) سے ساری دنیا کو
اقف کرانا چاہئے۔ اس لئے انہوں نے برہما جی سے گذارش کی کہ وہ کوئی ایسا آدمی
راہم کریں کہ میں جو بولتا جاؤں وہ لکھتا جائے۔ برہما جی نے کہا کہ آپ گنیش سے مدد
لے سکتے ہیں۔ ویاس جی نے گنیش جی سے مہابھارت کی کتھا لکھوانی شروع کی۔
یاس جی کے منہ سے ابھی فقرہ نکلا بھی نہ ہوتا کہ گنیش جی اسے لکھ چکے ہوتے۔
یاس جی یہ صورت حال دیکھ کر بے ربط الفاظ اور جملے بولنے لگے تو گنیش جی ٹھہر ٹھہر
ر لکھنے لگے اس طرح مہابھارت کی کتھا مکمل ہوئی۔

ویاس جی کے نام سے منسوب ضخیم اور بھاری بھرکم پران' ضمنی پران'
سمرتیاں (شریعت کی کتب) سوتر اور شرحیں مشہور ہیں۔ مگر ایک شخص کی طرف
نی ساری ضخیم کتب کی نسبت ناممکن نظر آتی ہے۔ عام طور سے طبقہ علماء ویاس کو
ب عہدہ تصور کرتا ہے۔ ویاس کے لفظی معنی "مدیر" کے ہیں ریپس کا یہ خیال
ہے کہ مہابھارت کو فرد واحد کی تصنیف سمجھنا ایک مضحکہ خیزیات ہوگی۔
(Cambridge Historyof India)

ائن سے یہ صاف محسوس ہوتا ہے کہ اسے کئی رشیوں نے مل کر تیار کیا۔ اس
معاملہ میں آج کل کے دانشور متفق ہیں۔

مہابھارت کا قصہ

اب ہم مہابھارت کے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ موجودہ مروج
ہابھارت میں اٹھارہ پرب(पर्व)یعنی حصے ہیں' اور پونہ ایڈیشن کے
طابق انیس سو اڑتالیس (١٩٤٨) ابواب اور تراسی ہزار ایک سو چھیالیس
(٨٣١٤٦) اشلوک ہیں۔ ان ابواب کے اندر ایک سو (١٠٠) ذیلی ابواب ہیں جنہیں
ادھیائے(पर्वाध्याय)کہتے ہیں۔ پروں یعنی ابواب کے نام
یہ ہیں:

آدی پرب (आदि पर्व)
سبھا پرب (सभा पर्व)
ون پرب (वन पर्व)
وراٹ پرب (विराट पर्व)
ادیوگ پرب (उद्योग पर्व)
بھیشم پرب (भीष्म पर्व)
درون پرب (द्रोण पर्व)
کرن پرب (कर्ण पर्व)
٩۔ شلیہ پرب (शल्य पर्व)
١٠۔ سوپتک پرب (सौप्तिक पर्व)
١١۔ استری پرب (स्त्री पर्व)
١٢۔ شانتی پرب (शान्ति पर्व)
١٣۔ انشاسن پرب (अनुशासन पर्व)
١٤۔ آشومیدھک پرب (आश्वमेधिक पर्व)
١٥۔ آشرم واسک پرب (आश्रमवासिक पर्व)
١٦۔ کوشل پرب (कौशल पर्व)
١٧۔ ساپر استھانک پرب (महाप्रस्थानिक)
١٨۔ سورگا روہن پرب (स्वर्गारोहण पर्व)

پیش نظر مقالہ میں ایجاز اور اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ مختصراً اس کی
کہانی اس طرح شروع ہوتی ہے:

"دیوبرت (देवव्रत)مہاراج شانتنو (शान्तनु)
کے فرزند تھے۔ آگے چل کر شانتنو نے ستیہ وتی سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر
کی۔ مگر ستیہ وتی کے باپ اپنی لڑکی کی شادی کرنے کے لئے اس شرط پر راضی ہوئے
کہ راجہ یہ عہد کرے کہ حکومت ستیہ وتی کی اولاد کو ہی ملے گی۔ دیوبرت تمام
خوبیوں کے مالک تھے۔ اس بنا پر راجہ اس شرط کو قبول نہ کر سکے مگر ستیہ وتی میں ان
کا دل لگا رہا۔ اور وہ روز بروز غمگین نظر آنے لگے' جب اس کی خبر دیوبرت کو پہنچی تو
انہوں نے نہ صرف یہ کہ حکومت سے الگ رہنے کا اعلان کر دیا بلکہ کنوارہ رہ کر ہی
زندگی گذارنے کا عہد بھی کر ڈالا۔ جس کی بناء پر وہ بعد میں بھیشم(भीष्म)
(خوفناک) کہلائے۔

مہاراج شانتنو نے ستیہ وتی سے شادی کر لی۔ ستیہ وتی سے شانتنو کے دو
بیٹے وچتر ویریہ اور چترا نگد(चित्रांगद)پیدا ہوئے۔ ادھر بھیشم نے کاشی
کے راجہ کی بیٹی ابنکا اور ابالکا(अंबालिका)کو اغوا کر لیا اور دونوں کی شادی وچتر
ویریہ سے کر دی۔ چترا نگد وفات پا چکے تھے اور جب وچتر ویریہ کا بھی لاولد انتقال
ہو گیا تو ستیہ وتی نے ویاس جی کے پاس ابنکا کو ولی عہد کے لئے بھیجا۔ ویاس جی سے ہم
بستری کے دوران ابنکا نے آنکھیں بند کر لیں تو اس کے نتیجہ میں دھرتراشٹر
(धृतराष्ट्र)نابینا پیدا ہوئے۔ پھر ابالکا ویاس جی کے پاس گئیں۔ وہ
ویاس جی کے جسم کو دیکھ کر پیلی پڑ گئی۔ جس کی بنا پر پانڈو(पाण्डु)پیلی رنگت کے
پیدا ہوئے۔ وہ یرقان کے مرض میں مبتلا تھے۔ وچتر ویریہ کے بڑے بیٹے دھرتراشٹر
کے پیدائشی نابینا ہونے کی وجہ سے چھوٹے بیٹے پانڈو نے حکومت سنبھال لی۔ پانڈو کی
اچانک موت واقع ہو جانے کے وقت اس کے پانچ بیٹے یدھشٹر بھیم' ارجن' نکل
اور سہدیو(युधिष्ठिर भीम अर्जुन नकुल सहदेव)نابالغ تھے۔
چنانچہ کچھ وقت کے لئے دھرتراشٹر کو خود حاکم بننا پڑا۔ پانڈو کی دو بیویاں کنتی اور
مادری تھیں۔ مہابھارت کے مطابق پانڈوں کے کل چھ بیٹے تھے۔ چھٹا بیٹا کرن'
کی ماں کنتی تھیں۔ کنتی نے سورج سے کرن' اندر سے ارجن' وایو سے بھیم'
دھرم راج سے یدھشٹر کو پیدا کیا۔ مادری سے نکل اور سہدیو ہوئے جس کی تفصیلات
الگ ہیں)

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

پانڈو کے پانچوں بیٹے پانڈو (पाण्डव) اور دھرتراشٹر کے سو بیٹے کورو (कौरव) کے نام سے مشہور ہوئے یدھشٹر ایک سو پانچ (۱۰۵) بھائیوں میں بڑے ہونے کی وجہ سے اور دیگر اعلیٰ صفات کی بنا پر دھرتراشٹر نے ان کو ولی عہد مقرر کیا۔ یہ بات دریودھن (दुर्योधन) اور دیگر کوروؤں کو پسند نہ آئی۔ ان لوگوں نے دھوکہ دے کر انھیں ورناوت (वरणावत) شہر کے قریب لاوکے گھر میں زندہ جلا دینے کی ناکام کوشش کی۔ ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ چنانچہ پانڈو وہاں سے بھاگ کر پانچال (पांचाल) نام کے ملک چلے گئے۔ ان پانچوں پانڈوؤں نے وہاں کے راجہ کی بیٹی دروپدی (द्रौपदी) کو جوئے میں جیت لیا۔ دروپدی کی شادی پانچوں بھائیوں کے ساتھ ہوئی۔ جب اس کی خبر دھرتراشٹر کو ملی تو انھوں نے پانڈوں کو بلا کر آدھی ریاست دے دی۔ کوروؤں کی راجدھانی ہستناپور (हस्तिनापुर) اور پانڈوں کا دارالسلطنت اندرپرستھ (इन्द्रप्रस्थ) مقرر ہوا۔

اس کے بعد مگدھ کے راجہ جراسندھ کو بھیم نے شری کرشن جی کے اشارے پر مار ڈالا؛ پھر راج سویہ یگیہ (राजसूय यज्ञ) میں کرشن جی نے ششوپال کو قتل کر ڈالا۔ یدھشٹر جوا کھیلنے ہستناپور گئے۔ حریص اور فریبی دریودھن پانڈوؤں کو حکومت کرتے نہ دیکھ سکا۔ اس نے اپنے ماموں شکنی (शकुनि) کی مدد سے پانڈوؤں کو جوئے میں ہرا کر بارہ سال کا بن واس اور ایک سال تک اگیات واس '(گوشہ گمنامی) میں رہنے پر مجبور کر دیا۔ گوشہ گمنامی میں یدھشٹر 'برہمن' بھیم 'رسویا (रसोइया)' ارجن 'نامرد ہیجڑا' نکل گھوڑا اور سہدیو گھوالا یہ 'دروپدی میرندھری (सैरन्ध्री) نام کی لونڈی بنی۔

بن واس اور 'اگیات واس' کے بعد دریودھن نے شری کرشن کی صلح کی پیش کش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ: بغیر جنگ کئے سوئی کی نوک کے برابر بھی زمین نہیں دوں گا۔" اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ چھڑ گئی' اٹھارہ دنوں تک کورکشیتر (कुरुक्षेत्र) میں زبردست جنگ جاری رہی۔ پانڈوں کی سات اور کوروں کی گیارہ اکچھوہنی (अक्षौहिणी) فوج اس جنگ کی بھینٹ چڑھ گئی۔ (ایک اکچھوہنی فوج میں ایک لاکھ نو ہزار تین سو پچاس (۱۰۹۳۵۰) فوج پیدل' چھ لاکھ پانچ ہزار چھ سو دس (۶۰۵۶۱۰) گھوڑے' دو لاکھ ایک ہزار آٹھ سو ستر (۲۰۱۸۷۰) رتھ اور دو لاکھ ایک ہزار آٹھ سو ستر (۲۰۱۸۷۰) ہاتھی ہوتے ہیں۔) اس طرح گویا کوروؤں کی طرف سے بارہ لاکھ دو ہزار آٹھ سو پچاس فوجی ہلاک ہوئے اور پانڈو فتحیاب ہوئے۔ کچھ اندازوں کے مطابق چھیاسٹھ کروڑ دس لاکھ بیس ہزار (۶۶۱۰۲۰۰۰۰) افراد جنگ کی نذر ہو گئے اور تقریباً چوبیس ہزار ایک سو پینسٹھ (۲۴۱۶۵) فوجیوں نے بھاگ کر جان بچائی (ہند پاکٹ بکس دہلی۔ مہابھارت گنگا)

شری کرشن نے جنگ کے بعد چھتیس (۳۶) سال تک دوارکا (द्वारिका) پر حکومت کی۔ یادوؤں کی شاخیں ورشنی (वृष्णि) اور گوپ (गोप) تھیں۔ جن پر حکومت کا نشہ سوار ہو گیا تھا۔ ایک روز یادو سمندر کے کنارے پر بھاس (प्रभास तीर्थ) گئے۔ وہاں انھوں نے شراب پی اور پھر ناچ گانے میں مصروف ہو گئے۔ ان کے درمیان ایک بحث چھڑ گئی کہ کوروؤں اور پانڈوں میں سے کس نے غیر آئینی اور غیر اخلاقی حربوں کا سہارا لیا۔ یہ

بحث اس حد تک آگے بڑھی کہ کشت و خون تک کی نوبت آگئی۔ اس میں شری کرشن کے بیٹے پردیمن (प्रद्युम्न) نے سالک کو اقدام قتل سے باز رکھنے کی کوشش کی تو بھیڑ نے خود انھیں کو مار ڈالا اور سالک کو کرت ورما (कृतवर्मा) کے ساتھیوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

بیٹے کے قتل کے حادثہ سے غمگین ہو کر شری کرشن نے سمندر کے کنارے اگی گھاس پکڑلی اور اسی کو ہتھیار بنا کر مخالفین پر ٹوٹ پڑے۔ دوسرے یادوؤں نے بھی گھاس اکھیڑی اور اس سے حملہ کرنے لگے۔ گھاس لمبی موٹی موسلوں کا کام دینے لگی۔ اس بے ناگہانی جنگ میں سارے یادوؤں کی نسل کا صفایا ہو گیا۔ کرشن کے دوسرے بیٹے سامب (साम्ब) نے عورت کی شکل بدل کر رشیوں کا مذاق اڑایا' تو رشیوں نے کہا کہ یہ عورت ایک موسل (ہاون دستہ) کو جنم دے گی اور یہ تمہاری ذات کی تباہی کا سبب بنے گا۔۔۔۔۔۔۔ اور واقعی آگے چل کر عملاً" ایسا ہوا بھی۔ چنانچہ سامب کو موسل (मुसल) پیدا ہوا۔ یادوؤں نے غصہ میں آکر اسے ریزہ کر دیا' اور سمندر کے ساحل پر بکھیر دیا۔ بعد میں یہ گھاس بن کر اگا۔

یادوؤں کی نسل کی تباہی سے آزردہ خاطر شری کرشن کے بھائی بلرام نے سمادھی لگا کر جان دے دی۔ شری کرشن جی بھی غمزدہ تھے۔ وہ جنگل میں چلے گئے اور انھیں یہ احساس ہو گیا کہ ان کا وقت بھی قریب آگیا ہے۔ وہ جنگل میں زمین پر لیٹ گئے اور گہری نیند سو گئے۔ ٹھیک اسی وقت ایک شکاری نے انھیں کوئی جانور سمجھ کر تیر چلا دیا جو ان کے پیر کے تلوے میں پیوست ہو گیا اور دوسری طرف سے نکل گیا۔ شری کرشن بھی سورگ کو سدھار گئے۔

یدھشٹر نے ایک طویل عرصہ تک حکومت کی۔ پھر ارجن کے نواسے پریکشت (परीक्षित) کو عنان حکومت سونپ کر دروپدی اور چاروں بھائیوں کے ساتھ ہمالیہ میں سمادھی لینے کے لئے چل نکلے۔ دوران سفر ایک کتا بھی ان کے ساتھ ہو گیا تھا۔ جب یدھشٹر ہمالیہ کی سب سے بلند چوٹی پر پہنچے تو اندر اپنا رتھ لے کر "سورگ" لے جانے کے لئے آپہنچے۔ اندر نے کہا: رتھ پر سوار ہو جاؤ" جوں ہی یدھشٹر نے رتھ پر سوار ہونے کے لئے پیر اٹھایا' کتا بھی رتھ پر سوار ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ وہ ایک ہی چھلانگ میں رتھ پر جا بیٹھا۔ اندر نے کہا: نہیں' سورگ (جنت) میں کتوں کے لئے کوئی مقام نہیں' اور کتے کو ہاتھ سے نیچے ڈھکیل دیا۔ یدھشٹر نے فوراً کہا: تب تو میرے لئے بھی وہاں کوئی جگہ نہ ہوگی' اور پھر انھوں نے رتھ میں سوار ہونے سے انکار کر دیا۔

دراصل یہ کتا نہیں تھا' بلکہ "دھرم" تھا جو یدھشٹر کے عقیدے کا امتحان لے رہا تھا۔ یدھشٹر سورگ چلے گئے۔ اس کے برعکس دوسرے لوگوں کو دن کے تیرہویں حصہ کے برابر مایاوی نرک (غیر حقیقی جہنم) میں امتحان کے طور پر رہنا پڑا۔

مہابھارت میں کھِل (खिल) یعنی ذیلی باب بعد میں جوڑ دیا گیا ہے۔ اس حصہ کو محقق ہری ونش (हरिवंश) ضمنی پران کہتے ہیں۔ اس میں شری کرشن کے خاندان کا تذکرہ ہے۔ اسی میں وشنو پرب بھی ہے اور شیو کی سیرت بھی ہے۔ منجملہ مذکورہ ابواب کے' اس میں "ادبھت بھوشیہ پرب" بھی ہے جو کہ دسواں پرب ادھیائے (باب) ہے۔ وشنو پرب میں اوتاروں کا تذکرہ ہے اور کنس

www.taemeernews.com

شرکت و مضاربت کے شرعی اصولوں کے تحت ایک کاروباری اسکیم

آل ویل ایڈورٹیزنگ کارپوریشن کو قائم ہوئے بحمد اللہ ۲۳ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ آل ویل کا آغاز بہت ہی چھوٹے پیمانے پر ہوا تھا اور آج اللہ کے فضل سے اس کا کاروبار پوری ریاست کرناٹک اور ریاست تمل ناڈو کے کئی ایک مقامات تک پھیل چکا ہے۔

آل ویل ایڈورٹیزنگ کارپوریشن

جو ایک رجسٹرڈ پارٹنر شپ فرم ہے، صرف آؤٹ ڈور ایڈورٹیزنگ کا کام کرتی ہے۔ اس کے ہورڈنگس (بڑے بڑے اشتہاری بورڈس) ریاست کرناٹک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ اس بات سے یقیناً واقف ہی ہیں کہ ہمارا ملک تیزی کے ساتھ ایک صنعتی ملک بنتا جا رہا ہے۔ خصوصاً پچھلے چند سالوں میں حکومت کی نئی پالیسی کے تحت یہاں کے کئی صنعتی اداروں نے جاپان کے اور دیگر مغربی ممالک کے اشتراک (COLLABARATION) سے نئی نئی کمپنیاں قائم کی ہیں، جن میں بے شمار الکٹرانک آلات، کھانے اور آرائش کی چیزیں اور کاروں سے لے کر بین تک مختلف مصنوعات بن رہی ہیں اور یہ ساری چیزیں دھڑا دھڑ بازار میں آتی چلی جا رہی ہیں۔

ان مصنوعات کو مقبول بنانے، ان کی اہمیت عوام کو سمجھانے اور ان کی مانگ پیدا کرنے کا اہم کام ADVERTISING یعنی اشتہاری کے ذریعہ انجام پا سکتا ہے اور کوئی بھی صنعتی ادارہ ایڈورٹیزنگ کا سہارا لئے بغیر دو قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ چنانچہ آج ہمارے ملک میں ADVERTISING کی DEMAND تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے جیسے اخبارات و رسائل، ٹی وی، ریڈیو، شارٹ فلمیں، سلائیڈس، کیاسکس اور ہورڈنگس (HOARDINGS) وغیرہ پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اس DEMAND کو پورا کرنے کے لئے ایک کثیر سرمایے کی ضرورت ہے۔ ہمارے COMPETATORS (یعنی اس میدان کی دوسری فرمیں) باسانی اپنی اس ضرورت کو بینکوں کے تعاون سے سود پر سرمایہ حاصل کر کے پورا کر رہی ہیں اور ان کے کاروبار تیزی کے ساتھ بڑھتے اور پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔

ہم نے اپنے کاروبار کے آغاز ہی سے بینکوں سے قرض یا اوور ڈرافٹ (OVER DRAFT) وغیرہ لینے سے احتراز کیا ہے تاکہ سود کی لعنت سے بچا جائے (جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسولؐ کے خلاف اعلانِ جنگ قرار دیا ہے) چنانچہ ہم نے بڑھتے ہوئے DEMAND کو پورا کرنے، اپنے COMPETATORS کے مقابلے میں جمے رہنے اور ضرورت کے مطابق سرمایہ فراہم کرنے کے لئے ایک جائز راہ نکال لی ہے اور شرکت و مضاربت کے شرعی طریقے کو محدود پیمانے پر اپنا لیا۔ بحمد اللہ ہمارا یہ تجربہ نہایت کامیاب رہا۔ ہمارے کاروبار کے آغاز کے چار سال بعد یعنی ۱۹۷۲ء سے اب تک مختلف احباب نے اپنا سرمایہ لگایا۔ سرمایہ لگانے والوں میں سے جن کو بھی اپنے دوسرے منصوبوں کی تکمیل (مثلاً گھر کی تعمیر وغیرہ) کے لئے سرمایہ واپس نکالنے کی ضرورت پڑی وہ واپس بھی لیتے رہے اور اب بھی اس طرح لگایا ہوا سرمایہ ہمارے کاروبار میں مصروف ہے اور ہر سال پابندی کے ساتھ ان کے حصے کا منافع مع STATEMENT OF ACCOUNTS ان کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے۔

امسال ہم نے مزید سرمایہ حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل اسکیم بنائی ہے:

★ ہم نے اپنے لئے ایک سو بورڈس (HOARDINGS) جن پر اس وقت ہمارے مختلف پارٹنرز (CLIENTS) کے اشتہارات (ADVERTISEMENTS) ہیں کو الگ کر کے انھیں ایک سو یونٹس (10 × 20 سائز کا ایک بورڈ یا دو سو 200 اسکوائر فیٹ ایریا کا ایک یونٹ بنتا ہے) قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس یونٹس پر رقم لگانے والے کسی نئے کاروبار میں رقم نہیں لگائیں گے جہاں نا تجربے کی امید پر اندازاً جمع ہونے والے اصل سرمایے ہی میں سے منافع کے نام پر کچھ نہ کچھ رقم پابندی سے سرمایہ لگانے والوں (INVESTORS) متوجہ و متاثر (ATRACT & IMPRESS) کیا جاتا ہے، بلکہ ایک چلتے ہوئے کاروبار میں جہاں ہونے والی آمدنی میں سے متعین مصارف اور کمیشن وغیرہ نکالنے کے بعد بچنے والی رقم یعنی منافع (NET PROFIT) ہر چیز بحمد اللہ صاف اور واضح ہے اور کوئی چیز بھی اندازے اور امید پر نہیں کی جائے گی میں رقم لگائیں گے۔

★ دوسری بات یہ کہ کسی نئے کاروبار میں رقم لگانے کے بجائے ایک ایسے چلتے ہوئے کاروبار میں جو بفضل تعالیٰ مضبوط بنیادوں پر جما ہوا ہو سرمایہ لگانے میں خطرات اور اندیشے (RISK) نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس کسی نئے کاروبار میں زیادہ منافع کی امید پر سرمایہ لگانا خطرے سے خالی (RISK FREE) نہیں ہے کیونکہ نہیں کہہ سکتے کہ کاروبار آگے چل کر کیا رخ اختیار کرے گا۔

★ سرمایہ لگانے والوں (INVESTORS) کو ہر یونٹ پر (بارہ ہزار پانچ سو روپے صرف) 12500/- لگانا (INVEST) کرنا ہوگا۔

★ توقع ہے کہ ہر یونٹ پر پہلے سال 25٪ پچیس فیصد انشاء اللہ منافع ملے گا۔ بعد کے سالوں (SUBSIQUENT YEARS) میں اس منافع میں ہر سال اضافہ کی توقع ہے کیونکہ ہم عموماً ہر سال اپنی (CLIENTS) پارٹنرز کو کچھ نہ کچھ کرایہ میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔

★ حاصل ہونے والے اصل منافع (NET PROFIT) کا پچاس فیصد (50٪) یعنی نصف سرمایہ لگانے والوں (INVESTORS) کو دیا جائے گا۔

★ ابتداءً (INITIALLY) معاہدہ سرمایہ لگانے والوں INVESTORS اور آل ویل کے درمیان پانچ سال کے لئے ہوگا جس کی تجدید (RENEWAL) آپس کی رضامندی سے مزید پانچ پانچ سال کے لئے کی جاتی رہے گی۔

★ منافع کی رقم مالی سال (FINANCIAL YEAR) کے اختتام پر حسابات کی تکمیل کے بعد مع نفع و نقصان (PROFIT & LOSS) اسٹیٹ منٹ (STATEMENT) کے تمام سرمایہ لگانے والوں (INVESTORS) کو بذریعہ ڈیمانڈ ڈرافٹ روانہ کی جائے گی۔ اگر وہ خود آکر حاصل فرمانا چاہیں تو پیش کی جائے گی۔

★ زیادہ سرمایہ لگانے والے (INVESTORS) اگر اس بات کے خواہش مند ہوں کہ ہر تین یا چھ ماہ کے اختتام پر متوقع منافع کی مناسبت سے ایک متعین رقم پابندی کے ساتھ انھیں ملا کرے تو اس کی گنجائش نکالی جائے گی۔ البتہ یہ گنجائش ان کے سرمایے کے مصروف ہونے کے چھ ماہ بعد ممکن ہوگی۔

★ مدت معاہدہ میں اگر سرمایہ لگانے والوں میں سے کوئی اپنا سرمایہ اپنی کسی شدید ضرورت پر واپس نکالنا چاہیں تو ایسے صاحب کو بعجلت ممکنہ (زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کے اندر) ان کا سرمایہ یا سرمایہ کا جتنا حصہ وہ واپس لینا چاہیں لوٹانے کا انتظام کیا جائے گا۔

اگر آپ کو اس اسکیم سے دلچسپی ہے تو براہ راست ہمیں لکھئے کہ آپ کتنے یونٹس پر اپنا سرمایہ لگانا چاہتے ہیں۔ آپ کا عنایت نامہ موصول ہونے کے بعد ہم اگریمنٹ آپ کی خدمت میں روانہ کریں گے جس کی ایک کاپی مع ڈرافٹ آپ ہمارے پاس روانہ فرما دیں۔

مزید اس اسکیم کے بارے میں آپ کوئی بات معلوم کرنا چاہیں تو ہمیں لکھئے:

Aalwel Advertising Corporation

NO.25 (NEW NO.4) ANDREE ROAD, SHANTINAGAR.

BANGALORE-560027

PHONE: 223130

www.taemeernews.com

(कंस) کو شری کرشن کے ذریعہ قتل کئے جانے کا بیان بھی ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جینیوں کے تیرتھنکر (तीर्थंकर) نیمیناتھ (नेमिनाथ) کرشن خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس باب کو شامل کر کے ہی مہابھارت میں ایک لاکھ اشلوک ہوتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ جینیوں (जैनियों) کے یہاں بھی ہری ونش (हरिवंश) پران ہے' جنانچہ وہ ہری ونش پران سے مختلف ہے۔

مہابھارت کا قصہ بہت لمبا اور تفصیل طلب ہے۔ اس میں کہانیوں میں کہانیاں ہیں۔ یہاں صرف بنیادی قصہ اور اس کے کچھ پہلو دیے گئے ہیں۔

مختلف زمانوں میں اخلاقی صورت حال

یہ تو تھی مہابھارت کی مختصر کہانی۔ اب ہم مہابھارت کی مدد سے مختلف زمانوں (یگوں) کی اخلاقی صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ سب سے پہلے ہم ست یگ یا دوسرے لفظوں میں کرت یگ (कृतयुग) کو لیتے ہیں۔ (اس سے ہم کو قدیم ہند کے اخلاقی تصورات کا بھی اندازہ ہوتا ہے)

ست یگ لانے کی بات چل نکلتی ہے شانتی پرب میں بھیشم پتامہ کہتے ہیں:

"ست یگ میں نہ تو کوئی ریاست تھی اور نہ ہی راجہ تھا' نہ سزا تھی اور نہ سزا دینے والا کوئی تھا۔ عوام مذہب ہی کے ذریعہ اپنی اپنی حفاظت کرتے تھے۔" (۵۹:۱۴)

یہ بھی کہا گیا کہ قدیم زمانہ میں عوام ـــ تہمت اور شرم کے جذبہ ہی سے قابو میں آتے تھے۔ اس زمانہ میں سب کے ایک جیسے گھر یا پناہ لینے کے لئے گھر ہوتے تھے۔ یکساں اعمال ہوتے تھے۔ ایک جیسا علم ہوتا تھا اور ایک جیسا اخلاق ہوتا تھا۔ ذات برادری کا نظام Cast System نہیں تھا (ون پرب' ۱۴۹:۲۳)

قدیم زمانہ میں مذہب کی بنیاد لے دے کر اخلاق پر قائم تھی۔ یہ مذہب انسان کی اپنی خود کی خواہش پر منحصر تھا۔ لڑائی جھگڑے نہیں ہوتے تھے۔ (شانتی پرب۔ ۱۰ر۹:۷۸)

اس زمانہ میں شریتوں (سنی ہوئی باتوں) کے مطابق انسانوں' دیوتاؤں' گندھروؤں اور پتروں میں کوئی کسی کا غلام نہ تھا (شانتی پرب۔ ۲۱:۲۶۷)

"ست یگ میں لوگ بڑے محنتی تھے"۔

مہابھارت میں ست یگ کے خاتمہ کی وجہ کچھ اس طرح بتائی گئی ہے:

"مذہبی جذبہ سے باہم ایک دوسرے کی حفاظت کرنے والا وہ سماج مصیبت میں اس وقت گرفتار ہوا جب اس کے ممبروں میں لالچ (موہ) داخل ہو گیا۔ (شانتی پرب ۲۱:۱۴:۵۹) اس سماج کے لوگوں میں غرور پیدا ہو گیا۔ جس کی بناء پر دنیا کا مذہب تباہ ہو گیا۔ (۱۳:۱۱:۲۵۴)

ایک دوسرے مقام پر آیا ہے کہ:۔

اس صورت حال سے کرشن جی بہت غمگین تھے تو نارد منی نے انہیں سمجھایا:

"اختلاف اور انتشار سے تنظیم بکھرتی ہے۔ اے کیشو (केशव !) آپ تنظیم کے صدر (مکھیا) ہیں۔ آپ کچھ ایسا کریں کہ تنظیم ٹوٹنے نہ پائے"۔ (شانتی پرب۔ ۳۶۔۲۵۔۸۱)

شانتی پرب میں ایک مقام پر آیا ہے کہ:۔

"عوام کی تباہی کی اصل وجہ آپسی پھوٹ ہی دکھائی پڑتی ہے" (۸۔۱۰۷)

"(اس صورت حال پر) علماء کو جلد ہی قابو پالینا چاہئے۔۔ خاندان میں جب جھگڑا تکرار ہوتا ہے اور خاندان کے بڑے بوڑھے لوگ' اسے نظر انداز کرتے ہیں تو اس سے خاندان تباہ ہو جاتا ہے۔ اندرونی خطرات سے حفاظت کی جانی چاہئے۔ خارجی خطرات کچھ زیادہ اہمیت کے حامل نہیں ہوتے۔ جب کہ باطنی خطرہ فوراً" جڑوں پر تیشہ چلاتا ہے۔" (شانتی پرب ۲۸۔۲۷:۱۰۷)

پھر "ترتیا یگ" آیا۔ ون پرب میں ہے:۔

ترتیا یگ کو بھی جانو جس میں یگیہ شروع ہوتا ہے۔ مذہب کا ایک چوتھائی گھٹ جاتا ہے۔ خاندان یعنی حسب نسب کی بنیاد پر شرف اور فضیلت کا معیار مقرر کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس ترتیا یگ میں تپسیہ اور یگیہ شروع ہوتے ہیں اور مختلف قسم کے مذہب پیدا ہو جاتے ہیں (۲۴۔۱۴۹:۲۳)

پھر "دواپر یگ" آیا۔ اس کے متعلق ون پرب میں ہے:

دواپر یگ میں مذہب کی حیثیت دوگونہ کم ہو جاتی ہے۔ افضلیت پیلے رنگ والوں کو حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وید چار حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ سماج میں کچھ لوگ چار وید والے' کچھ تین وید والے' کچھ دو وید والے' کچھ ایک وید والے اور کچھ غیر وید والے بھی ہو جاتے ہیں۔ (۲۸۔۱۴۹:۲۷)

دواپر یگ میں الٹی راہ چلنے والے مختلف علوم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیوتش (علم نجوم) معاشیات' ہیتو شاستر (हेतुशास्त्र) پرکریہ (प्रक्रिया) (لائحہ عمل)' کلپ (कल्प) (طریقہ کار)' سوتر (सूत्र) (اصول)' بھاشیہ (شرح) اور دیگر مختلف الٹے علوم رائج ہو جاتے ہیں۔ پرمود (प्रमोद) (خوشی' مسرت)' پرستھان (प्रस्थान) (روانگی) کے لئے اسرتیاں اور علوم الگ الگ تیار کر لئے جاتے ہیں۔

دواپر یگ میں انسانوں میں اتفاق نہیں رہتا' (شانتی پرب ۲۴۔۲۱۔۱۲۱)

ہندوؤں کے مطابق اس وقت کلجگ چل رہا ہے۔

کچھ خاص پہلوؤں کا ذکر

مہابھارت میں غلامی

ست یگ میں غلامی نہیں تھی۔ مہابھارت (دواپر) کے زمانہ میں جنگوں میں جو لوگ شکست کھا جاتے تھے' انہیں یا تو قتل کر ڈالا جاتا تھا یا پھر جلا وطن کر دیا جاتا تھا یا غلام بنا لیا جاتا تھا۔

جب درو پدی کو اغوا کرنے والے "جے درتھ" کو بھیم نے پکڑ لیا تو اس سے کہا گیا:

"اے احمق! اگر تو زندہ رہنے کا خواہش مند ہے تو میری بات سن! ایوانوں اور مجالس میں یہ کہا کر کہ میں تیرا غلام ہوں۔ جبھی تو زندہ رہ پائے گا۔ جنگ میں ہار جانے والوں کے لئے یہی قانون ہے۔ (ون پرب ۱۰:۲۷۲)

www.taemeernews.com

शुद्द तिल के तेल मे आयुर्वेदिक जड़ीबूटयों
से तैरयार किया जाता है
सरदर्द, सम्वल बाई के दर्द और बालों के
गिरने मे लाभदायक तेल है
तथा सर आँखों को ठंढक पहुँचाता है।

کھٹوارہ فارمیسی کا
ہمشانتی تیل

اصلی تل کے تیل میں آیورویدک جڑی بوٹیوں سے
تیار کیا جاتا ہے۔ بالوں کا جھڑنا، سر درد،
سمبل بائی کے درد
میں بے حد مفید ہے
سر اور آنکھوں کو
ٹھنڈک پہنچاتا ہے

खटवारा
फार्मसी का
हिम शान्ती
तेल
२३. सुबहानी बिल्डिंग दर्गाह स्ट्रीट.
माहिम, बम्बई-१६

۱۳، سبحانی بلڈنگ، درگاہ اسٹریٹ، ماہم، بمبئی ۱۶

PHONE: 453324 - 464590

فون: ۴۵۳۳۲۴ - ۴۶۴۵۹۰

www.taemeernews.com

متھرا شہر پر جب اٹھارہویں بار حملہ ہوا تو شری کرشن نے دشمنوں کے بارے میں کہا:

"تمہارے بھائیوں کو یا تو یہ قتل کرڈالے گا یا اپنے شہر لے جائے گا۔"

شانتی پرب میں ہے:

جنگ کے بعد دریودھن کے گھر پر یدھشٹر نے قبضہ کرلیا جو مختلف قسم کے ہیرے جواہرات اور لونڈی غلاموں سے بھرا تھا' (۶:۴۴)۔ یدھشٹر کے لئے ان کے بھائی جو چیزیں فتح کے بعد لے کر آئے تھے ان میں دور دراز علاقوں کے ہرن' پرندے اور کئی خوشگوار چیزوں کے ساتھ ملک قرات (किरात) کی دس ہزار لونڈیاں بھی تھیں' (سبھا پرب:۱۱-۵۲)

دروپدی کی شادی میں یگیہ سین نے چودہ ہزار لونڈیاں اور دس ہزار غلام مع ان کی بیویوں کے 'ساتھ دیئے۔

یدھشٹر نے کہا:

کنتی کے بیٹے یدھشٹر کے یہاں ایک لاکھ لونڈیاں بنی ٹھنی' گلے میں سونے کا ہار پہنے ہوئے اور خوبصورت بالوں سے آراستہ شب و روز ہاتھوں میں برتن لئے مہمانوں کو کھانا کھلاتی تھیں۔ (ون پرب:۴۹-۲۳۳)

یدھشٹر کے یہاں اسی ہزار تعلیم سے فراغت حاصل کرنے والے طلبہ اور یگیہ کرانے والے لوگ تھے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے لئے تیس تیس لونڈیوں کو ان کی خدمت پر مامور کیا گیا تھا' جن کی پرورش یدھشٹر خود کرتے تھے۔ (ون پرب:۴۳-۲۳۳)

غلاموں اور کمزوروں کے ساتھ سلوک

☆ دروپدی (द्रोपदी) کو جوئے میں جیتنے کے بعد دریودھن نے کہا:

"جاؤ' فوراً گھر کی صفائی کرو۔"

☆ غلاموں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ شانتی پرب میں ہے:

"(غلاموں کے) فوطوں میں سوراخ کرکے نامرد بناتے ہیں' انھیں قابو میں رکھنے کے لئے ناک چھیدتے ہیں۔ بھاری بھرکم بوجھ ڈھلواتے (حمالی کراتے) ہیں۔ انھیں باندھ کر رکھتے ہیں اور ان پر ظلم کرتے ہیں۔ جانوروں کو ہلاک کرکے کھاتے ہیں۔ ان کی تنقید نہیں کی جاتی؟ (۳۸-۲۶۲)

فوطوں والی بات' کا تذکرہ اتھروید (۲-۱۳۸-۷) میں بھی آیا ہے اور مہابھارت کے شانتی پرب میں تو ہے ہی کہ:

"یقیناً بہادر اور دولت مند انسان' انسانوں کو غلام بنا ڈالتے ہیں۔ (۴-۱۸۰)

دسیوؤں (شودر) کو بغیر کسی ارتکاب جرم کے بار بار مارا جاتا تھا۔ ان کی بیویاں' بیٹے اور والدین بھی سزایاب ہوتے رہتے تھے (۱۰-۲۳۳) جس کی وجہ یہ بتائی گئی:

اے حق پر قائم رہنے والے! اگر دسیوؤں کو قتل نہ کیا جائے تو بڑا ادھرم ہوجائے۔ کیونکہ سماج' ورن سنکر ہوجائے گا (یعنی ذاتیں باہم خلط ملط ہوجائیں گی (۵-۲۶۷)

☆ غلام آزاد نہیں ہوسکتا۔

☆ شودروں کے لئے کہا گیا ہے کہ ان کے لئے غلامی ہی بہتر ہے۔

انوشاسن پرب (अनुशासन पर्व) میں ہے:

"شودر کی زینت غلامی ہے"

ذات پات کی ابتداء

شانتی پرب میں ہے براہمنوں کا رنگ سفید ہے' چھتریوں کا سرخ' ویشیوں کا پیلا اور شودروں کا کالا۔ "بھاردواج نے اپنا شبہ ظاہر کیا: اگر رنگ سے ہی چاروں ورنوں کی شناخت کی جائے گی تو تمام طبقے ورن سنکر (باہم خلط ملط) ہوجائیں گے؟ تب بھرگو رشی (भृगु) نے تسلیم کیا: رنگ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ یہ دنیا تو براہمن ہی ہے۔ برہمن کے ذریعہ یہ سب سے پہلے بنائی گئی ہے۔ بعد میں اعمال کی بنیاد پر ورن (ذات پات کا نظام) بنے۔"

شانتی پرب میں ہے:

پہلے برہمن پیدا ہوئے' بعد میں برہمنوں سے ہی باقی ورن وجود میں آئے (۱-۳۴۲)

تینوں ورنوں کو برہمنوں نے ہی بنایا۔ برہما نے ایک قالب سے برہمن اور چھتری کو بنایا۔ اسی پرب میں ہے:

"برہمن چھتری کا کام کرے یا ویشیہ کا کام کرے یا کوئی بھی کام کرے' وہ پتت ('पतित) یعنی ذلیل نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن جب وہ شودر کا کام کرتا ہے تو وہ نیچ ہوجاتا ہے۔ (۳-۲۹۴)

اسی پرب میں ہے:

"لوگوں کو بلانے کا کام کرنے والے' مندروں میں کام کرنے والے' نچھتر (شگون) بتانے والے' گاؤں میں یگیہ کرانے والے اور مرنے کے بعد کے رسوم انجام دینے والے ------- یہ پانچوں برہمن چنڈال (चाण्डाल) کہے جاتے ہیں۔ (۷۶-۶۱۷)

شانتی پرب میں ہے:

"اندر بھی برہما کا ہی بیٹا تھا جو اپنے اعمال کی بدولت چھتری ہوگیا اور اپنی ذات کے گناہ گاروں کو ننانوے بار مارا" (۴۹-۳۰۷)

اسی پرب میں ہے:

"پانی سے آگ' برہمن سے چھتری' اور پتھر سے لوہا نکلتا ہے۔"

اسی پرب میں آیا ہے کہ:

"برہما نے ذات پات کے نظام میں غلام ہی کو شودر بنایا اس لئے دوسرے ورنوں (ذاتوں) کی خدمت کرنا شودر کا فرض قرار دیا۔ (۲۲-۶۰)

صورت حال میں تبدیلی واقع ہونے کی بنا پر شودروں کو کچھ رعایت ملی۔ شانتی پرب میں کہا گیا ہے:

"ورنوں (کاسٹ سسٹم) میں جسے شودر کہتے ہیں' ان کی پرورش ضرور کی جانی چاہئے۔ جو شودر خدمات انجام دے' اسے چھتری' ٹوپی' جوتا' پنکھا'

اوڑھنا وغیرہ اور جانے کے لئے سواری دی جانی چاہئے۔ مگر یہ سب چیزیں ایسی ہوں جو پہنے کے قابل نہ رہ گئی ہوں اور پھٹی ہوں۔ ایسی ہی چیزیں شودر کو دی جانی چاہئیں۔ یہی ان کی مذہبی دولت ہے" (۳۹۔۳۳۔۶۰)

"شودروں کی روزی روٹی کا بار لازمی طور پر دو جوں (द्विजों) یعنی برہمنوں پر ہے" شانتی پرب (۳۱۔۶۰)

مہابھارت کی کچھ خاص باتیں

۱۔ جنگ میں عورتیں لڑتی تھیں' (سبھا پرب (۱۴:۵۱)

۲۔ عورتیں مرد اور۔۔ مرد عورتوں کی شکل اختیار کر لیتے تھے (شانتی پرب ۲۸۸:۳۸)

۳۔ عورتیں آمدنی اور خرچ کا حساب خود رکھتی تھیں (ون پرب ۲۲۳:۵۳)

۴۔ عورت خواہ کوئی بھی کام کرے' جرم شمار نہیں ہوتا۔ (شانتی پرب ۲۶۶:۳۸)

۵۔ مہابھارت میں روتی بلکتی لڑکیوں کے بال پکڑ کر چھین لانے کو افضل شادی قرار دیا گیا ہے۔ (آدی پرب)

۶۔ اس زمانہ میں دولت لے کر لڑکیاں دینے کا رواج تھا۔ پیسے لے کر شلپ (शल्य) نے اپنی بہن مادری (माद्री) کو پانڈو (पाण्डु) کے حوالہ کیا تھا۔ منی پور کے راجہ نے ارجن کو اس شرط پر اپنی بیٹی دی تھی کہ اس کا پہلا بیٹا انھیں دیا جائے گا۔

۷۔ عورت آزادی کی مستحق نہیں ہے (آدی پرب ۷۳:۶)

۸۔ مہابھارت میں کام کی نوعیت کے اعتبار سے ذات بننے کا اعلان کیا گیا۔

۹۔ خدمت گذاری شودر کے گئے۔ وہ ایک محدود دائرے میں اپنا کام انجام دے سکتے تھے۔

۱۰۔ مہابھارت میں ایشورواد (خدا پرستی) تو ہے مگر مجسم دیوی دیوتاؤں اور روح کا اصول نہیں ہے۔ خاص دیوتا تین ہیں: اندر' برہما اور اگنی مذہب اور سیکس بھی دیوتا کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ کرشن بھی ہیں مگر انسان کی شکل میں یا دیوتا کی شکل میں۔۔۔۔۔ یہ وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ زیادہ تر لوگ دیوتا مانتے ہیں'

۱۱۔ ہندو گوشت خور تھے' دولت مند لوگوں کا کھانا گوشت تھا۔

۱۲۔ مشہور محقق پی۔ وی۔ کانے کہتے ہیں:

"مہابھارت میں چھتریوں اور برہمنوں کے گوشت کھانے کا ذکر کثرت سے ہوا ہے۔ بطور مثال: ون پرب ۴۔۵۰ میں آیا ہے کہ پانڈووں نے تیر زہریلے تیروں سے ہرنوں کا شکار کیا اور ان کا گوشت برہمنوں کو دینے کے بعد خود تناول فرمایا۔"

سبھا پرب (۲۔۱:۴) میں ہے:

یدھشٹر نے اجلاس کے اختتام کے موقع پر دس ہزار برہمنوں کی تواضع جنگلی سووروں اور ہرنوں کے گوشت سے کی۔"

مزید حوالہ کے لئے دیکھئے: ون پرب ۱۲۔۲۰۸:۱۱' انوشاسن پرب ۱۹۔۲۶' ۱۱:۹۳ بحوالہ: دھرم شاشتر کا اتہاس ص ۳۲۳ پی۔ وی۔ کانے۔

۱۳۔ عمل کے مطابق ہی انسان کو دوسرا جنم ملتا ہے (آرنیک ۸:۷۸ आरण्यक

کچھ سزائیں

☆ قتل: ویش یعنی بنئے کو قتل کرنے پر (برہمن) دو سال تک برت (روزہ) رکھے اور ایک بیل اور سو گائیں خون بہا ادا کرے۔

شودر کو قتل کرنے پر ایک سال برت (روزہ) رکھے اور ایک بیل اور سو گائیں دے۔ اس طرح کتے' سوور اور گدھے کو جان سے مار دینے پر بھی اتنے روزے رکھے جتنا شودر کو قتل کرنے پر رکھا جاتا ہے" شانتی پرب (۵۷۔۲۶۵)

☆ شانتی پرب میں ہی بھردواج کہتا ہے:

"خواہ بیٹا ہو یا بھائی' باپ ہو کہ دوست۔۔۔۔ اگر وہ دولت کمانے میں رکاوٹ بنتا ہو تو خوشحالی کی آرزو رکھنے والے کو چاہئے کہ اسے قتل کر دے۔ مخالف کو جان سے مارتے وقت بھی بھلی بات کہے اور جان سے ختم کر دینے کے بعد بھی بھلی بات کرے۔ تلوار سے سر تن سے جدا کر کے غم کرے اور روئے۔ انسانوں کو قتل کر کے' راستوں کو مخدوش کر کے' اناج کے گوداموں کو تباہ کر کے دوسری قوموں کو تباہ کرے"

پند اور وعظ

☆ قسمت ہی تسکین اور تسلی و قناعت کا اصل ذریعہ ہے "قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا' اس وجہ سے ایسا ہوا"۔۔۔۔۔ ایسا سمجھ کر غم اور افسوس نہیں کرنا چاہئے۔

جس چیز پر انسان کا اختیار نہیں' اسے خوش دلی کے ساتھ برداشت کر لینا چاہئے۔ (بھیشم ۱۴۔۲ آدی ۸۴:۸)

☆ مذہب اس عالم کی بنیاد ہے۔ (آرنیک ۷:۴:۳۴)

مذہب کے مطابق عمل کرنے والوں کو کہیں مشکلات کا سامنا نہیں ہوتا' اسے دنیوی اور اخروی آرام نصیب ہوتا ہے۔ (شانتی پرب ۲۵۱:۴)

☆ کمزور کی آنکھیں منی اور زہریلے سانپ کی آنکھوں کی مانند ہوتی ہیں۔ اس لئے کمزوروں پر ظلم نہ ڈھاؤ۔ انھیں کمزور نہ سمجھو اور کبھی ان کی توہین نہ کرو۔ کمزور کی آنکھ کہیں تمھیں تمہارے بھائی اور خاندان والوں سمیت جلا کر نہ رکھ دے۔ شانتی پرب (۱۴:۱۵)

☆ پاپ (گناہ) کر کے فتح حاصل کرنے کی بہ نسبت دھرم کرتے (اعمال خیر انجام دیتے) ہوئے مرجانا پسندیدہ ہے (شانتی پرب ۹۲:۱۷)

ہینڈلوم
ساڑیوں کے
کمیشن ایجنٹ:
احمد گرافر اینڈ سنس
ریشمی گلی۔ مئوناتھ بھنجن۔ یوپی

www.taemeernews.com

شریمد بھگودگیتا — ایک تعارف

محمد احمد

گیتا اپنے حجم کے باوجود ایک عمیق کتاب ہے۔ اس میں فلسفہ 'توحید' شرک 'معرفت' تخلیق کائنات' موکش (نجات) 'اوتارواد' وحدت ادیان اور روح کی لطیف بحثیں فلسفیانہ اور خوش نما انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ اس میں ہندی فلسفہ کے مختلف اسکولوں کے نظریات کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کے سبب تضادات کا احساس ہوتا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس پر سناتن ہندو دھرم والوں کو ناز ہے۔ موجودہ زمانے میں اس کی اہمیت اس لئے بھی بڑھ گئی ہے کہ یہ موجودہ سیاسی اور مذہبی تقاضوں کو پورا کر رہی ہے اور ہندو سماج میں موجود خلیج کو پاٹنے کے لئے استعمال ہوتی رہی ہے۔ یہ وحدت ادیان کے نظریہ کی صرف وکالت ہی نہیں کرتی بلکہ کسی بھی کتاب سے زیادہ اس کے لئے فلسفیانہ مواد فراہم کرتی ہے۔ وقت کا یہ تقاضہ ہے کہ اس کے دلائل کو سمجھنے اور پرکھنے کے لئے اس کا خصوصی مطالعہ کیا جائے۔ اس وقت صرف ابتدائی تعارف پیش کیا جارہا ہے۔ (دعوت)

ہندو دھرم (مذہب) میں ویدوں کا مقام سب سے اونچا ہے۔ برہمن گرنتھوں 'اپنشدوں' 'رامائن' مہابھارت' پرانوں' دھرم شاستروں اور دھرم سوتروں (مذہبی کلیوں) کی بھی کم اہمیت نہیں ہے۔ لیکن سماج پر شریمد گیتا کے اثرات سب سے زیادہ ہیں۔ ہندوؤں میں یہ کتاب مقبول عام رہی ہے۔ اس کو صرف گیتا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے

شریمد بھگودگیتا کا تعلق مہابھارت کی جنگ سے ہے۔ اسے مہابھارت کے "بھیشم پرو" کا ایک جز تصور کیا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مہابھارت کی جنگ ۱۰۰۰ ق۔ م سے ۹۰۰ ق۔ م کے درمیان ہوئی ہوگی۔ لیکن جدید محققین کے مطابق شریمد بھگودگیتا پہلی یا دوسری صدی عیسوی میں لکھی گئی ہے۔ (بج تیلنگ اور بھنڈارکر کے مطابق یہ کتاب چوتھی صدی قبل مسیح میں تصنیف کی گئی ہے)

لیکن زیادہ صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ گیتا کو پہلی سے ساتویں صدی عیسوی کے درمیان لکھا گیا۔ اسی وجہ سے اس میں ہزار سال قبل مسیح سے لے کر ساتویں صدی عیسوی تک کے واقعات اور رسم و رواج کی تفصیلات ملتی ہیں۔ گیتا کی کئی شرحیں لکھیں گئیں ہیں جن میں شنکر آچاریہ 'تلک' رامانج' مدھوسودن' ونوبا' گیانیشور وغیرہ کی شرحیں مقبول ہیں۔ اس کے علاوہ سوامی پربھوپاد کا ترجمہ بھی مشہور ہے، جو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ (اس مضمون میں زیادہ تر اشلوک کا ترجمہ انہیں کا ہے بعض اشلوکوں کا اردو ترجمہ حسن الدین احمد کا ہے)۔

گیتا کا مطالعہ کرنے کے قبل ہمیں یہ جان لینا ہوگا کہ دھرم کیا ہے؟ پاپ اور پونیہ (گناہ اور ثواب) کسے کہتے ہیں؟ موکش (نجات) کیا ہوتا ہے؟ پنر جنم (تناسخ) کا تصور کیا ہے؟ اور اوتار کیا ہوتا ہے؟ ان مطالب کو جان لینے کے بعد گیتا کو سمجھنا زیادہ آسان ہوگا۔ مختصراً ان کے مفہوم درج ذیل ہیں:۔

دھرم کا مطلب ہے ورن آشرم دھرم (caste system): جس کو جو کام سونپا گیا اسے انجام دیتے رہنا دھرم ہے۔ اور اس میں کی گئی کوتاہی پاپ ہے۔ پاپ (گناہ) کی وجہ سے اسے دوبارہ جنم لینا ہوگا۔ یہی پنر جنم ہے۔ پونیہ (ثواب) کا کام کرنے سے اسے موکش (نجات 'مکتی) مل سکتا ہے۔ اور انسان زندگی اور موت کے چکر سے نکل سکتا ہے۔ ۸۴ لاکھ قالب سے بچ سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب آتما (روح) پرماتما سے مل جاتی ہے تو اسے موکش حاصل ہو جاتا ہے۔

گیتا کے مطابق موکش یا نجات حاصل کرنے کے تین طریقے ہیں:۔

۱ راہ علم (گیان مارگ)۔ یہ طریقہ اپنشدوں 'سانکھیہ فلسفہ اور بودھ و جین فلسفہ میں دیا گیا ہے۔

۲ راہ عمل (کرم مارگ)۔ اعمال کو انجام دینا۔

۳ عبادت وریاضت (بھکتی مارگ)۔ اس میں بھجن 'پوجن وغیرہ آتے ہیں۔

اوتار کا تصور یہ ہے کہ سماج میں جب بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو خدا کسی نہ کسی شکل میں دنیا میں اوتار لیتا ہے۔ یہ وقتی بھی ہوتا ہے اور دائمی بھی۔ یہ تصور رسالت کے تصور سے بالکل جدا اور مختلف ہے۔

شریمد بھگودگیتا کا لفظی معنی:۔

بھگوُت۔۔۔۔۔۔ خدا کا صفاتی نام ہے۔ "بھَگ" کے معنی دینے والا اور بانٹنے والا کے ہیں۔ ویسے رِگ وید کے مطابق یہ دولت اور شہرت کا دیوتا تھا۔

شریمد کا معنی عزت والا یا قابل احترام کے ہیں۔ اسی سے "شری مان" لفظ بھی بنا ہے۔ گیتا کا مطلب گیت یا گائی جانے والی چیز ہے۔

تاریخی پس منظر

بھگوت گیتا' مہابھارت کے لکھے جانے کے بہت زمانہ بعد وجود میں آئی' لیکن جس وقت بھگوت گیتا لکھی گئی تو مہابھارت ہی وہ واحد کتاب تھی جو پورے ہندوستان میں حد سے زیادہ مقبول تھی۔ اس طرح مہابھارت کی اس شہرت سے فائدہ اٹھانے اور بھگوت گیتا کو عوام تک پہنچانے کی غرض سے اس کا تاریخی پس منظر مہابھارت سے لیا گیا ہے۔ ذیل میں مختصراً اس کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ بھگوت گیتا کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

خاندان کورو کے بادشاہ شانتنو کو پہلی بیوی سے ایک بیٹا بھیشم اور دوسری بیوی سے دو بیٹے چترا نگد اور وچترویریہ تھے۔ بھیشم نے عمر بھر مجرد رہنے کا

www.taemeernews.com

برما بسکٹ کمپنی

اصطبل چارباغ، مولوی گنج، لکھنؤ

فون : ۲۴۷۳۹۳

اعلیٰ اقسام کے بسکٹ، بریڈ، کیک، پیسٹری وغیرہ

شوروم : نیڈو : امین آباد، لکھنؤ فون - ۲۴۲۳۸۱
اولمپیا : ۶۱، حضرت گنج، لکھنؤ فون - ۲۴۸۵۴۹

Burma BISCUIT Co.

ASTABAL CHARBAGH, LUCKNOW

NEEDO: AMINABAD LUCKNOW Ph: 242389 OLYMPIA: HAZRATGANJ LUCKNOW Ph : 248549

قائم شدہ ۱۹۳۹ء

روغن جلال

ڈیبیکو

اپنے ہر دل عزیز
بچوں کو صحت مند
اور طاقت ور بنانے کے لئے آپ
روغن جلال
استعمال کیجئے
اس کی مستقل مالش
کمزور اور لاغر
بچوں کو
تندرست و
توانا بناتی ہے

گھر کا ڈاکٹر

درد، زخم، چوٹ، موچ، جلنے، کٹنے،
جوڑوں اور پٹھوں کے درد میں بے حد مفید ہے

ڈی۔بی کمپنی، مئوناتھ بھنجن، یوپی

www.taemeernews.com

عقد کیا تھا اور چترا نگد کا شادی سے قبل ہی انتقال ہو گیا تھا۔ وچترویریہ کے دو بیٹے دھرت راشٹر اور پانڈو تھے جن میں اول الذکر پیدائشی نابینا تھا۔ وچترویریہ کے انتقال کے بعد دھرت راشٹر کو حکومت ملی۔ لیکن پانڈو نے تمام انتظامات سنبھالے۔ پانڈو کا انتقال دھرت راشٹر کی زندگی میں ہو گیا اور اس نے پانچ بیٹے یودھشٹر، بھیم، ارجن، نکل اور سہدیو چھوڑے۔ جن میں سے اول الذکر تین پانڈو کی پہلی بیوی کنتی سے تھے مؤخر الذکر دو بیٹے دوسری بیوی مادری سے تھے اور یہ دونوں توام تھے۔ دھرت راشٹر کے سو بیٹے تھے جن میں سب سے بڑا دریودھن تھا۔ پانڈو کے انتقال کے بعد بھیشم نے شہزادوں کے سن بلوغ کو پہنچنے تک حکومت کے انتظامات کو سنبھالنے کا ذمہ لیا۔ اور اس وقت تک درونا آچاریہ کے ذریعہ ان کی تعلیم کا معقول انتظام کیا گیا۔ جب شہزادے سن بلوغ کو پہنچے تو یہ سوال پیش ہوا کہ دریودھن اور یودھشٹر میں سے کس کو حکومت ملے۔ خاندان کے بزرگوں نے سلطنت کی تقسیم کا مشورہ دیا اور دھرت راشٹر نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ لیکن دریودھن نے جو لالچی اور بد طینت تھا خفیہ منصوبہ بنایا اور قمار بازی کے ذریعہ یودھشٹر سے سلطنت چھین لی اور یہ شرط پیش کی کہ پانڈو کے سب بیٹے بارہ سال تک جنگل میں جلاوطن رہیں اور اس کے بعد ایک سال تک گمنامی کی زندگی بسر کریں۔ ان شرائط کی تکمیل کے بعد پانڈو کے بیٹوں نے اپنے حصہ حکومت کا مطالبہ کیا اور قتل و غارت گری اور خانہ جنگی سے بچنے کے لئے یودھشٹر نے اپنے گزارے کے لئے پانچ قصبات لینے پر آمادگی ظاہر کردی۔ لیکن دریودھن نے سوئی کی نوک کے برابر زمین دینے سے بھی انکار کیا اور جنگ ناگزیر ہو گئی۔ جب دونوں جانب کی فوجیں جنگ کے لئے ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تو ارجن نے کرشن سے جو ان کے ماموں زاد بھائی اور بڑے دوست تھے اور اس جنگ میں ان کی رتھ بانی کا کام کر رہے تھے یہ خواہش کی کہ وہ دونوں فوجوں کے درمیان ان کے رتھ کو لے جائیں تاکہ وہ دونوں فوجوں کا معائنہ کر سکیں۔ دونوں جانب اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو دیکھ کر ارجن بہت متاثر ہوئے حتی کہ جنگ سے باز رہنے کے خیالات بھی ان کے ذہن میں پیدا ہوئے تاکہ سلطنت کے حصول کی خواہش میں عزیزوں اور دوستوں کا خون بہانا نہ پڑے۔ اس موقع پر کرشن ان اقوال کے ذریعہ ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں اور ایک تعفیر کرنے کے بعد مختلف جذبات کے تحت اس کو نہ بدلیں۔

اس پس منظر میں یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ یہ قبائلی نظام کے خاتمہ اور ریاست کی تشکیل کی جنگ تھی۔ بعض لوگوں نے اس کو بدھ دھرم سے اس وقت کے کشمکش کے ذیل میں بھی سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

پہلا باب۔۔ اَرجنؔ وشادیوگ (اَرجنؔ کی اُداسی)

گیتا میں کل ۷۰۰ اشلوک اور اٹھارہ ابواب ہیں پہلا باب "ارجن وشاد یوگ" ہے۔ اس میں ۴۶ا شلوک ہیں۔ اس میں میدان جنگ (کروکشیتر) میں جنگ کے لئے کورو اور پانڈو کے جمع ہونے کا بیان ہے۔

پانڈو کی فوج میں کرشن، بھیم و ارجن کے علاوہ ییتہ کی۔ وراٹ۔ کاشی راج۔ نر شرشٹھ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ کوروؤں کی فوج میں بھوری شروا، بھیشم۔ سودت۔ دریودھن۔ درونا چاریہ۔ شکونی وغیرہ تھے۔

کرشن ارجن کا رتھ چلاتے ہیں۔ ارجن میدان جنگ کے بیچ میں رتھ روکنے کو کہتے ہیں وہاں سے وہ اپنے عزیز و اقربا کو دیکھتے ہیں۔ ارجن کرشن سے کہتے ہیں۔ "میرے جسم کے اجزاء ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ حلق سوکھ رہا ہے۔ کمان گری جا رہی ہے۔ میرا دماغ کام نہیں کر رہا۔ یہ تو میرے عزیز و اقرباء ہیں جن سے میں جنگ کرنے آیا ہوں۔ مجھے فتح، ریاست اور خوشی۔ کچھ بھی نہیں چاہئے۔ ہم انہیں قتل کریں گے تو پاپ (گناہ) ہو گا۔

ارجن نے کہا۔

"خاندان تباہ ہونے سے کل دھرم، تباہ ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح بچا خاندان بھی 'ادھرم' کی طرف چلا جاتا ہے۔" (۱:۳۹)

"ادھرم بڑھنے سے خاندان کی عورتیں ناپاک (دوشٹ) ہو جاتی ہیں۔ عورتوں میں گراوٹ آنے سے ورن سنکر (دوغلی نسل) کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور ورن سنکر سے نرک (جہنم) میں جانا پڑتا ہے۔" (۱:۴۰)

ارجن نے کمان (دھنش) چھوڑ دیا اور رتھ پر بیٹھ گئے۔

دوسرا باب۔۔۔ سانکھیہ یوگ

اس میں ۷۲ اشلوک ہیں۔ جس میں آریہ دھرم، روح کی لافانیت، نش کام کرم (ثمرۂ عمل چھوڑ کر کے عمل) اور قائم العقل انسان پر باتیں آئی ہیں۔ چند چیزیں ملاحظہ فرمائیں:۔

سنجے کہتے ہیں کہ کرشن نے ارجن کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "اے آریہ۔ نامردمت بن۔ دل کی کمزوری کو دور کر اور جنگ کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔"

ارجن نے کہا۔ "بھیم اور درونا چاریہ تو میرے استاد ہیں۔ ان کے وانوں (تیروں) کو میں کیسے روک سکتا ہوں؟" اور بھی دلیلیں دیں پھر کہا۔ "ہے گووندا میں جنگ نہیں کروں گا۔"

کرشن ہنسے اور کہا۔ "جو تو غمگین ہے اس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ نہ تو ایسا ہی ہے کہ کسی زمانہ میں میں نہیں تھا تو نہیں تھا یا یہ سب راجہ نہیں تھے۔ اور نہ ہی ایسا ہے کہ اس سے آگے (مستقبل میں) ہم سب نہیں رہیں گے۔ (۲:۱۲)

"ہے ارجن! جو سکھ دکھ کو یکساں سمجھ کر ان دونوں سے نہیں گھبراتا۔ وہ صابر انسان یقیناً قابل نجات ہے۔ (۲:۱۵)

"باطل کا وجود نہیں ہوتا اور حق کا کبھی خاتمہ نہیں ہو گا۔ اس طرح عالموں نے ان دونوں کا راز جانا ہے۔ (۲:۱۶)

"تو اس کو غیر فانی جان جو سارے جسم میں پھیلا ہے۔ اس کو تباہ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں۔" (۲:۱۷)

"یہ جسم ختم ہونے والا ہے۔ چنانچہ تو جنگ کر۔" (۲:۱۸)

روح کو ہتھیار کاٹ نہیں سکتا۔ آگ جلا نہیں سکتی۔ پانی نم نہیں کر سکتا۔ اور ہوا سکھا نہیں سکتی۔" (۲:۲۳)

جس کی پیدائش ہوئی ہے اس کی موت یقینی ہے۔ مرے ہوئے کا پنر جنم بھی یقینی ہے۔ چنانچہ تو غم نہ کر۔" (۲:۲۷)

تیرا سروکار صرف اعمال کی حد تک ہی ہے اس کے نتائج تیرا مقصد نہ ہونا چاہئے اور نہ بے عملی سے تیرا تعلق ہو۔ (۲:۴۷)

سات سَو گُنا اَجر

"جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں"۔ (البقرہ : ۲۶۱)

تشریح:

جس قدر خلوص اور جتنے گہرے جذبے کے ساتھ انسان اللہ کی راہ میں مال خرچ کرے گا، اتنا ہی اللہ کی طرف سے اس کا اجر زیادہ ہوگا۔ جو خدا ایک دانے میں اتنی برکت دیتا ہے کہ اس سے سات سو دانے اُگ سکتے ہیں، اس کے لئے کچھ مشکل نہیں کہ تمہاری خیرات کو بھی اسی طرح نشو و نما بخشے اور ایک روپے کے خرچ کو اتنی ترقی دے کہ اس کا اجر سات سو گنا ہو کر تمہاری طرف پلٹے، اس حقیقت کو بیان کرنے کے بعد اللہ کی دو صفات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ فراخ دست ہے، اس کا ہاتھ تنگ نہیں ہے کہ تمہارا عمل فی الواقع جتنی ترقی اور جتنے اجر کا مستحق ہو، وہ نہ دے سکے، دوسرے یہ کہ وہ علیم ہے، بے خبر نہیں ہے کہ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اور جس جذبے سے کرتے ہو اس سے وہ ناواقف رہ جائے اور تمہارا اجر مارا جائے۔

With Best Compliments From :

CHARBHAI BIDI WORKS

6-3-582, Mubarak Manzil,
Khairatabad, Hyderabad 500 004

Grom : 'CHARBHAI'

Mfg. of :
CHARBHAI, CHARTARA
&
PRAKASH BIDIES

Branches : Nizamabad • Hyderabad
Phones : 20171 33013-224507
• Bhavnagar 24305 • Deesa 640
• Ahmedabad 413260 • PUNE 663567

چار بھائی بیڑی ورکس

۶-۳-۵۸۲، مبارک منزل، خیرات آباد، حیدر آباد ۵۰۰۰۰۴

CHAAR BHAI BEEDI WORKS

www.taemeernews.com

تیسرا باب کرم یوگ (عمل کا فلسفہ)

اس باب کے بارے میں گاندھی جی فرماتے ہیں کہ یہ گیتا کی ماہیت کے جاننے کی کنجی ہے۔ باب میں ۴۳ اشلوک ہیں۔ اس میں شروع میں ہی ارجن سوال کرتے ہیں کہ آپ مجھے اس جنگ میں کیوں جھونک رہے ہیں۔ کرشن نے پھر سمجھایا اور کرم (عمل) پر زور دیا۔ اور خدا کی خوشنودی کے لئے کرم کے لئے کہا۔

"اس (جنگ) سے خوش ہو کر دیوتا تمہیں بھی خوش کریں گے۔" (۱۱) راجہ جنک وغیرہ بھی عمل کے ذریعہ کامیاب ہوئے۔ (۲۰)

ارجن نے کہا کہ "ہے وارشنے (کرشن)۔ آخر انسان مجبورا "پاپ" (گناہ) کیوں کرنے لگتا ہے۔؟ (۳۶۔۳)

کرشن نے کہا۔ "اس کی وجہ فطری جذبہ (ایوگن) سے پیدا ہونے والا کام' (جنسی خواہش) جو غصہ کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور جو اس دنیا میں کبھی نہ مطمئن ہونے والا مہاپاپی دشمن ہے اس لئے تو کام (جنسی خواہش) کو مار۔ یہ دشمن ہے۔ (۳۷۔۳)

چوتھا باب: گیان کرم سنیاس یوگ

(عرفان عمل اور ترک دنیا کا فلسفہ یا دھرم کا زوال اور ظہور حق)

اس میں ۴۲ اشلوک ہیں۔

کرشن نے کہا "میں نے یہ باتیں سوریہ دیو सूर्यदेव विवस्वान ودسوان کو سکھایا۔ ودسوان نے یہ تعلیم منو کو دی اور منو نے اکشواکو(इक्ष्वाकु)کو وہی نصیحت کی۔ وہی قدیم علم میں تجھے بتا رہا ہوں۔

ارجن نے کہا کہ سورج تو آپ سے پہلے پیدا ہوا پھر میں کیسے مان لوں کہ آپ نے ہی اسے نصیحت کی تھی۔ کرشن نے کہا۔ "میرے اور تیرے کئی جنم ہو چکے ہیں۔ مجھے یاد ہے تجھے نہیں۔" (۴:۵)

پھر کرشن نے کہا۔

ہے بھارت (ارجن) جس جس زمانہ میں دھرم گھٹتا (گلانی) اور ادھرم بڑھتا ہے تب تب میں جنم لیتا ہوں۔ (۴:۷)

نیک آدمیوں کی حفاظت کی خاطر بد معاشوں کو تباہ کرنے اور دھرم کو پھر سے قائم کرنے کے لئے میں 'زمانہ۔ زمانہ (ہر زمانہ) میں ظاہر ہوتا ہوں۔ (۴:۸)

تجھے جب عرفان حاصل ہو گا تو تو موہ (لالچ) میں نہیں پھرے گا۔ سارے مخلوق میرے جز ہیں۔ اور مجھ میں ہی رہتے ہیں۔ (۴:۳۵)

عرفان کی آگ سارے کرموں کو راکھ بنا دیتی ہے (۴:۳۷) اسلئے تو جنگ کے لئے کھڑا ہو جا۔)

مختلف صفات اور اعمال کی تقسیم کی بنا پر چار ذاتوں کا ظہور مجھ ہی سے ہوا۔ مجھے ان کا موجد سمجھو میں غیر متحرک اور ختم نہ ہونے والا ہوں۔ (۴:۱۳)

پانچواں باب: کرم سنیاسی یوگ

(اعمال کے نتیجہ سے دست بردار ہونے کا فلسفہ)

اس میں ۲۹ اشلوک ہیں۔

ارجن نے پوچھا۔ "ہے کرشن! آپ اعمال کے ترک کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اور بے غرض کام (یوگ) کی بھی۔ ان دونوں میں افضل کون ہے؟ مجھے قطعی بتائے (۱)

کرشن نے کہا۔ دونوں اچھے ہیں۔ لیکن کرم سنیاس 'زیادہ بہتر ہے۔ بے نیازی اچھا عمل ہے۔ موہ (لالچ) نہ کر۔ جنگ کر۔

چھٹا باب: دھیان یوگ

(ضبط نفس)

اس میں ۴۷ اشلوک ہیں۔ شری کرشن بولے۔

جو انسان اعمال کے نتائج میں ملوث نہ رہ کر فرائض کو انجام دیتا ہے۔ وہی سچا سنیاسی اور یوگی ہے۔ عمل کو ترک کرنے والا نہیں۔ (۶:۱)

انسان کو چاہئے کہ خود کے ذریعہ اپنی اصلاح کرے۔ اپنے کو تباہی میں نہ ڈالے کیونکہ وہی خود 'فانی چیزوں کا دوست ہے۔ وہی اپنا دشمن ہے۔ (۶:۵)

ہے ارجن! زیادہ کھانا کھانے والے اور بالکل نہ کھانے والے کے لئے زیادہ سونے یا زیادہ جاگنے والوں کے لئے یوگی بننا ممکن نہیں ہے۔ (۶:۱۶)

ارجن نے کہا۔ جو لوگ آپ بتا رہے ہیں وہ مجھے غیر عملی اور عارضی لگتا ہے۔ کرشن نے کہا۔ کہ یقیناً دل چنچل ہے۔ لیکن مسلسل عمل میں لانے سے اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ (۶:۳۵)

ایلائٹ اسکول
(انگلش میڈیم)
ایک تعارف

ملک کے نونہالوں کے لیے دینی و عصری معیاری انگلش میڈیم تعلیم کا مرکز:

● ہماری نوخیز نسل کی دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت ● حکومت آندھرا پردیش کے مجوزہ انگلش میڈیم نصاب کی تدریس کا اہتمام ● اردو، تلگو ہندی زبانوں میں وقت کے تقاضوں کے مطابق ماہرانہ تعلیم کا انتظام۔
● بہترین دینی و اخلاقی ماحول ● اعلیٰ تعلیم یافتہ ٹرینڈ اور خدمت کے جذبہ کے حامل لیڈی ٹیچرس کی خدمات۔

اگر آپ آرزومند ہوں کہ آپ کے بچے
● صالحیت و صلاحیت کے جوہر سے آراستہ ہوں ● اپنے والدین اور بزرگوں کے اطاعت گزار بنیں ● مستقبل میں اپنے ملک و ملت کے معمار اور بے لوث خادم ہوں تو آج ہی اپنے بچے کا نام رجسٹرڈ کروالیں۔ کے۔جی تا ہفتم جماعت داخلے جاری ہیں۔
بچوں کی بہترین تعلیم کا اہتمام والدین کا فریضہ ہے

ELITE SCHOOL
(ENGLISH MEDIUM)
Phone : 520504
Under the Management of :
THE ISLAMIC SOCIETY FOR EDUCATION AND LEARNING
22-8-55, Chatta Bazar, Hyderabad-500 002. A.P.

www.taemeernews.com

جہاد فقط تلواروں کے ٹکرانے ہی کو نہیں کہتے، نیک نیت داعیانِ حق کے لئے میدانِ سیاست بھی میدانِ جہاد ہے۔ اس دلدل میں اگر وہ حریف کا شکار ہوجاتے ہیں تو ہزار بار ہوں۔ مشیّتِ الٰہی اور تکوینی امور کا واحد ذمّہ دار خالق کائنات ہے۔

مشیّت یہی تھی کہ کتنے ہی نبیوں کو ان کی قوم ظلم و تشدّد کی بھٹی میں جھونک دے، زخموں سے چور کر دے، آروں سے چیر ڈالے مگر ڈیوٹی ٹہر امبی کی آخر تک یہی رہی کہ اپنی قوم کے آگے وہی دعوتِ حق پیش کرتا رہے۔

اسی طرح اقامتِ دین کی تحریکیں اگر ہزار بھی سیاست کے ہاتھوں فنا کے گھاٹ اترتی رہیں گی تو ڈیوٹی ان کی بہرحال یہی باقی رہے گی کہ حق کو مسندِ اقتدار پر بٹھانے کی خاطر سیاست کی دلدل میں قدم رکھیں اور اسی ابتلا، آفت اور انجام کا سامنا کریں جو مشیّتِ ایزدی نے مقدر کر دی ہیں۔ جسے ہلاکت اور ابتلاء سے گریز ہو وہ اقامتِ دین کا نام ہی کیوں لے اور یہ دعوے کیوں کرے کہ میں حکومتِ الٰہیہ کی منزل کا مسافر ہوں۔

یہ قدم قدم بلائیں یہ سوادِ کوئے جاناں
وہ یہیں سے لوٹ جائے جسے زندگی ہو پیاری

عامر عثمانی رح
مدیر "تجلّی"
فروری/مارچ ۱۹۶۵ء

اودھ ٹوبیکو
تمباکو ایکسپورٹرز
۹، بی۔ مہر علی روڈ، سرکس رو، گراؤنڈ فلور
کلکتہ ۷۰۰۰۱۷
فون نمبر: 263658 - 272715 - 433798

www.taemeernews.com

ساتواں باب: گیان وگیان یوگ
(علم وعرفان کا فلسفہ)

ں ۱۳۰ اشلوک ہیں۔

اس میں کرشن نے وہ علم بتایا ہے جسے جان لینے پر کسی اور چیز کی ضرورت
ں رہ جاتی۔

کرشن نے کہا۔

زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آسمان۔ دل۔ دماغ۔ اور اہنکار۔ ان آٹھوں
ی فطرت بنی ہوئی ہے۔ (۷:۴)

میری ایک جاندار شکل بھی ہے، جو کہ فطرت ہے۔ وہ مادی طاقت سے جدو
ں ہوئی سارے جگت کو اختیار کرتی ہے۔ (۷:۴)

میں سارے عالم کو پیدا کرنے والا اور تباہ کرنے والا ہوں۔ مجھ سے بڑی
نہیں ہے۔ سب میرے ماتحت ہیں۔ (۷:۶۔۷)

میں زمین میں خوشبو ہوں، میں آگ میں روشنی ہوں۔ میں ساری
کی زندگی اور عبادت گذاروں کی عبادت ہوں۔ (۷:۹)

آٹھواں باب: اَچھر برہم یوگ
(لافانی برہم کا فلسفہ)

۲۸ ۱ اشلوک ہیں۔

پھر ارجن برہم کے بارے میں پوچھتے ہیں اور بھی کچھ معلومات چاہتے

نے کہا۔

ج برہم ہے، اس کی فطرت روحانی ہے۔ (۸:۳)

جو کوئی مجھے یاد کرتا ہوا جسم چھوڑتا ہے، وہ فوراً "میری فطرت کو حاصل
۔ اس میں کچھ بھی شبہ نہیں ہے۔ (۸:۵)

جھے پاجاتا ہے پنر جنم سے بچ جاتا ہے۔ (۸:۲۱)

نواں باب: راج وِدیا یوگ
اعلیٰ ترین علم کا فلسفہ)

اس میں ۳۴ ۱ اشلوک ہیں۔ اس میں انتہائی راز کا علم بتایا گیا ہے۔

کرشن کہتے ہیں کہ اب میں تجھے راز کی ایسی باتیں بتاؤں گا۔ جسے جان کر
یا کے دکھوں سے نجات مل جائے گی۔

نے کہا۔

میری فطرتی حواش سے غیر ظاہر شکل کے ذریعہ یہ سارا عالم پھیلا ہوا ہے۔
وقات مجھ میں ہے مگر میں ان میں نہیں ہوں۔ (۹:۴)

یہ کائنات بھی مجھ میں نہیں ہے۔ جب کہ میں سب کو پیدا کرتا اور پرورش
ں۔ (۹:۵)

جیسے سب طرف ہوا رہتی ہے ویسے ساری مخلوقات میں مجھے جان (۹:۶)

میری پناہ میں آکر عورت، ویشیا اور شودر جو گناہ سے پیدا ہوئے ہیں پرگتی
ا لیتے ہیں۔ (۹:۳۲)

دسواں باب: وِبھوتی یوگ
(خدا کی عظمت کا فلسفہ)

اس میں ۴۲ ۱ اشلوک ہیں۔

کرشن۔

میری پیدائش کو نہ تو دیوتا جانتے ہیں اور نہ ہی سادھو سنت۔ کیونکہ میں
سب طرح سے دیوتاؤں اور سادھو سنتوں کی قدیم وجہ ہوں۔ (۱۰:۲)

ارجن پوچھتے ہیں کہ کس طرح آپ کی پوجا کروں۔؟

کرشن:

میری تفصیلات کی تو کوئی انتہا نہیں ہے۔ (۱۰:۱۹)

اور یہ کہ میں ہر جگہ ہوں۔

میں وشنو، سورج، چاند ہوں۔ اور وید میں سام وید ہوں۔ اندر ہوں۔ دل
ہوں۔ اور شعور ہوں۔ (۱۰:۲۱۔۲۲)

میں کائنات کا ابتدائی بیج ہوں۔ (۱۰:۳۹)

گیارہواں باب: وِشوَروپ دَرشن یوگ
(ظہور جلوہ)

اس میں ارجن کی درخواست پر کرشن اپنی وِراٹ رُوپ، ان کو دکھلاتے نظر آئے ہیں۔ یہاں ۵۵ ۱ اشلوک ہیں:

ارجن یہاں کرشن سے ان کی اصل شکل کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

کرشن: جو تو دیکھنا چاہتا ہے تو میرے اس جسم میں دیکھ۔ لیکن اپنی آنکھ سے تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ (۱۱:۷۔۸)

میں تجھے "دیویہ دِرِشٹی" (لاہوتی نظر) دیتا ہوں جس سے تو مجھے دیکھ لے۔

کرشن نے اپنا روپ دکھایا۔ ارجن کو کرشن کے بے شمار منہ دکھائی پڑے۔ ارجن تعجب میں پڑ گیا پھر کرشن کی پرارتھنا کرنے لگا۔ کہا:

"میں آپ کے جسم میں سبھی دیوتاؤں اور دوسرے مخلوقات کو دیکھ رہا ہوں۔" پھر ہر دیوتا کا نام لے کر پوجا کرتا ہے۔

بارہواں باب: بھگتی یوگ

اس میں ۲۰ ۱ اشلوک ہیں۔

عابد کے اوصاف اور اس میں عبادت کا طریقہ بتایا گیا ہے،

کرشن:

تو مجھ میں دل لگالے۔ ایسا نہ کر سکے تو یوگ وریاضت (ابھیاس) سے مجھے پا۔ یہ بھی نہ کر سکے تو صرف میرے لئے کرم (عمل) کر۔ (۱۲:۸۔۱۰)

تیرہواں باب: مادہ اور روح کے فرق کا فلسفہ

اس میں ۳۵ ۱ اشلوک ہیں۔

اس میں کہا گیا ہے کہ جو آدمی مادہ اور روح کے فرق کو جان لیتا ہے وہ پرماتما (خدا) کو جان لیتا ہے۔ اس کو زندگی، موت سے نجات مل جاتی ہے۔

www.taemeernews.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بُرا آدمی وہ ہے جو دوسروں کی دنیا بنانے کے لئے اپنی آخرت برباد کرے۔

منجانب:
M/S Talha Imran Medico
C/O: N.M. & SONS
COTTON ROPE MERCHANT.
D. DEVAF.TJA URS Rd, MYSORE-570001

جمعیۃ الفلاح الخیریہ - قیام اور منصوبے

ملت کے یتیموں، بیواؤں، بیماروں اور آفت زدہ افراد کو سوال کرنے کی ذلت سے بچانے کے لئے اس جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا ہے اور اب تک ہزاروں افراد نے اس سے استفادہ کیا اور کر رہے ہیں۔ جمعیۃ نے ان مقاصد کی تکمیل کیلئے متعدد منصوبے ترتیب دیئے ہیں جن کا ایک خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔

۱۔ الفلاح ریلیف فنڈ:
یہ فنڈ غریبوں اور مجبوروں کی امداد کے لئے بنایا گیا ہے جس کے بنیادی مقاصد ہیں (۱) فساد زدہ مظلومین کی امداد اور بازآبادکاری (۲) زلزلے، سیلاب اور دیگر حوادث کے شکار افراد کی امداد (۳) یتیموں، بیواؤں کی امداد اور غریب بچیوں کی شادی کرانے کا اہتمام۔

۲۔ الفلاح ملی فنڈ:
ایسے فنڈ کا قیام جس سے مسلمانوں کو غیر سودی قرض دے کر انھیں روزگار سے لگایا جاسکے اور ان کی معیشت کو پائیدار بنایا جائے۔

۳۔ الفلاح ٹیکنیکل سینٹر:
مسلمانوں کو روزگار سے لگانے کے لئے انھیں مختلف کاموں ریڈیو سازی، ڈرائیونگ، موٹر سازی، ٹائپ، کمپیوٹر وغیرہ کی تربیت دینے اور دوسری ضروری صنعتیں لگانے کے لئے یہ منصوبے زیر ترتیب ہیں۔

۴۔ الفلاح بیت المال:
تجارت پیشہ خوش حال مسلمانوں کو کاروباری پستی سے بچانے کے لئے غیر سودی امداد فراہم کرنے کے لئے تاکہ وہ سود کی لعنت سے بچے رہیں اور غیر مسلم مہاجنوں کے ہاں رہن وغیرہ رکھنے کی ذلت سے پناہ میں رہیں۔

۵۔ الفلاح تربیتی اسکول:
اسلامک انگلش میڈیم اسکول کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر جمعیۃ نے یہ پروگرام تیار کیا تھا اور اللہ کے فضل سے ۲۰ ستمبر ۱۹۹۲ء سے یہ اسکول وجود میں آگیا ہے اور اپنی ترقی کی راہوں پر رواں دواں ہے۔

۶۔ الفلاح ایجوکیشنل سوسائٹی:
یعنی ایک ایسے تعلیمی بورڈ کا قیام جو اپنا یگانہ اور ممتاز مقام رکھتا ہو اور خود ڈپلوما اور دیگر سارٹیفکیٹ دے سکے اور جس سے مختلف تعلیمی اداروں کا الحاق ہو۔

۷۔ الفلاح تعلیمی ٹرسٹ:
اس ٹرسٹ کے قیام کا مقصد پرائمری سے یونیورسٹی تک کے غریب ہونہار طلباء کو امداد فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنی تعلیم پوری کرسکیں۔

۸۔ مکتبہ الفلاح:
مسلم طلباء اور نوجوانوں کے لئے لائبریری کا قیام اور اسلام کی دعوت واشاعت کے لئے مختلف زبانوں میں کتابیں اور رسائل تیار کرنا اور تقسیم کرنا اس منصوبہ کا اہم مقصد ہے اور بفضلہ تعالی اس ادارے کے اسلامی عقائد اور مسلمانوں کی دینی، تعلیمی اور معاشرتی وتاریخی معلومات کے لئے اب تک متعدد تراجم وتصانیف چھپواکر مفت تقسیم کی ہیں آپ بھی پانچ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

- اسلام اور سود ● حیات سرور کائنات ● ہندوستان اور اسلام
- طوفان نوح ● اسلامی عقائد ● عراقی جارحیت پر تنقیدی جائزہ
- اسلام کا عائلی نظام ● اسلام کا عائلی نظام (ہندی)

۹۔ جریدۃ الفلاح:
مسلم نوجوانوں اور عام مسلمانوں کو اپنے نیز دیگر ممالک کے حالات سے واقف کرانے اور مسلم کاز کی حمایت کے لئے ایک ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اخبار کا اجراء جمعیۃ کے منصوبے میں شامل ہے۔

۱۰۔ الفلاح ہاسپٹل:
بیماروں اور معذوروں کے معالجات میں امداد فراہم کرنے کے ساتھ ہی جمعیت خود اپنا ایک ہاسپٹل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کم مصارف میں آسانی سے علاج کرایا جاسکے۔

جمعیۃ الفلاح الخیریہ کے منصوبوں کا یہ ایک مختصر خاکہ ہے جسے عمل میں لانا اور تکمیل تک پہنچانا ہم سب کا دینی وملی فرض ہے اور اللہ تعالی کی مدد سے یقین ہے کہ یہ سارے منصوبے بہت جلد عمل میں آجائیں گے۔ آپ کی توجہ اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔

اپیل یہ جمعیۃ محض اہل خیر حضرات کے تعاون سے اپنی ساری خدمات انجام دے رہی ہے اس لئے تمام اہل فضل وخیر حضرات سے درخواست ہے کہ جمعیۃ کے تعاون میں ہر ممکن حصہ لے کر مشکور فرمائیں۔

فخر العبید اعظمی، سکریٹری جمعیۃ الفلاح الخیریہ، چھتر پورہ، مئوناتھ بھنجن-۲۷۵۱۰۱ (یوپی)

www.taemeernews.com

اس پرماتما کے ہاتھ 'پاؤں' آنکھ 'کان' ہر طرف ہیں۔ وہ سب کو اپنے میں لئے ہوئے ہے۔' (۱۳:۱۴) خدا کی متعدد صفات گنائی گئیں ہیں۔

مادہ اور روح کے بارے میں:

مادہ اور روح دونوں کی کوئی ابتدا نہیں ہے اور یہ بھی جان کہ تبدیل شدہ شکلیں اور صفات مادہ سے پیدا شدہ ہیں (۱۳:۲۰)

مادہ کو سبب اور نتیجہ کی پیدائش کا باعث کہا گیا ہے اور روح کو سکھ دکھ محسوس کرنے والا کہا گیا ہے) (۱۳:۲۱)

روح مادہ میں متمکن ہو کر مادہ کی پیدا کردہ صفات کو استعمال کرتی ہے۔ ان صفات سے تعلق ہی اچھی اور بری پیدائش کا سبب ہے (۲۲۔۱۳)

جو کوئی روح اور مادہ کو خواص کے ساتھ اس طرح جانتا ہے کہ وہ خواہ کسی حالت میں بھی ہو دوبارہ پیدا نہ ہوگا۔ (۱۳:۲۴)

چودھواں باب: گن تریہ وبھاگ یوگ

(تین خاصیتوں کی تقسیم کا فلسفہ)

اس میں ۲۷ اشلوک ہیں۔

اس میں فطرت تین خاصیتوں یعنی ستو' رج اور تم کا بیان آیا ہے۔

ستو: وہ ہے جو سب سے نرمل (صاف شفاف) ہے۔ علم کو پھیلانے والا اور خامیوں سے پاک ہے۔ یہ سکھ کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ آتما کو علم اور معرفت کی طرف مائل کرتا ہے۔ (۱۴:۶)

رج: یہ جذبات کی فطرت کا ہے اور خواہش اور تعلق سے پیدا ہوا ہے جنسی خواہش کی طرف لے جاتا ہے یہ دنیوی سکھ اور آرام کا دلدادہ بناتا ہے۔

تم: یہ جاہلیت سے پیدا ہے جو انسان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ (۱۴:۸)

یہ آدمی میں نیند بے کاری اور سستی پیدا کرتا ہے۔ جس جسم کا مکین ان تینوں خواص کو پار کر لیتا ہے جن سے تمام اجسام بنتے ہیں تو پیدائش' موت بڑھاپا اور دکھ سے آزادی حاصل کر کے وہ امر بن جاتا ہے۔ (۱۴:۲۰)

اس پر ارجن سوال کرتے ہیں کہ جس نے ان تینوں خواص کو پا لیا ہے اس کے کیا اوصاف ہیں وہ کیسے پہچانا جاتا ہے؟

کرشن کہتے ہیں:

"اے ارجن! جو گیانی' سکھ اور دکھ کو برابر سمجھتا ہے جو اپنی ذات میں ہی مست رہتا ہے جسے مٹی کا ڈھیلا پتھر اور سونا مساوی نظر آتا ہے۔ جو اچھی اور بری چیز کے ملنے پر یکساں حالت میں رہتا ہے جو اپنی تعریف اور شکایت کو برابر سمجھتا ہے۔ (۱۴:۲۴)

جو عزت اور بے عزتی میں' دوست دشمن سے بھی یکساں اور ہر کام سے دست بردار ہونے والا ہو۔ وہ ہر سہ خواص (اوپر مذکور گن اتیت) کو پار کیا ہوا کہا جاتا ہے (۱۴:۲۵)

پندرھواں باب: پرشوتم یوگ

(اعلی ترین روح کے حصول کا فلسفہ)

اس میں ۲۰ اشلوک ہیں۔

اس میں خدا کے اوصاف پر گفتگو کی گئی ہے۔

کرشن بولے:

ایک پیپل کا درخت ہے' جس کی جڑ اوپر کی طرف ہے اور شاخیں نیچے کی طرف ہیں۔ ویدک منتر اسی کے پتے ہیں۔ جو اس درخت کو جانتا ہے وہ وید کو جاننے والا ہے۔ (۱۵:۱)

بلند ترین ہستی علیحدہ وہی ہے جو اعلی ترین روح (پرماتما) کہلاتی ہے۔ وہ جو سب پر محیط ہو کر تینوں جہان کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔ وہ غیر زوال پذیر خداوند ہے (۱۵:۱۷)

سولھواں باب دیو اور آسر سمپت وبھاگ یوگ

(ملکوتی اور شیطانی سیرتیں)

اس میں ۲۴ اشلوک ہیں۔

اس میں اچھے اور برے انسان کا فرق بتایا گیا ہے۔ دیوی اور آسری فطرت والے انسان کی صفات کا بیان ہے۔

ملکوتی (دیو) صفات: بے خوفی ذہن کی پاکی۔ فلسفہ عرفان میں بے باکی۔ ایثار۔ غصہ نہ کرنا۔ مذہبی کتب کا پڑھنا۔ سہل ہونا۔ مخیر ہونا' استقامت۔ درگذر کرنا۔ عدم تشدد۔ ریاضت انکساری وحوصلہ وغیرہ دیوی صفات ہیں۔ (۱۶:۱۔۳)

آسری صفات: مکاری' فخر' غرور' غصہ' سختی' جہالت' آسری فطرت کے صفات ہیں۔ (۱۶:۴)

ملکوتی صفات آزادی دلانے والی ہیں اور شیطانی قید و بند کے لئے ہیں۔ اے پانڈو تم رنج نہ کر کیونکہ تو روحانی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ (۱۶:۵)

شیطانی سیرت والوں کے بارے میں فرمایا:

وہ لامتناہی خیالات میں مبتلا ہو کر جس کا انجام موت ہے خواہش کی تکمیل کو بلند ترین (مقصد) قرار دے کر اس کو سب کچھ سمجھ کر' امید کے سینکڑوں بندشوں میں بندھ کر شہوت اور غصہ کے مطیع ہو کر ناجائز طریقوں سے نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے کثیر دولت حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ (۱۶:۱۲'۱۱)

"میں ان نفرت کرنے والے' بد' بے رحم اور تمام انسانوں میں ذلیل ترین لوگوں کو بار بار (دنیا میں) رذیل جنم (آسری یونی) میں ڈالتا ہوں (۱۶:۱۹)

روح کو تباہ کرنے والے جنم (نرک) کے تین دروازے ہیں شہوت' غصہ اور طمع۔ اس لئے ان تینوں کو چھوڑ دینا چاہئے" (۱۶:۲۱)

"اس لئے اس امر کے تعین کے لئے کہ کیا کیا جانا چاہئے۔ شاستر (مقدس کتب) کو ہی معیار قرار دینا چاہئے۔ شاستر میں جو احکام بیان کئے گئے ہیں ان سے واقف ہو کر تجھے اس دنیا میں کام کرنا چاہئے" (۱۶:۲۴)

سترھواں باب: شردھا تریہ وبھاگ یوگ

(عقیدت کی تین اقسام کا فلسفہ)

اس میں ۲۸ اشلوک ہیں۔

www.taemeernews.com

ارجن نے کہا: اے کرشن! جو لوگ انتہائی عقیدت سے نذرانے دیتے ہیں۔ لیکن شاستر کے احکام کو نظرانداز کر دیتے ہیں ان کی حالت کیا ہے۔ ست 'رج یا تم؟ (۱۷:۱)

کرشن نے جواب دیا: انسان میں جبلی عقیدت فطرتاً "تین قسم کی ہوتی ہے ست 'رج اور تم۔ ان کے متعلق سن! (۱۷:۲)

ستو گن (پاک چیزوں سے پیدا ہونے والی خصلت) انسان 'دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔

رج گن (جنسی خواہشات سے مرعوب۔) انسان 'راکشسوں کو پوجتے ہیں۔ اور تم گن (تامس) انسان بھوت پریت کو پوجتے ہیں۔ (۱۷:۴)

اٹھارھواں باب۔ موکش سنیاس یوگ

(مکتی کا راز)

اس میں ۷۸ اشلوک ہیں۔ مہاتما گاندھی نے اس باب کو پچھلے تمام ابواب کا خلاصہ بتایا ہے۔

خواہش سے پیدا شدہ کاموں کو ترک کرنے کو عارفوں نے سنیاس بتایا ہے اور تمام اعمال کے نتائج سے دست بردار ہونے کو عقلمند لوگوں نے تیاگ کہا ہے۔" (۱۸:۲)

یگیہ۔ دان اور ریاضت (تپ) انسانوں پر لازم ہے۔ اس سے سمجھ والوں میں پاکیزگی آجاتی ہے۔ (۱۸:۵)

لیکن کیا یہ سب کے لئے فرض ہے؟ ایسا نہیں ہے۔

"اے دشمن کو خوفزدہ کرنے والے! برہمن 'چھتری' ویش اور شودر کے فرائض کو اپنی فطرت (سوبھاؤ) سے پیدا شدہ خواص کے بموجب تقسیم کر دیا گیا۔" (۱۸:۴۱)

برہمن کے فطری فرائض 'ضبط نفس' ضبط حواس 'ریاضت' پاکیزگی 'عفو' راستبازی 'عرفان' علم اور برہم پر یقین ہے۔ (۱۸:۴۲)

شجاعت 'شان و شوکت' استقلال 'میدان جنگ سے نہ بھاگنا' دان (خیرات) اور حکمرانی چھتری کے فطری فرائض ہیں۔ (۱۸:۴۳)

زراعت 'مویشیوں کی پرورش اور تجارت ویش کے فطری فرائض ہیں۔ اور ان سب کی سیوا و خدمت کرنا شودر کا فطری فرض (سوبھاوک کرم) ہے۔ (۱۸:۴۴)

اپنے اپنے کرم (فرائض) میں لگا ہوا آدمی "پرم سدھی" یعنی نجات کو پاتا ہے (۱۸:۴۵)

اے کنتی کے فرزند! جو فرائض پیدائش کی بنا پر متعین ہوئے ہوں اگر ان میں کوئی خرابی بھی ہو تو ان کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ تمام کام خرابیوں سے ویسے ہی ڈھکے ہوئے ہیں جیسے آگ دھوئیں سے (۱۸:۴۸)

پھر فرمایا "سب دھرموں کو چھوڑ کر میری پناہ اختیار کرلے میں تیرے گناہوں کو معاف کردوں گا تو فکر مند نہ ہو (۱۸:۶۶)

گیتا کو ویاس نے سنجے سے سنا سنجے نے خود ارجن کو نصیحت کرتے ہوئے کرشن کو دیکھا اور اس کو سنا۔

ستر اشلوک کی ایک قدیم گیتا

جنگ کے میدان میں اتنی زیادہ نصیحت (۷۰۰ شلوک کی) نہیں کی جاسکتی۔ زیادہ تر لوگوں کا خیال ہے کہ کرشن نے کچھ تھوڑی سی نصیحت کی ہوگی جو بعد میں بڑھتی چلی گئی۔ تلک جی گیتار ہسیہ "(گیتا کے اسرار) کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔

"گیتا کی تصنیف کے بارے میں دل میں ایسی رغبت ہونے پر "گیتا ساگر" میں ڈبکی لگا کر کسی نے سات۔ کسی نے اٹھائیس (۲۸) کسی نے چھتیس (۳۶) تو کسی نے سو (۱۰۰) اصل اشلوک والی گیتا کو ڈھونڈ نکالا ہے۔"

صفحہ ۵۵۷ میں وہ کہتے ہیں۔

"چنانچہ ہم یہ نہیں کہتے کہ جب اصل ہندوستان کا مہابھارت بنایا گیا ہوگا تب اصل گیتا میں کچھ بھی تحریف نہیں ہوئی ہوگی۔"

۷۰ اشلوکی گیتا کو ڈاکٹر زبر گوپال سردیسائی نے بالی ملک انڈونیشیا سے حاصل کیا۔ پھر موڈرن ریویو (modern Review) میں مقالہ لکھا۔ جو جولائی ۱۹۴۳ میں شائع ہوا۔ وہی مقالہ پاٹلی پتر ہندی ہفت روزہ میں بھی شائع ہوا پاٹلی پتر کے مدیر کاشی پرساد جیسوال نے لکھا:

"گیتا کے اصل اصول ان ستر (۷۰) شلوکوں میں آگئے ہیں۔ اس میں وشوروپ درشن پر لمبی تسبیح کی جگہ نمسکار کا صرف ایک ہی اشلوک ہے۔ اور وشو روپ کا بیان صرف تین۔ جن سے اچھی طرح بات آجاتی ہے۔ بھگتی یوگ کے دو ہی اشلوک ہیں جو آخری اشلوک ہے۔

۷۰ اشلوکی گیتا کا ہندی ترجمہ اور شرح منگلا نند پوری سنیاسی نے کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کئی باتیں جن کے بارے میں لوگ طرح طرح کے معنی اخذ کرتے ہیں ۷۰ اشلوکی گیتا صحیح معنی بتادیتی ہے۔ اور شبہات دور کر دیتی ہے۔

۱ وشوروپ درشن کے سلسلے میں موجودہ گیتا کے (۱۱:۱۵) میں کہا گیا ہے کہ "برہما۔ شیو۔ رشی۔ اور سانپ وغیرہ کو آپ کے جسم میں دیکھتا ہوں۔" یہ ویدک باتیں نہیں ہیں۔ ۷۰ اشلوکی گیتا میں یہ بات نہیں ہے۔ اسی میں کہا گیا ہے "کئی منھ اور آنکھوں والا ہے۔ وہ کئی طرح کا دکھائی پڑتا ہے۔ اس کے کئی دیویہ (علمی) لباس ہیں۔ اور کئی ہتھیاروں سے لیس ہے۔ (اشلوک ۵۷)

۲ اسی طرح آخری اشلوک میں "سرودھرما" چھوڑکر صرف کرشن کی پناہ میں آنے کی بات ہے۔ یہ اشلوک موجودہ بھگوگیتا میں (۱۸:۶۶) پر ہے۔ سب دھرموں کو چھوڑنے کی بات لوگوں کو سمجھ میں نہیں آتی۔ ۷۰ اشلوکی گیتا میں "سرودھرما" کا صحیح معنی ابھر کر آتا ہے۔ کہ سب چیزوں سے بے نیاز ہو کر کرشن سے لو لگائے۔

اس کے علاوہ بھی متعدد گیتائیں ہیں۔ جن میں سے کچھ کے نام درج ذیل ہیں

- ☆ آشٹاوکر گیتا
- ☆ دیوی گیتا
- ☆ اودھوت گیتا
- ☆ نارد گیتا
- ☆ گنیش گیتا
- ☆ کاشیپ گیتا
- ☆ جیون مکتی گیتا
- ☆ سارسوتی گیتا
- ☆ گاندھی گیتا وغیرہ۔ ان کے الگ سے مطالعہ کی ضرورت ہے

www.taemeernews.com

منوسمرتی — ایک تعارف

محمد احمد

منُوسمرتی سے مراد منو کی اسمرتی ہے۔

اسمرتی (स्मृति)لفظ کے دو معنی ہوتے ہیں:

ایک وہ کتابیں جو ویدک ادب کی نہیں ہیں' دوسری' وہ کتابیں جنھیں' دھرم شاستر (شریعت) کہتے ہیں۔ منُو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ من اسمرتی دھرم شاستر ہے(۱۰-۲)۔ اَپرارک (अपरार्क) کے مطابق ۱۳۶ اسمرتیوں کا نام بھوشیہ پُران (भविष्य पुराण) میں آیا ہے۔ وردھ گوتم اسمرتی (वृद्ध गौतम स्मृति) میں ۵۷ دھرم شاستروں کے نام آئے ہیں۔ پراشر اسمرتی (पराशर स्मृति) میں ۱۱۹ اسمرتیوں کا تذکرہ ہے۔ ویر متروِدے (वीरमित्रोदय) نے لکھا ہے کہ پرجات پریوگ प्रयोग पारिजात نے اٹھارہ (۱۸) اسمرتیوں اور اکیس دیگر اسمرتی مصنفین کا نام شمار کیا ہے۔ اگر تمام مقالات کو جوڑا جائے تو اسمرتیوں کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے۔ ان میں سے کچھ قدیم ہیں جن کی تصنیف کا زمانہ قبل مسیح سو سال ہے' اس میں گوتم' آپس تمب (आपस्तम्ब) بودھائن کے دھرم سوتروں کے علاوہ منو اسمرتی کو رکھا جاتا ہے۔

ان میں سے بعض اسمرتیوں کو پہلی صدی عیسوی میں لکھا گیا۔ جیسے یاگیہ ولکیہ' پراشر اور نارد اسمرتی۔ باقی اسمرتیاں ۴۰۰ سے ۱۰۰۰ عیسوی کے درمیان لکھی گئیں۔

پی وی کانے کہتے ہیں کہ منوسمرتی کو قبل مسیح دوسری صدی سے ۲۰۰ء کے درمیان کبھی لکھا گیا ہوگا۔"

مہا بھارت میں منو بروت (मनुरब्रवीत) منو راج دھرما (मनुराजधर्मा) اور منو شاستر (मनुशास्त्र) جیسے الفاظ آئے ہیں' اس بناء پر بعض مفکرین منوسمرتی کو مہابھارت سے قبل کی تصنیف تصور کرتے ہیں۔

ڈی این مانڈلِک کا یہ کہنا ہے کہ منوسمرتی نے مہابھارت سے فائدہ اٹھایا ہے' اس لئے وہ مہابھارت کے بعد کی تصنیف ہے۔ اس تالیف کی تصنیف کے زمانہ پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا ہے' مگر اس کے مطالعہ سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جب برہمنیت کا زور ختم ہو گیا تھا' اس وقت اس کی تصنیف عمل میں آئی ہوگی۔ بدھ مذہب کے غلبہ کے وقت یہی صورت حال تھی اور بدھ مذہب کے غلبہ کا زمانہ قبل مسیح دوسری سے لے کر چوتھی صدی عیسوی تک ہی تھا۔

منوسمرتی کا مصنف کون تھا ——— اور اس کے مصنف نے پردے کے پیچھے رہنا کیوں پسند کیا؟۔ اس کے متعلق پی۔ وی۔ کانے کہتے ہیں کہ ممکن ہے' اس اسمرتی کو مستند پختہ اور یقینی بنانے کے لئے اسے منو کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو۔ میکس مولر اور ڈاکٹر بہلر نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ منوسمرتی ——— مانو دھرم سوتر (मानवधर्म सूत्र) نامی کتاب کا ترمیم شدہ ایڈیشن ہے' مگر اس نام کی کتاب کا تذکرہ کہیں ملا نہیں۔

مہابھارت میں دو طرح کے منو بتائے گئے ہیں' ان میں سے ایک سوایمبھو منو' (स्वायंभुव मनु) ہیں جنھیں مہابھارت اور پرانوں میں برہما کا بیٹا یا شاگرد بتایا گیا ہے۔ دوسرے' پراچیتس منو प्राचेतसमनु ہیں یعنی بعد کے منو۔ 'سوایمبھو منو' کے متعلق منوسمرتی کے شارح کلوک بھٹ نے بتایا کہ اس سے مراد وہ شخص یا ہستی ہے جو خود سے جسمانی ہیئت اختیار کرے اور مہارشی دیانند نے اس سے مراد آپ سے آپ' از خود پیدا ہونے والا یعنی خدا بتایا ہے۔

منوجی کو دھرم شاستروں کا مصنف بتایا گیا ہے اور پراچیتس منو کو اقتصادی امور کا مصنف بتایا گیا ہے' کہیں کہیں منو کو دونوں طرح کے شاستروں کا مصنف بتایا گیا ہے' بیشتر محققین نے موجودہ منوسمرتی کا مصنف سوایمبھی منو (स्वायंभुव मनु) کو تسلیم کیا ہے۔ منوسمرتی میں چھ دیگر منتوں کا ذکر آیا ہے۔ منو کو اسمرتی کار (یادداشت نویس) کہا گیا ہے' اس وجہ سے محققین انھیں مصنف نہیں مانتے بلکہ اسمرتی کار (یادداشتیں مرتب کرنے والے) کہتے ہیں۔

موجودہ منوسمرتی میں ۱۲ ابواب ہیں۔ کسی منوسمرتی میں دو ہزار چھ سو چورانوے (۲۶۹۴) اشلوک ہیں تو کسی میں دو ہزار چھ سو پچاسی (۲۶۸۵) اشلوک اور کسی میں ستائیس سو (۲۷۰۰) اشلوک ہیں' "اس میں تحریف زیادہ ہوئی ہے۔" (پروفیسر سریندر کمار)

نارد اسمرتی کے دیباچہ میں ہے کہ مہاراج منو نے ایک لاکھ اشلوک ۱۰۸۰ ہزار ابواب اور چوبیس جلدوں پر مشتمل یہ کتاب لکھی تھی' منو نے اسے نارد کو دیا جنھوں نے بارہ ہزار اشلوکوں میں اس کی تلخیص کر دی' نارد نے یہ تصنیف مارکنڈیہ (मार्कण्डेय) کو سونپی جنھوں نے اسے اور زیادہ مختصر کر کے آٹھ ہزار شلوکوں میں سمو دیا۔ مارکنڈیہ سے یہ دھرم شاستر سمتی بھارگو کو حاصل ہوا' جنھوں نے اسے مختصر کر کے چار ہزار شلوکوں کی تلخیص بنا دی۔

"سمتی بھارگو نے ۲۰۰ ق م میں اسے اور مختصر کر کے بارہ ابواب اور دو ہزار چھ سو چورانوے (۲۶۹۴) اشلوکوں پر مشتمل کتاب بنا دی۔

(دیکھیں۔ کاشی پرشاد جیسوال۔ ہندو دھرم کوش۔ ڈاکٹر راج بلی پانڈے)

منوسمرتی کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے مختلف پنڈتوں نے اس کی شرحیں لکھیں۔ ان میں درج ذیل شرحیں کافی مقبول ہوئی ہیں:

☆ میدھا تِتھی (मेधातिथि) ۹۰۰۔۔۸۲۵ء'
☆ گووندراج ۱۳۰۰۔۔۔۔۔۱۲۰۰ء اور
☆ کلوک بھٹ۔۔۔۔۔۱۳۰۰۔۔۔۔۱۱۵۰ء

ان کے علاوہ سروگیہ نرائن (۱۳۰۰ء) 'راگھوانند نندن اور رام چندر کی شرحیں بھی قابل ذکر ہیں۔ اس تصنیف کی سنسکرت میں دس (۱۰) اور ہندی میں تقریباً تیس (۳۰) شرحیں دستیاب ہیں'

www.taemeernews.com

روبی ٹائلس

رگ پالش ۔ مشین کٹ ۔ سیاہ وسفید سنگ مرمر
کے پتھر اور رنگین پتھروں کے سپلائر

روبی ٹائلس ۳۹۳۵/۵۴، کلب روڈ، بیلگام ۵۹۰۰۰۱
فون آفس: ۳۰۴۹۹
فون رہائش: ۲۷۵۵۴

RUBY TILES

Suppliers of :
Rough Polish, Machine Cut, Black White
Marble & Colour Stones
3935/54, CLUB ROAD. BELGAUM-590 001.
☎ : Offi. : 30499 Resi. : 27554

...منو کو رگ وید' تیتریہ سنگھتا (तैत्तिरीय संहिता)' شت پتھ ...' متسیہ پران (मत्स्य)میں تاریخی شخصیت مانا گیا ...ل پرلیہ

(जल-प्र...) (طوفان نوح سے ملتا جلتا واقعہ) کی بات ان سے منسوب ہے۔ ...ں میں بھی منو کا تذکرہ آیا ہے۔ منو کو ووسوان विवस्वान (رگوید ۸:۵۲:۱) ...وت (वैवस्वत)(اتھروید ۸:۱۰:۲۴)' وِوسونت विवस्वन्त (سورج ...ساورنی (सावर्णि)یعنی سورنا کے خاندان کا کہتے ہیں

' مہابھارت اور پرانوں میں انھیں برہما کا بیٹا یا شاگرد کہا گیا ہے۔ پرانوں ...ں انھیں انسانوں کا استاد بتایا گیا ہے' اور انھیں مختلف ذاتوں برادریوں کے ...ں کی تعیین کا ماہر بتایا گیا ہے۔ مشہور شارح میدھا تتھی' منو کو اس آدمی کا ...بتاتے ہیں جو پرجاپتی برہما ہے۔ اس طرح منو کو ایک خطاب بھی تسلیم کیا جاتا

"منو" مَن' مادہ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں غور و فکر کرنا۔ منو سرتی ...ی زبان میں ہے۔ زبان کے اصولوں اور قواعد میں کو ٹلیہ کے آرتھ شاستر سے ...لماتی ہے۔ زبان میں روانی ہے' یہ کتاب ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۸۱۳ء ...ابی شکل میں شائع ہوئی۔

منظر:۔ منو سرتی کا مطالعہ کرنے سے قبل اس کی تصنیف کا پس منظر جان لینا ...ی ہے۔ ۵۶۷ ق م میں گوتم بدھ کپل وستو' لمبنی میں پیدا ہوئے اور اسی ...سال بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کشی نگر دیوریا (یوپی) میں ہوئی' پھر ...راجہ بنا اور بدھ مذہب کا پیرو بن گیا۔ اشوک اور اس کے خاندان کی حکومت ...ے ۲۳۲ قبل مسیح کے درمیان رہی۔ اس کے خاندان کا آخری راجہ برہد (बृहद्रथ) تھا۔ جس کو شنگ خاندان کے ایک برہمن وزیر پشیہ (पुष्यमित्र)نے قتل کرا دیا تھا اور حکومت پر قبضہ کر لیا تھا۔ بودھ ...کی مساوات کی تعلیم سے برہمنوں کی ورن دیوستھا (ذات کا نظام) درہم برہم ...رہ گیا تھا اور برہمن دھرم خطرے میں پڑ گیا تھا۔ لوگوں کی نظر میں برہمنوں کی ...کم ہو گئی تھی کہتے ہیں کہ برہمنوں کی حکومت کے قیام کے مابعد منو سرتی کی ...عمل میں آئی اور برہمنیت کے احیاء کی کوشش کی گئی۔

اس کتاب کی تالیف کے گوناں گوں مقاصد بتائے جاتے ہیں' ان میں ...خاص خاص باتوں کا ذکر پیش خدمت ہے۔

بودھ مذہب کی مساوات کی تعلیم اور دیگر خصوصیات کی وجہ سے کہا جاتا ہے ...ورتیں اور شودر گروہ در گروہ بودھ مذہب میں داخل ہو رہے تھے۔ برہمنوں ...ں کے باز رکھنے کے لئے سخت اقدامات کی ضرورت محسوس کی جو منو سرتی کی ...یں سامنے آئی۔ پشیہ متر کی حکومت کے دوران ہی کسی بدھسٹ کو جان سے ...نے پر کافی انعام رکھا گیا تھا۔

اس کا ایک مقصد بودھ مذہب کا مقابلہ کرنا بھی بتایا جاتا ہے۔

شودر نسل در نسل شودر ہی رہتا ہے۔ واضح رہے کہ پیدائش ہی کو بنیاد بنا کر ...ی ذات کا تعین کرتی ہے' اور جس میں برہمن کو افضل ٹھہرایا گیا ہے اور ...سی اختیارات دیئے گئے ہیں۔

۴۔ سماج میں نظم و ضبط کا قائم رکھنا بھی اس کا مقصد تھا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ منو سرتی اس کل یگ (कलियुग) کے لئے نہیں بلکہ ست یگ کے لئے ہے۔ پراشرا سرتی (पराशर)(۱:۲۴) میں آیا ہے:

"منو سرتی ست یگ کے لئے ہے گوتم اسرتی ------ تریتا (त्रेता) کے لئے' سنکھ اسرتی ------ دواپر کے لئے اور پراشرا سرتی کل یگ کے لئے ہے۔

اب ہم منو سرتی کے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

اس کتاب میں' معاشرت' اخلاق' معیشت' اور قانون ------ یہ تمام امور زیر بحث آئے ہیں۔ جیسا کہ اس سے پہلے عرض کر چکا ہوں' اس کتاب میں بارہ ابواب ہیں۔

پہلا باب

اس میں ایک سو چوالیس اشلوک ہیں۔ اس میں کائنات کی پیدائش اور مذہب کے آغاز میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ورن دھرم (طبقاتی نظام) کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے رشی لوگ منو کے پاس جاتے ہیں اور درخواست گذار ہوتے ہیں کہ برہمن' چھتری' ویشیہ اور شودر کے فرائض کے بارے میں آگہی بہم پہنچائیں' نیز اس کے ساتھ برہم چریہ' گرہستھ' وان پرستھ اور سنیاس کے متعلق باتیں بھی ارشاد فرمائیں کیونکہ عالم الغیب اور ویدوں کے عالم آپ ہی ہیں۔

منو مہاراج نے کہا: سنئے' پرتھم پرلئے (غالباً طوفان نوح مراد ہے) میں تمام عالم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا' تب پرماتما اس دنیا کو ظاہر کرنے کے ساتھ ہی ظاہر ہوا۔ پرماتما نے اپنے اندر سے مت (عظمت) کو' اور پھر اس سے کبریائی (अहंकार) نام کے جزو کو عامل بنایا اور پھر اس سے پانچ چیزوں: ۱ لفظ ۲ لمس' ۳ شکل' ۴ رس' بو اور طبیعت (मन)کو نیز حواس خمسہ (آنکھ' ناک' کان' زبان اور کھال) کو نیز پانچ دوسرے کام کرنے والے اعضاء: ہاتھ' پیر' آواز' جسم کا نچلا حصہ (उपस्थ) اور مقعد کو پیدا کیا۔ پھر ان سب کی آمیزش سے آسمان' ہوا' آگ' پانی اور زمین بنائی' پھر حواس میں دائمی روح ڈال کر انسانی شکل کو وجود بخشا۔

پرماتما نے تمام چیزوں کے نام اور ان کے مختلف اعمال اور طبقاتی نظام تخلیق کائنات کے آغاز ہی میں ویدوں کے لفظ سے بنائے' پھر اعمال کا جائزہ لینے کے لئے دھرم' آدھرم کا شعبہ قائم کیا اور سب کا جوڑا بنایا۔ پرماتما نے جس کو جس کام پر مامور کیا وہ وہی خدمت انجام دے گا۔ (اشلوک ۱ تا ۳۰)

پھر انسانوں میں ذات پات کا نظام بنایا۔ منھ سے برہمن' ہاتھ سے چھتری' رانوں سے ویشیہ اور پیر سے شودر بنایا۔ اسی بنیاد پر چار ورن بنے۔" (۱:۳۱) ویدوں' بھاگوت پران' مہابھارت اور گیتا میں یہی بات کہی گئی ہے۔

اس باب میں اشلوک ۳۲ سے ۶۸ تک ذات پات کے نظام کی تائید' پرندوں' سانپ' مچھلی' کھٹمل' مچھر' مکھی اور نباتات کی پیدائش اور موت نیز جنم

www.taemeernews.com

خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے
بڑھی جاتی ہے ظالم اپنی حد سے
خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے دل خرد سے
(بال جبریل)

اٹلس ٹرانسپورٹ کمپنی

(فلیٹ اونرز اینڈ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کنٹریکٹر)

ہاشم مارکیٹ، دیپک چوک۔ آکولہ ۴۴۴۰۰۱

فون: ۲۶۶۰۰ مالک: سید ذاکر علی

ATLAS TRANSPORT CO. (Fleet Owners & Govt. Transport Contractor)

Hasham Seth Market, Deepak Chowk, AKOLA - 444001

Prop. : Syed Zakir Ali ☎ : 26600

"جو شخص اپنے اہل و عیال و اطفال کی راحت و آسائش کے لئے
جد و جہد کرتا اور زحمتیں برداشت کرتا ہے وہ اس مجاہد و سپاہی کی
طرح ہے جو راہِ خدا میں اور اس کے فرمان کے جاری کرنے کی غرض سے
جنگ کرتا اور جانبازی دکھاتا ہے۔"

فیمس اسٹیل ڈورس مینوفیکچرنگ کمپنی

چونا فیکٹری کے سامنے دوکان نمبر ۲، ڈاوورلیم

پی۔او۔ نویلیم۔ مارگاؤ۔ گوآ۔ فون: ۲۰۸۱۹

مالک: محمد علی حسین

Prop. MOHAMED ALI HUSSAIN

FAMOUS STEEL DOORS MFG. CO.

MANUFACTURERS OF: ROLLING SHUTTERS, COLLAPSIBLE GATES, GRILLS & SECTION WINDOWS.

Opp. Chuna Factory, Shop No. 2, Davorlim,
P. O. Navelim, Margao, Goa. ☎ 20819

www.taemeernews.com

اور دن رات اور سال کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کہا گیا کہ برے اعمال کی پاداش میں انسان، پرندوں اور نباتات وغیرہ کی شکل میں جنم لیتے ہیں" (۹:۱۲)۔

پھر چاروں زمانوں ۔ ست یگ، تریتا، دواپر، کل یگ (सतयुग त्रेता द्वापर कलियुग) کا ذکر ہے۔ سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کا ست یگ ہوتا ہے، بارہ لاکھ چھیانوے ہزار سال کا تریتا، آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار سال کا دواپر اور چار لاکھ بتیس ہزار سال کا کل یگ ہوتا ہے۔

برہما کا ایک دن ایک کروڑ بیس لاکھ سال کے برابر ہوتا ہے۔ مرشی دیانند سرسوتی نے اس باب کے نمبر ۶۸ سے ۷۳ تک کے اشلوک نقل کرکے بتایا کہ ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو چھیتر سال ویدوں اور اس دنیا کی پیدائش پر گذر چکے ہیں۔ ۸۶ اشلوک تک اسی مضمون سے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔

۸۷ ویں اشلوک میں کہا گیا ہے کہ:

सर्वस्यास्य तु सर्गस्य गुप्त्यार्थं स महाद्युतिः
मुखबाहूरूपज्जानां पृथक्कर्माण्य कल्पयत ।।87।।

یعنی ساری دنیا کی حفاظت، نظم و نسق اور خوشحالی کے لئے پرماتما نے منہ، ہاتھ، ران اور پیر سے پیدا کئے گئے برہمن، چھتری، ویشیہ اور شودر کے اعمال مقرر کردئے۔

اشلوک ۸۸ میں ہے:

برہمنوں کے چھ کرم (کام) ہیں: پڑھنا، پڑھانا، یگیہ کرنا، یگیہ کرانا، دان لینا اور دان دینا۔

اشلوک ۸۹ میں ہے۔ چھتریوں کے کام ہیں۔ پڑھنا، یگیہ کرنا، دان دینا، عوام کی حفاظت کرنا اور حرص نہ کرنا، نشہ سے پرہیز کرنا وغیرہ۔

شلوک ۹۰ میں ہے:

ویشیوں کے کام یہ ہیں---- گائے وغیرہ جانوروں کی پرورش کرنا، دولت کما کر مذہب کے لئے دینا، ہر طرح کی تجارت کرنا اور روپے چند سود لینا اور کھیتی کرنا، دیانند جی نے کہا کہ چار آنہ سے کم یعنی ۲۵٪ سے کم سود نہ لے۔

اشلوک ۹۱ میں ہے: شودروں کے ذمہ محض ایک کام ہے۔ پروردگار نے شودروں کو بلا تنقید و نکتہ چینی کے برہمن، چھتری اور ویشیہ ---- تینوں کی خدمت کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس کے بعد اشلوک ۱۰۸ سے ۱۴۴ تک مذہب اور اس کی پیدائش کا ذکر ہے۔

اشلوک ۱۰۸ میں کہا گیا ہے:

"ویدوں اور اسمرتیوں میں جو اخلاق بیان ہوا ہے، وہی افضل مذہب ہے، جو کام عالم روزانہ انجام دے، وہی مذہب ہے۔

اس باب (اول) میں آریہ ورت (आर्यावर्त) یعنی ہندوستان کی سرحد، مدھیہ پردیش اور برہماورت (ब्रह्मावर्त) کی حدود بتائی گئی ہے۔ یہ سب آریہ ورت کے حصے ہیں۔ اس اسمرتی میں برہماورت کی زیادہ اہمیت ہے کیوں کہ ایسا کہا گیا ہے کہ وہاں بااخلاق لوگ رہتے ہیں۔ مہابھارت میں اسے دھرم چھیتر کہا گیا ہے۔

باب دوم

اس باب میں ۲۲۴ اشلوک ہیں، اس میں سنسکار اور برہم چریہ آشرم سے متعلق قوانین بیان کئے گئے ہیں۔

برہمن، چھتری اور ویشیہ اولادوں کا سنسکار (مذہبی رسوم) ادا کریں تاکہ یہ جنم اور دوسرا جنم پاک ہوسکے۔ جملہ سولہ سنسکار بتائے گئے ہیں۔ البتہ نام تجویز کئے جانے والے سنسکار میں برہمن کا نام برکت و سعادت والا، چھتری کا طاقت والا اور ویشیہ کا دولت والا اور شودر کا ذلت آمیز نام رکھا جائے۔ (اشلوک ۲:۳۲)

مثلاً "برہمن کے لئے: مہادیو، پرم ہنس، گنیش دت وغیرہ چھتری کے لئے: بلبیر سنگھ، مہاویر سنگھ وغیرہ ویشیہ کے لئے: دھن پال اور کروڑی مل وغیرہ اور شودر کے لئے سیوک (خادم)، رام داس (رام کا غلام)، بھیکھو وغیرہ شروع کی منوسمرتی میں اس باب میں تقریباً تین سو (۳۰۰) اشلوک تھے جس کا ۲۴۶ واں اشلوک یہ تھا

उच्छेषण भूमिगतम जिव्हस्या सठस्य च दास वर्गस्य
तापिस्व्ये मागधेयं प्रचक्षते (246)

اس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اچھے اخلاق والا شودر طبقہ زمین پر گرے ہوئے پس خوردہ اناج، اناج کے ٹوٹے دانے پانے کا حقدار ہے۔"

ایک اور جلد میں یہ اشلوک بھی تھا جس کا ترجمہ ہے: برہمن کو گالی دینے پر چھتری سے سو پن (पण) ویشیہ سے ۱۵۰ پن سے ۲۰۰ پن جرمانہ وصول کرے، اور اگر یہی جرم شودر کرے تو اس کو قتل کردیا جائے۔ (۲:۲۶۷)

باب سوم

اس باب میں کل دو سو چھیاسی اشلوک ملتے ہیں۔ اس میں سماورتن (समावर्तन) یعنی تعلیم کے بعد سند دینے شادی اور یگیہ کے احکام بتائے گئے ہیں۔ اس باب میں بتایا گیا ہے کہ دوران تعلیم شادی نہ کرے۔ تعلیم مکمل ہونے پر گرو (استاذ) کی رضامندی سے شادی کرے۔ برہمن اس عورت سے شادی کرے جو ماں کی چھ پشتوں اور باپ کے गोत्र خاندان سے نہ ہو۔ دس ایسے خاندان ہیں جن میں وہ شادی نہ کرے:

۱ جس خاندان میں اچھے اعمال نہ ہوں،
۲ جس خاندان میں کوئی عالم نہ ہو،
۳ جس خاندان میں جسم پر لمبے بال ہوں،
۴ جس خاندان میں بواسیر کا مرض ہو،
۵ جس خاندان میں تپ دق (tb) ہو،
۷ جس خاندان میں کسی کے پیٹ میں جلن ہو،
۸ جس خاندان میں مرگی کی بیماری ہو،
۹ جس خاندان میں برص (سفید داغ) ہو،
۱۰ جس خاندان میں کوڑھ leprosy ہو

۸ ویں اشلوک میں ہے کہ درج ذیل قسم کی عورتوں سے شادی نہ کرے:

زرد رنگ والی، چھ انگلیوں والی، جس کے جسم پر بال نہ ہوں مفضول گو یعنی

www.taemeernews.com

Muslim Educational Society
(Regd.)

Khaderwali Makan, Sawday Road, Laskar Mohalla
MYSORE-570 001 Phone : 26183

Institutions run by the Society.

1. TWO HIGHER PRIMARY SCHOOLS IN URDU MEDIUM.
2. THIRTEEN NURSERY SCHOOLS IN URDU MEDIUM.
3. ONE CRAFT INSTITUTE FOR GIRLS.
4. ONE INDUSTRIAL TRAINING INSTITUTE.
5. ONE ENGLISH MEDIUM HIGH SCHOOL FOR GIRLS.
6. ONE ENGLISH MEDIUM PRIMARY SCHOOL.
7. ONE ARABIC MADRESSA

صدر:
نور احمد صاحب
بی۔ای، ایم۔ایس، (یو ایس اے) ایم اے ایس پی۔او۔ایف۔آئی ای
آنریری سکریٹری: ایچ محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ای

مُسلم ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)
کھادر والی مکن، سواڈے روڈ، لسکر محلہ، میسور-۵۷۰۰۰۱
قائم شدہ: ۱۹۷۳ء
فون: ۲۶۱۸۳

www.taemeernews.com

کی طرح آنکھ والی لونڈی یا جس عورت کا نام کاکا، چندر کا وغیرہ ہو۔

دولہے کی طرف سے ایک گائے ' بیل کا جوڑا یا دو جوڑے لے کر کنیادان کردے ۔ یہ آریہ ویواہ (شادی) ہے۔

تیرھویں اشلوک میں ہے:

شودر کے لئے شودر ورن خاندان کی ہی عورت ہوسکتی ہے۔ ویشیہ کے لئے ویشیہ کی اور شودر ورن کی ' چھتری کے لئے چھتری اور ویشیہ و شودر ورن کی اور برہمن کے لئے چاروں ورن (طبقات) کی عورتیں حلال ہیں۔

اس ذیل میں پراجا پتیہ ویواہ (प्राजापात्य) ---------- آسر ویواہ ' आसुर विवाह ' گاندھرو ویواہ गान्धर्व विवाह اور پیشاچ ویواہ (पैशाच) کا ذکر کیا گیا ہے اس باب میں ہم بستری میں احتیاط ' یگیوں کے طور و طریق ' پوجا پاٹ ' ضیافت مہمانان ' شرادھ میت کی روح کو سکینت پہنچانے کے لئے مذہبی رسوم اور میاں بیوی کے حقوق و فرائض بیان کئے گئے ہیں۔

شرادھ (श्राद्ध) کے متعلق یہ ہدایت آئی ہے کہ ہرن ' بھیڑ ' بکری ' خرگوش ' کچھوے ' جنگلی سور اور بھینسے کے گوشت سے پتر ترپن (पितृ तर्पण) (پوجا) کرے۔(۳:۲۶۷ '۲۶۸ '۲۶۹ '۲۷۰)

☆ ہر ماہ جو پتر شرادھ (पितृ श्राद्ध) کیا جاتا ہے اسے انواہاری अन्वाहारी کہتے ہیں۔ اس کو اچھے قسم کے گوشت سے کیا جانا چاہئے۔(۳:۱۲۳)

باب چہارم

اس باب میں گرہستی زندگی ' کھانے پینے کے آداب ' کسب معاش اور برت (روزہ) کا بیان ہے ' اس باب میں کل دو سو ساٹھ اشلوک ہیں ' نوجوانوں کو ہدایت ہے کہ وہ ۲۵ سال کی عمر تک تعلیم حاصل کریں ' پھر شادی کریں ' برہمن ایسے ذرائع سے روزی حاصل کرے جس سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے۔ اپنے جسم کو زیادہ تکلیف نہ پہنچائے اور مال دولت ضرورت کے مطابق ہی جمع کرے۔

کچھ خاص خاص اشلوک اس طرح ہیں:

☆ شودر کو اپنی دولت نہ دے ' غلام کے سوا دوسرے شودر کو اپنا پس خوردہ (جھوٹا) اناج تک نہ دے ہون سے جو چیز بچ رہے اسے شودر کو نہ دے اور اسے وعظ و نصیحت نہ کرے۔(۸۰-۴)

☆ جو شودر کو مذہب اور برت (روزہ) کی تلقین کرتا ہے ' وہ شودر سمیت انسورت (असंव्रत) نام کے سخت تاریکی والے دوزخ میں جاتا ہے ' (۴:۸۱)

☆ برہمن صبح شام اور دوپہر کے اوقات میں اجنبی شخص اور شودر کے ساتھ کہیں نہ جائے۔(۴:۱۴۰)

☆ برہمن کی میت کو شودر سے ہاتھ نہ لگانے دے۔ کیونکہ میت ناپاک ہو جاتی ہے اور اسے بہشت نہیں حاصل ہوتی ' (۴:۱۰۴)۔

☆ لوہار ' نشاد (निषाद) (آریوں کی آمد سے پہلے کی قوم جو چڑیا ' مچھلی وغیرہ کا شکار کرتے تھے) ' نٹ ' گانے بجانے والوں کے علاوہ سونار اور اسلحہ فروخت کرنے والے کا اناج حرام ہے۔(۴:۲۱۵)

باب پنجم

اس باب میں ایک سو انسٹھ اشلوک ہیں۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کون کون سے گوشت اور سبزیاں کھائی جائز ہیں ' اس کے علاوہ پیدائش اور موت سے متعلق رسوم کی انجام دہی میں احتیاط ' پاکی صفائی ملحوظ رکھنے کی تاکید نیز بیوہ اور بیوی کے فرائض بتائے گئے ہیں۔ بطور نمونہ چند اشلوک پیش ہیں:

☆ راجیو ' سنگھ ' تنڈ ' سشلک (सशल्क) ' پٹنہ اور روہو (مچھلی) ---- ان سب کو ملا کر دیوتا اور پتروں کو بھوگ لگا کر (نذرانہ پیش کرکے) کھانا چاہئے۔

☆ ۲۲واں شلوک ملاحظہ ہو ----

यज्ञार्य ब्राह्मणै र्वध्या: प्रशस्ता मृग पक्षिण:
मूल्यानां चैव वृत्तयर्थ मगस्त्यो ह्याचरत्सुरा ||5-22||

یگیہ کے لئے برہمن کے لئے ہرن یا پرندے کا شکار کرنا چاہئے۔ اگستیہ منی अगस्त्य मुनि نے پہلے ایسا ہی کیا تھا۔

☆ जीव جیو یعنی جان ہی جان کی خوراک ہیں: (۵:۲۳)

☆ یگیہ میں جانوروں کی قربانی لازمی ہے اور اس گوشت کو برہمنوں کو ضرور کھانا چاہئے۔(۵:۴۲ '۴۳)

☆ منیہ بھر شودر ' برہمن کو دان (خیرات) دے اور اس کا پس خوردہ کھائے ' وہ فیشن نہ بنائے اور بن ٹھن کر نہ رہے ' (۵:۱۴۰)

☆ جو جانور کھائے جانے کے قابل ہوں ' ان کا گوشت کھانے میں کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ وہ جانور جو کھائے جانے کے قابل ہیں ' اور جو اس قابل نہیں ہیں۔ ان سب کو برہما جی ہی نے پیدا کیا ہے۔(۵:۳۰)

☆ شاستروں (ہندؤوں کے مذہبی قوانین) کے مطابق تیار کیا ہوا گوشت شدھ (حلال ہے) ' ان کو جو شخص نہیں کھاتا وہ پرلوک (عالم آخرت) میں اکیس جنم تک جانور ہوتا ہے (۵:۳۵)۔

☆ برہما نے خود یگیہ کے لئے جانور کو پیدا کیا ' یگیہ میں جو جانور ذبح ہوتا ہے وہ ذبح (گناہ) نہیں ہے (۵:۳۹)

آریہ سماجیوں کی شائع کردہ منوسمرتی میں گوشت خوری کے متعلق اشلوک "اہنسا" یعنی شاکاہاری (शाकाहारी) یا سبزی خوری میں تبدیل کردئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہا گیا کہ -----

☆ برہمن لہسن پیاز شلجم ' نگرمتہ اور کمن (कुम्हण) (یعنی کاشی پھل) نہ کھائے (۵:۹)

باب ششم

اس میں ۱۹۷ اشلوک ہیں۔ اس باب میں ورن پرستھ (वानप्रस्थ) اور سنیاس کے متعلق باتیں ہیں۔ کچھ خاص باتیں اس طرح ہیں:

☆ گرستھ لوگ جب اپنے جسم کی جلد ڈھیلی اور بال سفید ہوتے دیکھیں اور بیٹے کا بھی بیٹا پیدا ہو جائے تب وہ جنگل میں جا کر پناہ لے (۵:۲) اگر وہ چاہے تو اپنے ساتھ بیوی اور بیٹیوں کو بھی لے جائے۔(۵:۳) مگر بیوی کے قریب نہ جائے

www.taemeernews.com

ایم نعمت اللہ
ایم نور اللہ

ڈیلرس : آرٹ سلک یارن ۔ سیونگ تھریڈس
مل بورڈ ۔ کوٹن یارن وغیرہ

ایم نعمت اللہ ایم نور اللہ
ڈلی گڑھی (پیلی کوٹھی) وارانسی ۲۲۱۰۰۱
فون : رہائش : ۳۳۱۹۶۴ آفس : ۳۳۱۰۶۲

حضرت جابر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :
حمد و ثنا کے بعد (یاد رکھو) بہترین بات اللہ کی کتاب ہے
اور بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین کام
دین میں نئی بات ایجاد کرنا ہے اور ہر بدعت (نئی ایجاد
شدہ چیز) گمراہی ہے۔ (مسلم)

ANIES
HEAVENS GARDEN
LUXURY TALE
NEW
MYFAIR TRDERS
SHAH MAROOF
GORAKHPUR
273001
TEL: 338017
PROP:
NASEEM AHMED

اے ایچ سنز اینڈ کمپنی
پاور ہاؤس روڈ، بھدوہی، وارانسی ۲۲۱۴۰۱

A.H. Sons & Co.
POWER HOUSE ROAD.
BHADOHI, VARANASI-221401

نشیمن
پروموٹرز اینڈ بلڈرز

آپ کی رہائشی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ فلیٹس واجبی قیمت پر دستیاب ہیں

نشیمن کالونی
اولڈ بمبئی، پونہ روڈ، کوسہ،
ممبرا، ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

www.taemeernews.com

۵:۸) وہاں جنگل میں یگیہ کرے (۵:۹)۔ ہوم (یگیہ) سے بچی ہوئی چیزیں اور
نک ملی ہوئی غذائیں کھائے (۵:۱۲) سنیاس عمر کے چوتھے حصہ میں اختیار کرے
۵:۳۲) سنیاسی جب راستہ طے کرے تو راہ میں ادھر ادھر نہ دیکھے' نیچے زمین کی
رف نظر کیے رہے' کپڑے سے چھان کر پانی پیئے حق بات کے حق کے سوا باطل کو
وڑ دے۔ (۵:۳۶)۔

باب ہفتم

اس باب میں جملہ ۲۲۶ اشلوک ہیں' اس میں نظم مملکت اور راج کاج
ہ معاملات پر مفصل ہدایات ہیں' راج دھرم (سرکاری مذہب)' راجہ کے لئے
علوم' جنسی خواہشات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی راجہ کی دس برائیاں اور غصہ
ے پیدا ہونے والی آٹھ برائیاں' جنگ کے قوانین' دشمن پر حملہ وغیرہ کا بیان ہے'
ہ خاص خاص باتیں بطور نمونہ پیش ہیں:

سب سے اعلی درجہ کا عالم' برہمن ہوتا ہے اور چھتری اس قابل ہے کہ
ست کی حفاظت عدل کے ساتھ کرے (۷:۲) راجہ کا منصب خود خدا کا قائم کردہ
(۷:۳)

راجہ کے آٹھ اوصاف ہیں: وہ سب کا محبوب ہو' اندر کی طرح حکومت
نے والا ہو' وہ تعصب نہ کرے' سورج کی طرح مذہب کا فیض عام کرے' آگ کی
ح دشمنوں کو جلائے' بد معاشوں کو باندھے' چاند کی طرح عوام کو ٹھنڈک پہنچائے
دولت کی حفاظت کرے' (۷:۴)

راجہ حکومت کے تین ایوان بنائے' (۱) راج سبھا (۲) برہم سبھا
ہ) اور (۳) دوحان پر شد۔ (مجلس قانون ساز)

راجہ اپنے کھانے پینے اور عام استعمال کی چیزوں کی جانچ کروالیا
ے' وہ اپنی فوج کی تشکیل چھ حصوں میں کرے' (۱۹۲-۱۸۵:۷)

پیدل فوج ۲ رتھ سوار ۳ شہ سوار ۴ ہاتھی سوار ۵ بحری
۶ ہوائی فوج (درختوں پر چڑھ کر اپنا فرض انجام دے)

دشمن فوج کا محاصرہ آٹھ طریقوں سے کرے' (۱۹۱--۱۸۷:۷)

دنڈ ویوہ (दण्ड व्यूह)

فوج کی ترتیب میں آگے کمانڈر' درمیان میں راجہ' پیچھے فوج کا سربراہ'
بائیں ہاتھی سوار' ایک لائن گھوڑ سواروں کی لمبی صف ہو ڈنڈے کی طرح۔
شکٹ ویوہ शाकट व्यूह فوج گاڑی کی طرح آگے سے پتلی اور پیچھے
پھیلاؤ والی ہو۔

وراہ ویوہ (वराह व्यूह) (پھیلاؤ) فوج آگے پیچھے پتلی' بیچ میں پھیلی
۔

مکر ویوہ (मकर व्यूह) اس میں فوج کا اگلا حصہ موٹا بیچ کا لمبا اور پیچھے کا
ہے۔

سوچی ویوہ (सूची व्यूह) آگے پتلی۔ پیچھے موٹی فوج

گرڑ (गरुड़) آگے کچھ پتلی پیچھے دو حصوں میں دور تک پھیلی ہوئی

۷ پدم ویوہ (पदम व्यूह) فوج چاروں طرف ہو درمیان میں راجہ یا کمانڈر ہو

۸ بجر ویوہ (वज्र व्यूह) دو طرفہ حملہ کرتے ہوئے آگے بڑھ جائے

☆ دشمن کی فوج کو شکست دینے کے لئے (راجہ سام' دام' دنڈ' بھید کا استعمال کرے۔)

سام: میٹھی باتیں بول کر دشمن پر حاوی ہونا'
دام: روپیہ پیسہ دے کر سازش کرنا'
دنڈ: سزا' جرمانہ
بھید: پھوٹ ڈالنا' دشمنوں کو آپس میں لڑا دینا۔

☆ اس معاملہ میں راجہ معاہدہ ' نقصان دہ چیزوں کے استعمال (विग्रह)' یک بارگی حملہ بول دینے (यान) ثابت قدمی (आसन) اور مخالف کو مغالطہ میں ڈال دینے (द्वैधीभाव) پناہ لینے سے بھی پرہیز نہ کرے۔

باب کے آخر میں ہے کہ راجہ کو ہمیشہ احتیاط ملحوظ رکھنا چاہئے مبادا اسے کہیں زہر نہ دے دیا جائے۔ کھانا کھانے کے لئے عورتوں کے ساتھ جائے۔ کھانا کھاتے وقت اپنی بیوی کے ساتھ محافظ عورتیں بھی موجود رہیں۔ (۷:۲۲۴)۔ کھانا کھانے کے بعد شہنائی' نزہی وغیرہ باجوں سے موسیقی سن کر محظوظ ہو اور پھر سو جائے' پھر علی الصباح اٹھ پڑے (۷:۲۲۵)

بیمار پڑ جائے تو راجہ اپنا کام وزیروں کے حوالے کردے۔ (۷:۲۲۶)۔

باب ہشتم

اس باب میں چار سو بیس اشلوک ہیں۔ اس میں عدالت کے کام کاج کے احکام بیان ہوئے ہیں اس باب میں ہم کو یہ ہدایات ملتی ہیں:

جج کی عزت و توقیر کی جائے' جج اپنے مشیروں اور وزراء سے مل کر فیصلے کرے گا۔ عدالت اٹھارہ طرح کے معاملات دیکھے گی' ان میں خاص خاص باتیں درج ذیل ہیں:

☆ اگر کوئی نچ یعنی کمتر ذات کا انسان کسی اعلی ذات کے انسان کے ساتھ اس کی برابری میں بیٹھنا چاہے تو راجہ اس کی کمر کو دغوا دے یا اسے جلاوطن کردے یا اس کی سرین کٹوا دے (۸:۲۸۱)

☆ اگر کوئی شودر کسی برہمن کی چوٹی' پیر' داڑھی' گردن یا فوطے شرارتاً پکڑ لے تو راجہ کو چاہئے کہ اس کے دونوں ہاتھ کٹوا دے (۸:۲۸۳)

☆ اگر کوئی شودر کسی برہمن کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھائے لیکن مارے نہیں' تو بھی اس کا ہاتھ کٹوا لینا چاہئے۔ (۸:۲۸۰)

☆ اگر چھتری ' برہمن کو "چور" کہہ دے تو اس سے ایک مُدرا (मुद्रा) جرمانہ لے لینا چاہئے۔ اگر ویشیہ یہی لفظ کہے تو اس سے دوگنا جرمانہ وصول کرے لیکن اگر یہی لفظ شودر کہے تو اس کی زبان کٹوا لے' (۸:۲۶۷)

اگر کوئی شودر غرور کی وجہ سے برہمن کو نصیحت کرے تو راجہ کو چاہئے کہ

www.taemeernews.com

میکانو
فیبرکس

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ کو اس حال میں دیکھا کہ میں کسم کا رنگا ہوا گلابی کپڑا پہنے رہے تھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ اس کو بری نظر سے دیکھ رہے ہیں میں فوراً واپس آگیا اور اس کپڑے کو جلا دیا۔ (دوبارہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو) آپؐ نے پوچھا تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا میں نے کہا جلا دیا۔ فرمایا تم نے اپنے گھر والوں (عورتوں) میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا اس لئے عورتوں کے لئے اس قسم کے کپڑے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

Micano
SUITINGS & SHIRTINGS

میکانو فیبرکس رسول پور، گورکھپور (یوپی)
بنانے والے اور ہول سیلرس: سوٹنگ اور شرٹنگ وغیرہ

جے ہند ویلڈنگ
بوائلر اینڈ ری پیئرنگ ورکس
حکومت سے منظور شدہ:
بوائلر ری پیئرر اور
ہائی پریشر اسٹیم پائپ لائن فیبریکیٹر وغیرہ

جے ہند ویلڈنگ
منکرنہ پلاٹ آکوٹ روڈ، آکولہ (مہاراشٹر)
فون: 24092

www.taemeernews.com

اس کے کان اور منھ میں کھولتا ہوا تیل ڈلوا دے۔ (۸:۲۷۲)

جس عضو سے شودر برہمن کو مارے' اس کے وہی اجزاء کٹوادے (۸:۲۷۹)

☆ عدالتوں میں عورتوں کی گواہ عورتیں' شودر کے گواہ شودر' برہمنوں کے گواہ برہمن اور چانڈالوں (یعنی مہتروں' بھنگیوں وغیرہ) کے گواہ چانڈال ہوں گے۔ (۸:۶۸)

☆ جس راجہ کے یہاں غور و فکر کا کام شودر کرتا ہے' اس کا راج کاج دیکھتے دیکھتے ختم ہو جاتا ہے (۸:۲۱)

☆ شودر — خواہ وہ زر خرید ہو یا نہ ہو — اس سے خدمت لے کیونکہ بھگوان نے اسے اسی لئے پیدا کیا ہے

☆ پرائی عورت سے چھیڑ خانی کرنے یا زنا بالجبر کرنے کی سزا موت ہے۔ یہ قانون تمام ذات کے مردوں پر لاگو ہوگا' البتہ برہمن کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے (۸:۳۵۸)

اشلوک ملاحظہ ہو: आवाहूनेण : संग्रहणे प्रणान्तं दण्डमहति । चतुर्णामिपि वर्णनां दारा रक्ष्यतमा: सदा ‖18.358‖

☆ برہمن روح کو سکون پہنچانے کے لئے' یگیہ کرنے کے لئے' عورت یا برہمن کو تکلیف سے نجات دلانے کے لئے کسی کو قتل کر سکتا ہے' اسے پاپ نہیں لگے گا (گناہ نہیں ہوگا) (۸:۳۴۹)

☆ راجہ کو اگر کہیں دفینہ' اندوختہ ہاتھ آجائے تو اسے چاہئے کہ آدھی رقم برہمن کو دیدے اور آدھا سرکاری خزانہ میں جمع کردے (۸:۳۸)

☆ چور اپنے جن اعضاء سے انسانوں (کو نقصان پہنچانے لئے) ان کے خلاف کام کرتا ہے' تمام انسانوں کی عبرت و نصیحت کے لئے ان اعضاء بدن میں راجہ سوراخ کروادے یا انہیں کٹوادے۔ (۸:۳۳۴)۔

باب نہم

اس باب میں کل ۳۳۵ اشلوک ہیں' اس میں وراثت کے قوانین درج ہیں۔ عورت کے بارے میں بھی تذکرہ ہے۔ اس میں شودر کے فرائض بتائے گئے ہیں۔ خاص خاص باتیں اس طرح ہیں:

☆ شادی کی عمر ہو جانے پر لڑکی کو نہ دینے والا (شادی نہ کرنے والا) باپ مستحق ملامت ہے' اور بیوی سے ہم بستر نہ ہونے والا شوہر بھی مستحق ملامت ہے' شوہر کی موت واقع ہو جانے کے بعد' ماں کی حفاظت نہ کرنے والا بیٹا قابل مذمت ہے۔ (۹:۴)۔

☆ مال کو بحفاظت رکھنے اور اسے خرچ کرنے کی ذمہ داری میں' گھر اور اسباب خانہ کی پاکیزگی صفائی ستھرائی میں' مذہبی رسوم میں' کھانا پکانے میں اور گھر کی چیزوں کی دیکھ بھال میں بیوی کو لگائے۔ (۹:۱۱)۔

☆ عورتیں گھر کی لکشمی ہیں' (۹:۲۶)

☆ بڑا بھائی چھوٹے بھائی کی بیوی کے ساتھ اور چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بیوی کے ساتھ ہنگامی حالت کے بغیر اگر مذہبی طور طریق سے "بھی نیوگ" اور مباشرت کرے تو دونوں پچ (ذلیل) ہو جاتے ہیں (۹:۵۸)

☆ شوہر کے اولاد نہ ہونے کی صورت میں یا کسی بھی طرح سے اولاد نہ ہونے پر مناسب طریقہ سے نیوگ کے لئے مقررہ عورت کو دیور (اپنی ذات کے' یا اچھی ذات کے اچھے مرد یا شوہر کی چھ پشتوں میں شوہر کے چھوٹے یا بڑے بھائی) سے اولاد حاصل کرنی چاہئے (۹:۵۹)

نیوگ کے عمل (یعنی استقرار حمل) کے بعد ان دونوں کا باہم ہم بستر ہونا ممنوع ہے بعض اشلوکوں میں نیوگ کی ممانعت بھی آئی ہے۔ (۹:۶۳)۔

☆ شادی کے بعد شوہر کا انتقال ہو جائے تو شوہر کے چھوٹے بھائی سے بیوہ کی شادی ہونی چاہئے (۹:۶۹)

سویمبر (स्वयंवर विवाह) (پسندیدہ شادی) ہونی چاہئے' نیوگ سے پیدا ہوا لڑکا باپ کی دولت کا مستحق ہے۔ (۹:۱۳۵ج)

چھ طرح کے اموال عورت کی ملکیت ہیں:

۱ شادی کے وقت اسے ملی دولت ۲ شوہر' کے گھر لائی جاتی ہوئی لڑکی کو ملی ہوی باپ کی دولت ۳ خوشی کے موقع پر دی ہوئی بخشش اور عطیات ۴ بھائی سے ملی ہوئی دولت ۵ ماں سے ملی ہوئی دولت ۶ والد سے ملی ہوئی دولت (۹:۱۹۴)

☆ ماں سے ملی ہوئی دولت کو بھائی بہن آدھا آدھا تقسیم کرکے لینے کا بھی حکم ہے' کہا گیا ہے

☆ ماں کے مرجانے پر سب حقیقی بھائی اور بہنیں ماں کی دولت (ترکہ) کو برابر برابر بانٹ کرلیں' (۹:۱۹۲)

جوا:۔ منقولہ جائیدادوں املاک کو داؤں پر رکھ کر کھیلے جانے والے جوا اور جاندار اشیاء کی بازی لگا کر کھیلے جانے والے "سماہے (समाह्य) نام کے جوا کو راجہ پورے ملک سے ختم کردے' یہ دونوں برائیاں راجاؤں کے راج ریاست کو تباہ کردینے والی ہیں: (۹:۲۲۱)

رگوید (۱۰:۳۴) میں بھی جوئے سے منع کیا گیا ہے)

اسی کتاب کی ایک دوسری جلد (نسخہ) میں ہے:

☆ ویشیوں (वैश्यो) یعنی بنیوں سے راجہ کھیتی باڑی کرائے اور شودروں سے دوج (द्विज) یعنی اونچی ذات کی خدمت لے ایسا نہ کرنے پر راجہ انہیں سخت سزا دے (۹:۳۱۰)

برہمنوں کا سر منڈوا دینے کو شاستروں میں سزائے موت سے تعبیر کیا گیا ہے اور دوسرے کو سخت سزا دینے کو کہا گیا ہے۔ (۹:۳۷۹)

☆ برہمن اس زمین کا سب سے بڑا دیوتا ہے (۹:۳۱۹)

☆ اگر کوئی شودر برہمن کو الٹی سیدھی بات کہہ دے تو دس انگشت لمبی کیل گرم کرکے اس کے منھ میں ٹھونک دے' (۹:۲۷۱)

باب دہم

اس باب میں ۱۳۲ اشلوک ہیں'

اس میں برہمنوں کے خصوصی اختیارات، مختلف ذاتوں برادریوں کے زندگی کے قاعدے ضابطے اور روزی حاصل کرنے کے بہترین طریقے بتائے گئے ہیں۔ خاص خاص باتیں نیچے درج کی جاتی ہیں۔

☆ خدمت میں لگے ہوئے شودر کو جھوٹا کھانا، پہننے کے لئے پرانے کپڑے اور بچھانے لئے پھٹے پرانے کپڑے دینے چاہئیں۔ (۱۰:۱۲۵)

☆ شودر کا خاص مذہب برہمن کی خدمت کرنا، اس کے علاوہ کوئی بھی کام اس کے لئے مفید نہیں ہے۔ (۱۰:۱۲۳)۔

☆ شودر دولت حاصل کرکے برہمن کو ستاتا ہے، (۱۰:۱۲۹)

☆ چانڈال گاؤں کے باہر رہے گا، انہیں کوئی برتن نہیں دینا چاہئے۔ ان کے مال دولت کتے اور گدھے ہوں گے۔ (۱۰:۵۱)

☆ انہیں مردوں کے اتارے کپڑے زیب تن کرنے ہوں گے، ٹوٹے پھوٹے برتنوں میں کھانا کھانا ہوگا، ان کے زیورات لوہے کے ہونگے اور انہیں ایک جگہ نہیں رہنے دیا جائے گا (۱۰:۵۲)

☆ جو شودر اپنے سے اونچے طبقہ کی برائی کرے، ایسے شخص کی زبان راجہ نکلوالے کیونکہ اس کا جنم پیر سے ہوا ہے اسے اپنے سے اونچے کو کچھ کہنے کا حق نہیں ہے (۱۰:۵۵)

باب یازدہم

اس باب میں جملہ ۲۶۶ (دو سو چھیاسٹھ) اشلوک ہیں اور اس میں کفارہ کا بیان ہے۔ اس کی تعلیمات مختصراً درج ذیل ہیں:

☆ اگر یگیہ کا دو تین ارکیہ باقی رہ جائے (یعنی روپیہ پیسہ کی کمی یگیہ کی تکمیل میں مانع بن رہی ہو) تو وَیشیہ سے رقم حاصل کی جائے اور اس کے پاس بھی دولت نہ ہو تو شودر کی دولت چھین لی جائے۔ (۱۱:۱۳)

☆ جس وَیشیہ کے پاس بہت سے جانور ہوں اور یگیہ نہ کرتا ہو اور سوم رس پیتا ہو، اس کے گھر سے یگیہ پورا کرنے کے لئے اس کی دولت چھین لی جائے (۱۱:۱۲)

باب دوازدہم

اس باب میں کل ایک سو چھبیس (۱۲۶) اشلوک ہیں، اس میں کرم پھل یعنی نتیجہ اعمال۔ جزا و سزا کا بیان ہوا ہے، جو مختصراً یہ ہیں:

☆ تین طرح کے اعمالِ دماغی ادھرم अधर्म ہیں، چوری۔ بد خواہی۔ نفرت اور حسد، (۱۲:۵)

☆ تین طرح کے جسمانی اعمال بد دینی (ادھرم) ہیں، چوری۔ ظلم۔ زنا۔ (۱۲:۷)

☆ جو جیسا کرتا ہے، ویسا پاتا ہے، (۱۲:۸)

☆ برہمن کو عبادت اور علم سے نجات ملتی ہے۔ (۱۲:۱۰۴)

ہندوستانی سماج پر منوسمرتی کا بہت زیادہ اثر رہا ہے۔ اس کے اثرات برما، بالی (انڈونیشیا کے قریب مقام) سیام، جاوا، نیپال اور فلپین تک پھیلے اور اس کی بنیاد پر وہاں ملکی قوانین بھی مرتب کئے گئے۔

یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ ہندو اسمرتیوں میں منوسمرتی کو خاص مقام حاصل رہا ہے۔

www.taemeernews.com

البیرونی کی کتاب الہند - ایک تعارف

جاوید علی

ابوریحان محمد بن احمد البیرونی کی "کتاب الہند" اصلاً عربی زبان میں ۱۰۳۰ء میں لکھی گئی تھی۔ اس کتاب کے چند منتخب ابواب کی تلخیص دی جارہی ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ تلخیص میں البیرونی کے خیالات کو ہی سمویا جائے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس سے ہندی معاشرہ کو سمجھنے میں سہولت ہوگی۔ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ البیرونی کے خیالات اور نقطۂ نظر سے دلائل کی بنیاد پر اختلاف تو کیا جاسکتا ہے لیکن اس کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ (مدیر)

خوارزم (ازبکستان) کے البیرونی نے "کتاب الہند" کا انتساب کسی کے نام نہیں کیا ہے یہ کوئی سیاسی تصنیف نہیں ہے بلکہ ایک (اہم) علمی تصنیف ہے۔ کتاب کے کسی حصے سے اس کے سنی یا شیعہ ہونے کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ اس کا انداز تنقیدی لیکن غیر متعصبانہ ہے۔ وہ چیزوں کو فوراً قبول نہیں کرتا لیکن مذاق بھی نہیں اڑاتا بلکہ اس کا رویہ ہمدردانہ ہے۔

البیرونی (مصنف) ہندو طریقہ ہائے سوچ کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے۔ وہ ان کی مدد کرنا چاہتا ہے جو ہندوؤں کے مذہب، لٹریچر اور سائنس پر خود ان کی بنیادوں پر گفتگو یا مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ بحث و مناظرہ کی کتاب نہیں ہے۔ اس میں ہندوؤں کا قول ان کے اپنے مذہب کے بارے میں اصلی صورت میں نقل کیا گیا ہے۔ جا بجا یونانی، عیسائی اور صوفیاء کے اقوال صرف باہمی مشابہت دکھلانے کی غرض سے نقل کئے گئے ہیں تاکہ قاری کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ بلاشبہ یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے۔

اس میں اکثر اصول جن پر ہندو عقائد کی بنیاد ہے بتائی گئی ہیں۔ ان کی شریعت اور فروعی مسائل کا تذکرہ عموماً نہیں ہے۔ یہاں کی مذہبی، ادبی اور سائنسی روایات کا تذکرہ بھی اس میں شامل ہے۔

البیرونی سنسکرت کا بھی عالم تھا۔ اس نے سنسکرت میں متعدد اہم کتب کا عربی میں ترجمہ کیا تھا۔ ہندوستان پر اس نے بیس کتب (بشمول تراجم) لکھیں۔

اس کے سنسکرت کے ماخذ میں کپل کی سانکھ، پاتنجلی کی کتاب اور گیتا کے علاوہ پران لٹریچر (وایو پران، وشنو پران، متسیہ پران، آدتیہ پران، وشنو دھرم) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہاں وید (مہا) بھارت، رامائن، منو کا دھرم شاستر اور متعدد دیگر کتب کا تذکرہ ملتا ہے۔

کتاب الہند ۸۰ ابواب پر مشتمل ہے، جس کی تقسیم درج ذیل انداز میں کی جاسکتی ہے۔

باب اول - عام تعارف
باب ۲ تا ۱۱ - مذہبی و فلسفیانہ مضامین
باب ۱۲ تا ۱۷ - ادب، Metrology عجیب رسوم اور اوہام
باب ۱۸ تا ۳۱ - جغرافیائی حسابی اور پرانک باتیں
باب ۳۲ تا ۶۲ - نجوم، وقت زمانہ کا بیان۔ اس کے ساتھ بیچ میں نارائن اور واسدیو کا تذکرہ بھی ہے
باب ۶۳ تا ۷۶ - قوانین، آداب و رسوم، تیوہار اور روزے
باب ۷۷ یا ۸۰ - Astrological مضامین (علم ہیئت، منحوس اوقات، علوم ستارہ)

اس تلخیص میں باب اول، باب ۱۸ تا ۶۲ اور باب ۷۸ تا ۸۰ کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس میں زیادہ تر علم نجوم، ہیئت، جغرافیہ، حسابی اور پرانک باتیں ہیں۔ (باب اول الگ سے شامل اشاعت ہے)۔

کتاب الہند میں گیتا کے حوالے کافی دیئے گئے ہیں۔ موجودہ گیتا میں یہ سارے حوالے (quotations) نہیں ملتے۔ اس لئے چند باتیں ان کے سلسلہ میں عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ گیتا سے متعلق حوالے تین طرح کے ہیں۔

(الف) بعض حوالے قریبی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہاں محولہ جملوں کے حصے ملتے جلتے ہیں لیکن پورا جملہ آج کی گیتا (موجودہ) میں نہیں ملتا۔ ایسے حوالے ۱۱ جگہ ہیں۔

(ب) خیالات ملتے جلتے ہیں لیکن الفاظ میں یکسانیت نہیں ہے۔ ایسے حوالے ۸ جگہ ہیں۔

(ج) خیالات اور الفاظ دونوں بالکل الگ الگ ہیں۔ ایسا ۱۶ جگہ ہوا ہے۔

اس کا مطلب البیرونی کے زمانے کی گیتا اور موجودہ گیتا میں فرق ہے۔ کتنی ہی چیزیں نہیں ملتیں۔ یقیناً وہ زیادہ مکمل گیتا رہی ہوگی۔ اس پر الگ سے کام ہو سکتا ہے۔

☆ موجودہ مہابھارت اور البیرونی کی مہابھارت کے ۱۸ ابواب کے نام میں کچھ واضح فرق ملتا ہے۔ بدھ ازم کے بارے میں البیرونی کی معلومات زیادہ نہیں معلوم ہوتیں بلکہ محدود تھیں۔ اس پر اس نے بہت کم لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بدھ ازم کا ہندوستانی معاشرہ پر کوئی غلبہ نہیں تھا۔ اس وقت ہندوستان برہمنی تھا۔ اس وقت تک بدھ ازم کے تمام آثار وسطی ایشیا میں محو ہو چکے تھے۔

مذہب کے بارے میں البیرونی کی معلومات کا ہندوستان، وشنوی (Vishnitic) تھا۔ شیو (Sivaitic) نہیں تھا۔ وشنو یا نارائن کے مقابلے میں شیو کا تذکرہ اتفاقی ہے اور وہ بھی اکثر اچھے انداز میں نہیں ہے۔ حالانکہ محمود غزنوی سے قبل پنجاب میں پالا خاندان شیو بھگت تھا۔ اس سے واضح مذہبی (شمالی ہند میں) تبدیلی کا اشارہ ملتا ہے۔

☆ اس میں صوفیاء کے متعدد حوالے ملتے ہیں جس پر الگ سے کام کی ضرورت ہے۔ باطل افکار و نظریات کے ضمن میں کتاب الہند کافی مواد فراہم کرتی ہے۔

☆ ہندو عقائد کا بیان فلسفیانہ ہے۔ جو یہاں کے قدیم ذہن کا عکاس ہے۔ البیرونی

www.taemeernews.com

ZIKRA SCHOOL HYDERABAD

ذِکرٰی اسکول

سوماجی گوڑہ، حیدرآباد ۴۸۲ (اے۔پی) PHONE : 212556

زیر اہتمام: الحسنات سوشیو ایجوکشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

Al-Hasanat Socio Educational Society. (Regd)

6-3-883, Raj Bhavan Road, Somajiguda, Hyderabad-482

- نئی نسل کی معیاری عصری تعلیم اور اسلامی کردار سازی کا منفرد ادارہ۔
- انگلش میڈیم ICSE کورسیس۔
- قرآن اور اسلامیات کی لازمی تعلیم۔
- نرسری تا دہم جماعتیں۔
- کوالیفائڈ خاتون ٹیچرز کی خدمات۔
- سائنسی آلات سے لیس مکمل سائنس لیباریٹری۔
- طلبار میں مطالعہ کا ذوق پیدا کرنے کے لئے سیکڑوں موضوعات پر مشتمل لائبریری۔
- خوبصورت اور کشادہ عمارت۔
- کھیل کود کے لئے وسیع میدان۔
- شہر کے مختلف گوشوں سے آنے والے طلبار کے لئے اسکول بس SCHOOL BUSES
- ذہین لیکن معاشی طور پر کمزور طلبار کے لئے وظائف۔
- دسویں جماعت کے پہلے سال کے نتائج صد فیصد درجہ اوّل

منصوبے

- طلباء کے لئے نمازگاہ (زیرِ تعمیر)
- طالبات کے لئے شعبۂ حفظ کا قیام
- کتب، رسائل و نیز آڈیو ویڈیو آلات سے آراستہ ایک جدید ترین اسلامک انفارمیشن سنٹر
- لڑکیوں کے لئے علیحدہ مستقل عمارت

ان ساری ضروریات کے لئے 50 ہزار مربع فٹ پر مشتمل پلان کی میونسپلٹی سے منظوری حاصل کرلی گئی ہے

www.taemeernews.com

نے انہیں بڑے سلجھے ہوئے انداز میں بیان کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ ان باتوں کا ہندوؤں کے موجودہ رجحانات سے موازنہ کیا جائے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ اس میں کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ کتاب کی تلخیص آگے دی گئی ہے۔

باب ۲۔
اللہ کی نسبت ہندوؤں کا اعتقاد

خواص تعلیم یافتہ افراد اور عوام کا اعتقاد ہر قوم میں مختلف ہوتا ہے۔

خواص کی طبیعت معقول کی طرف میلان رکھتی ہے اور اصول کی تحقیق چاہتی ہے۔

عوام کی طبیعت محسوس پر ٹھہرتی ہے اور فروع پر قناعت کر لیتی ہے اور تدقیق کی طالب نہیں ہوتی۔

خواص کو تعلیم یافتہ ہندوؤں کا
خدا کی ذات وصفات کے متعلق اعتقاد

"اللہ پاک کی شان میں ہندوؤں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ واحد ہے 'ازلی ہے۔ جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا' اپنے فعل میں مختار ہے' قادر ہے' حکیم ہے' زندہ ہے' زندہ کرنے والا ہے' صاحب تدبیر ہے باقی رکھنے والا ہے اپنی بادشاہت میں یگانہ ہے۔ جس کا کوئی مقابل اور مماثل نہیں' نہ وہ کسی چیز سے مشابہ ہے اور نہ کوئی چیز اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔"

اس کی تائید میں البیرونی نے کتاب "پاتنجلی" کے طویل اقتباسات (جو سوال وجواب کی شکل میں ہیں) نقل کئے ہیں۔ گیتا سے بھی خدا کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

عقائد کی ایک کلامی بحث فعل (Action) اور فاعل (Agent) کا تذکرہ کرتے ہوئے البیرونی بتایا ہے کہ "فعل کے مفہوم کے متعلق ہندوؤں کے اقوال مختلف ہیں" "اس ضمن میں اللہ' روح اور مادہ کا تعلق اور فعل وفاعل کی بحث کتاب (Sankhya) سانکھ سے نقل کیا گیا ہے۔

"یہ ہے اللہ تعالیٰ کی نسبت ہندوؤں کے خواص کا قول۔ یہ لوگ اس کا نام "ایشور" رکھتے ہیں یعنی مستغنی اور جواد' جو دیتا ہے لیتا نہیں۔ اسی کی وحدت کو خالص وحدت سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کے ماسوا کی وحدت کسی نہ کسی حیثیت سے کثرت رکھتی ہے۔ اس کے وجود کو وہ حقیقی سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ دوسرے موجودات کے وجود کا سبب اور سہارا وہ ہے۔"

ہندو عوام اور جہلا کے عقائد بہت مختلف ہیں یہ خلاف عقل عقیدہ رکھتے ہیں۔ البیرونی کہتے ہیں کہ اس طرح کی باتیں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جہلا مثالوں کو حقیقی سمجھ کر عجیب تشریحات کرتے ہیں۔ اس لئے مذہبی مسائل کے اظہار بیان میں محتاط ہونا چاہئے۔ جیسے خدا کے جسم نہ ہونے کے بیان میں بعض ہندو دانشوروں نے خدا کو نقطہ سے تشبیہ دی۔ جس کا جہلا نے الٹا مطلب لے لیا۔

(البیرونی کی اس بحث کا انداز کتنا غیر متعصبانہ ہے۔ ویسے معلوم نہیں اب ہندو خواص ان عقائد کو کتنا قبول کریں گے۔ ظاہر ہے اس وقت کے خواص نے تو اپنے عقائد کی یہی تشریح کی ہوگی۔)

باب ۳۔
موجودات عقلی اور حسی کی نسبت ہندوؤں کے عقائد

علت اولیٰ یا First Cause کے متعلق یا حقائق اشیاء سے متعلق قدیم یونانیوں کے خیالات اور موجودہ ہندوؤں (البیرونی کے زمانے کے ہندو) کے خیالات میں یکسانیت تھی۔

ان میں کوئی یہ رائے رکھتا تھا کہ کل چیزیں ایک ہیں۔ پھر کوئی ان کے بالفعل ایک ہونے کا قائل تھا۔ اور کوئی بالقوۃ ایک ہونے کا قائل تھا۔ بالفاظ دیگر تمام مختلف چیزیں ایک ہی ہیں اور ایک اصل کی طرف رجوع کرتی ہیں۔

پھر سوال یہ آتا ہے کہ جب سب ایک ہیں تو انسان کو کیا فضیلت حاصل ہے؟ انسان کو پتھر اور جمادات پر اس کے سوا کوئی فضیلت نہیں ہے کہ انسان مرتبہ میں علت اولیٰ سے قریب ہے ورنہ سب ایک ہی ہیں۔

کوئی یہ سمجھتا ہے کہ حقیقی وجود صرف علت اولیٰ کا ہے۔ اس لئے وہی اپنے وجود میں مستغنی بالذات ہے۔ یعنی کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے اور ہر دوسری چیز اس کی محتاج ہے اس لئے ان کا وجود غیر حقیقی ہے۔

اس طرح ان (یونانیوں) کا یہ مذہب تھا کہ موجود ایک شئے ہے اور اس کے اندر علت اولیٰ مختلف صورتوں میں نظر آتی ہے اور علت اولیٰ کی قوت موجود کے اجزاء میں جداگانہ احوال کے ساتھ داخل ہوتی ہے۔ جس سے باوجود متحد ہونے کے ایک طرح کی غیریت لازم آتی ہے۔

البیرونی مختلف مثالوں سے بتاتے ہیں کہ خدا روح اور فرشتوں کے غلط اظہار بیان اور ان کو انسانی حالات سے متصف کرنے میں حد اعتدال سے تجاوز کیا گیا۔۔۔۔ البیرونی بتاتے ہیں کہ ہندو عوام نے نورانی مخلوقات کو بیوی' بیٹا' بیٹی' حمل رہنا' بچہ جننا اور تمام طبعی حالات تک جا پہنچایا ہے۔ اور ان کے ذکر میں خلاف عقل مبالغہ سے بھی کام لیتے ہیں۔

خواص :- خواص یعنی پڑھے لکھے اور برہمن اس طرح کی باتوں کا انکار کرتے ہیں۔ "ہندو مذہب کا مرکز برہمنوں کا طریقہ ہے" "دین کی حفاظت اور اس کو قائم رکھنے کی خدمت ان کے سپرد ہے۔

اس سلسلہ میں وہ "گیتا" کا قول کہ کل کائنات شئے واحد ہے۔ خدا ہی سب کچھ ہے نقل کرتے ہیں۔ واسدیو کہتے ہیں "تحقیق یہ ہے کہ ساری چیزیں الٰہی ہیں اس لئے کہ وشنو نے اپنی ہی ذات کو زمین بنایا ہے تاکہ جیوان اس پر ٹھہرے۔ اپنی ہی ذات کو پانی بنایا تاکہ ان کی پرورش کرے۔ اپنی ہی ذات کو آگ اور ہوا بنایا تاکہ ان کو بڑھاتا اور پیدا کرتا رہے اور اپنی ہی ذات کو فرد کا دل بنایا اور اس میں ذکر اور علم دونوں کی ضد اور صلاحیت رکھی' جیسا کہ وید میں مذکور ہے۔"

اس کے بعد اس میں "پرش یا نفس و روح' مادہ مطلق یعنی مجرد ہیولیٰ (ابیکت) "مادہ مع صورت (بیکت) پانچ عناصر ترکیبی (مہابھوت) آسمان' ہوا' پانی' آگ اور مٹی) وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ اس میں حواس خمسہ (اندریاں یعنی کان سے سننا' آنکھ سے دیکھنا' ناک سے سونگھنا' زبان سے چکھنا اور چمڑے سے چھونا) اور ۲۵ تو کا ذکر ہے۔

باب ۴
فعل کا سبب اور نفس (روح) کا تعلق مادہ کے ساتھ

افعال ارادی بدن سے بغیر کسی زندہ (روح) کے ساتھ تعلق رکھے صادر نہیں

جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگ پور، مہاراشٹر کا

قائم شدہ:- ۹ جنوری ۱۹۳۸ء

ایک عظیم الشان قدم

تاج طبیہ کالج و رشیدیہ اسپتال

(ناگپور یونیورسٹی، ناگ پور)

گورنمنٹ آف مہاراشٹر اور سی۔ سی۔ آئی۔ ایم دہلی سے منظور شدہ

تعارف:

جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگ پور علوم مشرقیہ اور علوم جدیدہ کی عظیم الشان قدیم درس گاہ ہے جس میں کے جی، پرائمری سے لے کر گریجویشن تک تعلیم کے علاوہ درس نظامی کی مکمل تعلیم نیز درجہ حفظ و قرأت کی مکمل تعلیم مفت، بلا فیس دی جاتی ہے۔

لڑکیوں کے لئے علیحدہ مدرسۃ البنات بھی قائم ہے۔ ادارہ کے شعبوں میں ایک دارالاشاعت بھی ہے جس میں تبلیغی و اصلاحی مضامین و مسائل کے پوسٹرس شائع ہوتے ہیں اور ملک میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

علم طب حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے جنوبی مغربی ہند کا واحد و پہلا معیاری ادارہ جو اسلامی اقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے مہاراشٹر گورنمنٹ و سی۔سی۔ آئی۔ ایم دہلی سے منظور شدہ

تاج طبیہ کالج و رشیدیہ اسپتال

Regd. No. Societies 21/83 Nag) B. P. T. F. 3943/Nag ناگ پور کا قیام جولائی ۱۹۹۰ء کو عمل میں آیا تھا۔ اب الحمد للہ تیزی سے مقبولیت کے منازل طے کر رہا ہے۔

B.U.M.S بی۔ یو۔ ایم۔ ایس
کامل طب و جراحت مدت ۵½ سال ڈگری کورس

داخلے کی شرائط:

تعلیمی صلاحیت

- بارہویں جماعت (10+2) کامیاب، اردو مضمون کے ساتھ Phy, Chm, Bio میں کم از کم 50 فیصد،
- (۱) پسماندہ اقوام کے لئے 45% فیصد۔
- (۲) ادیب کامل (علی گڑھ) مولوی، فاضل منظور شدہ سی۔سی۔ آئی۔ ایم۔ دہلی۔

اعلان داخلہ:

ہر سال اپریل سے فارم ملنے شروع ہو جاتے ہیں داخلہ فارم تاج طبیہ کالج و رشیدیہ اسپتال (یونانی میڈیکل کالج) جامعہ عربیہ رشید نگر، ناگ پور سے دستیاب ہوتے ہیں۔ آفس سے مبلغ -/100 روپے اور ڈاک سے -/125 روپے ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

Taj Tibbia College & Rasheedia Hospital

JAMIA ARABIA RASHEED NAGAR NAGPUR-18. ☎ 43303

چیئرمین: مفتی عبدالقدیر خاں

سکریٹری: عبداللطیف انصاری

www.taemeernews.com

ہوتے۔

نفس اپنے وجود بقا کو مادہ پر موقوف سمجھ کر اس سے متحد ہونا چاہتا ہے۔

مادہ۔ کے ساتھ نفس کا اتحاد بواسطہ ارواح کے ہوتا ہے۔ روح کو ہندو بدن لطیف کہتے ہیں۔

انسانوں میں اخلاق و آثار کے اختلاف کا سبب ارواح کی حقیقت کا اختلاف نہیں ہے۔ یہ سب طبعیتاً" (by nature) یکساں ہے۔ دراصل اجسام کے مختلف ہونے سے (جن کے ساتھ ارواح تعلق رکھتی ہیں) اخلاق میں فرق ہو جاتا ہے۔ (مادہ میں تین بنیادی قوتیں (ست' رج' اور تم یعنی عقل' دین اور جہل) ایک دوسرے پر غالب آنے کے لئے کشمکش کرتی ہیں۔ اور حسد اور غیظ سے ان میں خرابی پیدا کرتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں اخلاق مختلف ہو جاتے ہیں۔

فعل کی تحریک کا سبب اعلیٰ نفس ہے۔

سبب اسفل مادہ ہے۔

مادہ : عالم کی اصل مادہ ہے۔ مادہ کا فصل طبعی ہے۔ ارادی فعل صرف وشنو کا ہے۔

(حوالہ شینو پران)

فعل کا سبب یا فاعل مادہ ہے (سانکھ)

نفس کی طرف فعل کو منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے (حالانکہ وہ فعل سے بری ہوتا ہے) کہ نفس جسم کے ساتھ ہے "جیسے ایک شخص اتفاقاً" ایسی جماعت میں شامل ہو جائے جو کہ ڈاکو تھے۔ تو پکڑے جانے پر باوجود کہ اس نے ڈاکے کا کام نہیں کیا' اس کی حالت بھی وہی ہوتی جو ڈاکوؤں کی ہوتی۔

باب نمبر ۵
ارواح کی حالت اور بطور تناسخ دنیا میں ان کی آمد و رفت

تناسخ ہندو مذہب کی امتیازی خصوصیت ہے جیسے مسلمانوں کا شعار کلمہ طیبہ پر ایمان ہے۔ جو اس پر یقین نہیں رکھتا وہ ہندو نہیں ہے۔

روح چیزوں کی حقیقت کو فوراً" نہیں سمجھ پاتے جب تک کہ وہ سب سے اونچے ذہانت مطلق تک نہ پہنچ جائیں۔ اس لئے روح وجود کے تمام امکانات کو دیکھتی ہے اور چونکہ وجود کی تعداد' باوجود اپنی محدودیت کے 'بہت زیادہ ہے اس لئے روح کو اس کے لئے خاصہ وقت چاہئے۔ روح اس علم کو جمع کرتی جاتی ہے۔

روح جنت سے گذرتی ہے تاکہ اچھائی کی طرف وہ متوجہ ہو سکے اور دوزخ کو جاتی ہے تاکہ برائی سے وہ بچے۔

ارواح کی جسموں میں آمد و رفت ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ کی طرف ہوتی ہے اس کے برعکس نہیں ہوتا۔ اس کا انحصار اعمال کے اختلاف پر ہے۔

آنے جانے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ نفس (روح) اور مادہ دونوں کو مقصود کامل نہیں حاصل ہو جاتا۔ یہ صورت وہ ہے جبکہ (اعلیٰ مقصد) نفس کو مزید جاننے کی خواہش نہیں رہتی اور کمتر مقصد یہ ہے کہ مادہ میں جو صورت ہے وہ فنا ہو جاتی ہے اور سوائے اس اعادہ کے جو مرغوب ہے کچھ باقی نہیں رہتا۔

روح کی نورانیت جسم کی کدورت کی وجہ سے چھپی رہتی ہے۔ نتیجہ میں وہ مادہ سے الگ ہو کر اپنے حقیقی مقام پر واپس چلی جاتی ہے اور علم کے ساتھ ذہانت عظمیٰ سے مل جاتی ہے۔

اس کے لئے وہ گیتا اور پا تنجلی کا حوالہ دیتے ہیں۔

باب ٦
ہندو دنیا کو لوک کہتے ہیں۔
مجامع اور مقامات جزا یعنی جنت و جہنم کا بیان

عالم یا لوک کی (ابتدائی تقسیم) تین طبقے میں ہے :-

(۱) جنت ر بلندی ر عالم اعلیٰ Savrlok ----- یہ برائے ثواب ہے۔

(۲) جہنم ر پستی ر عالم اسفل ر ناگ لوک ر نرلوک ر پاتال --- یہ عذاب کے لئے ہے۔

(۳) درمیانی طبقہ ر درمیانی ر عالم وسط ر مدھم لوک ر مانش لوک ر انسانی دنیا ---- یہ عمل اور کمائی کرنے کے لئے ہے۔

وہ لوگ جو ثواب کے مستحق ہوتے ہیں ایک مقرر مدت جو ان کے عمل کے مطابق ہوتی ہے عمل کی پوری جزا پاتے ہیں۔ اس میں روح بغیر جسم کے رہتی ہے۔ یہ لوگ اپنے عمل کے لحاظ سے جنت یا جہنم میں جاتے ہیں۔

ترگیک لوک :- ان کے لئے جو نہ جنت تک ترقی کر سکتا ہے اور نہ جہنم میں گر سکتا ہے ایک دوسرا لوک ہے جس کا نام "ترگیک لوک" ہے۔ یہ نباتات اور بے عقل حیوان کا عالم ہے جن کے اجسام میں بذریعہ تناسخ روح (ہندوؤں کے مطابق) آمد و رفت کرتی ہے اور نمو کے ادنیٰ مرتبے سے حیثیت کے اعلیٰ مرتبہ تک ترقی کرتی ہوئی بتدریج انسانیت میں منتقل ہوتی ہے۔

جہنم سے واپس آئی ہوئی ارواح بھی "ترگیک لوک" میں آتی ہیں۔ جنت سے فوراً" واپس آئی ہوئی ارواح انسان کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ گویا جنت اور جہنم کوئی مستقل چیز نہیں ہے۔ اس فلسفہ میں انسان میں اعلیٰ و ادنیٰ (ہندوؤں کے مطابق) کی تفریق کیوں ہے۔ اس کی توضیح نہیں ہو پاتی۔

جہنم کے طبقات اور مختلف گناہوں کے لئے مختلف طبقات کا تعیّن

وشنو پران میں جہنم کے طبقات کی تعداد ۸۸،۰۰۰ ہے جن کے مختلف نام میں سے بعض درج ہیں :-

جیسے (۱) جھوٹی گواہی دینے والا رورو (Raurava) جہنم کا مستحق ہوگا۔

(۲) برہمن کو قتل کرنے والا "تپت کنبہ" جہنم میں جائے گا وغیرہ۔ ان طبقات اور گناہوں کو دیکھ کر ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے یہاں کون سے کام قابل نفرت ہیں۔

بعض لوگ جنت کو انسانیت سے اعلیٰ درجہ کی نعمت سمجھتے ہیں اور نباتات اور حیوانات میں پیدا ہونے کو بھی جہنم سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے دوسری اور کوئی جہنم نہیں ہے۔ پر جنت ہمیشہ کی نہیں ہے بلکہ اعمال کے مطابق وقتی ہے۔ (جیسا کہ پہلے بھی لکھا گیا)

ثواب اور عذاب کے مسئلہ میں ہندو استدلال عقلی سے ہٹ گئے ہیں۔ جنت یا دوزخ کا بدلہ بغیر جسم کے ملنا اور اجر پا لینے کے بعد دوبارہ جسم اختیار کرنا اور انسان بننا تاکہ انسان کے لئے جو درجہ مقرر ہے اس کی استعداد پیدا ہو ---- غیر استدلالی بات ہے۔ جنت کی ہمیشگی نہ ہونے پر کتاب "سانکھ" (Sankhya) کے

www.taemeernews.com

علماء کرام اور اکابرین تحریک اسلامی کی آواز میں
آڈیو، ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ

اسلام کے پیغام کو عام کیجئے

ساتھ ہی تحریکی ذہن بنانے والی
مشہور و معروف مکتبوں کی کتابیں
بھی ہم سے طلب کیجئے

رابطہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر
خط و کتابت کیجئے یا براہ راست ملئے:

HMT
ISLAMIC
PRESENTATION
226, IBRAHIM RAHMATULLA
ROAD, BOMBAY-400 003.

حضرت انسؓ کہتے ہیں
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"(اے میرے بیٹے) اگر تو اس حال میں صبح و شام کر سکے کہ تیرے دل میں کسی کے خلاف کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر پھر فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہی میرا طریقہ ہے اور جس نے میرے طریقے سے محبت کی اس نے گویا مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔"

(ترمذی)

یکے ہمدرد از
بھیونڈی، تھانہ

ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو
اور آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔
(حدیث)

ہمارے یہاں
ساگوان — کٹ سائز — جلاؤ لکڑی —
گول بلی — ہول سیل اور ریٹیل —
داموں پر فروخت کیا جاتا ہے۔

مہاراشٹر ساؤمل
میڈیسی ، مالیگاؤں (مہاراشٹر

MAHARASHTRA
SAW MILL
at MEDISI-Tq-MALEGAON
AKOLA (MHR)

STEEL
CENTRE
Paints and
Hardware Merchant,
Qamri Complex,
133/6. Main Road,
BHATKAL - 581 320.
6298

اسٹیل سینٹر
پینٹس اینڈ ہارڈ ویر مرچنٹ
قمری کمپلیکس، ۱۳۳/۶، مین روڈ
بھٹکل ۵۸۱۳۲۰
فون: ۶۲۹۸

www.taemeernews.com

مصنف نے جنت کو خیر نہیں قرار دیا ہے۔

میت کی رسمیں : مصنف کا خیال یہ بھی ہے کہ روح پرانے جسم کو چھوڑتے ہوئے نیا قالب تیار ہونے کا انتظار کرتی ہے یہی حالت نزاع کا سبب ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ پرانا قالب تو چھوڑ دیتی ہے لیکن ایک نئے بدن میں سال بھر رہتی ہے جو جسم کسب کرنے یا اجر پانے کے دوران برزخ کی حالت ہے۔ چونکہ یہ تکلیف کی حالت ہے اسی لئے مرنے کے بعد سال بھر رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔

باب ۷

موکش یا دنیا سے نجات پانے کی کیفیت اور اس راستہ کا بیان جو وہاں تک پہنچاتا ہے۔

دنیا کی زندگی نفس کے لئے قید خانہ ہے۔ قید کا سبب جہالت اور اس سے نجات کا ذریعہ علم کامل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نفس جب موجودات میں ان کے حدود کے اعتبار سے امتیاز کرتا ہے تو اپنی ذات کی اس شرافت کو کہ وہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور مادہ کی ذلت کو کہ اس میں تغیر و فنا واقع ہوتا رہتا ہے سمجھ لیتا ہے۔ اس علم کی وجہ سے وہ مادہ سے مستغنی ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں فعل منقطع ہو جاتا ہے اور وہ دونوں جدا ہو کر آزاد ہو جاتے ہیں۔ اسی کو "موکش" یا نجات پانا کہتے ہیں۔

پاتنجلی میں نجات کا تصور :

کتاب پاتنجلی میں ہے کہ توحید الٰہی پر فکر کرتے رہنے سے انسان ہر مخلوق کا خیر خواہ ہو جاتا ہے۔ اس کے روح کی قوت اس کی بدنی قوت پر غالب آجاتی ہے اور اس کو آٹھ چیزوں پر قدرت ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ مستغنی ہو جاتا ہے۔

ان آٹھ چیزوں کی تفصیل درج ذیل ہے :-

(۱) بدن کا اتنا لطیف بنا سکنا کہ وہ آنکھ سے چھپ جائے۔
(۲) بدن کا اتنا ہلکا بنا سکنا کہ وہ کانٹے، دلدل پر چل سکے۔
(۳) بدن کا اتنا بڑا بنا سکنا کہ وہ عجیب صورت بنا سکے۔
(۴) ارادوں کو پورا کرنے کی قدرت۔
(۵) جس کو جاننا چاہے اس کو جان سکے۔
(۶) کسی مذہبی فرقہ کا سردار بننے کی قوت۔
(۷) ماتحتوں کو فرمانبردار بنا لینے کی قوت۔
(۸) اس کے لئے فاصلوں کا ختم ہو جانا یعنی جہاں چاہے پہنچ جائے۔

جب انسان اس پر قادر ہو جاتا ہے تو وہ ان سے مستغنی ہو جاتا ہے اور مراتب کو طے کرتا ہوا مطلوب تک پہنچتا ہے۔

پاتنجلی کے مطابق علم کے مرتبے :-

(۱) پہلا مرتبہ۔ اشیاء کی تمام اور صفتوں کا علم مع تفصیلات۔
(۲) دوسرا مرتبہ۔ اس سے آگے بڑھ کر حدود تک پہنچنا جس سے جزئی چیزیں کلی بنتی ہیں۔ پھر یہ مرتبہ تفصیل سے خالی نہیں ہے۔
(۳) تفصیل کا زائل ہو جانا اور اس پر عمومی طور پر احاطہ کر لینا لیکن زمانہ کے تحت۔
(۴) نفس کا زمانہ (کی قید) سے بھی مجرد ہو جاتا ہے۔ یہاں عقل، عاقل اور معقول اس درجہ متحد ہو جاتے ہیں کہ سب شئے واحد بن جاتے ہیں۔

عمل کی نفی :-

آلات حواس و شعور کا مقصود معرفت بھی علم ہے۔

گیتا میں ہے کہ انسان علم کے واسطے پیدا کیا گیا ہے عمل کے واسطے نہیں۔

علم کے تین طریقے ہیں :- پہلا طریقہ الہام محض۔ اس کا زمانہ سے تعلق نہیں۔ بلکہ جو ولادت اور گہوارہ کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ الہام بہ سن رشد :- زمانہ گذرنے کے بعد علم۔ جیسے جوانی کی عمر کو پہنچنے پر علم وغیرہ۔

تیسرا طریقہ۔ تعلیم (سیکھنے سے Learning)

نجات کے لئے برائی سے بچنا ضروری ہے :- بچنے کی تین باتیں (شر کی بنیادیں۔ غصہ، شہوت اور جہالت ہے) درج ذیل ہیں۔

(۱) غصہ اور شہوت کو مٹانا۔
(۲) قوت عقلی اختیار کرنا۔
(۳) دنیا سے اعراض کرنا۔ دنیا کے کاموں کو ترک کرنا۔

یہ ترک عمل کاہلی اور جہالت کے بجائے ارادہ اور سمجھ کے ساتھ ہو۔
گیتا میں ہے کہ ترک عمل بغیر گوشہ نشینی اور سکون قلب کے انجام نہیں پا سکتا۔

انتشار قلب سے بچنے کے لئے فکر میں اتصال (یعنی مسلسل بلا فصل رافع ہونا) ضروری ہے۔

فکر میں خلل سے بچنے کے لئے عمدہ خصلت اختیار کرنا معاون ہے۔

اچھی خصلت کے اصول و احکام :- اچھی خصلت وہ ہے جس کو دھرم فرض قرار دے۔ دین کے نو اصول و احکام ہیں۔

(۱) قتل مت کرو۔ (۴) زنا مت کرو۔
(۲) جھوٹ مت بولو۔ (۵) مال مت جمع کرو۔
(۳) چوری مت کرو۔ (۶) پاکی اور صفائی کا التزام کرو۔
(۷) بلا فصل لازم شدہ روزے رکھو اور کم لباس پہنو۔
(۸) تسبیح اور تحمید کے ساتھ خدا کی عبادت پر قائم رہو۔
(۹) دل میں ہمیشہ "اوم" کا کلمہ خیال کرتے رہو۔

پاتنجلی کے مطابق نجات کے تین طریقے ہیں :-

(۱) پہلا عملی :- حواس پر ایسا قابو کہ اپنے سوا کسی پر توجہ نہ ہو۔ جو محض جس قدر ضرورت پر قناعت اختیار کرے یہ طریقہ اس کے لئے کھلا ہوا ہے۔
(۲) دوسرا عقلی :- فانی چیزوں سے نفرت پیدا کرنا۔
اس سے تینوں ابتدائی قوت جو اعمال اور اس کے اختلاف کا سبب ہیں اس پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔
(۳) تیسرا عبادت :- یہ قسم پہلی دو چیزوں کا آلہ یا ذریعہ ہے۔
گیتا نے عبادات کو بدن، آواز اور دل پر تقسیم کیا ہے۔

نجات کا مطلب :- نجات خدا کے ساتھ متحد ہو جانے کو کہتے ہیں۔ (حوالہ سانکھیا پاتنجلی گیتا)

باب ۸

مخلوقات کی اقسام و درجات اور ان کے نام

البیرونی کے مطابق یہ مضمون مسلمانوں کے لئے مشکل ہے اور ہندو اس کو اچھی طرح نہیں بتاتے اس لئے آگے بڑھنے سے پہلے اس کا سمجھنا ضروری ہے۔ کتاب سانکھ میں ایک سادھو کا سوال نقل کیا گیا ہے۔ پھر اس کا جواب دیا گیا ہے۔

www.taemeernews.com

حضرتِ مولانا ابوالحسن علی ندوی کی اہم تاریخی کتاب

ہندوستانی مسلمان

ایک تاریخی جائزہ اور
موجودہ صورتِ حال کی عکاسی

- یعنی ہندوستان کی تہذیب وتمدن کی تشکیل اور ملک کی تعمیر وترقی میں مسلمانوں کا حصہ، ان کے علمی، دینی وسیاسی کارنامے، انکی شخصیت وخصوصیات اور ان کے موجودہ مسائل ومشکلات۔
- تیسرا تازہ ایڈیشن نظرِ ثانی اور اہم اضافوں کے ساتھ

معیاری کتابت، آفسٹ طباعت، مجلد چالیس روپے

نوٹ: ۱۔ قیمت کتاب پیشگی بھیجکر منگوانے والوں کو کتاب مصارف ڈاک کی رعایت سے رجسٹرڈ بھیجی جائے گی۔
۲۔ کتاب فی الحال عربی اردو و انگریزی تینوں زبانوں میں دستیاب ہے

مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام
پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹، ندوہ، لکھنؤ

نصیحت کی جگہ حسنِ عمل درکار ہے ناصح
یہ بہتر ہے کہ لفظوں کے بجائے زندگی بولے

FIROZ ALAM
محمود عالم

FIROZ BANGLES STORE
فیروز بینگلس اسٹور

A TRADE CENTRE OF
FANCY GLASS BANGLES
NALA ROAD, KADAM KUAN
PATNA-800,003 BIHAR
DAIL: 653953 657656

نالہ روڈ، کدم کنواں، پٹنہ ۸۰۰۰۰۳

GEMINY
ISI Mark
Phone: pp 77149
Reg No 179903
مالک بسکندر خاں

NIGAR AGENCY

Authorised dealer
NIGAR • GEMINY • PREMIER
• OVERLOCK • UMRELLA ZIG-ZAG
SEWING MACHINE • FAN &
SPARE PARTS

Itwara Chowk, AMRAVATI (M.S)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جس کی بنیاد شریعت میں نہیں وہ کام مردود ہے۔ (بخاری ومسلم)

Abdul Wahid & Co.
Foot Wear Merchant
No. 1421/A, B. N. Steet, M. Mohalla,
MYSORE-570 021 Phone pp. 30541

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اس کو اسی طرح دوسروں تک پہنچایا جس طرح سنی تھی (کیونکہ) بہت سے پہنچائے جانے والے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

BCH
BASHIR CLOTH HOUSE
NEAR JAME MASJID LAR, (DEORIA)
BASHIR AHMAD Propitutor U.P.

ایس ایم جاوید (چیف اگزیکیٹو)

ایڈلنکس آؤٹ ڈور ایڈورٹائزرس
بنگلور ۵۶۰۰۹۵

فون: ۵۳۳۸۴۴/۵۳۳۵۴۴
ورکشاپ: ۵۳۳۹۵۵ رہائش: ۵۳۲۳۲۲

Adlinks
OUTDOOR ADVERTISERS
S M JAWAD BE (Mech).
Chief Executive

S-22, 80ft Main Road
K.H.B. Koramangala
Bangalore - 560 095
Off. 533844/533544
Works 533955 Rs 532322

نیک خواہشات کے ساتھ:

SHOP: 97 EXTN
RESI: 467

ALAUDDIN BHAI SCRAP SUPPLIERS
STEEL M.S.C.I. & ALL KINDS OF
SCRAP SUPPLIER
& COMMISSION AGENT
WEEKLY MARKET, PACHORA
DIST.-JALGAON M.S.-424201

www.taemeernews.com

سادھو کا سوال :- زندہ جسموں کے کتنے درجات اور نوعیں (Species) ہیں۔

جواب :- تین درجات (Classes) ہیں۔

① سب سے اوپر روحانی مخلوق ہے جس کی ۸ نوعیں ہیں (۱) برہما (۲) اندر (۳) پرجاپت (۴) سوی (۵) گاندھرپ (فرشتوں کے سامنے گانے والے) (۶) یکش (فرشتوں کے خزانچی) (۷) راکشش (انسان اور خدا کے مخالف) (۸) پیشاچ۔

② درمیان میں انسان ہے۔

③ سب سے نیچے حیوان ہیں جس کی ۵ نوعیں ہیں۔ (۱) بہائم (۲) وحشی۔ جنگلی جانور (۳) اڑنے والے (۴) رینگنے والے (۵) اگنے والے یعنی درخت وغیرہ۔

روحانی مخلوقات کے نام اور ترتیب کے فرق کا حوالہ دیتے ہوئے البیرونی کہتے ہیں کہ اس قوم کے لوگ ترتیب کا بہت کم خیال رکھتے ہیں اور تعداد محض اندازہ اور تخمینہ پر قائم کرتے ہیں۔ ان کی تعداد اور ان کے مختلف اور بہت سے نام پر کوئی گرفت کرنے والا نہیں ہے۔

باب ۹
اونچی ذات اور نیچی ذات کا بیان

اگلے بادشاہ قوم کو مختلف طبقات اور مراتب میں تقسیم کا خاص اہتمام کرتے تھے اور ان کو باہم ملنے نہیں دیتے تھے۔ قدیم ایرانیوں میں بھی یہی رواج تھا۔ لیکن اس سے آگے بڑھ کر موجودہ زمانے میں طبقات کا انتظام ہندوؤں میں ہر دوسری قوم سے زیادہ ہے۔ اور اسلام اور ہندوؤں کے درمیان سب سے بڑی روک ہے۔ ہم میں اور ہندوؤں میں بڑا اختلاف یہ ہے کہ ہم آپس میں سب کو برابر سمجھتے ہیں۔ اور تقویٰ کی بنا پر فضیلت دینے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ ذات پات ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کسی مصالحت (qpproach or Understanding) کو روکتی ہے۔

ہندوؤں کے چار طبقات (۱) برہمن (۲) چھتری (۳) ویش (۴) شودر ہیں۔

سب سے نیچے وہ لوگ ہیں جو کسی ذات میں نہیں آتے اور پیشہ کی طرف منسوب ہیں۔ یہ Antyaja کہلاتے ہیں۔ یہ آٹھ ہیں :

گاؤں سے باہر لیکن اس کے قریب رہنے والے (۱) دھوبی (۲) چمار (۳) نٹ (۴) ٹوکریاں اور ڈھال بنانے والے (۵) ملاح (۶) مچھیرا (۷) چڑی مار (۸) کپڑا بننے والا یہ ہیں۔

(۱) ہاڑی (۲) ڈوم (۳) چنڈال اور بدھتو ---- یہ لوگ کسی فرقہ میں داخل نہیں۔ یہ گندے کاموں کو انجام دیتے ہیں۔

ساتھ کھانے پینے کا ہر طبقہ کے لئے الگ نظم ہوتا ہے۔ بچا ہوا کھانا حرام ہے۔

نجات یا موکش کس طبقہ کے ساتھ مخصوص ہے اس پر ہندوؤں کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ نجات صرف برہمن اور چھتری کے لئے ہے کیوں کہ وہ وید پڑھتے ہیں۔ جب کہ بعض ہندو فلاسفہ سب کی نجات کے قائل ہیں۔

باب ۱۰
ضوابط و قوانین کا سرچشمہ اور نارائن دینی احکام کے منسوخ ہونے کا بیان

ہندوؤں کے واضع قوانین ان کے رشی یا حکماء ہیں۔ انہیں پر ان کے مذہب کی بنیاد ہے۔ دوسری طرف نارائن جو انسان کی صورت میں ہوتے ہیں (البیرونی انہیں اپنے قارئین کو سمجھانے کے لئے رسول کا نام دیتے ہیں کیونکہ اس کا سمجھنا اس وقت آسان رہا ہوگا) وہ واضع قوانین نہیں ہوتے ہیں۔

نارائن دنیا کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ قانون بنانے کے لئے نہیں آتے۔ مذہبی حکم یعنی شریعت اور عبادت کے لئے ان کی حاجت نہیں ہے۔

ہندوؤں کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قانون شریعت منسوخ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وہ بتاتے ہیں واسدیو کے آنے سے گائے کا گوشت کا کھانا منسوخ کردیا گیا۔ یا نکاح اور نسب کے متعلق قوانین میں نسخ واقع ہوا۔ جیسے پانڈوؤں اور ویاس کی پیدائش کا طریقہ ان کی کتب میں ہے۔

باب ۱۱
بت پرستی کی ابتداء اور بتوں کا بیان

بت پرستی عوام کی طبعی و مشہور حالت ہے۔ عوام بالعموم معقول سے گریز کرکے محسوس کی طرف آتے ہیں۔

بت پرستی عوام کا طریقہ (عمل) ہے خواص ہندو اس سے بری ہیں۔

بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی اس کے کئی قصے مشہور ہیں۔

بت کی عزت کی بنیاد وہ شئے ہے جس کے نام سے وہ بت ہے نہ کہ وہ مادہ جس سے وہ بنایا گیا ہے۔

خدا کے نام کا اور کسی غیر مادی موجود کا بت نہیں بنایا جاتا۔

بت سازی کی آفت کا ابتدائی سبب یادگار قائم کرنا اور تسلی حاصل کرنا تھا۔ پھر وہ بڑھ کر فاسد بت پرستی تک پہنچ گیا۔

باب ۱۲
وید، پران اور ہندوؤں کی مذہبی کتب

وید کے معنی اس چیز کو جان لینا جو معلوم نہ ہو۔

ہندو وید کو خدا کا کلام کہتے ہیں۔ برہمن عموماً "وید کو بغیر سمجھے ہوئے پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ (جو کہ برہما کے منہ سے نکلا)

چھتری وید پڑھ سکتے ہیں لیکن دوسروں کو اس کی تعلیم نہیں دے سکتے۔

ابتداء میں وید لکھنا جائز نہیں سمجھا جاتا تھا وہ بارہا ضائع ہوا ہے۔ وہ زبانی منتقل ہوا۔

موجودہ وید کو "وید ویاس" نے از سر نو مرتب کیا ہے۔ البیرونی کہتے ہیں کہ سنا ہے کہ قریب زمانہ (مصنف کا) میں ایک کشمیری برہمن نے خلاف دستور وید کو قلم بند کیا اور اس کی تفسیر لکھی ہے۔

ہندو عموماً" نظم میں کتابیں لکھتے ہیں۔ یہ رجز کی طرح وزن کے ساتھ (یعنی نظم میں) لکھی جاتی ہیں۔ اکثر کتب اس نظم میں ہیں جن کا نام اشلوک ہے۔ (دراصل وہ لحن کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اور یہ لوگ اس وجہ سے کہ قلم لحن کو ادا کرنے سے عاجز ہے اور مکتوب میں زیادتی اور کمی ہوسکتی ہے لکھنے سے بچنا چاہتے تھے) وید کے ہر حصہ کو پڑھنے کا ایک خاص طریقہ ہے۔

پران کے نام اور ان کے معنی :

پران کے معنی اگلے پرانے کے ہیں۔ یہ ۱۸ ہیں۔ اکثر کے نام حیوانوں انسانوں اور فرشتوں پر ہیں۔ ان میں ان چیزوں کے احوال ہیں یا مسائل کے جوابات ان کی طرف منسوب ہیں۔

LUBNA INDUSTRIES

106, Madina Masjid VASCO-DA-GAMA GOA-403802
Phone Off.: 2648 Resi.: 2779

لُبنیٰ انڈسٹریز

۱۰۶، مدینہ مسجد، واسکوڈی گاما، گوآ ۴۰۳۸۰۲

GRANITE METAL &
SUPPLIER OF METAL, RIVER
SAND AND BUI CHAPS
MATERIALS.

مکانی ہوں کہ آزاد مکاں ہوں ؟ ☆ جہاں میں ہوں کہ خود سارا جہاں ہوں ؟
وہ اپنی لامکانی میں رہیں مست ☆ مجھے اتنا بتادیں میں کہاں ہوں

(بالِ جبریل)

دامودی اسٹیل ڈیلر برائے : آئرن اور اسٹیل

ملیہ بلڈنگ، نرسمہاراجہ روڈ، بنگلور - ۵۶۰۰۰۲

فون: ۲۳۵۸۴۱ - ۲۳۵۸۴۰ ☆ رہائش: ۲۳۶۲۱۱ - ۲۲۲۴۲۶

Damudi STEEL DEALERS IN IRON & STEEL

Millia Building, Narasimharaja Road, Bangalore -560 002
Ph: 235840, 235841 Resi: 222426, 236211

(۱) آدی پران۔ سب سے پہلی۔ (۸) نند پران۔ مہادیو کا خادم۔
(۲) متسیہ پران۔ مچھلی پران۔ (۹) اسکند پران۔ مہادیو کا بیٹا۔
(۳) کورم پران۔ کچھوا پران۔ (۱۰) Aditya پران۔ سورج پران
(۴) وراہا پران۔ سور پران۔ (۱۱) Soma پران۔ چاند پران۔
(۵) نرسہا پران۔ آدمی جس کا سر شیر کا ہے (۱۲) Sanbu پران۔ وشنو کا بیٹا۔
(۶) وامن پران۔ Dwarf (۱۳) برہمانڈیہ پران۔ آسمان۔
(۷) وایو پران۔ ہوا پران (۱۴) مارکنڈیہ پران۔ رشی کا نام۔
(۱۵) تارکشیہ پران۔ یہ عنقا ہے۔ (the bird gruda)
(۱۶) وشنو پران۔
(۱۷) بھوشیہ پران۔ یہ مستقبل بتانے والی ہے۔
(۱۸) برہما۔ وہ فطرت جو دنیا کو سنبھالے ہوئی ہے۔

ان کتب میں سے نمبر ۲، ۷، ۱۰، ۱۶ مصنف (کتاب الہند) کا دیکھا ہوا ہے۔

وشنو پران میں بھی ۱۸ نام ہیں۔ مگر بعض اس میں مختلف ہیں جو درج ذیل ہیں :۔

(۱) بدما پران۔ لال کنول (۴) ناردپران۔ برہما کا بیٹا
(۲) بھاگوت پران۔ واسدیو (۵) اگنی پران (۶) لنگ پران۔ مہادیو کا
(۳) شیو پران۔ مہادیو (۷) gruda وشنو کا پرندہ

کتاب سمرتی :۔ یہ وید سے استنباط کر کے اوامر و نواہی یعنی احکام درج کئے گئے ہیں۔ ان کو برھما کے بیس بیٹوں نے تالیف کیا ہے اور یہ انھیں کے نام پر ہے۔

اس کے علاوہ مہابھارت اور دوسری متعدد کتب کا تذکرہ ہے۔

باب ۱۳
اس باب میں نحو اور شعر کی کتابوں کا تذکرہ ہے۔

ہندوؤں کے یہاں لغت کو علم شعر پر ترجیح حاصل ہے۔

گرامر کی آٹھ کتب کے نام دئے گئے ہیں۔

ہندوؤں میں نظم کی اہمیت :۔ علم چھند یا عروض۔ نظم کی طرف ہندوؤں کا میلان ہے۔ اس کا سبب آگے بتایا گیا ہے۔ ان کی کتابیں نظم میں ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس کو زبانی یاد رکھنا آسان ہے اور تناسب اور نظام کی وجہ سے طبیعت مائل ہوتی ہے۔ وہ اپنی نظم کی تعریف میں مبالغہ کرتے ہیں۔ اگرچہ مطلب نہیں سمجھتے اس کو پڑھنے کی حرص رکھتے ہیں اور خوش ہو کر داد دینے کے لئے چٹکیاں بجاتے ہیں۔ اور باوجود کہ نثر کا سیکھنا آسان ہے اس کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔

ان کی اکثر کتب اشلوک (ایک قسم کی نظم) میں ہے۔ سائنس کا علم بھی وہ اشلوک کی شکل میں لکھتے گئے ہیں۔ حالانکہ نظم میں تکلف لازم ہے' اس لئے اس کا سمجھنا مشکل ہے۔ کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔ البیرونی کو سائنسی کتب کا ترجمہ کرانے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کا انھوں نے تذکرہ کیا ہے۔ اشعار سے غیر معمولی رغبت کو وجود کا سبب بھی بتایا ہے۔

اس کے بعد ہندستان میں رائج نظم اور اشعار کے اقسام کی تفصیل ہے اور اس کی تقطیع بھی دی گئی ہے۔

باب ۱۴
ہندوؤں کے دوسرے علوم کی کتابوں کا بیان

ہندوؤں میں سب سے زیادہ مشہور علم نجوم (Astronomy) ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ ان کے مذہبی کاموں کو اس علم کے ساتھ تعلق ہے۔

علم نجوم کی کتب کو "سدھانت" کہتے ہیں۔ یہ پانچ ہیں۔ پھر پانچوں کی تفصیل الگ الگ دی گئی ہے۔

اس کے بعد جن کتب کا نمبر آتا ہے ان کو تنتریا کرن کہتے ہیں۔

پھر زائچہ' شگون اور فال کی کتب کا تذکرہ ہے۔

علم طب میں چرک کی کتاب ہے۔ یہ علم نجوم سے کم درجہ کی سمجھی جاتی ہے۔

پنچ تنتر یا کلیلہ ودمنہ کا تذکرہ بھی البیرونی نے کیا ہے۔ ان سب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مطالعہ کتنا وسیع تھا۔

باب ۱۵
ہندوؤں کی پیمائش سے متعلق معلومات

اس میں اکائی' تولہ' ماشہ' وزن' ترازو' بھار وغیرہ کا بیان ہے۔

باب ۱۶
ہندوؤں کے رسم الخط' حساب وغیرہ اور ان کے بعض عجیب رسوم کے متعلق معلومات

ہندوؤں کی عادت چمڑے پر لکھنے کی نہیں ہے۔ (جب کہ عربوں میں یہ رواج شروع کے زمانے میں تھا)

پوتھی کے لئے بھوج پتر کا استعمال ہوتا تھا۔

ہندوؤں کے یہاں کتابوں کی ابتداء اوم سے ہوتی ہے۔

البیرونی کہتا ہے کہ ہمارے ہندسے ہندوؤں سے ماخوذ ہیں۔

عجیب وغریب رسمیں :۔ البیرونی فرماتے ہیں کہ ہمارے ملک والوں کے رسم ورواج ان سے اتنے مختلف ہیں کہ ہندوؤں کے رسوم ہمیں عجیب وغریب معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ البیرونی اس کے ساتھ ان رسوم کا تذکرہ کرتا ہے۔

(۱) لوگ بال کچھ نہیں منڈاتے۔ ان کی اصلی حالت گرمی کی شدت میں ننگا رہنے کی ہے۔ بال نہیں منڈاتے کہ کھلا رہنے سے سر پر گرمی نہ چڑھ جائے۔

(۲) کھانا گوبر کے دسترخوان پر اکیلے بیٹھ کر کھاتے ہیں اور جو کھانا بچ جاتا ہے اس کو دوسری دفعہ نہیں استعمال کرتے اور جس برتن میں کھاتے ہیں اگر وہ مٹی کا ہو تو پھینک دیتے ہیں۔

(۳) گائے کا پیشاب تھوڑا تھوڑا پیتے ہیں اور اس کا گوشت نہیں کھاتے۔

(۴) منہ سے پہلے پاؤں دھوتے ہیں۔

(۵) نیچے سے اوپر تک کا سارا کام عورتیں انجام دیتی ہیں اور وہی کھیتی کے کاموں کی بھی نگرانی کرتی ہیں اور ان کے شوہر آرام کرتے ہیں۔

(۶) عیدوں (خوشی) میں بدن پر عطر کی جگہ کیچڑ ملتے ہیں۔

(۷) گھر کے اندر آنے کے لئے اجازت نہیں طلب کرتے اور باہر بغیر اجازت کے نہیں جاتے۔

(۸) کتاب کا نام آخر میں خاتمہ پر لکھتے ہیں۔ ابتداء کتاب میں نہیں لکھتے۔

باب ۱۷
ہندوؤں کے وہ علوم جو جہالت کے افق پر پرواز کرتے ہیں۔

رسائین' جادو' کیمیا کا خبط (سونا بنانے کے لئے) جھاڑ پھونک پر کامل اعتقاد۔

www.taemeernews.com

خسارہ سے محفوظ تجارت

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں رزق دیا ہے، کھلے اور چھپے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں، جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔
(القرآن ۳۵ : ۲۱)

ہر کش میں لاجواب کترنی بیڑی
ہمیشہ پیجیے

کترنی بیڑی

کٹرا بازار، بھدوہی، وارانسی (یوپی) فون: ۵۲۱۰

★ —— منجانب: محمد نسیم احمد انصاری

www.taemeernews.com

باب ۱۸

اس میں شہروں، دریاؤں، سمندروں اور ان کے ملکوں کے درمیان فاصلے اور حدود کی معلومات ہیں۔

باب ۶۳

برہمن کی زندگی اور اس کے فرائض

برہمن کی زندگی اس کی عمر کے سات سال گذرنے کے بعد چار حصوں میں تقسیم ہوتی ہے۔

پہلا دور (۸ سے ۲۵ سال) -۸ سال میں تعلیم کا آغاز

(وشنو پران کے مطابق ۴۸ سال تک)

کمر میں زنار اور گلے میں جینو پہناتے ہیں (جو مضبوط دھاگے کے ۹ تاروں سے بٹی ہوتی ہے) یہ بائیں کاندھے پر رکھ کر دائیں بغل کے نیچے جاتا ہے یہ کبھی نہیں اترتا۔ ایک لکڑی دی جاتی ہے۔

گھاس کی انگوٹھی جو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنائی جاتی ہے۔

فرائض - زہد اختیار کرے، گرو کی خدمت، وید سیکھے، روزہ رکھ، گوشت سے مکمل پرہیز کرے۔ آگ کی تعظیم ہندوؤں کے یہاں لازم ہے۔

دوسرا دور (۲۵ سال سے ۵۰ سال)

وشنو پران کے مطابق ۴۹ تا ۷۰ سال)۔ گھر بسانے کی اجازت ہوتی ہے۔

- صرف اولاد کی پیدائش مقصود ہو
- ۱۲ برس سے زیادہ والی سے وہ شادی نہیں کر سکتا۔
- مہینہ میں ایک بار تعلق قائم کرے۔
- اس کے دیگر فرائض کے ساتھ وہ کپڑے یا سپاری کی تجارت کر سکتا ہے۔
- سود سے متمتع ہونا اس پر حرام ہے۔
- راجہ کو ٹیکس ادا کرنا اس پر لازم نہیں۔

تیسرا دور (۵۰ سال سے ۷۵ سال)

وشنو پران میں ۷۰ تا ۹۰ سال)۔ ترک دنیا اور انتظام خانہ داری سے علیحدگی۔

چوتھا دور

(آخر عمر تک) دھیان اور قلب کو دوستی اور دشمنی سے پاک کرلے۔

برہمن پر ہر روز کا دستور عمل :

- ہر روز تین دفعہ غسل کرنا (تیسرے غسل کا حکم تاکیدی نہیں ہے)
- دن میں صرف دو دفعہ کھانا (دوپہر اور رات) کھائے۔
- اس کے کھانے پینے کا برتن علیحدہ ہو۔
- حرام :- پیاز، لہسن، کدو حرام ہے۔

باب ۶۴

غیر برہمن پر اس کی زندگی میں جن رسوم کی پابندی واجب ہے اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

- ان غیر برہمن طبقوں میں چھتری، ویش اور شودر کے جو کام ہیں یہاں اس کو بتایا گیا ہے۔
- ایک ذات کا دوسری ذات کا کام اختیار کرنا مذہبا" غلط ہے۔
- یہاں دوسرے طبقے کا کام اختیار کرنے والا مجرم ہے اس سلسلہ میں رام کا رامائن میں ایک چنڈال غیر برہمن کو عبادت کرنے پر قتل کرنے کا واقعہ نقل کیا گیا ہے۔
- غیر ہندوؤں کو یہاں ملیچھ (ناپاک) کہا جاتا ہے۔

باب ۶۵

اس میں اگنی سے متعلق قربانیوں اور آسومیگھ یگ (گھوڑے کی قربانی) کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں وید اور وشنو دھرم کا نام لیا گیا ہے۔

باب ۶۶

یاترا یا قابل تعظیم مقامات کی زیارت

- یہ فرض نہیں بلکہ نفل اور ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔
- مقدس تالابوں کا تذکرہ وایو پران اور متسیہ پران میں آتا ہے۔
- مقدس مقامات میں (۱) بنارس (۲) پوکر (۳) تھانیسر (۴) متھرا کا نام شامل ہے۔

باب ۶۷

صدقہ، مال و جائید اد یا آمدنی میں جو حق واجب ہے

- ہر روز صدقہ کرنا واجب ہے۔
- غلہ یا مویشی میں سب سے پہلا حق حکومت کا ہے۔
- حق حکومت ادا کرنے کے بعد بعض لوگوں کے مطابق ۹را صدقہ کرنا چاہئے۔
- سود سے مال بڑھانا حرام ہے۔ شودر ۲ فیصد لے سکتا ہے۔

باب ۶۸

کھانے پینے کی حلال و حرام چیزیں

- گوشت کی حرمت کا حکم برہمنوں کے ساتھ مخصوص ہے۔
- مہابھارت کے قبل گائے حلال تھی۔
- حرام و حلال کی تفصیل عوام کے لئے ہے۔ عالم کے لئے سب چیزیں یکساں ہیں۔

باب ۶۹

نکاح و شادی، حیض و نفاس

یہاں نکاح کم سنی میں ہوتا ہے، طلاق نہیں ہوتی۔

- ہندوؤں میں مرد چار بیوی رکھ سکتا ہے (بلکہ یہ ہے کہ برہمن ۴، چھتری ۳، ویش ۲، اور شودر ایک بیوی رکھے)
- بیوہ کو دوسری شادی کا حق نہیں بلکہ ستی کیا جاتا ہے، خاص طور سے راجہ کی بیویاں ستی کی جاتی ہیں۔
- حیض کی حالت میں عورت کے قریب جانا بھی منع ہے۔ وہ اس حالت میں برتن کے پاس نہیں جاتی، نہ اس کے گھر میں کوئی چیز کھائی جاتی ہے۔ اس وقت برہمن اس کے گھر میں آگ نہیں سلگاتا۔
- زنا کی سزا میں سختی نہیں ہے۔

باب ۷۰ یہاں مقدمات کا بیان ہے

باب ۷۱ سزاؤں اور کفاروں کا بیان

- یہاں برہمن قاتل قصاص سے بری ہے، اگر مقتول نچلے طبقے کا فرد ہے۔
- سب سے بڑا گناہ برہمن کا قتل ہے۔

www.taemeernews.com

- اس کے بعد گائے کا قتل ہے، تب شراب خوری اور پھر زناکاری کا نمبر آتا ہے۔
- زانیہ عورت کو گھر سے نکال دینا یا جلاوطن کرنے کی سزا ہے۔
- برہمن کا شودر کے گھر کھانا کھانا اور کسی ہندو کا غیر ملک سے واپس آکر اپنے مذہب میں واپس آنے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔ اس میں واپسی ناممکن ہے۔

باب ۷۲ وراثت

وارث صرف مرد ہی ہو سکتا ہے، عورتیں اس سے محروم ہیں۔

بن بیاہی لڑکی کی شادی تک اور شادی میں خرچ اس کا حق ہے جو میراث سے ادا ہوگا۔

شوہر کے بعد بیوی کا حق شوہر کے وارث پر ہے۔

میت کا قرض وارث کے ذمہ ہے۔

اصول یہ ہے کہ وراثت میں نیچے والوں کا حق زیادہ قوی ہے۔ یعنی بیٹا اور بیٹے کی اولاد کو باپ دادا پر ترجیح اس کی تفصیل ہے۔

وارث کے اوپر میت کے درج ذیل حقوق ہیں۔ ۱۶ ضیافتیں کھانے پہلے سال کے اندر ہیں۔ ان کھانوں کے پورا ہونے سے میت کے حقوق ادا ہو جائیں گے۔

باپ کا غم بیٹے پر پورا ایک سال واجب ہے۔

باب ۷۳
مردہ اور زندہ جسموں کا حق

میت جلائی جاتی ہے۔

ہاں بعض صورتوں میں خودکشی جائز ہے جیسے بیوہ، دائمی مریض، زندگی سے تنگ شخص گنگا اور جمنا میں خودکشی کا دستور ہے۔

باب ۷۴-۷۵ روزہ

کوئی روزہ فرض نہیں ہے، کسی متعین مدت تک کھانا چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔
- مدت کی مقدار اور فعل کی صورت کے لحاظ سے روزہ کی قسمیں ہیں۔
- بیسیوں طرح کے روزے ہیں۔

باب ۷۶ تیوہار، عیدین اور خوشی کے دن

- جاترا، برکت اور فائدے کے سفر میں جانے کو کہتے ہیں۔
- تیوہار عورتوں اور بچوں کے لئے ہیں۔
- بیسیوں تیوہار سال منائے جاتے ہیں۔

باب ۷۷ مبارک اور منحوس ایام و اوقات

- اماوس اور پورنیما (چاند چھپنا اور چاند پورا ہونے کا دن) عظمت کا دن ہے۔
- پھر ساعتوں کی تفصیل ہے۔ گرہن کے اوقات فضیلت کے ہیں۔

اسی کے ساتھ کتاب الہند کی تلخیص ختم ہوتی ہے۔

جن کتب سے استفادہ کیا گیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

1.Alberunis India-by Edward C.Sachan (1910)
Published by: Low Price Publicatians
425 Nirmi shok Vihar Phase IV
Delhe 110052

۲- اردو- کتاب الہند "البیرونی" ترجمہ سید اصغر علی (۲ جلدیں) انجمن ترقی اردو ہند (۱۹۳۲)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص نے مسلمانوں کی حکومت و امارت طلب کی اور وہ اس کو مل گئی اور پھر اس کا انصاف اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کو جنت ملے گی اور جس کا ظلم اس کے انصاف پر غالب رہا اس کے لئے دوزخ ہے۔ (ابوداؤد)

جمال سنس پوسٹ بکس نمبر ۶۳
گاندھی بازار، ہاسن ۵۷۳۲۰۱

گرام "جمال سنس"

فون: دوکان ۶۹۳۴۶ - ۶۹۳۴۷
فون: فیکٹری ۶۹۳۴۸ - ۶۹۳۴۹
فون: رہائش ۶۹۳۴۱-۶۹۳۴۲-۶۹۳۴۳-۶۹۳۴۴-۶۹۳۴۵

JAMAL SONS

WHOLESALERS IN ALL KINDS OF FOOTWEAR

P. B. No. 63 Gandhi Bazaar, HASSAN - 573 201

Grams: JAMALSONS
Shop: 69346 69347
Fac: 69348
Rtl: 69349
Res: 69341 69342 69343 69344 69345

www.taemeernews.com

اپنے مال کا بہتر حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو
مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے
تمہارے لیے نکالا ہے اُس میں سے بہتر حصہ راہِ خدا میں خرچ کرو
ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بُری سے بُری چیزیں چھانٹنے
لگو۔ حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمہیں دے تو تم ہرگز اُسے
لینا گوارا نہ کرو گے ...... البقرہ۔ ۲۶۷

Alma SHOE COMPANY

MANUFACTURERS & EXPORTE

88/94, CHAMANGANJ KANPUR - 208001 (INDIA)

PHONE : (0512) 244841, 249560
FAX : (0512) 212882, 211627
TELEX : 0325 274 ALMA IN

www.taemeernews.com

اسلامی تحریک اور اسلامی انقلاب یا جہاد انقلاب کی مہم کو چلانے کے لئے جو اصل قوت درکار ہے وہ مکمل اور مضبوط ارکان کی ہے۔ باقی سارے محبوں اور حامیوں اور متفقوں اور ہمدردوں کا تعاون آپ سے آپ حاصل ہوگا۔ گاڑی چلانے والی اصل قوت ارکان کی قوت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ مسئلہ بالکل صاف تھا کچھ لوگوں کو پوری طرح اللہ کے ساتھ ہو کے چلنا ہے اور کچھ لوگوں کو خدا اور اس کے رسولؐ کے دین کی مخالفت کرنی ہے۔ ایک طرف مومن اور دوسری طرف کافر، بعد میں ایک تیسری قسم منافقین کی نمودار ہوئی۔ مگر مومن بہرحال ایک ہی سانچے کے لوگ تھے جنہوں نے مال و جان سب کچھ خدا سے سوداگر کے بیچ دیا

آج ہماری مشکل یہ ہے کہ اصل ابتدائی جماعت، کے بکھر جانے کے بعد مسلمانوں کی کئی اقسام پیدا ہوگئی ہیں۔ ہم خواہش رکھتے ہیں جو کوئی بھی دین کی جس حد تک خدمت کرسکتا ہے کرے مگر ہماری خواہش یہ بھی ہے کہ تحریک انقلاب اسلامی کو اوّل درجے کے اہل ایمان، رکنیت کی پوری پوری ذمہ داریوں کے ساتھ چلائیں۔ کم سے کم پائلٹ اسی قوت کو ہونا چاہیئے آخر میں، میں سارے مسلمان بھائیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ خدمت دین کے لئے پورے دل و جان کے ساتھ اٹھو اور معیاری کام کرنے کے ارادے سے اٹھو اور ہم آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

لیکن جو اصحاب فوری طور پر فرنٹ لائن پہ نہ آسکیں وہ محاذ نمبر ۲ قائم کر کے احیائے اسلام کے معرکہ کو قوت پہونچائیں اور بعد میں آہستہ آہستہ دین کی حقیقت، اسلامی نصب العین اور غلبۂ دین کے طریق کار کو سمجھ کر قدم آگے بڑھائیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کو اپنی نیتوں، ارادوں، ذوق و شوق سعی و جہد اور خدماتِ حق کی خدا کے ہاں بہت بڑی جزا حاصل ہو جائے۔

تحریکی شعور

نعیم صدیقی

واٹر پروفنگ اسپیشلسٹ

نیو کنسٹرکشن واٹر پروفنگ کمپنی

384-A کپاڈیا مینشن، سکنڈ فلور، مولانا شوکت علی روڈ (گرانٹ روڈ)

بمبئی ۴۰۰۰۰۷ فون: ۳۹۶۱۲۴

Inserted by
Waterproofing Specialists

NEW CONSTRUCTION WATERPROOFING CO.

384-A, Kapadia Mansion, 2nd Floor Maulana Shaukat Ali Road (Grant Road), Bombay-400007
Phone: 396124

www.taemeernews.com

بھارتی درشن ایک تعارف

مولانا محمد فاروق خاں

جہاں داعی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مدعو قوم کی نفسیات اور اس کے ذوق وشوق اور اس کی روایات اور تاریخ کے بارے میں معلومات رکھتا ہو، وہیں یہ بھی ضروری ہے کہ اس قوم کی اپنی کیا فکر ہے وہ قوم کس طرح سوچتی ہے اس کا فلسفہ کیا ہے اس پر بھی اس کی نظر ہو۔ اس کے بغیر ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ مدعو قوم کا ذہن کہاں اٹکا ہوا ہے کن خیالات میں وہ الجھی ہوئی ہے اور کس چیز پر اس کو فخر ہے، اور کہاں اس کے یہاں خلا پایا جاتا ہے۔ ہندو فلسفہ یا بھارتیہ درشن ایک وسیع سبجکٹ ہے۔ اس وقت ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے۔

درشن اور فلسفہ

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ درشن جس کا ترجمہ فلسفہ کردیا کرتے ہیں اس کا مفہوم کیا ہے اور کیا درشن اور فلسفہ میں کوئی فرق بھی ہے؟

لفظ فلسفہ اصلاً یونانی زبان کے دو لفظوں سے مل کر بنتا ہے۔ (Philein) یعنی محبت کرنا اور (Sophia) یعنی حکمت۔ اس طرح لغوی اعتبار سے اس مرکب لفظ کے معنی حب حکمت کے ہیں۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ تصوف لفظ بھی اصلاً یونانی الاصل ہے۔ یہ صوف سے نہیں نکلا ہے اور صوف یا صفہ والی بات بے بنیاد اور دور کی بات ہے۔ تصوف کو مسلمانوں میں علم روحانی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ قرآن کا نہیں ہے قرآن میں تو لفظ احسان ہے یا اور الفاظ آتے ہیں۔ جیسے حکمت ہے۔ لیکن تصوف لفظ کہاں سے آیا؟ البیرونی نے کتاب الہند میں اس پر باضابطہ بحث کی ہے اور کہا ہے کہ یہ لفظ "سوفوس" سے منسوب ہے اور یہ لفظ یونان سے در آمد ہوا ہے۔

لیکن درشن لفظ (दृश्य) درشیہ سے بنا ہے اس کے معنی ہیں جس کے ذریعہ سے دیکھا جائے۔ یہاں تفکر و تعقل سے بڑھ کر مشاہدہ آگیا ہے۔ درشن وہ علم ہے جس سے حقیقت (तत्व) کا مشاہدہ साक्षात्कार ہو سکے۔ بالمشافہ کوئی چیز مشاہدے میں آئے درشن میں Vision کا مفہوم ہے۔ وہ آنکھ سے نہ سہی تجربہ سے ہو، جسے اندرونی آنکھ یعنی وجدان کہہ سکتے ہیں۔ وجدان درشن لفظ کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح ایک چیز اور جان لیجئے کہ ایک جمالیات کا فن ہے اس کو سنسکرت میں सौन्दर्यशास्त्र کہا گیا ہے۔ جمال و حسن (सौन्दर्य) کا مطلب صرف ظاہری خوبصورتی نہیں ہوتا۔ یہ تو Beauty ہے لیکن (सौन्दर्य) "سوندریہ" کے اصل معنی (taste) چکھنے کے ہوتے ہیں۔ اس کا تعلق اندرون سے ہوتا ہے۔ درشن لفظ خود بتاتا ہے کہ یہاں کا فلسفہ قابل توجہ ہے۔

درشن اور فلسفہ کا فرق

درشن محض ذہنی و عقلی چیز نہیں جبکہ فلسفہ کا تعلق محض ذہن و عقل سے ہوتا ہے۔ یہ خاص فرق ہے درشن اور فلسفہ میں حقیقت کی محض عقلی توجیہ سے آدمی کو تسلی نہیں ہوتی بلکہ انسان حقیقت کا ادراک اور احساس (अनुभूति) حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ حقیقت تجربہ میں آجائے اس کی دو قسمیں بتائی گئی ہیں۔ ایک ہے sensuous یا (ऐन्द्रीय) حواس سے متعلق اور دوسرا ہے Non-sensuous (ماورائے حواس)

अनेन्द्रीय

اگر چنگاری پر ہاتھ پڑ جائے تو یہ حواس سے متعلق (ऐन्द्रीय) کہلائے گا۔ یہ پہلی چیز ہوئی۔ ثانی الذکر ظاہری حواس سے نہیں بلکہ وجدان اور وجدانی یا روحانی یا اندرونی تجربہ سے عبارت ہے۔ اس لئے ذہنی علم سے اس کا درجہ بڑھا ہوا ہے۔ ذہنی علم یا فلسفہ میں تعقل سے کام لیا جاتا ہے لیکن درشن کا درجہ اس لئے بڑھا ہوا ہے کہ ذہنی چیز سے ہم سوال کرکے پوچھ سکتے ہیں۔ عقلی طور پر جو چیز معلوم ہوتی ہے اس میں یہ ہوتا ہے کہ علم اور علم حاصل کرنے والے میں تعلق بنا رہتا ہے۔ تو دونوں میں فاصلہ بھی بن جاتا ہے اس لئے اس کا درجہ کم ہے لیکن روحانی علم میں آدمی پیاسا نہیں ہوتا بلکہ بذات خود پیاس بن جاتا ہے۔ پیاسا اور پیاس کا فرق مٹ جاتا ہے۔

روحانی علم میں علم اور طالب علم میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دوری باقی نہیں رہتی۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ چونکہ بھارتی درشن میں نگاہ بالآخر حقیقت پر پہنچتی ہے اس لئے یہاں کے درشن کا ایک نام (तत्वदर्शन) علم حقیقت پڑا ہے۔ پھر یہ کہ یہاں کا درشن ایک عملی سوال کو لیتا ہے جس کو حل کرنے کے لئے درشن کا وجود ہوا شلوکیہاں کے فلاسفہ نے دیکھا کہ زندگی میں طرح طرح کی تکالیف اور درد و غم ہے۔ ان دکھوں سے کیسے نجات پائیں؟ یہ سوال محض ذہنی نہیں تھا۔ مغرب کے فلسفہ میں یہ چیز نہیں ہے بلکہ تجسس اور استعجاب ہے۔ اسی طرح کی چیزیں مغربی فلسفہ کے وجود کی وجہ بنی ہیں جو تجسس کے جذبے کو تسکین دیتی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں درشن سے مقصود "موکش" یعنی نجات ہے۔ (ویسے نجات ایک الگ عنوان ہے) یہاں کے درشن کا خاص مقصد دکھ سے نجات پانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھارتی درشن کا ایک نام "موکش درشن" بھی ہے۔ ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ چار فلسفی فرقوں کو چھوڑ کر یہاں کے تو فلسفی فرقوں میں روح کے ذریعہ نجات پانے کی بات کہی گئی ہے۔ اسی لئے اسے (आत्मविद्या) روحانی علم بھی کہا گیا ہے۔ مغربی فلسفہ اور بھارتیہ درشن میں مزید فرق یہ ہے کہ:

۱ مغربی درشن نظریاتی (Theoritical) ہے۔ خدا کیا ہے، کائنات کیا ہے، اس کے لئے مغرب کے لوگوں کو قوت محرکہ حیرت اور استعجاب سے ملی ہے۔ اس طرح سے وہاں تجربہ نہیں بلکہ علم برائے علم ہے۔ اس کے مقابلے میں بھارتی درشن

www.taemeernews.com

RAJAN
BEEDI

MFRS:
RAJAN BEEDI CO.,
TIRUPATTUR - 635 601. N.A.A. Dt.
(TAMILNADU - SOUTH INDIA)
GRAMS: RAJAN BEEDI
PHONE:212, 292.

www.taemeernews.com

روحانی اضطراب سے ابھرا ہے۔ کچھ روحانی مسائل اور بے چینیاں تھیں "اضطراب تھا جس کی بناء پر اس کا وجود عمل میں آیا ہے۔ گویا دکھوں سے دور ہو کر درشن میں پناہ لینے کی بات سوچی گئی اور نجات کے حصول میں درشن سے مدد جبکہ مغربی فلسفہ میں درشن کو ہی مقصود مان لیا گیا ہے۔ مغرب میں فلسفہ خود مقصود بن گیا اور علم ذریعہ بن گیا۔ جب کہ بھارت میں درشن ذریعہ ہی ہے۔

۲ مغرب میں فلسفہ کو سائنٹفک شکل دی گئی چونکہ ان کے یہاں علم کی برتری تھی یورپ میں مذہب کے خلاف بھی آواز اٹھی تھی اس کے پیچھے عیسائیوں کی غلط پالیسی تھی۔ جیسے زمین گول ہے اور حرکت کر رہی ہے تو یہ مذہب کے خلاف بات سمجھی جاتی تھی۔ یوروپ میں فلسفہ مذہب سے الگ رہا لیکن بھارت میں ایسا نہیں ہوا۔ بھارت میں درشن پر دھرم کی انمٹ چھاپ ہے۔ مذہب سے متاثر یہاں کا درشن ہے اور مذہب سے متاثر ہونے کی وجہ سے اس میں بھی ضبط نفس پر زور دیا گیا ہے۔

۳ تیسری بات یہ کہ مغربی فلسفہ میں عام طور سے روحانیت نہیں ہے۔ وہاں کا غور و فکر بھی محض تعقل ہے۔

بھارت میں شاعری اور فن موسیقی میں روحانیت سرایت کئے ہوئے تھی۔ یہاں بھارتی درشن بھی مذہب و روحانیت کے رنگ میں رنگا ہوا پایا جاتا ہے۔ روحانیت اور وجدانی علم (आध्यात्म)کو خاص اہمیت حاصل ہے جبکہ وہاں خاص طور پر عقل پر زور دیا گیا ہے۔

۴ وہاں تجزیہ پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس لئے علم کے تمام شعبوں (اخلاقیات و جمالیات وغیرہ) پر تجزیہ کے ذریعہ الگ الگ روشنی ڈالی گئی۔ لیکن بھارت میں منطق، فلسفہ یا الٰہیات وغیرہ سب ایک ہی ساتھ غور کیا گیا ہے سب میں ربط قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے الگ کرنے کی نہیں۔ پہلے فلسفہ کا اصل تعلق ایشور گیان اور کائنات کے علم سے تھا۔ لیکن اب فلسفہ کا مفہوم بہت وسیع ہو گیا ہے

۵ پانچویں بات یہ ہے کہ مغرب کا فلسفہ صرف اسی دنیا پر نظر رکھتا ہے جبکہ بھارت "پرلوک" آخرت پر بھی یقین رکھتا ہے۔ وہاں غیر مرئی قوت (अलौकिक सत्ता)کو نظر انداز کیا گیا لیکن یہاں اسے قبول کیا گیا۔

۶ چھٹی بات یہ ہے کہ بھارت کا جو نظریہ ہے وہ "دکھ بھرا" ہے۔ دکھ سے اس کی ابتدا ہوتی ہے اور دکھ کے ازالہ یعنی علاج کے لئے سوچا گیا ہے۔ اسی سے سوال ابھرتا ہے قنوطیت اور رجائیت کا۔ (اس کے بارے میں آگے بات کریں گے)۔ جبکہ مغربی فلسفہ میں یہ بات نہیں ہے۔

بھارتی درشن کی اقسام

بھارتی درشن کو ہم مختلف زمانوں کے لحاظ سے تقسیم کر سکتے ہیں:

۱ ویدک دور کا "درشن"
۲ رزمیہ دور کا "درشن"
۳ سوتر کال (جامع فقرے) کا درشن اور
۴ عصری "درشن"

یہاں جو مختلف مکاتب فکر فلاسفہ کے رہے تو ان کے نام مع بانیان درج ذیل ہیں:۔

۱ (न्याय दर्शन)نیائے فلسفہ۔ اس کے بانی مہرشی گوتم جی ہیں۔
۲ (वैशेषिक दर्शन) ویشیشک فلسفہ۔ اس کے بانی کناد ہیں۔
۳ (सांख्य दर्शन)سانکھ فلسفہ۔ اس فرقہ کے بانی مہرشی کپل ہیں۔
۴ (योग दर्शन)یوگ فلسفہ۔ اس فرقہ کے بانی پاتنجلی ہیں۔
۵ (मीमांसादर्शन)میمانسہ فلسفہ۔ اس فرقہ کے بانی جیمنی۔
۶ (वेदान्त दर्शन)ویدانت فلسفہ۔ اس فرقہ کے بانی بیاس جی ہیں

ویدانت فلسفہ کا تعلق اپنشدوں سے مانا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۵۰۰ ق م میں "بادرائن" نے اپنشدوں کے اختلافات کو دور کرنے اور تمام مکاتب فکر میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ۵۵۵ سوتر لکھے۔ ان سوتروں کو 'برہم سوتر' کہا جاتا ہے۔ بعد میں برہم سوتر کی شرحیں لکھی گئیں اور پھر اختلافات پیدا ہو گئے۔ دس علماء نے ان کی شرحیں لکھیں۔ ان میں سے کچھ کا تذکرہ مع ان کے نمایاں نام کے درج ذیل ہے۔

(الف) ادویت واد (ہمہ اوست) یعنی وجود حقیقی ایک ہے۔ باقی وجود وہمی ہیں۔ (بانی شنکر آچاریہ۔ کیرل)

(ب) وشسٹ ادویت واد (ہمہ اوست) یعنی وجود حقیقی ایک ہے۔ باقی وجود ظلی ہیں۔ (بانی رامانج۔ تامل)

(ج) شدھ ادویت (ہمہ از اوست) یعنی سب اس سے ہیں۔ (بانی مادھو آچاریہ۔ کرناٹک)

(د) (ہمہ با اوست) یعنی سب اسی سے ہیں۔ (بانی ولبھ اچاریہ۔ آندھرا)۔

بھارتی درشن کی چند خصوصیات

نیچے بھارتی درشن یا فلسفہ کے اہم پہلو اور خصوصیات کو سلسلہ وار نقل کیا جارہا ہے۔

۱۔ فلاسفہ کے دو فرقے ملحد اور غیر ملحد:

ویدوں کو جو نہ مانتا ہو وہ ملحد (ناستک) ہے اور جو ویدوں کو مانے وہ غیر ملحد (आस्तिक) ہے مذہبی کتب میں آستک اور ناستک کی تعریف یہی ہے۔ لیکن عملی طور پر جو خدا کو نہ مانے وہ ملحد ہے اور جو خدا کو مانتا ہے وہ آستک (غیر ملحد) ہے۔ ایک تعریف یہ بھی کی جاتی ہے کہ جو پرلوک (مرنے کے بعد کی زندگی) میں یقین رکھے وہ آستک ہے اور جو نہ رکھے وہ ملحد (ناستک) ہے۔ خاص تعریف جو درشن میں ہے وہ یہی ہے کہ جو ویدوں کو مانتا ہو وہ آستک ہے جو نہ مانتا ہے وہ ملحد ہے۔ اس لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں تو یہ چھ درشن وہ ہیں جن کا تعلق ویدوں سے مانا جاتا ہے۔ اس طرح یہ آستک ہیں۔ بقیہ درج ذیل تین درشن ملحدانہ مانے جاتے ہیں:۔

(۱) جین (۲) بودھ اور (۳) چارواک۔

چارواک کون ہیں؟ ان کا کہنا ہے کہ جسم ختم ہوتے ہی روح ختم ہو جاتی ہے۔ روح الگ سے کوئی چیز نہیں ہے جسم اور روح میں کوئی فاصلہ یا دوری یہ فرقہ نہیں مانتا ہے۔ بلکہ یہ شعور و احساس ہی کو روح مانتے ہیں۔ آخرت کو یہ سرے سے نہیں مانتے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ لوگ سراپا ملحد ہیں یہ تینوں ملحدانہ فلسفہ والے ہوئے۔

جین اور بودھ دو معنوں میں ملحد ہیں ایک کو تو اس طرح کہ یہ لوگ وید کو نہیں مانتے، دوسرے یہ کہ یہ لوگ خدا کو نہیں مانتے ہیں۔

www.taemeernews.com

چارواک تین پہلوؤں سے ملحد ہیں۔ یعنی وہ وید "ایشور" آتما اور پرماتما کو نہیں مانتے۔

نیائے ویشیشک اور سانکھ کا ارتقاء آزادانہ طور پر ہوا ہے۔ ویدوں کے اثرات تو ہیں لیکن دوسرے انداز میں۔۔۔۔۔۔ نیائے اور ویشیشک مکاتب فکر میں تصور خدا کے سلسلہ میں کافی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

میمانسہ اور ویدانت' براہ راست متاثر اور ویدوں کے زیر اثر مانے جاتے ہیں۔ (ویدانت کو 'اتر میمانسہ' بھی کہا جاتا ہے اور میمانسہ کو "پورو میمانسہ" بھی)۔

۲۔ مختلف درشنوں میں روح کی حیثیت: چارواک کے سوا تمام درشن میں روح کو کسی نہ کسی انداز میں تسلیم کیا گیا ہے۔ ویسے روح میں کسی نہ کسی روپ میں چراواک بھی یقین رکھتے ہیں۔ لیکن چراواک کا ماننا ہے کہ جسمانی وجود سے ہٹ کر کسی روح کا وجود نہیں ہے اور دونوں فانی ہیں۔ چارواک نے روح اور جسم کو ایک دوسرے کا مترادف شمار کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ چارواک کا نظریہ مادہ پرستانہ ہے۔

۳۔ یہاں کے درشنوں میں (कर्मसिद्धान्तो) کرم کے اصولوں کی بڑی چرچا ہے۔ اس کے بڑے اثرات ہیں۔ "کرم" کے بارے میں جو باتیں ہیں وہ یہاں کے فلسفہ کی ایک خصوصیت ہے۔ آواگون (نظریہ تناسخ) سے اس کا تعلق جوڑا جاتا ہے۔

۴۔ چارواک کے علاوہ تناسخ کو سبھی مانتے ہیں۔ البتہ ویدک کال میں یہ نظریہ نہیں ملتا ہے لیکن ویدوں کے بعد کے زمانے میں یہ Develop ہوا ہے۔ یہاں بدھ روح کو عارضی مانتے ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے تناسخ کی بات تسلیم کی ہے۔ اس کو وہ چراغ کی لو سے مثال دیتے ہیں۔ لو مسلسل نظر آتی ہے۔ حالانکہ وہ بدلتی رہتی ہے۔

نیائے ویشیشک فرقہ میں آواگن کے سلسلے میں ایک بات یہ کہی گئی ہے کہ بچے کو آپ نے دیکھا ہے ہنستا بھی ہے روتا بھی ہے۔ پچھلے جنم کا یہ سب اثر ہے۔ پچھلے جنم کے اعمال ہیں ورنہ ہنسی کی کیا بات ہے اور رونے کی کیا تک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر جنم کے عقیدہ نے بہت بڑے اشکال کو دور کر دیا "کوئی غریب ہے کوئی امیر ہے۔ بچہ پیدا ہوا اور بچپن ہی میں ٹائیفائڈ ہو گیا۔ آخر اس نے کون سا گناہ کیا ہے۔ یہ سب پچھلے جنم کا پھل ہے۔ وہ ظالم تھا اس کا یہ نتیجہ ہے۔ (عملی زندگی پر اس نظریہ کے جو اثرات پڑتے ہیں ہم اس سے بحث نہیں کر رہے ہیں)۔

۵۔ یہاں کے سب کے سب درشن دنیا کو (दुखमय) غم سے بھرا ہوا مانتے ہیں۔ مہاتما بدھ بھی ایسا ہی مانتے تھے اور سانکھ اور یوگ نے بھی دنیا دکھ کا سمندر کہا ہے۔ دکھ کی قسمیں بتائی گئی ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بھارتی درشن قنوطی رنگ لئے ہوئے ہے؟ کیا یہاں یاس اور مایوسی چھائی رہتی ہے؟ یہ الزام کچھ حد تک تو ٹھیک ہے۔ لیکن پوری طرح صحیح نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ جہاں دکھوں کی بات کہی گئی ہے وہیں ازالہ یعنی دکھوں سے نجات کی بات بھی کہی گئی ہے اور یہ بات رجائیت (आशावाद) کی طرف نشاندہی کرتی ہے۔ یہاں جو مذہبی یا ثقافتی ڈرامے لکھے گئے ہیں وہ ٹریجیڈی نہیں بلکہ کامیڈی (Comody) ہیں۔ یہاں قنوطیت ایک حد تک ہے لیکن اس کے بعد رجائیت کی جھلک ملتی ہے۔ بھارتی درشن کی مثال اس عورت سے دی جاتی ہے جسے یوگنی (योगिनी) کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ عورت جو اپنے شوہر یا اپنے محبوب سے جدا ہے۔ دیوراج جی نے بھارتی درشن کے لئے اس عورت سے مثال دی جو اپنے محبوب سے جدا ہے "لیکن اسے اپنے محبوب سے ملنے کا پورا یقین ہے۔ اگر آدمی کو دکھ کا پتہ نہ ہو تو وہ اس کا ادراک کیسے کر سکتا ہے۔ مرض کیا ہے اور اس کے اسباب کیا ہیں اس کو جانے بغیر مرض کا علاج ممکن نہیں ہے۔

۶۔ یہاں کا فلسفہ اس پہلو سے عملی ہے کہ وہ بندشوں اور دکھوں سے نجات پانے کی بات کرتا ہے۔

فلاسفہ کے مطابق انسان دراصل فطرت اور اس کی شکلوں سے بالکل مختلف ہے۔ لیکن انسان اسی میں کھو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا بکھراؤ ہونے لگتا ہے اور وہ اپنی امتیازی حیثیت کو کھو دیتا ہے۔ جیسے کہیں جاتے ہوئے کپڑا خراب ہو جائے تو آدمی بالکل پریشان ہو جاتا ہے حالانکہ آدمی الگ ہے اور کپڑا الگ ہے۔ یہ حقیقت سامنے رہے تو پریشانی نہ ہو۔

اس لئے بندش کا ہونا "نادانی" (अविवेक) کی وجہ سے ہے۔

بات قابل غور یہ ہے کہ چارواک کے علاوہ سبھی دوسرے فلاسفر' (अज्ञान) جہالت کو بندھن کا بنیادی سبب مانتے ہیں۔ جہالت ساری بندشوں کی بنیادی وجہ ہے۔ البتہ جہالت ہے کیا اس کی مختلف فرقوں نے الگ الگ تشریح مختلف انداز میں کی ہے۔

۷۔ جہالت کو دور کرنے کے لئے حقیقت کا علم (तत्वज्ञान) کافی نہیں ہے۔ جہالت کو دور کرنے کے لئے (सिद्धान्तो) اصولوں کو ماننا ہوگا۔ مسلسل غور و فکر (चिन्तन) کرنا ہوگا۔ جیسے یوگ کا طریقہ اختیار کرنا وغیرہ۔

۸۔ چارواک کے علاوہ سبھی فرقے دنیا کو اخلاقی وجود قرار دیتے ہیں۔ شنکر اور یوگ کے فرقوں کو چھوڑ کر باقی سبھی دنیا کو حق مانتے ہیں۔

۹۔ (ضبط نفس) پر چارواک کو چھوڑ کر سبھی نے زور دیا ہے۔ (राग , द्वेष, वासना) بغض "کینہ" دشمنی "خواہشات نفس اور کسی چیز سے حد سے زیادہ لگاؤ اور الفت و محبت۔ ان چیزوں پر کنٹرول ضروری ہے "گیان اندری" اور "کرم اندری" ان دونوں پر قابو پالینا بھی ضروری ہے۔ سبھی درشنوں میں (नैतिक अनुशासन) اخلاقی ڈسپلن یعنی حسن اخلاق کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۔ یہاں مذہب (دھرم) اور فلسفہ (درشن)۔ دونوں میں ایک طرح کی (समन्वय) یکانگت پیدا کر دی گئی ہے۔

۱۱۔ استدلال کو اہمیت دی گئی ہے۔ جس کے ذریعہ سے حقیقی علم مل سکے۔ اس کو دلیل (प्रमाण) کہتے ہیں۔

دلیل تین طرح کی ہوتی ہیں ا۔ (प्रत्यक्ष) واضح ۲۔ (अनुमान) قیاس اور ۳۔ (शब्द) قولی

"قولی" اس سے مراد ہے منقول دلیل۔ یعنی جو مختلف کتابوں سے معلوم ہو سکے۔

ئے فرقے نے واضح وراست' قیاس 'قولی اور (उपमा) کو دلیل مانا ہے۔

ارحیہ درشن میں منطقی دلائل پر بہت زور دیا گیا ہے۔

یہاں کے درشن میں ماضی کو بھولتے نہیں ہیں۔ ماضی سے لگاؤ ہے۔

ضی کو چھوڑنے کا رجحان نہیں پایا جاتا ہے۔

یہ باتیں یہاں کے درشن کے بارے میں تعارفی باتیں تھیں۔ تفصیل کے ساتھ مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ وویکانند' رادھاکرشنن' راج گوپال آچاریہ وغیرہ جو فلسفی ہوئے ہیں ان کے پاس کچھ نہ کچھ ہے۔ ابتدائی معلومات اور گہری معلومات بھی ضروری ہیں۔ تاکہ ہم اپنے برادران وطن کی نفسیات اور مزاج کو سمجھ سکیں۔ قرآن قول فیصل بن کر اترا ہے اور قرآن کے حاملین کو بھی قول فیصل بن کر رہنا ہے۔ آپ فیصلہ کر سکیں کہ اس الجھاؤ کا یہ حل ہے۔ لیکن یہاں کے عوام کو ان فلسفوں سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔ اروند گھوش' مہاتما گاندھی وغیرہ سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن اسکولوں اور کالجوں میں ان کے فلسفہ کو پڑھایا جاتا ہے تاکہ وہ بچے اس بات پر فخر کر سکیں کہ یہ ہمارا اپنا فلسفہ ہے۔

اس لئے ہمیں حسب ضرورت بتانا چاہئے کہ اسلام کا فلسفہ کتنا متوازن' اطمینان بخش اور تشفی بخش ہے۔ قرآن کے سادہ بیان میں جو فطری جوہر اور استدلال ہے وہ مصنوعی نہیں ہے' بلکہ فطری انداز میں ہماری روح کو چھیڑتا ہے۔ قرآن کے انداز بیان کے بارے میں ایک خاص بات یہ ہے کہ چاہے 'نیکی' تقویٰ' تبلیغ' آخرت کی بات ہو جہاں وہ عقلی باتیں کرتا ہے وہیں ہماری محسوس دنیا سے کچھ محسوس مثالیں بھی لا دیتا ہے تاکہ وہ بات بالکل محسوس حقیقت بن جائے۔ مثالوں کے ذریعہ کوئی بات سمجھائی جائے تو وہ دل میں اتر جاتی ہے۔ قوم پرست حضرات اپنے قومی جذبہ کی تسکین کے لئے بھی اپنے فلسفیوں کو بہت زیادہ ابھارتے ہیں۔ ورنہ قرآنی تعلیمات کے آگے سب پھیکے ہیں۔ ہم کو روشنی کو عام کرنا ہے۔ اندھیرا خود بھاگے گا۔

اس موضوع پر کچھ اہم کتب کے نام درج ذیل ہیں:-

۱۔ دی ہندو ویو' آف لائف ۱۹۲۷ء۔ صفحات ۱۳۳۔ ڈاکٹر رادھاکرشنن

۲۔ انڈین فلاسفی (انگریزی) ۱۹۲۳ء دو جلدیں۔ ڈاکٹر رادھاکرشنن

۳۔ تاریخ ہندی فلسفہ (۳ جلدیں) ایس۔ این۔ داس گپتا۔ ۱۹۲۵ء (اردو اور انگریزی)

۴۔ قدیم ہندی فلسفہ (اردو) رائے شیو موہن لال ماتھر

۵۔ ہندی فلسفہ کے عام اصول (اردو) رائے شیو موہن لال ماتھر

۶۔ ویدک سنسکرتی اور درشن (ہندی) ڈاکٹر شمبھو دیال اوستھی

7 Paul Deassen (Translated by C: Johnston: The system of the vedanta, 1912, pages 529

8 Paul Deussen (Trans by Clark Edinburgh): The religian and philosophy of India, 1906, P429.

9 F.Max Muller: The six syems of Indian Philosophy 1899, pages 618.

● ●

شیریں انٹرپرائزز

ڈیلر برائے: کمرشیل، میرین اور ڈیکوریٹیو پلائی ووڈ، سن مائکا، فورمائکا، ہارڈبورڈ اور تعمیراتی سامان

۱، واسکو ٹاور، واسکوڈی گاما، گوآ۔ ۴۰۳۸۰۲

فون: آفس: ۳۶۸۷ - رہائش: ۳۶۸۸ - دوکان: ۳۲۹۸

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بہترین جہاد یہ ہے کہ
ظالم بادشاہ کے سامنے
حق بات کہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

SHIREEN ENTERPRISES

Dealers in : Commercial, Marine & Decorative Plywood, Sanmica, Formica, Hardboard and Building Material

1, VASCO TOWER
VASCO-DA-GAMA, GOA, 403 802

Phone : 3687 Off. 3688 Res. 3298 Shop

Our Sister Concern :
M/s M. K. SAYED, TIMBER MERCHANT Baina, Vasco.
M/s SHIREEN HARDWARES Vasco.
M/s. SHIREEN SAW MILL Sadashivgad.

www.taemeernews.com

سُپر ٹینری (انڈیا) لمیٹڈ

حکومت سے منظور شدہ ایکسپورٹ ہاؤس

- برنشڈ بف کاف • انڈسٹریل سیفٹی بوٹ لیدرز
- فیشن ایبل لیدرز • آئل پل اپ • نوبک
- واٹر پروف لیدرز گارمنٹ پنا • شو اینڈ بوٹ اپرز

Super Tannery (India) Ltd.

(A Government Recognised Export House)

Regd. & Head Office:

Jajmau Road, KANPUR-208010 (INDIA)

Phones: 42137, 41450
42138, 42192
CABLE: 'SUPER' KANPUR

TELEX : 325-291 SUPR IN
TELEX : 325-260 SUPR IN
FAX : (0512) 310057

SUPER
INTERNATIONAL

Super International

15/202-C, Civil Lines, Kanpur-208001 (INDIA)

Phone: (0512) 368893
Fax : 0512-311107

CABLE: WESTERN KANPUR
TELEX: 0325 291 SUPR IN

www.taemeernews.com

وحدتِ ادیان ــــ ایک جائزہ

سلطان احمد اصلاحی

وحدت ادیان ایک فکر اور ایک نظریہ کا نام ہے۔ اس کی اصل یہ بتائی اتی ہے کہ "تمام مذاہب یکساں ہیں"۔ آج کے سیاسی اور سماجی تناظر میں اس کو اص اہمیت دی گئی ہے۔ پریس' ریڈیو اور ٹی وی پر مختلف انداز سے اس کی تبلیغ وتی رہتی ہے۔ غیر مسلموں کی بڑی تعداد اس کی قائل نظر آتی ہے۔ سیاسی افراد اص طور سے اس کی دہائی دیتے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستانی مذاہب کی مذہبی تب میں بھی "یکساں" ہونے کی بات عام طور سے نہیں ملتی۔ دراصل اس نظریہ کے ہندوستان میں قبول عام حاصل ہونے کی عمر پچاس سال سے زائد نہیں ہے۔

اس موضوع پر سب سے مستند اور اہم کتاب ڈاکٹر بھگوان داس کی۔ "Essential Unity of All Religions" ہے۔ ۶۸۳ صفحات کی کتاب (مطبوعہ کاشی ودیا پیٹھ بنارس) ۱۹۳۹ء میں طبع ہوئی تھی۔ ڈاکٹر رادھا رشنن نے اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ اس میں چار معروف مذاہب (عیسائیت' ہودیت' اسلام اور ہندوازم) کے علاوہ زرتشت اور کنفیوشس کی تعلیمات بھی امل ہیں۔

یہ کتاب مختلف مذاہب کی مختلف تعلیمات کو اس کے سیاق وسباق سے اٹ کر پیش کرتی ہے۔ جزوی باتوں کو بنیادی بات بتا دیا گیا ہے۔ دراصل بغیر اصل و سمجھے ہوئے ذیلی یا جزوی تعلیمات کو نہیں سمجھا جاسکتا' بلکہ اس سے الٹی الجھن یدا ہوتی ہے اور بالکل دوسری تصویر سامنے آجاتی ہے۔

اسلامی تعلیمات کے ذیل میں تو اس میں بڑی بنیادی علمی غلطیاں ملتی ہیں۔ س پہلو سے یہ قابل عبرت کتاب ہے۔ چند نمونے نیچے دئے گئے ہیں۔

(۱) ایک مشہور حدیث "الخلق عیال اللہ" (بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ) یعنی تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ اس حدیث کو' جو کہ کتاب کے آغاز ہی میں درج ہے بھگوان داس نے "قرآن" لکھا ہے۔

(۲) ایک مستند حدیث جس میں کہا گیا کہ "اللہ بندہ سے قریب ہوتا ہے جو رائض کا اہتمام کرتے ہیں ــــــ پھر نوافل کا اہتمام کرتے ہیں ــــــ یہاں تک کہ وہ اللہ کا ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے ــــــ وغیرہ (او کما قال)۔ س کو بھی وہ قرآن قرار دیتے ہیں۔

(۳) بعض باتیں جو نہ قرآن ہے اور نہ حدیث ان کو قرآن یا حدیث لکھ یا ہے۔ "جیسے دنیا میں بے شمار انسان ہیں اس طرح خدا تک پہنچنے کے راستے بھی بے شمار ہیں" ص ۱۳۹ "اس مجہول قول کو حدیث بتایا گیا ہے۔ وغیرہ

وہ قرآن وحدیث کے بنیادی ماخذ کے مقابلے میں رومی وحافظ اور سعدی عطار پر انحصار کرتے نظر آتے ہیں۔

اسی طرح ونوبا بھاوے نے اسی مقصد سے "روح القرآن" لکھی۔ جس میں اس سے زیادہ ظلم کیا گیا ہے۔ یہاں آیات کو سیاق وسباق سے ہٹا کر الگ معنی پہنائے گئے ہیں۔ اس کا نام تو "قتل القرآن" ہونا چاہیے تھا۔

مذاہب کے اندر جو مشترک تعلیمات یا باتیں ملتی ہیں دراصل اس کا محل دوسرا ہے۔ وحدت ادیان والے اس میں تفریق نہیں کر پاتے کہ مذہب خدا کا بنایا ہوا ہے یا انسان کا بنایا ہوا ہے؟ اس نظریہ کی بنیاد یہ ہے کہ مذہب انسان کا اختیار تمیزی (prerogative) ہے۔

مقصد:۔ سیاسی ضرورت کے علاوہ اس تصور کے پیچھے دوسرے مقاصد بھی ہیں۔ چند ناسمجھوں کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو بظاہر یہ ذہین لوگوں کی چال معلوم ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ دو مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) پہلا مقصد اپنے مذہب کو خطروں سے بچانا ہے۔ جب یہ بات مان لی گئی کہ تمام مذاہب یکساں ہیں تو پھر کسی کو اجتماعیت کی کسوٹی پر نہیں پرکھا جائے گا۔ اس طرح وہ تنقید سے بچ گیا کیوں کہ کسی اجتماعی زندگی کی تعمیر اس مذہب کی بنیاد پر ممکن نہ تھی۔ یہ نظریہ "برہمنی" مذہب کی داخلی ناہمواریوں اور نارسائیوں (handicaps) کی پردہ پوشی اور ملک وسماج کی تشکیل میں اس کی نااہلی کو چھپاتا ہے۔

(۲) اس سے اسلام کا راستہ روکا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس کی حقانیت اور انسانی سماج وزندگی کی تعمیر میں اس کے رول پر گفتگو نہیں ہو پاتی۔

اس کے دو پہلو اور بھی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ تمام مذاہب کے صحیح اور درست ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سابقہ صورت حال (status quo) برقرار رہے نہ یہ کہ دوسرا مذہب اختیار کرنے دیا جائے۔ دوسری بات یہ کہ اگر تمام مذاہب' حق' ہیں تو دوسرا مذہب اختیار کرنے یا کسی کے اسلام قبول کرنے پر اعتراض کیوں ہوتا ہے؟ پھر "میناکشی پورم" پر واویلا کیوں مچایا جاتا ہے؟ بات یہ ہے کہ تمام مذاہب کے حق ہونے کی بات' ذہنی تحفظ کے ساتھ کہی جاتی ہے۔

اسلام اور ہندوازم میں فرق:۔ مذہب کے اندر اصل حیثیت ان کے عقائد اور بنیادی تصورات اور نظریات کو حاصل ہے۔ اس سے صرف نظر کر کے ان کی جزوی یا فروعی یا اخلاقی تعلیمات میں ظاہری یکسانیت کی بنیاد پر کہنا درست نہیں کہ تمام مذاہب یکساں ہیں۔

ہندوازم اور اسلام میں فرق بنیادی اور جوہری نوعیت کا ہے۔ ہندوازم کی خصوصیت اور شناخت یہ چار چیزیں ہیں:۔

(۱) شرک' بت پرستی اور وحدت الوجود

(۲) اوتار واد

www.taemeernews.com

(۳) آوا گمن کا عقیدہ
(۴) ورن آشرم کا نظریہ

(۱) **شرک، بُت پرستی اور وحدت الوجود:**۔ یہاں کا شرک سب سے زیادہ سخت ہے۔ رگ وید کے ۳۳ دیوتا بڑھ کر ۳۳ کروڑ ہو جاتے ہیں۔ (آریہ سماجی خدا کے علاوہ کئی اور چیزوں کو ازلی و قدیم مانتے ہیں، خدا کی صفات میں بھی فرق ہے)۔ وحدت الوجود کے نظریہ نے اس شرک میں مزید پیچیدگی و سختی پیدا کر دی ہے۔ وحدت الوجود کے ذریعہ یہ بتایا جاتا ہے کہ تمام چیزیں ایک بڑی ذات کا مظہر ہیں۔ یہاں کے فلسفہ نے اس کو ڈبایا۔ اور ہر چیز دیوتا بن گئی ہے۔ گویا ہر چیز میں خدا حلول کئے ہوئے ہے۔ رگ وید میں دھندلے انداز میں توحید کی تعلیم ملتی ہے۔

(۲) **اوتار واد:**۔ یہاں رسالت کے بجائے اوتار واد ہے۔ انسان کے علاوہ جانور بھی یہاں خدا کے اوتار ہو سکتے ہیں۔ جبکہ رسول انسان، بشر اور بندہ تھے۔

سوامی وویکانند جیسے عظیم فلسفی بھی دور جدید میں اس کے گن گاتے نظر آتے ہیں۔ اس تصور کے تحت خدا انسانی یا حیوانی شکل میں "اوتار" لیتا ہے۔ تلسی داس کی رامائن میں رام کو اوتار بتایا گیا ہے۔

(۳) **آوا گمن:**۔ آخرت کی جزا یا سزا کے بجائے آوا گمن کے نظریہ کو یہاں قبولیت عام حاصل ہے۔ بار بار دنیا میں آنے کو ایک حقیقت مان لیا گیا ہے۔

(۴) **ورن آشرم کے قائل:**۔ گاندھی جی بھی نظر آتے ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق سارے انسان اپنی پیدائش اور خلقت کے اعتبار سے برابر نہیں ہیں۔ بلکہ چار ورنوں' میں تقسیم ہیں۔ الگ الگ فلسفیانہ توجیہ تو کی جاتی ہے لیکن اس سے عموماً انکار نہیں کیا جاتا۔

بدھ مذہب اور اسلام:۔ خدا کا تصور مذہب کی جان ہے۔ لیکن بدھ مذہب کو موجودہ شکل میں اس سے سروکار نہیں ہے۔ یہاں لا ادریت ہے۔ محض خالق سے مطلب نہیں ہے۔ اب تو بدھ کو ہی خدا مان لیا گیا ہے۔ ویسے بھی بدھ مت عملاً ہندو دھرم کا ایک حصہ بن گیا ہے۔

جین مذہب اور اسلام:۔ یہ کائنات کو ازلی اور ابدی مانتا ہے۔ یہ اسلام سے بالکل برعکس بات ہے۔ جین مذہب انکار خدا کی تعلیم دیتا ہے۔ یہاں نجات یافتہ روح ہی پرماتما ہے۔ "تیرتھنکر" خدا بن گئے ہیں۔ ان کے دونوں فرقے "دگمبر" اور سویتمبر' مورتی پوجا کے قائل ہیں۔ دگمبر فرقہ عورت، شودر اور چنڈال کی مکتی و نجات کے قائل نہیں ہیں۔ یہ بات بھی اسلام کے خلاف ہے۔

کہا جاتا ہے ہندو دھرم میں اہنسا، بت پرستی اور رہبانیت کی آمد جین مت اور بدھ مت سے ہوئی ہے۔

سکھ مت:۔ یہاں وحدت الوجود بھی ہے اور آوا گمن بھی ہے۔ گورو کو عملاً خدا کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

عیسائیت یہودیت اور اسلام:۔ یہاں انبیاء کی کردار کشی ملتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنا دیا گیا ہے۔ یہودی اپنے کو خدا کا چہیتا قرار دیتے ہیں۔

اتحاد مذاہب کی اصل حقیقت:۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف مذاہب میں جوہری فرق پایا جاتا ہے۔ اگر اس کے باوجود بھی اس حقیقت کو نہ مانا جائے تو یہی کہنا صحیح ہو گا کہ لغت سے "فرق و اختلاف" کے الفاظ کو نکال دیا جانا چاہئے۔

وحدت ادیان کو ماننے سے انسان کا مقصد وجود متاثر ہوتا ہے' وہ کسی ذی شعور ہستی کی قدرت کا کرشمہ نہیں بلکہ کھلنڈرے کا کھیل بن جاتا ہے' جس کے آغاز و انجام کا کوئی مقصد نہیں۔ یہ کہنا کہ کوئی بھی مذہب اختیار کر لیا جائے' انسان کامیاب ہو جائے گا یہ بات خدا کے ساتھ بڑی ناقدری کی بھی ہے۔ اس سے مقصد انسان' اور مقصد کائنات بالکل گم ہو جاتا ہے۔

آج مذاہب عالم میں عقائد و عبادات سے لے کر معاملات و زندگی تک میں جو بہت سی باتیں باہم مشابہ ملتی ہیں وہ اس کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ مذاہب اپنی اصل شکل میں ایک رہے ہونگے۔ بعد میں ان میں بگاڑ آتے چلے گئے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ کسی کو بھی اختیار کر لیا جائے اور یہ کہ سب برابر ہیں۔

تمام مذاہب کے حق ہونے کا سیاق دوسرا ہے۔ مسند احمد کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں "ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے" یہ ہدایت کے تسلسل کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اس کی دلیل نہیں ہے کہ آج مذاہب کی جو شکل بھی باقی ہے یا نظر آتی ہے وہ سب کی سب حق ہیں۔

احترام مذاہب کی صحیح صورت:۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کی نمائندہ شخصیات کا مذاق اڑائیں اور ان کے دیوتاؤں کو گالیاں دیں۔ نہیں بلکہ دوسرے مذاہب کے احترام کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ قرآن (سورہ انعام۔۱۰۸) میں دوسروں کے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسلام سابقہ سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے۔ احترام الگ چیز ہے' لیکن تمام مذاہب کے حق ہونے کا دعویٰ بالکل الگ ہے۔

موجودہ حالات میں ایک دوسرے کو سمجھنے کا بھرپور موقعہ ملنا چاہئے تاکہ حق کی تلاش کی بہتر فضا بنی رہے۔ اس میں ملاقات' ربط' دلیل مذاکرہ بلکہ تمام جائز اور معقول طریقوں کا سہارا لیا جانا چاہئے۔

ہم وطنوں کو بتایا جائے کہ اسلام کو اختیار کرنے سے ان کی تحقیر نہیں ہوتی۔ ہر زمین پر ایک ہی حق لے کر خدا کے پیغمبر آئے تھے۔ اس لئے اسلام کو ماننے سے وہ ذلیل نہیں ہوتے۔ حضور کی نبوت کا مسئلہ بنیادی نوعیت کا ہے۔ قرآن آخری کتاب ہے اور رسول' آخری رسول ہیں۔ اگر یہ کام دعوت اسلامی کے کارکن کر لیں تو ہندوستان اسلام کے لئے فتح ہو جائے گا۔ (تقریری نوٹ سے تیار کی گئی)

مولانا محمد قاسم نانوتوی کی اوتار واد اور مذاہب پر چند اہم کتب کے نام:۔

(۱) حجت الاسلام
(۲) انتصار الاسلام
(۳) قبلہ نما
(۴) تقریر دل پذیر یا صداقت اسلام
(۵) تحفہ لحمیہ (گوشت خوری) وغیرہ

www.taemeernews.com

جدید ہند میں ذاتیں

جاوید علی

یہ تحریر درج ذیل چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ ضمناً کچھ دوسرے متعلق مسائل بھی آگئے ہیں۔

۱ ذات پات کی ابتداء

۲ ذات کا مفہوم

۳ جدید ہندوستان میں اس کی کارفرمائی

۴ ذات پات اور سنسکرت تہذیب (Sanskirtization) میں رشتہ و تعلق

۵ مسلمان۔ اور ذات کا نظام

سماجیات کے ایک ہندوستانی ماہر کے مطابق روایت کے امین ہندوستان میں تین ادارے ہیں جو ہندوازم کے استحکام میں معاون مانے جاتے ہیں۔ یہ ہیں گاؤں، مشترکہ خاندانی نظام اور ذات پات کا نظام (ایم این سری نواس ۱۹۶۲) ۔ مختلف پہلوؤں سے کئی ہزار سال سے ذات پات کا نظام ہندوستانی سماج کی ایک ایسی خصوصیت بن چکا ہے۔ جس کو مشکل سے ہی نظرانداز کیا جاسکتا ہے۔

(۱) **ذات پات کی ابتداء:۔** ہندوستان میں قدیم دور سے مختلف نسلوں اور قوموں کے لوگ آتے رہے ہیں۔ موہن جوداڑو اور ہڑپہ کی تہذیب (یا سندھ گھاٹی تہذیب) سے قبل کے حالات کا صرف اندازہ ہی لگایا گیا ہے۔ ہڑپہ کی تہذیب جو غیر آریائی تھی وہاں ذات پات کا پتہ نہیں چلتا۔ آریوں کی آمد کے بعد ہندوستانی سماج میں ذات پات کے نظام کی جھلکیاں ملنے لگتی ہیں۔

خیال یہ ہے کہ آریہ جب پہلے ہندوستان آئے تو ان کا سماج، سماجی طبقوں ر درجوں میں منقسم تھا۔۔۔ (۱) لڑنے والے اور سرداران (۲) پروہت طبقہ (۳) عام لوگ۔ ان میں ذات پات نہیں پایا جاتا تھا۔ پیشے خاندانی نہیں تھے اور شادی بیاہ ذات سے باہر ہوتا تھا۔

مقامی آبادی کے تعلق سے دو طبقات تھے۔ ایک آریہ اور دوسرا غیر آریہ۔ بعد میں ان کا داس یا داسو نام پڑا۔ داسوں کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ مقامی آبادی کا وہ حصہ تھے جنہوں نے آریوں سے جنگ کی تھی۔

رگ وید جو آریوں کی سب سے قدیم کتاب مانی جاتی ہے۔ اس کے آخری حصے کی ایک حمد "پرش سکتا" میں سماج کے چار طبقوں کا نام ملتا ہے۔ جو آفرینش یا اصل (خالق) کی قربانی کی وجہ سے وجود میں آئے تھے۔ رگ وید میں بتایا گیا ہے کہ خالق کے سر سے برہمن، بازوں سے چھتری، ٹانگوں سے ویش اور پیروں سے شودر کی پیدائش ہوئی۔ ان منتروں کے بارے میں خیال یہ ہے کہ یہ بعد کی ملاوٹ ہے۔ بہرحال یہ منتر ابھی باقی ہیں۔ (رگ وید۔ منڈل ۱۰، سوکت ۹۰، منترہ ۱۲ اور ۲۹)

اس کے کچھ بعد کی تصنیف "شت پتھ برہمن" میں درج بالا چار طبقوں کو اس کے الگ الگ کاموں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ طبقات پیدائشی ہیں۔

ذاتوں کے لئے "ورن" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے معنی رنگ کے ہیں۔ یہ "ورن" چار تھے جن کا تذکرہ اوپر آچکا ہے۔ ورن دراصل بنیادی ذاتیں ہیں۔ جو نظری فریم ورک فراہم کرتی ہیں۔ اس میں ذیلی ذاتیں الگ سے تھیں جس کو "جاتی" (اس کے معنی پیدائش کے ہیں) کہتے ہیں۔ یہ پیدائشی پیشے تھے۔ اچھوت ورن کے نظام سے الگ تھے اور ہیں۔ جیسے چنڈال نشاد پال وغیرہ قابل نفرت قرار پائیں۔

مختلف ذاتوں کے بارے میں دعوی اور جوابی دعوی رہا ہے کہ یہ کس "ورن" کے تحت آتی ہیں۔ باہر سے آنے والی مختلف قوموں کو برہمنوں نے ان کو جعلی نسب نامے دے کر یا بعض مذہبی رسوم انجام دے کر اونچے ورن میں شامل کیا ہے۔ ان رسوم کی تفصیلات مذہبی لٹریچر میں مفقود نہیں ہیں۔ شیواجی کو اونچے ورن میں شامل کرنے کا واقعہ تو کافی مشہور ہے مشہور مورخ رومیلا تھاپر نے راجپوتوں کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کو سیاسی عروج نویں، دسویں صدی عیسوی میں حاصل ہوا تھا۔ ان کے بارے میں یہ خیال ہے کہ "ہن" نسل سے ان کا تعلق تھا جو مسلمانوں کی آمد سے کافی قبل وسطی ایشیا سے آئے تھے۔ برہمنوں نے سورج ونشی اور چندر ونشی قرار دے کر ان کو شاہی نسب نامے دیئے اور انہیں چھتری قرار دیا۔ یہ مختلف "کل" میں بٹ گئے۔ جن میں "اگنی کل" مشہور ہے۔ جس سے پرہیار، چوہان، سولنکی اور پاوار نکلے۔

بہرحال آج کا ذات کا نظام کافی پیچیدہ ہے ہو سکتا ہے کوئی کاروباری ذات اصلاً "شودر ہو۔

اچھوت آریوں کی چار ذاتوں سے علاحدہ ہیں۔ ویدوں میں ان کو چنڈال داسو وغیرہ کہا گیا ہے

چھٹی صدی قبل مسیح سے "ورن آشرم" یا ذات پات کے نظام کے خلاف آوازیں اٹھتی رہی ہیں۔ لیکن یہ نظام باقی رہا۔ بلکہ مضبوط ہوا۔ منو کا دھرم شاستر دوسری صدی عیسوی کی چیز بتائی جاتی ہے۔ آج کے دور میں بھی ذات کا نظام ایک زندہ حقیقت ہے۔

(۲) **ذات کا مفہوم:۔** ذات کی تعریف اور اس کا مفہوم مختلف لوگوں نے کی ہے۔

(الف) مشہور ماہر علم بشریات جناب ایم این سری نواس کے مطابق "ایک ایسا طبقہ جو مخصوص ذات ورثے میں پاتا ہے۔ جس کے افراد اپنی ذات سے باہر شادی نہیں کرتے، جو عام طور پر ایک مقامی گروہ ہوتا ہے اور جو زمانہ قدیم سے ایک

www.taemeernews.com

مرنے کے بعد صرف عمل ساتھ رہتا ہے

رسول اللہ نے فرمایا:
"(مرنے کے بعد قبر تک) میت
کے ساتھ صرف تین چیزیں جاتی ہیں
(۱) اس کے رشتہ دار، (۲) اس کا مال، اور
(۳) اس کا عمل۔ (دفن کے بعد) پہلی دو چیزیں
پلٹ جاتی ہیں اور اس کا عمل اس کے
ساتھ باقی رہتا ہے۔"

Mohd. Luqman
NEWS PAPER AGENT
Near Saidia School, BHOPAL

وکیل کارپٹس

تار کا پتہ: "وکیل" بھدوہی

نور اسلامپور، بھدوہی۔ ۲۲۱۴۰۱۔ وارانسی یوپی (انڈیا)

• ٹیلیکس: ۵۴۳۲۲۷ PCO IN INDIA • فون: ۰۵۴۱۴ (۵۶۲۶)

TLX: 543227 PCO IN INDIA TEL: 05414 (5626)

Wakil Carpets

MANUFACTURERS & EXPORTERS:

HANDKNOTTED WOOLLEN
CARPETS & DRUGGETS

NOOR-E-ISLAMPUR, BHADOHI-221401, VARANASI, U.P.
(INDIA)

CABLE: "WAKIL" BHADOHI

www.taemeernews.com

خاص پیشہ سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسری باتوں کے علاوہ آپسی تعلقات کا انحصار پاک اور ناپاک (بھرشٹ) ہونے کے تصور پر ہے اور عام طور سے ایک ہی ذات کے لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر کھاتے پیتے ہیں۔ لیکن عملاً کسی مخصوص ذات کی نشاندہی آسان نہیں ہے۔ دراصل ہر ذات ذیلی ذاتوں میں بٹی ہوئی ہے۔

(ب) مشہور ماہر سماجیات جناب Weber (۱۹۴۷ء) کے مطابق

(Cast is a fundamental institution of Hindustan and its use should be restricted to. Hindus or at best to social grops which, though professing other faiths, live with or near communities within the pan- Indian civilization)

یعنی ذات ہندو تہذیب کا ایک بنیادی ادارہ ہے۔ اس کا استعمال ہندوؤں تک محصور ہے یا ان سماجی گروہوں (چاہے وہ دوسرے مذہب کو ماننے والے ہوں) تک محدود ہے جو وسیع ہندوستانی تہذیب کے ہندو فرقوں کے قریب رہتے ہیں۔

(ج) جے ایچ ہٹن (J. H. Hutton ۱۹۴۶ء) اور جی ایچ گھوریے (G.H. Ghurye ۱۹۵۰ء) نے ہندوؤں میں ذات کی بنیادی و ثقافتی خصوصیات گنائی ہیں۔ ان سے ہمیں ذات کا مفہوم متعین کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ان کو عام طور سے تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ درج ذیل ہیں۔

۱ ایک ذات کے افراد اپنی ہی ذات میں شادی بیاہ (endogamous) کرتے ہیں۔

۲ یہ مخصوص پیشوں سے جڑے ہوئے ہیں (Occupational Specialization)

۳ ذاتوں میں درجہ بندی ہوتی ہے۔ (Heirarchically ordered) میں درجہ بندی کی بنیاد ذاتوں کی (pure) پاکی 'اور ناپاکی (impure) کے رشتہ پر ہے۔ نتیجے میں 'آلودگی' کی بنیاد پر اونچ اور نیچ (status) کی درجہ بندی ہوتی ہے۔ "آلودگی" کی تفصیل ہے جیسے دوسری ذاتوں کے ساتھ کھانے سے بھی آلودگی (pollution) کا شکار ہوجاتا ہے۔

۴ اس کی بنیاد نظریاتی اور مذہبی ہوتی ہے اور جو سماجی تعلقات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

گویا دانشوروں کے مطابق جب کسی سماجی گروہ میں یہ چار خصوصیات پائی جائیں گی تو یہ کہا جائے گا کہ وہاں ذات کا نظام موجود ہے۔

سری نواس کے مطابق ہندؤں میں ذات کی بنیاد مذہبی فلسفہ پر ہے۔ "کرم اور دھرم" کے تصورات نے یہاں درجہ بندی کے تصور کو مضبوط کرنے میں بہت مدد کی ہے۔ "کرم" کا تعلق آواگمن (نظریہ تناسخ) سے ہے۔ دھرم کے کئی مطلب ہیں۔ ایک مطلب ہے کہ جو صحیح اور اخلاقی طور پر درست ہو۔ گویا بہت سے لوگوں کے نزدیک جو ذات کے نظام کو مان رہا ہے وہ "دھرم" کو مان رہا ہے اور اگر کوئی شخص دھرم کے اصولوں کو مانتا ہے تو وہ اگلے جنم میں اونچی ذات میں پیدا ہوگا۔ ذات کے نظام کی عقلی توجیہ بھی کی گئی ہے۔ بہر حال اس کا نظریاتی پہلو ایک الگ موضوع ہے۔

(۳) جدید ہندوستان میں ذات کی کار فرمائی: ہندو سماج کی اونچی ذاتیں بالعموم سیاسی اور معاشی طور پر اونچی رہی ہیں۔ انگریزوں کی آمد سے قبل اس قوت اور طاقت کا مطلب "ڈومینین" تھیں۔ اس دور میں Rank-disequilibrium نہیں تھا۔ یعنی عام طور سے ایسی ذات نہیں تھی جو سماجی قوت میں بہت زیادہ ہو اور معاشی قوت میں بہت کم ہو یا معاشی طور پر بہت زیادہ طاقتور ہو اور ritual status یا سماجی حیثیت میں بہت کم ہو۔ یہ نظام مستحکم تھا۔ حالانکہ یہ غیر منصفانہ اور ظالمانہ تھا۔ بہر حال 'نیچی ذاتوں' اور قبائل کی ذات کے درمیانی گروہ' میں آجانے کی مثالیں ملتی ہیں بعض دفعہ فوجی قوت کی وجہ سے یہ اقتدار پر قابض بھی ہوئیں۔ بھگتی تحریک نے اونچی ذاتوں کی پوزیشن کو کم کیا۔ لیکن یہ مثالیں کم ہی ہیں اور بحیثیت مجموعی ہندو سماج کا نظام درجہ بندی والا ہی بنا رہا۔

برطانوی اقتدار نے ہندو سماجی ڈھانچہ میں کئی طرح کے اثرات ڈالے۔ آغاز میں بدلے ہوئے حالات میں اکثر علاقوں میں برہمنوں نے (جو کہ پہلے ہی تعلیم یافتہ ذات تھی) جدید مغربی' تعلیم میں سبقت لی جس کی وجہ سے وہ حکومت اور پروفیشن میں چھا گئے۔ مدراس پریسی ڈنسی (تامل ناڈ) اور ریاست میسور (کرناٹک) میں نمایاں طور پر اس صورتحال کو دیکھا گیا۔ یہی حال بعض جگہ (جیسے بہار) کائستھوں کا تھا۔ انگریزوں نے دیوانی اور فوجداری کے جو قوانین نافذ کئے ان کی وجہ سے ذات اور برادری کے پنچایت کی زیادہ تر طاقت سلب ہوگئی۔ برطانوی حکومت 'عدل وانصاف کے نئے نظام اور جدید تعلیم نے مساوات اور برابری کے نئے تصورات کو عام کیا۔ اس میں جدید مواصلاتی ذرائع کے فروغ۔ سڑکیں' ریلوے' اخبارات' ریڈیو وغیرہ۔ نے بھی اپنا حصہ ادا کیا۔

لیکن اس کا خاتمہ تو نہیں ہوا بلکہ گزشتہ ایک صدی یا اس سے کچھ زیادہ مدت میں ذات پات نے اپنے اثر و نفوذ کے لئے نئے میدان تلاش کرلئے۔

ایم ایس اے راؤ (۱۹۷۹ء) کے مطابق برطانوی دور میں ذاتوں کو لے کر جو تحریکیں چلیں ان کو چار اقسام (pattern) میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ 'آج بھی یہ پیٹرن ملتا ہے۔

۱ مدراس 'کرناٹک اور مہاراشٹر میں برہمن اور غیر برہمن کی تقسیم عمل میں آئی۔ ان تحریکوں کا مقصد برہمنوں کی بالادستی سیاست اور ملازمتوں میں کم کرنا تھا۔

۲ شمالی ہند میں اس کا اظہار اونچی ذاتوں (برہمن' بھومیہار' راجپوت اور کائستھ) اور درمیانہ ذاتوں (اہیر' کرمی' یادو وغیرہ) کے درمیان بڑھتی ہوئی کھائی سے ہوا۔

۳ تیسرا پیٹرن نچلی ذاتوں اور اونچی ذاتوں کی لڑائی سے متعلق ہے۔ کیرالہ کی ازہاوہ تحریک' مدراس کی نادر تحریک' امیڈکر کی تحریک اور مہاراشٹر کی حال کی دلت تحریک اس کی مثالیں ہیں۔

۴ قبائل کی تحریک چوتھی قسم ہے۔

ان سب میں سیاست کا رول مختلف وقتوں اور مقامات پر خاصا رہا

www.taemeernews.com

لڑکیوں کے لئے ایک دینی دار العلوم

جامعة البنات حیدر آباد

سعید اباد، حیدر اباد ۵۰۰۶۵۹ (اے پی) الھند

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نئی نسل کے صحت مند نشوونما اور اس کے روشن مستقبل کا انحصار دختران ملت کی صحیح تعلیم وتربیت پر ہے لیکن اس حقیقت کو اگر بالکل فراموش نہیں تو کم از کم اس سے اغماض اور بے اعتنائی ضرور برتی گئی ہے جس کے نتیجہ میں پود کی پود اپنی تہذیب سے ناآشنا، مومنانہ کردار اور صفات سے خالی اور تخلیقی اور اجتہادی فکر سے عموماً عاری پیدا ہو رہی ہے۔

اس خلاء کو پر کرنے کے لئے کی جانے والی کوششوں میں ایک کوشش کا نام ہے

جامعة البنات حیدرآباد

جس میں عربی زبان وادب، نحو وصرف کی معیاری تعلیم کے ساتھ تفسیر حدیث اور فقہ کے درس وتدریس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ عربی زبان کی ابتدائی کلاس سے فاضلہ تک مختلف کلاسوں میں ڈھائی سو طالبات مستفید ہو رہی ہیں۔ علوم دینیہ کے علاوہ اردو، تاریخ، امور خانہ داری اور انگریزی زبان پر بھی پوری توجہ ہے۔

داخلہ کے لئے کم از کم ساتویں درجہ کی استعداد اور اردو لکھنا پڑھنا جاننا ضروری ہے۔

طالبات میں بڑی تعداد ہائی اسکول اور انٹر پڑھی ہوئی لڑکیاں ہیں۔
جس کے لئے اس کورس کو ایک سنہری موقع تصور کیا جاتا ہے۔

اس کار خیر میں آپ اپنا حصہ ادا کیجئے

Jamiatul Banaath Hyderabad

16-1-14 25, Zakir Hussain Colony, Sayeedabad, Hyderabad-500 659 INDIA

جگہ کا عطیہ: بکران بیڑی ورکس۔ آرمور۔ نظام آباد

www.taemeernews.com

ہے۔ جدید ہند میں ذات پات کی بعض اہم کار فرمائیوں کو بالترتیب نیچے دیا جارہا ہے۔

انگریزوں نے اپنی فوج میں راجپوتوں، مرہٹوں، جاٹوں اور گورکھوں وغیرہ کے لئے الگ الگ رجمنٹ بنائیں۔ (برہمنوں میں مراٹھا برہمن تو فوج میں لئے گئے لیکن بہاری برہمن جنہوں نے ۱۸۵۷ء کے "غدر" میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا، کی تقرری فوج میں بند کردی گئی)۔ مہاراشٹر میں مہاروں کو بعض تاریخی وجوہ سے انگریزوں نے فوج میں داخل کیا تھا جس کا استعمال ۱۸۵۷ء میں کیا گیا۔ ڈاکٹر امبیڈکر کا تعلق مہار ذات سے ہی تھا۔۔ یہ ایک "نچلی ذات" مانی جاتی ہے۔ ان میں بیداری نسبتاً پہلے آئی۔

غیر برہمن ذاتوں کی تحریک جدید دور میں جنوبی ہند میں شروع ہوئی۔ اس سلسلہ میں "پونا" (موجودہ مہاراشٹر) کے "جیوتی راؤ پھولے" کا نام نمایاں طور پر لینے کے قابل ہے۔ موصوف ذات کے مالی تھے۔ انہوں نے ۱۸۴۰ء میں ہی کام شروع کردیا تھا۔ ۱۸۷۳ء میں آپ نے "ستیہ شودھک سماج" قائم کیا۔ تعلیم کے فروغ پر کافی زور صرف کیا اور غیر برہمنوں سے کہا کہ وہ مذہبی رسوم کے لئے برہمن پجاری کو نہ بلائیں۔ انہوں نے ملازمتوں اور میونسپل اداروں میں تمام ذاتوں کو مناسب نمائندگی کا مطالبہ کیا۔ لیکن ملازمتوں میں نمائندگی کا مسئلہ ۱۹ویں صدی کی آخری دہائی تک کھٹائی میں ہی رہا۔

انگریزی دور میں "مردم شماری" کا آغاز ہوا۔ جس میں مختلف ذاتوں کا شمار بھی شروع ہوا۔ اس عمل نے مختلف ذاتوں کی حیثیت کو نمایاں کیا۔ ۱۹۳۱ء تک "مردم شماری" میں ذاتوں کا شمار الگ سے کیا جاتا رہا۔

مانٹیگو چیمس فورڈ اصلاحات پہلی جنگ عظیم کے بعد سامنے آئیں۔ مانٹیگو ۱۹۲۶ء میں ہند آئے۔ ان کا مقصد حکومت کے آئندہ کے ڈھانچے سے متعلق تھا۔ ان اصلاحات نے بمبئی کے لوگوں کو تین درجوں میں بانٹا تھا۔

۱ برہمن اور متعلقہ ذاتیں
۲ مراٹھے وغیرہ
۳ پس ماندہ اور اچھوت ذاتیں۔

۱۹۲۶ء میں مدراس میں جسٹس پارٹی (انصاف پارٹی) کا قیام عمل میں آیا۔ یہ غیر برہمن پارٹی تھی جو تامل، تلگو اور مالابار کے علاقوں میں پھیل گئی۔ ۱۹۲۰ء میں یہ اقتدار میں بھی آئی۔ پھر اس کا اثر کم ہوگیا۔

سابق میسور ریاست میں "پرجا متر امنڈلی" کے نام سے ایک تنظیم قائم ہوئی۔ اس کے تحت لنگایت اور وکالیگا ذاتوں نے تحریک چلائی اور ۱۹۲۱ء کے بعد ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں ریزرویشن حاصل کیا۔ یہ برہمنوں کے مخالف تھے۔

۱۹۲۵ء میں تامل ناڈو میں جناب ای۔ وی۔ راما سوامی نائیکر (جن کو پریار بھی کہتے ہیں) نے سلف ریسپکٹ موومنٹ (Salf-Respect movement) چلایا۔ یہ آریہ مخالف، ہندی مخالف اور برہمن مخالف تحریک تھی۔

جدید ہندوستان میں ذات پات کے معاملہ میں بابا صاحب امبیڈکر کو نہیں بھلایا جاسکتا وہ خود اچھوت تھے انہوں نے ۱۹۳۳ء کی گول میز کانفرنس میں کہا تھا کہ اچھوت ہندو نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ایک الگ گروہ ہیں۔ انہوں نے ہندوؤں سے الگ حیثیت کی مانگ کی۔ گاندھی جی نے ایک موقعہ پر مرن برت" رکھا اور اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ ہونے سے بچالیا۔ ۱۹۳۵ء میں پونا پیکٹ ہوا جس میں کانگریس، ڈاکٹر امبیڈکر اور انگریز شامل تھے۔ اس معاہدہ میں اچھوتوں کو تحفظات دی گئیں۔) جو آج بھی ہند یونین کے دستور میں شامل ہیں۔ ویسے ڈاکٹر امبیڈکر اور گاندھی جی کے اپروچ میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے یہاں اس کی تفصیل کا موقعہ نہیں ہے۔

۱۹۴۴ء میں جسٹس پارٹی کو نئی شکل دے کر "دراوڈ کازگم" قائم کی گئی۔

مختلف سیاسی پارٹیوں میں اس کی جھلک نظر آتی ہے۔ ۱۹۳۴ء میں آندھرا میں کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد پڑی اور "کما" زمیندار اس پر چھاگئے۔ نتیجہ میں اسی ٹکر کی دوسری ذات "ریڈی" کانگریس میں شامل ہوگئی۔

یہ دونوں آندھرا کے ابتدائی حکمرانوں کے یہاں فوجی تھے۔ انہیں زمینیں دی گئیں۔ اپنی محنت سے یہ بڑے کسان بھی بن گئے۔ دیہی علاقوں میں یہی ذاتیں وہاں چھائی ہوئی ہیں۔ برہمن پیچھے تھے۔ (کما، سرکار کے علاقے" میں اور ریڈی، رائل سیما، کے اضلاع میں مرکوز ہیں)۔

مختلف ریاستوں میں سیاسی اور سماجی سطح پر مختلف ذاتیں متحارب ذاتیں مانی جاتی ہیں۔ وہاں کی سیاست کو سمجھنے کے لئے بعض دفعہ اس پہلو کو بھی جاننا ضروری ہے۔ ظاہر ہے یہ باتیں عمومی حیثیت سے کہی جارہی ہیں۔ عملی صورتحال بدلتی رہتی ہے۔ تلنگانہ میں ریڈی اور برہمن اور آندھرا میں ریڈی اور کما متحارب گروہ سمجھا جاتا ہے۔۔ کرناٹک میں اوکالیگا، اور لنگایت، گجرات میں بنیا پاری دار اور کولی، مہاراشٹر میں برہمن، مہار اور مراٹھا، بہار میں یادو، بھومی ہار اور راجپوت، کیرالہ میں نائر، ازہاوہ اور سیریائی عیسائی، متحارب ذاتیں سمجھی جاتی ہیں۔ اس کے اثرات انتظامیہ پر بھی پڑے ہیں۔

اب ایک ذات معاشی فوائد کے لئے اپنے کو پسماندہ قرار دینے پر اصرار بھی کرتی ہے۔ کرناٹک میں "لنگایت" فرقہ اس کی واضح مثال ہے۔

جدید ہند کے تضادات میں سے ایک تضاد یہ بھی ہے کہ جہاں چھوٹی ریاست کے قیام سے عوام کا حکومت اور انتظامیہ سے رابطہ میں سہولت ہوتی ہے وہیں دوسری طرف غالب ذات کی چیرہ دستیوں کے امکانات بھی بڑھتے ہیں۔ چنانچہ نئی ریاستوں کی تشکیل نو میں یہ عنصر سامنے بھی آیا ہے۔

تعلیم اور مواصلات کے فروغ کے ساتھ مختلف ذاتوں کے اندر اپنے آپ کو منظم کرنے کا داعیہ بھی پیدا ہوا۔ چنانچہ مختلف علاقوں میں بیسویں صدی کے ابتدائی دہوں میں خاص طور سے اس کی کوششیں ہوئیں۔ آج بھی اس طرح کی کوششیں ہوتی نظر آتی ہیں۔ لیکن یہ کم ہوا ہے۔

دستوری تحفظات:۔ دستور میں متعدد دفعات اچھوتوں پسماندہ طبقات اور قبائل سے متعلق ہے۔ دستوری ترامیم کے ذریعہ اس میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ دستور کی دفعہ (۲) ۲۹ میں کہا گیا ہے کہ "کسی شہری کو ریاست کی طرف سے چلائے گئے یا ریاستی خزانے سے امداد پانے والے ادارے میں مذہب، نسل، ذات، زبان اور ان میں سے کسی ایک بنیاد پر داخلہ دینے سے انکار نہیں کیا جائے گا"

۱۹۵۱ء میں پہلی ترمیم کے ذریعہ دستور ہند کی دفعہ ۱۵ میں یہ اضافہ کیا گیا کہ

www.taemeernews.com

خسارہ سے
محفوظ تجارت

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں رزق دیا ہے، کھلے اور چھپے اس میں سے خرچ کرتے ہیں یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں، جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔

(القرآن: ۳۵-۲۱)

ایک دینی بھائی۔ بھیونڈی

بھیونڈی میں تعمیراتی اشیاء کا اہم مرکز

مار بل مائنس

سنگِ مرمر، گرینائیٹ، کوٹہ، کڑپا، تاندور پتھروں کی لادیاں۔

اسٹار اسٹیلس اینڈ سیمنٹس

لوہے کی سلاخیں، اینگل، چینل، بیم، سیمنٹ اور پترے۔

ہندوستان انجینئرنگ ورکس

اسٹیل فیبریکیشن، لوہے کی جالیاں، گیٹ، کھڑکیاں اور دروازے۔

انصاری کمپاؤنڈ، آگرہ روڈ، نارپولی، بھیونڈی (مہاراشٹر)

www.taemeernews.com

"(۳) اس دفعہ یا دفعہ ۲۹ کی ذیلی دفعہ (۲) میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کی وجہ سے ریاست کو سماجی یا معاشی لحاظ سے شہریوں کے کسی پسماندہ طبقے میں اچھوتوں اور ہریجنوں کی ترقی کے لئے کوئی خاص انتظام میں کوئی رکاوٹ یا مجبوری نہیں ہوگی"

۲　دستور ہند نے چھوت چھات کو ممنوع قرار دیا۔ دفعہ ۱۷، ۱۵، ۲۵، (۲) ۲۹، ۳۸ اور ۴۶ چھوت چھات کے مثبت اور منفی پہلوؤں سے متعلق ہیں۔

پارلیمنٹ میں اچھوتوں (درج فہرست ذاتوں) اور قبائل (درج فہرست قبائل) کے لئے نشستیں مخصوص کی گئیں۔ سرکاری نوکریوں میں بھی انہیں ریزرویشن دیا گیا۔ اور ان کے تعلیمی اور اقتصادی ترقی کے مواقع پیدا کئے گئے۔

ان باتوں کو دیکھتے ہوئے بعض لوگوں کا یہ بھی خدشہ ہے کہ کہیں دستوری تحفظات ہی ذات پات کو باقی رکھنے کا ذریعہ نہ بن جائے۔

پس ماندہ طبقات کے لئے ریزرویشن کے ذیل میں "منڈل کمیشن" اور اس سے متعلق حادثات اور واقعات سے اخبار بیں طبقہ اچھی طرح واقف ہے۔

(۴) ذات پات اور سنسکرت تہذیب کا رشتہ یا سنسکرتیانے کا عمل:-

سنسکرت تہذیب سے مراد وہ تہذیب و رسم و رواج ہے جن کا ذکر سنسکرت کی مذہبی کتب میں ملتا ہے، جن کو قدیم تہذیب بھی کہا جا سکتا ہے۔

ذات پات کے نظام میں ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اپنی سختیوں کے اس میں حرکت پذیری ممکن رہی ہے۔ خصوصاً اس نظام کے وسطی حصہ میں یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ بعض دفعہ ایک نچلی ذات ایک دو نسلوں میں سبزی خور بن کر، شراب نوشی ترک کر کے اور اپنے رسم و رواج اور عقائد کو سنسکرت تہذیب کے طابع کر کے اونچی پوزیشن حاصل کر لیتی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ عمل جس میں نیچی ذاتیں ممکنہ حد تک برہمنوں کے رسوم و رواج، عقائد اور طریقہ زندگی کو اپنا لیتی ہیں ---- سنسکرتیانے کا عمل کہلاتا ہے۔

یہ عمل ہندوستان کے مختلف طبقات میں برابر جاری ہے۔ برہمنوں کا طریقہ زندگی، زبان، کھانے پینے کا طریقہ (برہمنوں کی ممنوع سبزیاں پیاز، آلو، گاجر، مولی، شکر قند وغیرہ ہیں جبکہ نشہ بندی ایک قدیم سنسکرت قدر ہے اور جو دستور ہند میں شامل ہے) لباس اور عورتوں کے زیورات تک بتدریج پورے سماج میں مقبول ہوتے اور اپنائے جاتے ہیں۔

دراصل نیچی ذاتوں کے لئے آئیڈیل برہمن تہذیب ہی بنی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ برہمن مخالف تحریکیں بھی اس کو پھیلانے میں غیر شعوری طور پر معاون بن جاتی ہیں۔ جنوبی ہند میں لنگایتوں نے کرناٹک کی متعدد نیچی ذاتوں کے رسوم و رواج کو سنسکرت تہذیب کے طابع کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔ حالانکہ بارہویں صدی عیسوی کی یہ تحریک اپنے مزاج اور خاصیت کے اعتبار سے برہمن مخالف تحریک تھی۔ یہ برہمنوں کے ساتھ برابر کا دعوی کرتی تھی اور کٹر قسم کے لوگ برہمن کے ہاتھ کا کھانا بھی نہیں کھاتے تھے۔

حالانکہ مذہباً نیچی ذات والوں کے لئے ویدک یا برہمنی رواجوں پر عمل ممنوع ہیں۔ لیکن اس کا توڑ یہ کیا گیا کہ صرف ویدوں کا منتر پڑھنے پر رکاوٹ رہی جبکہ رسم پر عمل کیا گیا۔ یعنی رسوم اور منتر کو الگ الگ کر دیا گیا یہ رسوم فروغ پائے اور منتر چھوڑ دیئے گئے۔ شادی کی برہمنی رسم "کنیادان" کو غیر برہمن ذاتوں نے اختیار کیا۔ برہمن پنڈت جو غیر برہمن ذاتوں کی شادی کرتا ہے وہ ویدک منتر کے بجائے مابعد ویدک سنسکرت دعائیں یا دوسری منظوم دعائیں پڑھتا ہے۔

سنسکرت تہذیب کو اپنانے کا مطلب صرف رسوم و عادات کو اختیار کرنا نہیں ہے بلکہ خیالات اور قدروں کو بھی قبول کرنا ہے۔ چنانچہ برہمنوں میں بیوی کو درس دیا جاتا ہے کہ وہ شوہر کو اپنا دیوتا سمجھے، یہاں بیوی شوہر سے پہلے کھانا نہیں کھا سکتی، چنانچہ سنسکرت تہذیب کے ساتھ یہ قدریں بھی در آتی ہیں۔ اس کے علاوہ کرم، دھرم، پاپ، مایا، موکش وغیرہ سنسکرت کے نہایت عام مذہبی تصورات کو فروغ ملتا ہے۔

اس کے فروغ میں سنسکرت کی دیومالائی کہانیاں، بھجنیں بہت معاون رہی ہیں۔ ہری کتھا وغیرہ کی سبھا، پران کی کہانیاں وغیرہ ہفتوں چلتی رہتی ہیں۔ ٹی وی کے پروگرام بھی اس میں بڑے معاون ہوئے ہیں۔ یہ کہانیاں، جہاں ایک طرف تفریح کا سامان ہیں وہاں دوسری طرف مختلف سنسکرت قدروں کی عظمت اور رعب کو شعوری اور غیر شعوری طور پر ذہن و دماغ میں بٹھانے کا کام بھی کرتی ہیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ذات پات کے نظام میں پروہتوں کو بالادستی حاصل رہی ہے۔ ہر نچلی ذات الگ الگ پروہتی سلسلہ سے جڑی ہوئی ہے یہ ربط اس تہذیب کو ان میں مضبوط کرتا ہے۔

(۵) مسلمان اور ذات کا نظام:- کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہوگا کہ ذات پات کا ہندوستانی نظام انتہائی ظالمانہ ہے۔ سیکڑوں نہیں بلکہ کئی ہزار سال سے

یہ نظام ہندوستانی سماج سے چمٹا ہوا ہے۔ کوئی جزوی کوشش یا سطحی تحریک ختم کرنا تو دور کی بات اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے فکر عقیدہ اور سماج میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کا دعوی ہے کہ وہ متبادل فراہم کر سکتے ہیں۔

لیکن کہا جاتا ہے کہ ان میں بھی ذات پات موجود ہے۔ کیا یہ الزام درست ہے؟ جیسا کہ قبل عرض کیا گیا تھا "ذات" کی بنیادی و ثقافتی خصوصیات چار ہیں۔ ان کا موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں میں اس کی کوئی نظریاتی اور مذہبی بنیاد نہیں ہے۔ درجہ بندی کا تصور سماج میں کچھ حد تک پایا جاتا ہے لیکن اس کی بنیاد "پاکی" اور ناپاکی پر نہیں ہے اور یہاں "آلودگی" کی بنیاد پر سماجی برتری نہیں ملتی۔ بعض ذاتوں کا مخصوص پیشوں سے جڑے ہونے پر عمل ہے' لیکن یہ لازم نہیں سمجھا جاتا۔ اپنی ہی ذات میں شادی کرنے پر عام طور سے عمل ہے۔

مندرجہ بالا سرسری جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ مسلمانوں میں بھی ذات پات کا نظام موجود ہے۔ ہاں اس کی جھلک اس مسلم ہندوستانی سماج میں ضرور ملتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے فروغ اور بعض دفعہ سماجی و ثقافتی تقاضوں کے تحت اس میں بھی برابر کمی آتی جا رہی ہے۔

یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مسلمانوں میں اس کی کار فرمائی غیر مسلم اثرات کا نتیجہ ہے۔ بعض لوگ شادی میں کفو کے تصور کو بھی اس کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ آپؐ کی یہ ہدایت ایک جیسی دینی و سماجی حالت سے متعلق ہے تاکہ فریقین میں فطری ہم آہنگی زیادہ ہو سکے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ نکاح میں "دین داری" کو ترجیح دینے کی واضح ہدایت نہ فرماتے بلکہ نسلی ترجیح کی بات کہتے۔

قرآن حکیم میں تو صاف ارشاد ہے "لوگوں ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے" (الحجرات۔ ۱۳) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں اور برادریوں کی تقسیم تعارف کے لئے ہے۔ فضیلت کی بنیاد تو صرف اخلاق و تقوی ہی ہو سکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمان اسلامی تعلیمات کو جانیں' سمجھیں اور ان پر عمل پیرا ہوں تبھی وہ متبادل ہو سکتے ہیں۔ لیکن انفرادی تبدیلیوں کے ساتھ اجتماعی تحریک و جدوجہد کی بھی ضرورت ہے۔

چند اہم کتب کے نام:-

جدید ہندوستان میں ذات پات اور دوسرے مضامین: ایم۔ این سری واس
J.HHuttn:-Caste in India:Its nature function and origin(1946)
G.H.Ghurye:Caste and Race in India.(1969)
Imtiaz Ahmad (Editor):Caste and Race social stratification among Muslims in India (1978)
نسلی امتیازات مختلف سماجوں میں از سید حامد علی
Rajni kothari (Editor):Caste in Indian Politics. (1970)

دوزخ کی آگ سے بچئے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ سے بچو (یہ بات کہہ کر) آنحضورؐ نے رخ مبارک پھیر لیا، پھر آپ نے فرمایا "آگ سے بچو" پھر آپ نے تین بار رخ مبارک پھیر لیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپؐ آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا "آگ سے بچو" اللہ کی راہ میں صدقہ کرو خواہ آدھی کھجور ہی سہی۔ ہاں جس کا ہاتھ خالی ہو وہ اچھی بات کہہ کر بھی آگ سے بچنے کی کوشش کرے۔ (بخاری)

اسٹاکسٹ و ڈیلر برائے:
بوائلر ٹیوب سیم لیس پائپ ہائیڈرولک پائپ
اسٹیم پائپ

ENGINEERS TUBE TRADERS
B. P. T. Plot No. 339, Victoria Over Bridge Road,
Near Timber Market, Reay Road (East), Bombay - 400 010.

انجینئر ٹیوب ٹریڈرز

منیجنگ پارٹنر: عبد الغفار خان
A. Ghaffar Khan

بی۔پی۔ٹی۔ پلاٹ نمبر ۳۳۹، وکٹوریہ اوور برج روڈ، نزد ٹمبر مارکیٹ، ریے روڈ (ایسٹ) بمبئی ۴۰۰۰۱۰
گرام: "فائن ٹیوب" فون: ۸۶۲۳۳۶۴-۸۶۲۸۵۳۴ رہائش: ۵۳۵۲۵۷۸

www.taemeernews.com

ہندومت اور ان کے فرقے

محمد احمد

ہندومت کے تقریباً" تمام فرقے' تین بنیادی فرقوں کے تحت آجاتے ہیں۔ یہ ہیں:۔

(الف) وشنو فرقہ (वैष्णव)

(ب) شیو کا فرقہ (ج) شکتی کا فرقہ۔ ان سے الگ بھی فرقے ہیں۔ چند فرقوں کا تعارف درج ذیل ہے۔

(ا) وشنو فرقہ (वैष्णव)

گپتا دور (320AD-550AD) میں ہندو مذہب اپنے عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ اسی زمانہ میں اہتمام کے ساتھ مورتی پوجا بھی رائج ہوئی۔ پوجا پر زیادہ تر زور اور وقت دیا جانے لگا۔ اس وقت اس کام میں جس فرقہ نے سب سے آگے بڑھ کر حصہ لیا وہ وشنو فرقہ تھا۔ اس وقت تک ویدک دیوتاؤں کی اہمیت گھٹ چکی تھی۔ وشنو' برہما اور شیو کا زور تھا۔ وشنو کی پوجا چکردھر۔ گدادھر۔ جناردن۔ نارائن' وسودیو۔ گووند وغیرہ ناموں سے ہونے لگی تھی۔ اسی زمانہ (گپت کال) میں اوتارواد کا نظریہ پھلا پھولا۔ پھر کرشن کو وشنو کا اوتار مانا جانے لگا۔

وشنو فرقہ کے مطابق نجات کی تین راہیں ہیں:۔

(ا) کرم کی راہ (راہ عمل)

(۲) گیان کی راہ (راہ علم)

(۳) بھگتی کی راہ (راہ عبادت)

"کرم کی راہ" میں "کرم کانڈ" اور یگیہ وغیرہ کو صحیح طریقہ سے کرنے کو اور گیان کی راہ میں' علم کے حصول کو نجات کا ذریعہ مانا گیا اور "بھگتی کی راہ" میں کسی ایک دیوتا۔۔۔۔ وشنو' کرشن یا رام کی بھگتی پر زور دیا گیا۔

وشنو (فرقہ) میں وشنو کے دس اوتار مانے گئے ہیں۔ یہ ہیں

ا۔ متسیہ' کچھپ' وراہ' نرسنگھ' وامن' پرشورام' رام' بلرام' بدھ اور کلکی اوتار۔

اس فرقہ کو مضبوطی پہنچانے کا کام رامانج' مدھواچاریہ' ولبھاچاریہ' بلدیو ودیا بھوشن وغیرہ رشیوں نے کیا۔

آج کل اس فرقہ کی طرف سے ایک رسالہ بھی ہندی میں شائع ہوتا ہے جس کا نام "کلیان" ہے جو گیتا پریس گورکھپور سے چھپتا ہے۔

اس فرقہ کو بھاگوت فرقہ بھی کہتے ہیں اصلاً" (یہ فرقہ شیو اور وشنو میں قاصمت اور اتحاد پیدا کرنے والا سمپردائے مانا جاتا ہے۔) اس کی تین شاخیں ہیں۔ (ا) وارکری فرقہ (۲) رام داسی فرقہ (۳) دت فرقہ (ان کی تفصیل آگے ہے۔)

(۲) شیو کا فرقہ

شیوؤں کے مطابق شیو پرماتما ہیں۔ شیو (शिव) کو ویدک دیوتا نہیں سمجھا جاتا۔ سندھو گھاٹی کے باشندے ایک دیوتا کی پوجا کرتے تھے۔ جس کی علامتیں شیو سے ملتی جلتی تھیں' بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا نام "رودر" (रुद्र) تھا جس کو بعد میں شیو مانا جانے لگا۔

شیو فرقہ کے مطابق شیو ازل سے ہے۔ شویتا شروپنشد (श्वेताश्वरोपनिषद) میں کہا گیا ہے۔ "کائنات کے ابتدائی دور میں تاریکی ہی تاریکی تھی۔ نہ دن تھا نہ رات۔ نہ حق تھا نہ باطل۔ تب صرف ایک شیو ہی تھے۔ مہابھارت کے انوشاسن پرو میں شیو کو برہما اور وشنو کا خالق کہا گیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ دیوؤں کے دیو یعنی مہادیو کہلاتے ہیں۔ بعد میں انھیں کے نام پر شیو (فرقہ) وجود میں آیا۔ اس میں بھی کئی شاخیں نکلیں۔ جس میں لنگایت "کاپالک" اور "پاشوپت" خاص ہیں۔

شیو کے اردھ ناری شور' (نصف عورت اور نصف مرد) والے روپ کا ذکر بھی آتا ہے۔ شیو پرانوں میں کہا گیا ہے کہ اوما (उमा) کے بغیر شیو مردے کے مانند ہے۔ "اردھ ناریشور" کا تصور قدیم ہے۔ اتھروید میں کہا گیا ہے' "جس چیز سے کائنات کی پیدائش ہوئی اس کا آدھا حصہ مرد کا تھا اور آدھا عورت کا۔" رگ وید میں ہے کہ "ہر مخلوق آدھا مرد اور آدھا عورت ہے۔"

شیو فرقہ کے فلاسفر شیو کے اردھ ناریشور روپ کو برہما اور روح کا تال میل مانتے ہیں۔ وہ لوگ شیو کی اس شکل کو دویت وادی شکل (آتما+ پرماتما) بھی کہتے ہیں۔ اس میں شیو کا دایاں حصہ مرد کا اور بایاں عورت کا ہوتا ہے۔

دائیں طرف سر پر جٹاؤں کے علاوہ سانپوں کی مالا' سانپوں کا کنڈل' رودرا کھیہ (اکھیہ) کی مالا۔ شیر کی کھال۔ ترشول۔ اور کمنڈل وغیرہ رہتے ہیں۔ اور بائیں طرف مکٹ (تاج) کنڈل۔ خوبصورت لباس' شیشہ' پیروں میں نپور' (گھنگھرو۔ پازیب) ہوتے ہیں۔

شیو کو ماننے والوں کے متعدد ذیلی فرقے ہیں۔ چند کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

(الف) جنوبی ہندوستان میں پشوپت فرقہ کے لوگ شیو کو مانتے ہیں۔ وہ یوگ سادھنا (ریاضت) بھی کرتے ہیں۔ تائے نرسنتوں نے بھی شیو پوجا پر زور دیا ہے۔ وہ لوگ شیو کے لئے بھجن وغیرہ بھی کرتے ہیں۔

(ب) لنگایت فرقہ کے لوگ بھی شیو کو مانتے ہیں۔ اس کے ماننے والے زیادہ تر لوگ کرناٹک میں ہیں۔ یہ مانتے ہیں کہ لنگ ہی شیو ہیں۔ لنگ تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) بھاؤ لنگ

(۲) پران (प्राण) لنگ

(۳) اشٹ (इष्ट) لنگ

یہ تینوں روح شعور (چیتنا) اور جمادات کی علامت ہیں۔

لنگایت فرقہ کے لوگ گوشت نہیں کھاتے۔ شراب نہیں پیتے۔ بیواؤں سے شادی کرلیتے ہیں۔ عورتوں کو حیض کے دوران "ناپاک" نہیں ٹھہراتے۔ لنگایت "دیکھا سنسکار" (दीक्षा) بھی کرتے ہیں۔ اس میں گائتری منتر کی طرح "اوم نمہ شوائے" (ॐनम: शिवाय) منتر کہنے کے ساتھ لنگ پہنایا جاتا ہے۔ دیکھا (تربیت) کے موقعہ پر استاد الٹے ہاتھ سے لنگ پکڑتا ہے۔ پھر سولہ (16) طرح سے اس کی پوجا کرتا ہے۔ اور شاگرد کو شیو کو دکھاتا ہے۔ پھر شاگرد کے الٹے (بائیں) ہاتھ میں لنگ دیتے ہوئے حکم دیتا ہے کہ اسے اپنی روح جیسا مانے۔ پھر گیروے کپڑے میں لنگ کو لپیٹ کر شاگرد کے گلے میں باندھتا ہے۔

یہی سنسکار لڑکیوں کا بھی ہوتا ہے۔ اس سنسکار کو "لنگ سوایتہ' دیکھا' (स्वायत्त दीक्षा) کہتے ہیں"۔

ان کے لئے یہ ضروری نہیں کہ مندر میں جاکر پوجا کی جائے۔

نوٹ:۔(ॐ)۔ یہ لفظ "آکار"۔ "اوکار" اور "مکار" ورن سے بنا ہے۔ آکار وشنو' اوکار میشور اور مکار برہما کی علامت ہیں۔(ॐ) میں تینوں چھپے ہیں۔

آچاریہ چھتی موہن سین اپنی کتاب "سنسکرت سنگم" میں بتاتے ہیں کہ قدیم آریہ شروع میں شیو کو مذہبی دیوتا نہیں مانتے تھے۔ دھیرے دھیرے ان لوگوں نے انہیں دیوتا مانا۔ سین صاحب نے اسکند پران' لنگ پران' وامن (ناٹا) پران کرم پران۔ شیو پران اور پدم پران سے حوالہ دیکر شیوجی کا کردار پیش کیا ہے۔ ان کو دیکھ کر کر عورتوں میں شہوانی جذبہ پیدا ہونے کی بات ملتی ہے۔ منی لوگ ناراض ہو کر شیوجی کو ہاتھ کی مٹھی سے مارتے' گالی گلوج کرتے اور بددعا دیتے تھے۔

"شیو پران" میں یہ کہانی آتی ہے کہ رشیوں نے ناراض ہو کر شیو کو شاپ (بددعا) دے ڈالی جس سے ان کے لنگ کے نو ٹکڑے ہو گئے وغیرہ۔

کچھ نے "سنگ اسود" کو بھی شیو لنگ کہا ہے۔ (کلیان شیوانک (صفحہ ۵۷۳) لیکن یہ دعویٰ اپنے فرقہ کی قدامت دکھانے کے لئے کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔

(ج) ویر شیو نام کا ایک فرقہ بھی ہے۔ اس کے پیرو خصوصاً "کرناٹک میں ہیں۔ یہ لوگ پر شیو (पर-शिव) لفظی معنی (شیو سے بڑا) کو خدا مانتے ہیں اور الم (अल्लम) پربھو کو انکا اوتار مانتے ہیں۔ اس نظریہ کے بانی "واسو" تھے جن کا ایک نام الم بھی ہے۔ موصوف ریاست بیجاپور میں وزیر تھے۔ یہ پیدائشی برہمن تھے۔ بعض لوگ ان کو لنگایت میں ہی شمار کرتے ہیں۔ یہ لوگ میت کو دفناتے ہیں۔ شرادھ (مرن بھوج) نہیں کرتے۔ ذات پات کو نہیں مانتے۔ یگیہ' اپواس اور تیرتھ یاترا نہیں کرتے۔ پنر جنم کا تصور نہیں ہے۔ لیکن مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ ساتھ میں چھوٹا سا شولنگ ساتھ رکھتے ہیں۔ واسو کے نظریہ کو اسلام سے قریب سمجھا جاتا ہے۔

(۳) شاکت (शाक्त) یا شکتی کو ماننے والا فرقہ

قدیم ہندوستان میں دیوی ماتا (मातृ देवी) کی پوجا کا ذکر آتا ہے۔ بعد میں اسے شیو کی بیوی سمجھا جانے لگا۔ وہ طاقت کی دیوی مانی جاتی تھی۔ اسے پھر اوما' درگا' بھوانی اور للتا کے نام سے پوجا جانے لگا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ برہما کی طاقت کو سرسوتی کی شکل میں وشنو کی طاقت کو لکشمی کی شکل میں اور مہیش کی طاقت کو پاروتی کی شکل میں مانا جانے لگا۔ طاقت کے ان پجاریوں کو شاکت کہا گیا۔ ان کا گروہ شاکت فرقہ کے نام سے مقبول ہوا۔

اس فرقہ میں دیوی کی پوجا مختلف شکلوں میں کی جاتی ہے۔ اسے بھگوتی' مہا لکشمی' مہا سرسوتی' مہاکالی' گوری' تارا' چامنڈا' کشمانڈا' مہاکرالا' درگا' للتا' بھیروی' ماتنگی' دھوماوتی' سنتوشی' گائتری' وندھیا واسنی' کالیکا وغیرہ درجنوں شکلوں میں پوجا جاتا ہے۔ لیکن ان کی پوجا میں یکسانیت نہیں پائی جاتی۔

مارکنڈے پران میں کچھ کی کہانیاں ملتی ہیں۔ ایک کہانی درگا کے بارے میں ہے کہ اس نے مہی شاسر' شمبھ' نی شمبھ وغیرہ راکھسوں کو قتل کر کے دنیا کی حفاظت کی۔

شاکت فرقہ کی خاص کتاب درگا بھگوت پران ہے۔ اس میں ایک سو آٹھ (108) دیوی استھانوں کا ذکر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان ایک سو آٹھ مقامات کا نام صرف سن لینے سے انسان گناہوں سے دور ہو کر "بھگوتی لوک" کو حاصل کرلیتا ہے۔ شاکت فرقہ کے لوگ تنتر پوجا (وہ چھپے اصول جو کسی کام کو کروانے کے لئے کیا جائے) کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ شیو کا تیار کردہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ گنیش' ہنومان اور بھیرو کو بھی پوجتے ہیں۔ گنیش گوری کے بیٹے ہیں جو ہر مذہبی رسوم میں پہلے پوجا جاتا ہے۔ ہنومان کو دیوی کا پیش کار سمجھا جاتا ہے اور حفاظت اور فوجی کاموں کو سنبھالنے والا بھیرو ہے۔

(۴) ولبھ فرقہ

ولبھاچاریہ نے اس عالم کے خارجی دکھاوے کی تردید کر کے اپاسنا (بندگی) کو رائج کیا۔ وہ مانتے ہیں کہ خدا خامیوں سے پاک ہے۔ اور وہ اتنی صفات رکھتا ہے جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ مخلوق برہما سے ہی لو لگائے تبھی اسے نجات مل سکتی ہے۔ شری کرشن ہی برہما ہیں' اسی کے لئے اپنے کو وقف کر دینا زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ یہ فرقہ کرشن کی تعلیمات کو مانتا ہے۔

ولبھاچاریہ رائے پور (مدھیہ پردیش) ضلع کے رہنے والے تھے۔ ان کے

www.taemeernews.com

الد لکھمن برہمن تھے اور کرشن کے اپاسک (بندگی کرنے والے) تھے۔ ان کے ثرات فطری طور پر ولبھاچاریہ پر پڑے۔ خواتین سے تعلقات کی باتیں بھی یہاں تی ہیں۔ کہتے ہیں یہ سلسلہ جب شروع ہوا تو ۱۸۸۶ء کے قریب اس فرقہ کے لوگوں لو خطرناک بیماریوں کے ستانے کی خبریں سننے کو ملنے لگیں۔

ولبھاچاریہ کے بیٹے وٹھل ناتھ کو سات بیٹے پیدا ہوئے' سورداس کے ستاد ولبھاچاریہ ہی تھے۔ سورداس نے کرشن پر کافی نظمیں لکھی ہیں۔ پرمانند اس۔ نند داس' کنبھن داس اور چتربھج داس وغیرہ نے بھی کرشن پر شاعری کی ہے۔ (سورداس ہندی زبان کے مشہور شاعر ہوئے ہیں)

(۵) ناتھ فرقہ

ن فرقہ کا بانی شنکر کو سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسے عملی جامہ پہنانے والے گورکھ ناتھ تھے جو متیسندر ناتھ کے شاگرد تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس فرقہ کے بانی چار افراد تھے۔

(ایک شیو تھے ہی۔) ان کے دو شاگرد تھے۔ جالندھر ناتھ اور متیسندر ناتھ' جالندھر کے شاگرد تھے کرشن پاد اور متیسندر ناتھ کے شاگرد تھے گورکھ ناتھ۔ ان چاروں کو سدھیہ ناتھ بھی کہتے ہیں۔ یہ سبھی اس فرقہ کے بانی مانے جاتے تھے۔ مگر بعد میں جالندھر ناتھ اور "کرشن پاد" کو اس وجہ سے خارج کر دیا گیا کیونکہ وہ گوشت کھاتے اور شراب پیتے تھے۔ اور تنتر سادھنا کے لئے ہاتھ میں انسان کی کھوپڑی کھوپڑی رکھتے تھے۔ وہ "کاپالک" سادھنا کرتے تھے۔ ان کا الگ فرقہ آج بھی موجود ہے۔ "اوگھڑمت" (औघड़) اسی فرقہ کی ایک شاخ ہے۔

"اوگھڑ" مت کے ماننے والوں کو "اودھوت" بھی کہتے ہیں۔ اوگھڑوں کی ایک خاص پوجا کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس اپاسنا پوجا (عبادت) کا نام (خفیہ) (गोप्य) "گوپیہ اپاسنا" ہے یہ پوجا ایک چوکی پر ہوتی ہے۔ اس کے لئے عورت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں عابد "مہاجیوتی" (اعلیٰ نور) کو یاد کرتا ہے۔ اس طرح کی سادھنا کرنے والوں کو "اگھوراچاریہ" کہتے ہیں جس سے "پرم سدھی" حاصل ہوتی ہے۔ اسی سادھنا کا دوسرا نام "کل درو (۲،) سادھنا یا" بھیروی سادھنا" بھی ہے۔ (ونود کمار کا مقالہ۔ بھکتی کا ایک اور مارگ۔ سو تنتر بھارت' وارانسی' ۱۶ دسمبر ۱۹۸۶ء)

ہمارے خیال میں رجنیش نے خدا تک پہنچنے کا جو ذریعہ اپنایا تھا وہ "گورے اپاسنا" کا محض نقل بھر تھا۔ یہیں سے رجنیش نے اپنے نظریہ کی بنیاد چرائی تھی۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جگناتھ پوری میں جہاں کوئی غیر ہندو مندر میں نہیں جا سکتا' "گوپیہ اپاسنا" کرتے مورتیوں کو دکھایا گیا ہے۔ اس مت کو ماننے والے لوگ انسان' کوے' سور اور گدھے کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ اور پیشاب پیتے ہیں۔ کچھ لوگ ان میں "کاپالک" (انسانی کھوپڑی سے پوجا کرنا) بھی ہیں۔

گورکھ ناتھ نے "تانترک" طریقہ کے بجائے تپ (جسمانی تکلیف والے برت) اور ہٹھ یوگ (یوگ کا وہ حصہ جس میں جسم کو قابو میں رکھنے کے لئے سخت آسن کیا جاتا ہے کو اہمیت دی۔ انہوں نے یوگ سادھنا (دل کو یکسو کرنے کا طریقہ) پر زور دیا۔ انہوں نے چھوا چھوت کے خلاف نصیحت کی۔ اور خامیوں سے پاک (निर्विकार) خدا کی عبادات کو ترجیح دی۔

شروع میں اس فرقہ میں صرف براہمن تھے۔ اب بھی زیادہ تر برہمن ہی ہیں۔

گورکھ ناتھ کے ایک شاگرد بھرت ہری भर्तृहरी) نے "نیتی شتکم" नीति शतकम्) نام کی ایک کتاب لکھی۔ گورکھ پور (یوپی) میں اس فرقہ کا ایک بڑا مندر ہے۔ اس کے ماننے والے ابھی بھی کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔

(۶) ناگ پنتھی

یہ ناتھ فرقہ (پنتھ) کے مقابل بنا تھا۔ یہ بھی یوگ کی سادھنا کرتے ہیں۔ اور ہوا کو روک کر سدھی (کامیابی) حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ویدوں' پرانوں کو نہیں مانتے۔ نہ یہ ورن آشرم (Caste System) کے قائل ہیں۔

گوسائی' ویراگی' اتیت' سادھو' جوگی وغیرہ ذات اور جنوبی ہند کی آنڈی۔ داسری ذاتیں "ناگ پنتھی" ہی ہیں۔

اسلام کے آنے پر اس نظریہ کو ماننے والے زیادہ تر لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ پنتھ اب بھی موجود ہے۔ (۱۹۲۱ء کی بنگال کی مردم شماری میں اس فرقہ کے بڑی تعداد میں قبول اسلام کی جھلک ملتی ہے۔)

(۷) رام داسی فرقہ

مہاراشٹر کے معروف فرقوں میں رام داسی فرقہ کا نام بھی آتا ہے۔ یہ فرقہ کم و بیش تین سو سال پرانا ہے۔ جسے سوامی رام داس جی نے قائم کیا تھا۔ سوامی جی کی پیدائش ۱۶۰۸ء میں ہوئی تھی اور ۱۶۸۲ء میں ان کی موت ہوئی۔ اس طرح ۱۷ویں صدی کے نصف میں یہ فرقہ وجود میں آیا۔

سوامی رام داس جی شیواجی کے استاد تھے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں کہ شیواجی ذات کے شودر تھے۔ انہیں راجا بنانے کے لئے کاشی کے پنڈتوں نے ان کے "سورج ونشی" "چھتری ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ اس کے لئے جو تقریب ہوئی اس میں پچاس ہزار برہمن آئے تھے اور اس وقت تک (۴ ماہ) دعوتیں اڑاتے رہے جب تک کہ شیواجی کا خزانہ خالی نہ ہو گیا۔ اس میں سات کروڑ دس لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ ۱۶۷۴ء میں رائے گڑھ میں ان کی رسم تاجپوشی ہوئی۔

رام داس جی کی نصیحت پر ہی شیواجی نے ہندو راشٹر قائم کرنے کی بات سوچی تھی۔ اور عملی اقدامات کئے تھے۔

تعلیمات:۔ رام داس جی مانتے تھے کہ یہ دنیا رغبت اور بے نیازی دونوں کا پیکر ہے۔ اس دنیا کو دکھوں کا گھر مان کر زندگی سے ہٹ جانے کی راہ بے نیازی ہے۔ اور جد و جہد کرتے ہوئے دکھ سہتے اور سکھ بھوگتے ہوئے دنیا کا مزہ لینے کو رغبت کی

گٹھیا کے درد میں
زعفرانی تیل

کسی بھی قسم کے درد، چوٹ، موچ، گٹھیا،
لقوا، گھٹنے، جلنے اور بچوں کی مالش میں بہت مفید ہے۔
قادری دواخانہ، کلکتہ ۷۰۰۰۲۴

مشہور و معروف
حکیم نسیم اعظمی کے
قدیم طبی خاندانی تجربات کا شاہکار
سرمہ نور علیٰ نور

نظر کو تیز اور روشن کرتا ہے
آنکھوں کے امراض میں نہایت مفید ہے
ہر جگہ ایماندار ایجنٹوں کی ضرورت ہے
مینیجر رحمانی دواخانہ
مقابل جھولا میدان
مولانا آزاد روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۱۱

نقلی مال سے ہوشیار
نزلے سے سفید ہونے والے بالوں کی دشمن

مشہور کالی مہندی
مینار برانڈ ۳۷۸
ہمیشہ استعمال کیجئے
یہ مہندی بالوں کو قدرتی جیسا سیاہ اور چمک دار بناتی ہے۔
مشہور دواخانہ، ۳۷۸، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

خون صاف کرنے کی بہترین دوا
خون صفا

دواخانہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی
علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱

محمدی سرمہ کحل الجواہر
ڈھندلاپن، موتیابند، آنکھ میں کھجلی
آنکھ سے پانی گرنا وغیرہ میں بیحد مفید ہے
بنانے والے
ایم شمیم محمدی پروڈکٹس
۴۵/۵، لوئر چت پور روڈ، کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
آنکھوں کے ہر امراض و ہر عمر والوں کے لئے یکساں مفید ہے
M.SHAMIM
MOHAMMADI PRODUCTS
45/5, LOWER CHIT PUR Rd. CALCUTTA-73

28TH YEAR OF SERVICE
LINKS HUQS
OUTDOOR ADVERTISING & DISPLAY INDUSTRIES
LINKS & HUQS M/s. S.R. HUQ & COMPANY
WE ARE NOW ...
MOVING INTO OUR NEW OFFICE PREMISES
'LINKS PLAZA'
7 & 8, Dr. Radhakrishnan Nagar
Poonamallee High Road Opp: Chennai Bottling Plant MADRAS - 600 106.
PLEASE NOTE CHANGE IN OUR CONTACT NUMBERS ...
Res: 4835120
Off: 4835051, 4830714, 4830715
Tlx: 41-25026 - HUQS IN
حق ایڈورٹائزنگ
کے ذریعہ اپنی مصنوعات کو گھر گھر پہنچانے کیلئے ہماری خدمات حاصل کیجئے

Phone: 26414
Resi. : 25423
JALAL COMPANY
TANNERS & EXPORTERS OF
FINISHED LEATHER & LEATHER GARMENTS
1-117, ENUMAMULA, DESAIPET,
WARANGAL-506 006 (A.P.)

صمدانی ہیر ٹانک (رجسٹرڈ)
یونانی میڈیسن رجسٹریشن نمبر 123 DRUGS (بیرونی استعمال کیلئے)
وی پی پی یا پارسل کے ذریعہ بھی بھیجا جاتا ہے
صمدانی فارمیسی
PHONE 612801 فون
عقب جامع مسجد مشیرآباد، حیدرآباد ۵۰۰۰۴۸ (آندھراپردیش)

www.taemeernews.com

او کہتے ہیں۔ رام داس جی کہتے ہیں کہ مخلوق کو نہ تو دنیاوی رغبت سے بالکل الگ ہونا چاہئے اور نہ ہی حقیقت سے بے نیاز ہونا چاہئے۔ وہ تال میل اور توازن کے حامی تھے۔

رام داسی فرقہ کے خاص مقاصد "الوکک" (دنیاوی) اور پرلوکک (آخرت سے متعلق) دونوں کی طرح کی ترقی کرنا شامل ہے۔ اس فرقہ کا معبود اور آرام رام چندر ہیں۔ لوگ رام داس جی کو ہنومان کا اوتار مانتے ہیں۔ انہوں نے مختلف مقامات پر ہنومان کی مورتیاں قائم کیں۔ یہ فرقہ گیتا کی تعلیمات پر چلنے کے لئے لوگوں کو ابھارتا ہے اس فرقہ میں گرہستی (گھریلو زندگی) والے بھی ہیں اور سادھو سنیاسی بھی ہیں۔ سادھو۔ سنیاسی کو برہمچاری' رہ کر' بھیک مانگ کر زندگی گذارنے اور علم حاصل کرنے کو ابھارا گیا ہے۔ اسے اچھا مانا گیا ہے۔

اس فرقہ کی خاص کتاب کا نام "داس بودھ" (बोध) ہے اور بھی کتابیں ہیں 'رام نومی کا تیوہار رام داس کا ہی شروع کیا ہوا ہے۔ جو اب سارے ملک میں منایا جاتا ہے۔ رام داس جی نے اپنی نصیحتیں نظم کی شکل میں کی ہیں۔ جسے "داس بودھ" میں جمع کیا گیا ہے۔ اس فرقہ کے لوگ لگ بھگ ایک کروڑ کی تعداد میں ہیں۔

(۸) وارکری مت (वारकरी)

اس مسلک کو ماننے والے لوگ بھی زیادہ تر مہاراشٹر میں ہی پائے جاتے ہیں۔ یہ شودروں کا فرقہ ہے۔ مہاراشٹر میں "پنڈھر پور" نام کے مقام پر ایک تیرتھ استھان" ہے جہاں وٹھل ناتھ جی کی مورتی رکھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وٹھل ناتھ جی کرشن کے بال روپ (بچوں کی شکل) ہیں۔ سال میں دو بار اساڑھ اور کارتک کے مہینوں میں وٹھل ناتھ جی کے بھگت پنڈھر پور کا سفر کرتے ہیں۔ اس سفر کا نام ہے "واری" اور سفر کرنے والوں کو وارکری کہتے ہیں۔ "پنڈلیک" نام کے سادھو نے ان کو منظم کر کے وارکری فرقہ (پنتھ) کا نام دیدیا۔

تعلیمات:۔ وارکری مسلک ویدک تعلیمات پر قائم ہے۔ لیکن کرشن کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اور یہ عقیدہ ان سے جوڑا گیا کہ کرشن کی پوجا ہی نجات کا خاص ذریعہ ہے۔ یہ "ادویت وادی" بھی ہیں یعنی یہ مانتے ہیں کہ دنیا ایک دھوکا ہے۔ خدا اور مخلوق ایک ہی ہے۔ یہ طاقت کی پوجا بھی شاکت (شاکتی فرقہ) کے مانند کرتے ہیں۔ اس کے چار ضمنی فرقہ بھی ہیں۔

(۱) چیتنیہ (Chaitanya) فرقہ' (۲) سوروپ فرقہ' (۳) آنند فرقہ' (۴) پرکاش فرقہ۔ ان کے نام ان کے چاروں استاد کے نام پر ہی رکھے گئے ہیں۔ ان کی تعلیمات میں زیادہ فرق نہیں ہے۔

وارکری فرقہ کرشن بھگت ہونے کے باوجود شیو کی مخالفت نہیں کرتا۔ کیونکہ اس میں ہری (وشنو) اور ہر (شیو) دونوں میں یکسانیت مانی جاتی ہے۔ وشنو سے بھی اختلاف نہیں ہے۔ اس میں وٹھل ناتھ جی کی پوجا خاص طور سے ہوتی ہے

لیکن دوسرے دیوتا بھی نظر انداز نہیں کئے جاتے۔ گیانیشور۔ نام دیو' ایک ناتھ اور تکارام جیسے شودروں کے استادوں کو بھی احترام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ یہ سب اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے نام پر بنائے گئے مقامات تیرتھ استھان (زیارت کے مقامات) کی طرح سمجھے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھاگوت پران اور گیتا کو مانتے ہیں۔ "گیانیشوری" "ایکناتھی بھاگوت" اور "تکارام" کے "ابھنگ" نام کی کتابوں کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سنت گیانیشور کو تو برہمنوں نے ستایا ہی لیکن ایکناتھ اور تکارام کو برہمنوں نے قتل کروادیا تھا۔ تکارام شیواجی کے زمانہ میں تھے۔ وہ ذات پات' مورتی پوجا اور جنت وغیرہ کے مخالف تھے۔ اس فرقہ کے "موت کے بعد کے رسوم" (کرم کانڈ) مسلمانوں سے اس زمانے میں ملتے جلتے تھے۔

(۹) رادھا سوامی فرقہ (ستسنگ सत्यसंग)

اس مسلک کے بانی سیٹھ شیو دیال سنگھ تھے۔ جنہوں نے ۴۳ سال کی عمر میں سنیاس لے لیا تھا۔ وہ آگرہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اسی لئے انہیں آگرہ والے سوامی بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے امرت سر اور جالندھر کے بیچ "ڈیرا بابا جے مل سنگھ" نام کا قصبہ قائم کیا جو اس مسلک کا مرکز بنا۔ اگست ۱۸۹۱ء میں اسے قائم کیا گیا۔ سوامی جی نے "سار وچن" نام کی ایک کتاب لکھی جس میں سنتوں کے مسلک کی تشریح کی۔ بعد میں یہ مسلک رادھا سوامی مت کے نام سے مقبول ہوا۔

رادھا سوامی کا مطلب عام آدمی شری کرشن سے لیتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اس مسلک کے مطابق رادھا روح (آتما) کی علامت ہے اور سوامی خدا کی۔ اس مت کی دو شاخیں ہیں۔ ایک کا مرکز دیال باغ آگرہ ہے اور دوسرے کا پنجاب میں ہے۔ تعلیمات قریب قریب ایک ہی ہیں۔

تعلیمات: اس مسلک میں نہ تو کوئی پوجا پاٹھ ہے اور نہ کوئی کرم کانڈ (اعمال) اور نہ ہی مذہبی سختی۔ سنتوں کے پرانے فلسفہ کو نیا نام دیدیا گیا ہے۔ اس مسلک میں کرامات کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے مطابق سب کچھ لفظ اور نام کی کمائی ہے۔ اپنے اندر جھانکو۔ وہاں لفظ زور مار رہا ہے۔ اسے سنو تو روشنی ملے گی۔ اس وقت احساس ہوگا کہ میں اپنا وقت ضائع کر رہا تھا۔ یہ روشنی مذہبی جذبہ کی منزل پر چڑھ کر بولے گی۔ وہ آواز سنائی پڑے گی جسے منیوں نے "انہد ناد" کہا ہے۔ (یہ وہ آواز ہے جو دونوں کان بند کرنے کے بعد دھیان لگانے پر کانوں سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔) اس آواز کو سننے اور روشنی کو دیکھنے سے مسرت حاصل ہوگی۔

اس مسلک کو قبول کرنے کے لئے گرو (استاد) سے "منتر" لینا پڑتا ہے۔ جسے "نام لینا" کہتے ہیں۔

"نام لینے" کا جشن سال میں سات بار ہوتا ہے۔ اسے "بھنڈارہ" کہتے ہیں۔ اس جشن میں حصہ لینے کے لئے غیر ملکی بھی آتے ہیں۔ اس مسلک کو ماننے کے لئے ضروری ہے کہ وہ شراب' گوشت' نشہ آور چیزیں اور جوا وغیرہ کو چھوڑ

www.taemeernews.com

دیں۔ خاندان میں رہ کر پوجا ہوتی ہے۔ گرو منتر کا ورد ہوتا ہے لیکن رہبانیت (سنیاس) نہیں ہے۔

رادھاسوامی مت کے مطابق روح کا دائمی ٹھکانہ خدا کا گھر ہے۔ وہاں پر ہم عقل سے نہیں پہنچ سکتے۔ گرو ہی ایک ذریعہ ہے جو صحیح رہنمائی کرکے خدا کے دروازہ تک پہنچا سکتا ہے۔ اس فرقہ میں گرو کی اہمیت زیادہ ہے۔ اس مت میں ہندو اور سکھ زیادہ ہیں۔ کچھ مسلمان اور عیسائی بھی شامل ہیں۔ اس میں ذات پات 'یا' چھوت چھات نہیں ہے۔

(۱۰) کبیر پنتھ (مسلک)

اس مسلک نے قدیم ذات پات کے نظام (Caste System) کی سختی' ذات پات کے بندھنوں اور فرقہ وارانہ اختلافات کی مخالفت کی اور معاشرے میں اتحاد پر زور دیا۔ کبیر نے ذات پات کو لے کر پھیلی نفرت کو مٹانے اور بھائی چارے کے جذبے کو ابھارنے میں اپنی زندگی کھپادی۔ اسلام اور ہندو دھرم کے بیچ کی کھائی کو پاٹنے کی کوشش کی لیکن اس میں ان سے کچھ غلطیاں بھی ہوئیں۔ اسلام کو وہ سہی طور سے نہیں سمجھ سکے لیکن وہ دونوں مذہبوں کے بارے میں تنقید کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کے بارے میں جو کچھ بھی وہ کہتے ہیں اس میں ان کی جاہلیت جھلکتی ہے۔ اس مسلک کے بانی کبیر ہی ہیں۔

کبیر داس جی رامانند کے شاگرد تھے۔ رامانند اسلام سے کافی متاثر تھے۔

کبیر داس کی پیدائش ۱۳۶۸ء میں ہوئی۔ رامانند 'رامانج کے شاگرد تھے۔ رامانج نے توحید' بھکتی وغیرہ پر زور دیتے ہوئے شودروں کے لئے اپنے مذہب کا دروازہ کھولا تھا۔ اس سے پہلے شنکر آچاریہ نے شودروں کو رعایتیں دی تھیں لیکن کہا تھا کہ وہ وید نہیں پڑھ سکتے اور ان کی نجات نہیں ہوسکتی وہ سنیاس کا فائدہ ضرور اٹھا سکتے ہیں۔ رامانند نے اپنے شاگرد کے طرز پر رام بھکتی پر زور دیتے ہوئے چاروں "ورنوں" کے تال میل کی بات کہی تھی۔ رامانج کے شاگرد صرف برہمنوں کو ہی پڑھاتے تھے اور اکیلے کھانا پکا کر کھاتے تاکہ ان کا کھانا پاک رہے۔ شودر نہ چھو سکے۔

رامانند جب ملک کے مختلف تیرتھوں (مذہبی مقامات) کا سفر کرکے بنارس پہنچے تو انہیں کفارہ دینے کو کہا گیا کیونکہ سفر کے دوران وہ قاعدوں کی پیروی نہیں کرسکے تھے۔ لیکن کفارہ سے رامانند نے انکار کردیا۔ لہٰذا انہیں رامانج کے گروہ سے خارج کردیا گیا۔ وہ اپنے شاگردوں کو "اودھوت" (अवधूत) کے نام سے پکارتے تھے۔ اور سب ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ رامانند کے بارہ (۱۲) شاگرد تھے۔ جن میں جاٹ 'چمار' مسلمان اور عورتیں بھی شامل تھیں۔ رامانند کی نصیحتوں کی بنیاد پر بھکتی تحریک کی دو شاخیں ہو گئیں۔

"سگن" (باشکل) اور "نرگن" (بے شکل)۔

تلسی داس سگن شاخ کے بانی ہوئے اور کبیر نرگن کے۔ تلسی کے مقابلے میں کبیر نے ظاہری دکھاوے (آڈمبر۔ پاکھنڈ۔ ڈھونگ اور بدعت) پر زیادہ ضرب لگائی۔ انہوں نے وید پڑھے۔ جپ تپ (ورد اور سفر) ورت 'تیرتھ اسنان (زیارت گاہیں) چھوا چھوت 'کرم کانڈ (رسوم) وغیرہ پر چوٹ کی۔ ہزاری پر ساد دویدی نے "کبیر" نام کی کتاب کے صفحہ ۱۳۰ میں لکھا ہے:۔

"کبیر ہندو مذہب کے خارجی اعمال کو ڈھکوسلہ سمجھتے تھے اور پوجا' خدمت' ورت وغیرہ کو گڑیا کا کھیل بتاتے تھے۔ وہ پنڈتوں سے پوچھتے تھے۔ بتاؤ۔ چھوت چھات کہاں سے آگیا؟ ہوا۔ منی اور رج کے تعلق سے حمل ٹھہرتا ہے۔ پھر وہ زمین پر آتا ہے۔ ایسی صورت میں چھوت کہاں سے آگئی؟ یہی وہ زمین ہے جس میں ۸۴ لاکھ یونی (قالب) کے مخلوقات کا جسم سڑکر مٹی ہوگیا۔ اس ایک ہی پاٹ پر پرم پتا (خدا) نے سب کو بٹھایا ہے۔ پھر چھوت کیسے رہی؟" (بیجک۔ شبد۔ ۴۱)

کبیر ہندو اور مسلمان دونوں کو کھری کھوٹی سناتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہندو اسے رام کہتے ہیں اور مسلمان رحیم۔ دونوں باہم لڑ۔ لڑکر مرتے ہیں 'مذہب' کو کوئی نہیں سمجھتا۔ مجھے بہت سے نیک لوگ ملے ہیں جو صبح اٹھ کر غسل کرتے ہیں 'روح کو چھوڑ کر پتھر کی پوجا کرتے ہیں لیکن ان کا علم "تھوتھا" ہے۔ اسی طرح ہم نے بہت سے پیر اور اولیاء دیکھے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں۔ شاگرد بناتے ہیں 'قبر بنواتے ہیں لیکن وہ بھی خدا کو نہیں جانتے ہیں۔ ہندو جسے دیا کہتے ہیں "مسلمان اسے مہربانی کہتے ہیں۔ لیکن وہ دونوں ہی کے گھر سے نکل بھاگی ہے۔ ایک ذبح کرتے ہیں دوسرے جھٹکا دے کر مارتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں تو دونوں کے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے۔

کبیر 'سنت' 'اذان' قربانی اور حج پر تنقید کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ بظاہر پیر 'پیغمبر' قاضی 'ملا اور روزہ 'نماز کو غلط مانتے تھے۔ اسی طرح دیودوج 'اکادشی اور دیوالی میں کوئی عقیدہ نہیں رکھتے تھے۔ کبیر اپنے کو نہ مسلمان کہتے تھے اور نہ ہندو۔ داس پنتھ (مسلک) کو ہندو اور کچھ مسلمان۔ دونوں مانتے ہیں۔ مگ ہر ضلع (بستی) میں مسلمان اور بنارس میں ہندو سال میں ایک بار جمع ہوکر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کبیر کی موت ۱۵۱۸ء میں ہوئی۔

کبیر پنتھیوں کا ایک رسالہ "پارکھ پرکاش" نامی نکلتا ہے' پتہ:-

Prakh Prakash, 592 Block O
New Alipur, Calcutta-700053

(۱۱) دادو پنتھ (فرقہ)

سنتوں میں دادو دیال کا نام بہت مشہور ہے۔ ان کی پیدائش احمد آباد (گجرات) ۱۵۵۶ء میں ہوئی۔ مگر ان کی زندگی کا بیشتر حصہ راجستھان کے نرونا (नरैना) اور بھرونا (भरोणा) میں گذرا۔ دوسرے سنتوں کے مانند دادو نے بھی بت پرستی 'ذات پات کا بندھن' تیرتھ 'برت' اوتار وغیرہ کے تصور کی مخالفت کی ہے۔ وہ مختلف فرقوں اور مسلکوں کے پیروؤں کے درمیان بھائی چارے اور محبت کے حامی تھے۔ ان کی موت ۱۶۰۳ء میں ہوئی۔

تعلیمات: کبیر کے مانند دادو بھی نرگن اور نراکار

www.taemeernews.com

(निराकार) خدا کے اقتدار اور عبادت میں عقیدہ رکھتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے توحید کی نصیحت پر زور دیا۔ اور مورتی پوجا کی تنقید کی۔ ان کا مقصد مختلف مذاہب میں باہم نفرت کا ازالہ کرنا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ خدا ذات برادری اور خاندان سے بالا تر ہے۔ انہوں نے اپنی نظموں کے ذریعہ ایمانداری دیانتداری' رحم' خیرات' نشہ آور اشیاء سے پرہیز وغیرہ باتوں کو اپنی زندگی میں اتارنے کا مشورہ دیا۔ ان کے مطابق خدا کی قربت کے لئے سنیاس لے کر زندگی سے بھاگنا لازمی نہیں ہے۔ خدا کے لئے سنیاسی اور گرہستی بندے دونوں ہی برابر ہیں۔ وہ رب العالمین ہے۔ اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اسے جنگلوں' پہاڑوں' غاروں وغیرہ میں تلاش کرنا اپنا وقت ضائع کرنا ہے۔

داود چاہتے تھے کہ لوگ خدمت خلق کے ساتھ خود کو خدا کے حوالہ کردیں۔ اس مسلک کے ماننے والے اجستھان اور گجرات میں خاص طور سے ہیں۔

(۱۲) سوامی نارائن فرقہ

سنت سوامی نارائن نے ۱۸۶۱ء میں ایک فرقہ کی داغ بیل ڈالی تھی۔ ان کا اصلی نام سہجانند (Sahajanand) تھا۔ بعد میں وہ سوامی نارائن کے نام سے مقبول ہوئے۔ سنت مکتانند۔ برہمانند۔ گوپال نند اور نتیانند نے انہیں خدا کا اوتار مانا تھا۔ سوامی نارائن کی پیدائش ۱۰ر اپریل ۱۷۸۹ء کو رات دس بجے گونڈا ضلع کے چھپیا گاؤں میں ہوئی تھی' اب اس گاؤں کو چھپیا کہتے ہیں۔ وہ "سام دیوی" برہمن تھے۔ جب سوامی نارائن ۱۱ سال کے ہوئے تب ان کے والدین کا انتقال ہوگیا۔ وہ تیرتھ یاترا پر نکلے۔ پہلے بدری ناتھ گئے۔ پھر گھومتے گھومتے کچھ کے قریب رامانند سوامی کے پاس پہنچے۔ اور ان کے شاگرد بن گئے۔ انہوں نے استاد کے انتقال کے بعد گدی سنبھال لی اور نیا فرقہ بنایا۔

تعلیمات:۔ اس فرقہ کی کتاب کا نام "شکھشا پتری" (Shikshapatry) ہے۔ جس کی بنیاد گیتا اور رامانج آچاریہ کا گرنتھ "سوتر بھاشیہ" ہے۔ اس کی کچھ خاص تعلیمات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) دیوتا اور پتر یگیہ کے لئے بکری' ہرن' خرگوش اور مچھلی وغیرہ کی جان نہ لے۔ اہنسا ہی اچھا عمل ہے۔

(۲) جس دیوتا کو گوشت اور شراب کا کھانا دیا جاتا ہے یا جانوروں کی قربانی دی جاتی ہو اس دیوتا کا کھانا نہ لیں۔

(۳) چور' پاپی' گناہ گار' ریاکار' ٹھگ اور رشوت پسند آدمی سے دوستی نہ کریں۔

(۴) چھنا ہوا پانی پیئے اور ویسے ہی پانی سے غسل کرے۔

(۵) ایسا لباس نہ ہو جس سے جسم کا اندرونی حصہ نظر آئے۔

(۶) کرشن جی کے گرنتھوں کا پاٹھ کرے۔

(۷) وشنو' شیو' پاروتی' گنیش اور سورج۔ ان پانچ دیوتاؤں کو عزت اور احترام دے۔ اور انہیں معبود مانے۔

(۸) عورتیں دوسرے مردوں کا ذکر تک نہ کریں۔

(۹) پان' افیم' تمباکو وغیرہ نہ کھائیں۔

(۱۰) عورتیں اپنے پورے جسم کو ڈھاکے رکھیں۔

یہ فرقہ اپنے ماننے والوں سے ان کی آمدنی کا ۲۰واں سے ۱۰واں حصہ تک وصول کرتا ہے۔

آج کل اندازہ ہے ۱۰ لاکھ افراد اس فرقہ سے منسلک ہیں جس میں زیادہ تر گجراتی ہیں۔ یہ فرقہ ذات پات کو مانتا ہے۔

مختلف وجوہ سے اس فرقہ میں کافی اختلاف ہوگئے تھے اور معاملہ عدالتوں تک پہنچا۔ ان سب کے نتیجے میں اس کے تین ذیلی فرقے ہوگئے۔ ان میں سب سے امیرترین بوچا سنواسی' اکشر' پرشوتم (Ochasanwasi Akshar Purshotam) فرقہ ہے جس کے مطابق پچھلے اسی سال میں اس نے دنیا میں ۱۱۰ مراکز' ۳۵۰ مندر اور ۱۵۵۰ نوجوانوں کے فورم قائم کئے ہیں۔

گجرات کے ایک پروفیسر مکرند مہتا (Makrand Mehta) نے اس فرقہ پر ایک تحقیقی مقالہ ۱۹۸۸ء میں لکھا تھا۔

اس فرقہ کا "عظیم الشان مندر گاندھی نگر (گجرات) میں ہے۔ حکومت گجرات نے ۱۲۵ ایکڑ زمین انہیں دی تھی۔ (ہندوستان ٹائمس۔ ۲۷ر دسمبر ۱۹۹۲ء)

(۱۳) آریہ سماج

آریہ سماج کو ہندو دھرم کا چوکیدار مانا جاتا ہے۔ ایک اصلاحی تحریک کی شکل میں یہ فرقہ وجود میں آیا تھا۔ اس کے بانی مول شنکر تھے جن کا نام بعد میں دیانند سرسوتی پڑا۔ وہ ۱۸۲۴ء میں گجرات کے موروی مقام کے ٹنکارا گاؤں میں پیدا ہوئے۔ کہتے ہیں کہ حق کی تلاش میں متعدد مقامات پر گئے اور "ورجانند" کو اپنا استاد بنایا۔ ورجانند اسلام سے متاثر تھے۔ انہوں نے شروع میں "اینی بسنٹ" کی مدد سے اپنا کام آگے بڑھایا۔ بعد میں بسنٹ کی تنظیم "تھیوسوفیکل سوسائٹی" سے اختلاف ہوجانے کے سبب انہوں نے اپنی الگ تنظیم "آریہ سماج" بنائی۔

دیانند نے ویدوں کو مذہب کی اصل سند مانا اور ویدوں کی تشریح کی۔ لیکن ابتدائی بنیاد منواسرتی کو مانا' انہوں نے کہا کہ وید کو شودر بھی پڑھ سکتا ہے۔ انہوں نے شرک' مورتی پوجا۔ (بت پرستی) اوتار واد وغیرہ کی مخالفت کی اور ایک خدا کی عبادت کی نصیحت کی۔ دیانند نے ذات پات کے بندھنوں' بچپن کی شادی' جاہلیت' چھوا چھوت اور نشہ آور چیزوں وغیرہ کے استعمال کے خلاف آواز بلند کی اور بیوہ کی شادی اور عورتوں کی تعلیم دینے پر عوام کو ابھارا۔

دیانند کو راجہ جودھ پور کی ایک داشتہ نے زہر دے کر ۲۶ر اکتوبر ۱۸۸۳ء کو مار ڈالا۔

www.taemeernews.com

HARYANA PAPER PRODUCTS

2496/12, CHATTA SHAJI
CHAWRI BAZAR , DELHI - 110006
PHONE OFFICE : 3270461
RESI : 2248357

اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں

عید مبارک

ہر سائز میں اخباری کاغذ (نیوز پرنٹ) مناسب
قیمت پر ہمارے یہاں سے حاصل کریں۔

کاغذ کی دنیا میں قابلِ اعتماد نام

ہریانہ پیپر پروڈکٹس

۲۴۹۶/۱۲ چھتہ شاہ جی ، چاوڑی بازار
دہلی ۱۱۰۰۰۶
فون آفس ۳۲۷۰۴۶۱ ، فون گھر ۲۲۴۸۳۵۷

www.taemeernews.com

آریہ سماج نے ۱۹۲۴ء میں "شدھی" (Purification) کی تحریک چلائی۔ اس کے ذریعہ ہندو سے مسلمان یا عیسائی ہوئے لوگوں کو دوبارہ ہندو دھرم میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔ دیانند نے "ستیارتھ پرکاش" لکھا۔ مولانا فاروق خاں صاحب کا کہنا ہے کہ اس میں اسلام کے خلاف باب کو کتاب میں بعد میں جوڑ دیا گیا ہے۔

اس مسلک کے ماننے والے ڈی' اے' وی- (DAV) نام سے اسکول اور کالج چلا رہے ہیں۔ جس میں شاید ہی کوئی مسلمان ملازم ہو۔ جبکہ یہ سرکاری امداد سے چلتے ہیں۔ اس مسلک کے لوگ "جن گیان" نام کا ایک ماہنامہ بھی نکالتے ہیں پتہ ہے۔ ۲۲۸۶' آریہ سماج مارگ۔ کرول باغ۔ نئی دہلی ۵۔

یہاں سے اسلام کے خلاف فولڈر اور کتابچے بھی چھپے ہیں۔ بعض کے نام ہیں:۔

(۱) کیا آپ سارا بھارت دارالاسلام بننے دیں گے؟

(۲) بھارت کے مسلمانوں کا کیا کریں؟

(۳) اسلامستان بنانے کی تیاریاں۔

(۴) اسلام میں کیا ہے؟

(۵) اسلام۔ ایک پریچے (تعارف)

(۶) کیا بھارت کا ایک اور وبھاجن (بٹوارہ) ہوگا؟

(۱۴) برہم سماج

۲۰ر اگست ۱۸۲۸ء میں اسے قائم کیا گیا تھا۔ راجا رام موہن رائے اس کے بانی تھے۔ انہوں نے متعدد دیوتاؤں کے بندھن سے عوام کو باہر نکالنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا' "ایک ہی خدا ہے۔" وہ شرک کے سخت مخالف تھے۔ انہوں نے انسانی مساوات اور بھائی چارہ پر زور دیا۔ رائے نے قربانی' یگیہ اور ذات پات کی مخالفت کی۔ (رام موہن رائے عربی اور فارسی کے عالم تھے) اس فرقہ میں دیوندر ناتھ ٹیگور اور کیشو چندر سین بھی تھے۔ دیوندر کا رجحان عیسائیت کی طرف ہوگیا تھا۔ جبکہ کیشو کا اپنشدوں کی طرف۔ نتیجتاً دونوں متفق نہ ہو سکے اور برہم سماج کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

(۱) آدی برہم سماج (دیوندر)

(۲) سادھارن برہم سماج (کیشو)

کیشو کے اصولوں کو پھیلانے کے لئے بمبئی میں "پرارتھنا سماج" اور مدراس میں "وید سماج" بنا۔ ۱۸۸۱ء میں پھر اختلاف کے سبب "نو ودھان سماج" بنا۔ جس میں ہر مذہب سے باتیں لی گئی تھیں۔ اس نے سماجی اصلاح کی طرف اچھا کام کیا' دیوندر کے بھائی راوندر ناتھ ٹیگور کی نظموں میں اس تحریک کے اثرات ملتے ہیں۔

(۱۵) پرارتھنا سماج

یہ "پرارتھنا سماج" کیشو کا نہیں تھا۔ کچھ ہندو نیتاؤں نے ۳۱ر مارچ ۱۸۶۷ء کو اس سماج کی بنیاد ڈالی۔ اسی بنیاد پر "سبودھ پتریکا" نام کا ایک رسالہ بھی شائع کیا گیا۔ اس سماج کے سلسلہ میں یہ افواہ بھی اڑائی گئی کہ وہ عیسائیت پر قائم ہے' اس سماج کے خاص مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) خدمت اور پرارتھنا (دعا) کے ذریعہ خدا کی پوجا (عبادت) کرنا۔

(۲) ذات پات کی مخالفت۔

(۳) بیواؤں کی شادی اور مختلف ذاتوں کے پیروؤں کے درمیان باہم شادیوں (Inter Caste Marriage) کو بڑھاوا دینا۔

(۴) عورتوں کی تعلیم۔

(۵) بچپن کی شادی کی مخالفت

(۶) ہریجنوں کی اصلاح اور ان کی معاشی حالات کو درست کرنا' ملک کے اکثر حصوں میں ان کی سوسائٹیاں' اسکول' کالج اور دوسرے ادارے ہیں' اس میں آتمارام پانڈرنگ' واسودیو بابا جی نورنگے' رام کرشن گوپال بھنڈارکر' مہادیو گووند راناڈ اور "نارائن گنیش چندا ورکر" جیسے لوگ رہے ہیں۔

(۱۶) رام کرشن مشن

اس کے بانی رام کرشن پرم ہنس (۱۸۳۶ء تا ۱۸۸۶ء) مانے جاتے ہیں۔ ۱۸ر فروری ۱۸۳۶ء میں بنگال کے ہگلی ضلع کے "کمار پکور" قصبہ میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ ان کا اصلی نام گدادھر تھا۔ انہوں نے کوئی تنظیم نہیں بنائی۔ انہوں نے کالی کی بھکتی پر زور دیا اور اسے ہی تمام مذاہب کا جز قرار دیا۔

ان کے شاگرد ویویکانند نے رام کرشن مشن قائم کیا اور ہندوواد کی آواز بلند کی۔ ۱۸۹۳ء میں شکاگو کے عالمی مذاہب کانفرنس میں انہوں نے اعلان کیا کہ "ویدانت" سبھی کا مذہب ہے۔ دوسرے اور ملکوں میں بھی وہ گئے اور ہندوواد کی آواز بلند کی۔ اس مشن میں کروڑوں لوگ آج بھی لگے ہوئے ہیں۔ ویویکانند ذات پات کے مخالف تھے۔

ان کے استاد رام کرشن پرم ہنس نے چھ ماہ تک باقاعدہ مسلمان رہ کر اسلام کی تعلیمات حاصل کی۔ اس وجہ سے اسلام کے لئے ان میں نرم گوشہ تھا۔ یہی بات ویویکانند میں تھی۔ پرم ہنس کہتے ہیں۔ "میرے دل میں برابر یہ بات اٹھتی تھی کہ مسلمانوں نے مندروں کو کیوں ناپاک کیا۔؟ لیکن آج کالی جی نے دل کو اطمینان دلادیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا "اپنی مورتیوں کو میں قائم رکھوں یا توڑوادوں' یہ تو میری اپنی خواہش کی بات ہے۔ ان باتوں کا خیال کرکے تو غمگین کیوں ہوتا ہے۔"

اس مت (مسلک) کا ہندی میں ایک رسالہ بھی شائع ہوتا ہے جس کا نام "مانک آنند سندیش" ہے۔ پتہ:۔ آنند سندیش' پوسٹ۔ شری آنند پور ضلع گونہ (Guna) مدھیہ پردیش۔

بنگلہ میں بھی یہ چھپتا ہے۔

(۱۷) ڈیوائن لائف (Divine Life)

اس کے بانی اروند گھوش کہے جاتے ہیں۔ ان پر پرم ہنس اور ویویکانند کا اثر

www.taemeernews.com

تھا۔ اروند میں ڈیوائن پاور (Divine Power) کے ذریعہ کام کرنے کا جذبہ تھا۔

وہ انسان کے لئے آئیڈیل (Ideal) تلاش کرتے ہیں۔ اور اسے "سناتن ستیہ" (ازلی حقیقت) میں پاتے ہیں۔ وہ روحانی زندگی کے حامی ہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ خدا ہر جگہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ محض یہاں نہیں پھنسنا چاہئے۔ اس سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ ان کے مشن کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

ڈیوائن لائف سوسائٹی۔ شیوانند نگر ٹہری گڑھوال۔ اتر پردیش۔

ڈیوائن کے فلسفے پر مبنی ایک انگریزی رسالہ بھی "بھون جرنل" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ پتہ:۔

Bhavan Journal
Bhartiya Vidya Bhavan
K.M Munshi Marg
Chawpatty ,Bombay 400 007

(۱۸) آنند مارگی فرقہ

ان کا فلسفہ کچھ اس طرح کا ہے۔

اس میں "میں" یعنی خودی کی شناخت ہوتی ہے۔ جب ہم کسی چیز کے قریب ہوتے ہیں تو آنکھیں اسے دیکھتی ہیں۔ اس وجہ سے وہ وشئی (विषयी) (متعلق) ہیں اور چیزیں Subject ہیں۔ اس طرح اولین آنکھیں ہی "میں" ہوں۔ پھر آخر یہ آنکھیں اور رگیں وہ راہیں بن جاتی ہیں جن کے ذریعہ دماغ کے مرکزی نقطہ (   ) کو خبر ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے مرکزی نقطہ وشئی ہو جاتا ہے۔ اور باہر کی آنکھیں ویشے بن جاتی ہیں۔

اس طرح دماغ کا مرکزی نقطہ انسان کا "میں" ہے اور آنکھیں ویشے۔ پھر تیسرے مرحلہ میں کام کرنے والا "میں" ہی اپنا "میں" ہے جو کہتا ہے کہ "میں" کر رہا ہوں میں دیکھ رہا ہوں' میں کھا رہا ہوں۔ اور وہ دماغ کا مرکزی نقطہ انسان کا ویشے "میں" ہے۔ یہ ویشے "میں" کے بنا نہیں دیکھ سکتا۔

اگر آدمی "میں" میں پھنس جائے تو باہر نہیں دیکھ سکتا۔ اس وجہ سے "میں ہوں" ہی "میں" ہے۔ پر یہ میں بھی "پرم میں" (مقتدر اعلیٰ) نہیں۔ "میں ہوں" ہی پرم نہیں۔ "میں ہوں" کے پیچھے ایک دوسرا "میں" کام کرتا ہے۔ جو پرماتما ہے۔ اپنے کو "پرم میں" میں لے جانا ہی بھکتی ہے۔ اسی میں آنند ہے۔

یہ حواس کو قابو میں رکھنے پر زور دیتے ہیں' شیو کو بھی مانتے ہیں۔ آنند مورتی جی کی کتاب کا نام "آنند کتھا" ہے۔

اس کا ہیڈ آفس کلکتہ میں ہے۔ یہیں سے "ہشپ بھارتی" نام کا ان کا رسالہ نکلتا ہے۔ جس میں کچھ صفحوں میں انگریزی' کچھ میں ہندی اور کچھ میں بنگلہ میں مقالے چھپتے ہیں۔ ان کا دہلی سے پروٹ (Prout) نام سے ایک انگریزی روزنامہ شائع ہوتا ہے۔ پٹنہ سے اسی نام سے ہندی میں رسالہ شائع ہوتا ہے۔

یہ مانتے ہیں کہ ہر مذہب کے لوگ ایک ایک قوم ہیں۔ ان کے رسالہ کا پتہ ہے:۔

Praga Bharti
VIP Nagar Trliala Calcutta

(۱۹) پرجاپتا برہماکماری مت (مسلک)

اس مسلک کا زور خدائی یونیورسٹی قائم کرنے پر ہے۔ اس مسلک کے ماننے والوں کا مرکز ماؤنٹ ابو (راجستھان) ہے۔ اسے ۱۹۳۷ء میں قائم کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ شیو نے کلکتہ کے ایک مالدار جواہرات کے تاجر کی شکل میں اوتار لیا۔ جنہیں "پرجاپتا برہما" نام سے جانا گیا۔ انہیں پتا شری۔ بابا۔ برہما بابا۔ بھی کہا جاتا ہے۔۔ کہتے ہیں پتا شری بڑے عبادت گذار تھے۔ وہ گیتا میں عقیدہ رکھتے تھے۔ جب تک گیتا پاٹھ نہ کرتے' کوئی کام نہ کرتے۔ ان کی بیوی بھی کرشن کی پجارن تھی۔ وہ مخیر بھی تھے اور لوگوں کے ساتھ حسن وسلوک سے پیش آتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب وہ ساٹھ سال کے ہوئے تو شیو ان کے جسم میں حلول کر گئے اور وہ خدائی نصیحت کرنے لگے۔ انہوں نے کہا "پاک بنو اور یوگ کرو"۔ انہوں نے خدائی علمی مرکز بنایا جو ۱۹۵۱ء میں ماؤنٹ ابو منتقل ہو گیا۔ اس وقت ان کی اطلاع کے مطابق ۱۱۰۰ یونیورسٹیاں' ان کی قائم کردہ ہیں۔

ان یونیورسٹیوں میں لوگوں کی اصلاح کی جاتی ہے۔ کردار درست کئے جاتے ہیں۔ خدا سے ناطہ جوڑنے کے لئے "راج یوگ" سکھایا جاتا ہے۔ اور نفس پر قابو پانے کے طریقے سمجھائے جاتے ہیں۔ یہ بھی اوتاروں کو مانتے ہیں۔

(۲۰) جے گرودیو کامت (مسلک)

ان کا مسلک بھی ایک جیسا نہیں رہا' کبھی انہوں نے کہا کہ وہ خود خدا کے اوتار ہیں تو کبھی خود کو سبھاش چندر بوس بتلایا۔ اپنے کو خدا کا اوتار ہونا اس زور و شور کے ساتھ پیش کیا کہ تقریباً ایک کروڑ لوگ ان کے شاگرد ہو گئے تھے۔ لیکن اب ان کے ماننے والے کم ہو گئے ہیں۔

جے گرودیو نے "ست یگ" لانے کا نعرہ دیا تھا۔ اور کہا کہ ایک بیگھہ میں ۷۰ من اناج پیدا ہوگا۔ دھیرے دھیرے ان کی پول کھلی اور حقیقت سامنے آنے لگی تو ان کے شاگردوں کی تعداد گھٹ گئی۔ اب بھی یہ لوگ ہیں۔ ٹاٹ پہنتے ہیں۔ گوشت نہیں کھاتے ان کا مرکز متھرا میں ہے۔

(۲۱) تھیوسوفیکل سوسائٹی (Theosophical Society)

"تھیوسوفی" لفظ دو یونانی لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ تھیوس (Theos) اور سوفیہ (Sophia) یونانی اس کا مطلب "ایشور کا گیان" یا "برہم گیان" لیتے ہیں۔

۱۸۷۵ء میں ایک روسی محترمہ میڈم بلیوتسکی اور کرنل ایس۔ ایس

www.taemeernews.com

آنکاٹ نے اسے قائم کیا۔ ہندوستان میں "اینی بسنٹ" اسے لائیں۔ اس میں منتر جنم۔ اوتار واد۔ گرو کی پوجا۔ تپسیا۔ یوگ۔ سادھنا وغیرہ شامل کیا گیا ہے۔ اس کا خاص اصول ہے:۔ "حق سے بڑا کوئی مذہب نہیں۔"

سوسائٹی مانتی ہے کہ (۱) روح مر نہیں سکتی۔ اس کی ترقی ہونی چاہئے۔ (۲) زندگی دینے والی طاقت ہر جگہ ہے۔ (۳) انسان خود اپنی خوشی اور غم کا سبب ہے۔

(۲۲) نرنکاری مشن

سکھ مسلک کے بانی گرونانک جی (پیدائش ۱۵ر اپریل ۱۴۶۹ء) تھے۔ آگے چل کر سکھوں کی دو شاخیں قائم ہو گئیں:۔

(۱) اکالی اور (۲) نرنکاری۔

سکھوں کے دسویں اور آخری گرو گووند سنگھ نے اپنی وفات سے قبل کہا تھا۔ "میرے بعد کوئی سکھ گرو نہیں ہوگا۔ صرف "گروبانی (गुरुवाणी) اور گرو گرنتھ صاحب" ہی گرو ہوں گے۔"

گووند سنگھ جی کے اس قول رفرمان پر جنھوں نے عمل کیا وہ "اکالی" (अकाली) اور جو سکھ اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ گرو آتے رہتے ہیں، نرنکاری (निरंकारी) کہلائے۔

نرنکاری مشن کے بانی بابا اوتار سنگھ جی ہیں جو تقسیم ملک کے بعد راول پنڈی سے ۱۹۴۷ء میں دلی آئے تھے اور یہیں سے نرنکاری مشن کی تبلیغ شروع کی تھی۔ ۱۹۶۹ء میں ان کا انتقال ہوا۔ اس وقت تک اس مشن کو قبولیت عام حاصل ہو چکی تھی۔ ان کے بعد ان کے بیٹے بابا گروبچن سنگھ (गुरुवचन) نے ان کی جگہ لی اور نرنکاری مشن کو آگے بڑھانے میں اہم رول ادا کیا مگر ۲۴ر اپریل ۱۹۸۰ء میں نرنکاری بھون دلی میں ان کا قتل ہو گیا۔ ان کے بعد بابا ہردیو سنگھ جی نے گدی سنبھالی۔ اور یہی موخر الذکر ہستی آج کل نرنکاریوں کے اعلیٰ مذہبی رہنما ہیں۔

ابھی گذشتہ ۱۴ر تا ۱۶ر نومبر ۱۹۹۲ء کو دلی میں ان ہی کی رہنمائی میں مشن کا ۴۵واں سماگم (کانفرنس) منعقد ہوا۔ باباجی کو نرنکاری حضرات دور حاضر کا پیغمبر کہتے ہیں۔

اس مشن میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھتی جاری ہے۔ جس کی خاص وجہ ان کے اندر تعصب کا نہ ہونا ہے۔ مشن میں شامل ہونے والوں کو "پربھو" (प्रभु) کا "دیدار" بھی کرایا جاتا ہے اور ان سے پانچ باتوں کا عہد لیا جاتا ہے:۔

(۱) تن، من، دھن (جسم و جان اور مال و دولت) پر فخر و غرور نہ کرنا۔ ان تمام نعمتوں کو "نرنکار پربھو" (غیر مجسم خدا) کا عطیہ تصور کرکے قربانی کے جذبہ سے ان کو استعمال کرنا اور خدمت خلق کرنا۔

(۲) ذات، رنگ اور آشرم (طرز زندگی) پر فخر نہ کرنا۔

اس عہد کی پاسداری سے انسانوں میں مساوات اور رواداری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(۳) خورد و نوش اور رہن سہن میں کسی دوسرے سے نفرت نہ کرنا۔

(۴) گھر گرہستی چھوڑ کر مخصوص لباس پہن کر سادھو سنت اور فقیروں کی روش نہ اختیار کرنا۔

(۵) سدگرو (مذہبی پیشوا) کی اجازت کے بغیر علم حقیقی (ستیہ گیان) کو ظاہر نہ کرنا۔ اس سے گرو کے تئیں جذبہ غلامی پیدا ہوتا ہے۔

(۲۳) سرنامت

اس مسلک کو ماننے والے خاص طور سے بہار کے آدی واسی ہیں۔ وہ اپنے کو ہندو نہیں مانتے بلکہ اپنے کو "سرنا مذہب" کا پیرو بتاتے ہیں۔ ان کے دیوتا ہیں۔ (۱) سرنا (۲) مسنا (۳) منڈاپ وغیرہ۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لوگ انھیں ہندوؤں میں شامل کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے علاقہ میں اب تک قریب دس ہزار مندر بنائے جا چکے ہیں۔

(۲۴) گائتری سماج

اس فرقہ کے بانی آچاریہ شری رام شرما ہیں۔ حالانکہ شرما جی نے جو تنظیم بنائی تھی اس کا نام گائتری تپو بھومی (गायत्री तपोभूमि) اور یگ نرمان یوجنا کیندر ہے युग निर्माण योजना केन्द्र لیکن اس میں شامل لوگوں کو عام طور سے انھیں گائتری سماج سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔

شرما جی کی پیدائش ۱۹۱۱ء میں سناڈھیہ (सनाढ्य) براہمن خاندان میں ہوئی۔ مہامنا مدن موہن مالویہ جی نے شرما جی کی یگیوپویت (यज्ञोपवित) یعنی زنار پہنانے کی رسم ادا کرائی اور منتر کی تعلیم دی۔ تحریک آزادی کے دوران شرما جی کو کئی بار جیل جانا پڑا۔

شرما جی نے عالمی سطح پر یگ نرمان (युग निर्माण) (اصلاح و تعمیر معاشرہ) کی مہم شروع کی اور پوری دنیا میں اس کی چار ہزار سے زیادہ شاخیں قائم کیں۔

یہ سماج گائتری ودیا یعنی گائتری کے علم کے حصول پر زیادہ زور دیتا ہے۔ گائتری منتر (गायत्री मंत्र) رگ وید ۱۰-۶۲-۳ میں موجود ہے۔ گائتری کے معنی ہیں "گانے والی کی حفاظت کرنے والی"۔ گائتری منتر کی عبارت درج ذیل ہے:۔

ॐ भूः भुवः स्वः तत्सीवतुर्वरेण्यं , भर्गो देवस्य धी महिदियो पो नः प्रचोदयात ।

اس کے معنی یہ ہیں:۔

اوم: یہ ہے۔ یہ استحکام' خوشحالی اور روشنی کی مانند ہے۔ ہم ساری کائنات کو پیدا کرنے والے دیوتا کے مبارک نور کو حاصل کرتے ہیں۔ یہ ہماری عقل کو روشن کرے۔"

اب تو گاتری منتر کی پوجا مورتی بنا کر کی جاتی ہے۔

شرما جی نے ۱۹۵۸ء میں پورہ میں ایک ہزار کنڈی گاتری یگیہ کے ذریعہ ایک عظیم الشان جلسہ کیا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چار لاکھ افراد نے شرکت کی۔ ابھی حال ہی میں ہی ہری دوار (हरिद्वार)(ساحل گنگا پر یوپی میں ہندوؤں کا ایک قدیم مذہبی مقدس مقام) میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوا ہے۔ جس میں کئی ہزار لوگوں کی رسم زناری ادا کرائی گئی۔

شرما جی بہت جید عالم تھے۔ انہوں نے چاروں ویدوں کی شرح' ایک سو آٹھ (۱۰۸) اپنشدوں کی شرح' بیس اسمرتیوں کی تفسیر' پرانوں اور چھ درشنوں (فلسفوں) کی بھی شرح لکھی۔ شرما جی نے چوبیس گیتاؤں کی شرح کے علاوہ دوسری کئی مذہبی کتب کی بھی شرح لکھی۔ موصوف نے گیتا وشو کوش (गीता विश्व कोष) یعنی گیتا سے متعلق جملہ مفصل معلومات کی انسائیکلوپیڈیا تیار کی ہے۔

اس سماج کا مرکز متھرا میں ہے۔ نشر و اشاعت کا زیادہ تر کام بریلی سے ہی ہوتا ہے۔ کئی زبانوں میں اس کے ماہانہ رسالے "اکھنڈ جیوتی" (अखण्ड ज्योति) اور "یگ نرمان یوجنا" 'युग निर्माण योजना' نام سے متھرا شہر سے شائع ہوتے ہیں۔

(۲۵) دتاتریے (दत्तात्रेय) فرقہ

اس فرقہ کو مان بھاؤ' دت فرقہ' منی مارگ اور مہانو بھاؤ پنتھ بھی کہتے ہیں۔ لیکن ان کے پیروؤں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ مستقبل میں ایک اور "سد مارگ" یا مصلح آئے گا۔ اس عقیدہ کی وجہ سے اس فرقہ کے لوگوں نے ایک نہیں بلکہ اب تک پانچ مصلحین کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس فرقہ کے زیادہ افراد مہاراشٹر میں پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اسی ریاست میں یہ فرقہ وجود میں بھی آیا تھا۔

یہ لوگ وشنو ہیں اور دتاتریہ کو کرشن کا اوتار مان کر پوجا کرتے ہیں۔ یہ قدیم فرقہ بتایا جاتا ہے۔ اس میں سنیاسی اور گھر گرہستی والے بھی ہیں۔ یہاں میت کو دفنایا جاتا ہے۔

اس فرقہ کے بڑے سنت کا مٹھ (مرکز) مہاراشٹر کے برار (ردھی پور) میں ہے۔ اس فرقہ کی خاص کتاب بھگوت گیتا ہے۔ لیکن دتاتریہ سنتا' دتاتریہ اپنڈا' سوتر پاٹھ' لیلا سنواد संवाद لीला اور لیلا چرتیہ کی کم اہمیت نہیں ہے۔ ۱۴ ویں صدی عیسوی میں سنت چکر دھر نے دوبارہ اصلاح کی کوششیں کیں۔ سنت ناگ دیو بھٹ کے زمانے میں اس فرقہ کو وسعت ملی۔

ضرورت منیجر

تجربہ کار تحریکی ذہن اور دعوتی کاموں کی صلاحیت اور دلچسپی رکھنے والے منیجر کی ضرورت ہے جو انگریزی، ہندی اور اردو کی اچھی استعداد رکھتا ہو عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ ریٹائرڈ اشخاص بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواست پہنچنے کی آخری تاریخ: ۲۰ اپریل ۱۹۹۳ء

نوٹ: مکمل تفصیلات (BIODATA) اور قابل قبول مشاہرہ کے ساتھ درخواستیں سکریٹری کے نام مندرجہ بالا پتہ پر بھیجی جائیں۔

(ڈاکٹر) احسن احمد
سکریٹری
PHONE: 224815

ذیلی شعبہ جات: لائبریری، گشتی لائبریری، مکتبہ، جز وقتی دینی درس گاہ وغیرہ۔

THE AMIN EDUCATIONAL & WELFARE SOCIETY (REGD)
Office: EXHIBITION ROAD.
PATNA-800 001. INDIA

ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی اور رشتہ داروں سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی اور مسافر سے اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں۔ (النساء)

حیدرآباد میں ہومیو پیتھ کا مشہور زمانہ اسٹور

ساگر ہومیو اسٹورس

فون: ۴۵۳۷۴
Sagar Homoeo Stores
PHONE 45374

ساگر ٹاکیز کے سامنے - عابد روڈ، حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱

www.taemeernews.com

ورت، تیوہار، پرب اور رسوم

محمد احمد

سینٹ' پیٹرس برگ لغت میں وَرَت کے معنی ہیں' عہد کرنا' حکم' خدمت' مذہبی کام کوئی اہتمام اور کوئی پاکیزہ کام۔ ورت کا صحیح معنی کیا ہے؟ اس پر پنڈتوں اور علماء کے درمیان اتفاق رائے نہیں ہے۔ ڈاکٹر پی وی کانے کہتے ہیں کہ "رگ وید" میں جو ورت' لفظ آیا ہے اس کا مفہوم "وَرَنْ" کرنے یعنی چننے سے ہے۔ یہ "ور" مادہ سے بنا ہے۔ رگ وید میں "وشنو: کرمانی پشیت یتو ورتانی پسپشے اندرسیتھ یوجیہ سکھا" (۱-۲۲-۱۹) منتر ہے۔ جس کا معنی ہے "اندر کے مددگار دوست' وشنو کے اعمال کو دیکھو' جن کے ذریعہ وہ اپنے ورتوں یعنی احکام کی حفاظت کرتا ہے"۔ یہی منتر اتھروید (۷-۲۶-۶) اور واج سنیئی سنہتا (۶۴) میں بھی آیا ہے۔ (دھرم شاستر کا اتہاس جلد۔۴ صفحہ ۵ تا ۷)۔---------

شبر نام کے ایک عالم (جیمنی ۲۰-۲-۶) نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے وَرَت ایک (دماغی) ذہنی عمل (mental process) ہے جو عہد کی شکل میں ہوتا ہے ویکھا تتھی بھی یہی مانتے ہیں' یاشک نے "نروکت" (کتاب) میں وَرَت کو عمل بتایا ہے اور "شریدت" نے متصود عمل میں لگ جانے کے عہد کو وَرَت کہا ہے۔ بہرحال سیدھے سادے لفظوں میں وَرَت وہ مذہبی اعمال ہیں' جن کا حکم مذہبی کتب میں دیا گیا ہے۔ اسے عموماً خواہش کے مطابق کوئی چیز پانے یا حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

وَرَت تیوہار اور پَرَب کے معنی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں' پھر بھی ان میں تھوڑا فرق ضرور ہے۔ کہتے ہیں کہ وَرَت جب عوامی شکل میں آئے تو تیوہار اور پرب بن گئے۔ وَرَت میں کم' تیوہار اس سے کچھ زیادہ اور پرب میں اور زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے تیوہار اور پَرَب' وَرَت کے بڑے بھائی کہے جاتے ہیں۔

ہندو مہینے:-

ہندوؤں کا سال چیتر (چیت) ماہ کی پہلی تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ سال میں ۱۲ ماہ ہوتے ہیں' جن کے نام ہیں۔ (۱) چیت' (۲) بیساکھ' (۳) جیشٹھ' (۴) آساڑھ' (۵) شراون' (ساون)' (۶) بھادرپد (بھادو)' (۷) آشیون' (۸) کارتک (کاتک)' (۹) مارگ شیرش (اگہن)' (۱۰) پوش' (۱۱) ماگھ اور (۱۲) پھالگن۔ ہر ماہ میں دو پکھواڑے شکل اور کرشن پکھ ہوتے ہیں۔ سال میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں اور روز کم از کم ۳۰ ورت' تیوہار' پرب اور دوسرے رسوم ہوتے ہیں۔ سال میں تقریباً" تین ہزار کی تعداد میں ان کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہاں پر کچھ خاص کو ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

پانچ مہاورت مانے گئے ہیں:- (۱) سانوتسر (सांवत्सर) (۲) رام نومی (۳) کرشن جنم اشٹمی (۴) مہاشوراتری (۵) وشاوتار

سب سے پہلے ہم انہیں ورتوں پر تفصیلی نظر ڈال کر ان کے پس منظر اور اہمیت کو سمجھیں گے۔

۱ سانوتسر:- علم نجوم کے مطابق یہ پانچ قسموں کا ہوتا ہے یعنی اس کی اہمیت پانچ طرح سے ہے:-

(۱) سَوْر (सौर) یعنی پیدائش سے متعلق کام اور ورت
(۲) سائن یعنی یگ وغیرہ۔
(۳) بارہسپتیہ۔ یعنی گوداوری اور دوارکا وغیرہ کا سفر
(۴) چاندر (चान्द्र) یعنی تمام کام (ہر عمل)
(۵) ناکھشتر یعنی عمر وغیرہ کا فیصلہ

یہ سال کے پہلے دن ہوتا ہے جو شکل پکھ سے شروع ہوتا ہے۔ "پدم پران" کے مطابق اسی دن برہما نے یہ زمین بنائی۔ اس وجہ سے اس دن برہما کی پوجا ہوتی ہے۔ "وشنودھرموتر پران" میں کہا گیا ہے کہ یہ پنچ مورت ورت ہے۔ اس دن سے لے کر پانچ دن تک آگنی (آگ)' سوریہ (سورج)' سوم' پرجاپتی (برہما) اور مہیشور (شیو) کی پوجا انہیں بالترتیب نیلے' سفید لال' پیلا' سفید اور کالے پھولوں سے ایک منڈل میں قائم کرکے کی جاتی ہے۔ تل' چاول' جو' گھی' سفید سرسوں سے سلسلہ وار کرنا ہوتا ہے۔ (ہیماوری' ورت ۳۰۹ تا ۳۲۰) یعنی اگنی کا تل سے' سوریہ کا چاول سے' سوم کا جو سے' پرجاپتی کا گھی سے اور مہیشور کا سفید سرسوں سے ہوم کرنا چاہئے۔ اس موقع پر سورن دان (سونا دان کرنے) کی کافی فضیلت ہے۔ برہما کی سونے کی مورتی بنا کر دان کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ براہمنوں کو کھانا بھی کھلایا جاتا ہے۔ اس دن سے دیوی مندروں میں نو دن تک پوجا پاٹھ ہوتا ہے۔ وشنو مندروں میں رامائن پاٹھ ہوتے ہیں۔ جنوبی ہند کے مندروں میں دیوداسیوں کے عبادتی پروگرام بھی ہوتے ہیں۔

۲ رام نومی:- آج کل یہ تیوہار کافی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ وشنو کے ساتویں اوتار کی حیثیت سے رام کی پیدائش کا دن چیتر کی نویں تاریخ کو شکل پکھ میں منایا جاتا ہے۔ والمیکی رامائن' اگستیہ سنہتا وغیرہ کتب میں رام چندر جی کی پیدائش کا دن یہی تھا۔ آگستیہ سنہتا (अगत्स्य संहिता) میں اسے سب لوگوں کا ورت کہا گیا ہے۔ کچھ لوگوں کے نزدیک یہ روز کا ورت ہے۔ ایسا عقیدہ ہے کہ اس ورت کو کرنے سے انسان کی سبھی خواہشات پوری ہو جاتی ہیں۔ اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نجات ہو جاتی ہے۔

اس ورت کا طریقہ اس طرح ہے:- آٹھویں تاریخ کو ہی عقیدت مند کو غسل کرکے شام کرنا چاہئے۔ ایک عالم رام بھگت براہمن کو بلا کر اسے رام کی سونے کی مورتی دان میں قبول کرنے کے لئے درخواست کرنا چاہئے۔ براہمن کو جسم پر لگانے کے لئے تیل دینا چاہئے۔ غسل کرا کر سفید کپڑے پہنانا چاہئے۔ پھول دینے چاہئے اور ساتوک (सात्विक) یعنی گھی' دودھ کا کھانا دینا چاہئے اور خود بھی وہی غذا کھانا چاہئے اور دن بھر رام کتھا سننا چاہئے اور آچاریہ یعنی

www.taemeernews.com

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس بدن نے حرام مال سے پرورش حاصل
کی ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔
بیہقی ــــ

اکبر نائک وادی
بسم اللہ انٹرپرائزز
واسکوڈی گاما ۔ گوآ
فون: ۲۰۹۵ (پی پی) ۳۴۸۹
AKBAR NAIK WADI
BISMILLAH INTERPRISES
VASCO DAGAMA - GOA
PHONE: 2095 - 3489 (P.P.)

مشرقی ناگپور شہر کا سب سے بڑا کپڑا بازار
بمبئی بازار
چتر ولی چوک، سینٹرل ایونیو روڈ، ناگپور ۲
○ سوٹنگ ○ شرٹنگ ○ ڈریس
میٹیریل ○ ساڑیاں ○ ریڈی میڈ
گارمنٹس ○ بیڈ شیٹ ○ پیلو کوور
○ جینس پینٹ ○ شرٹ
○ دری ○ چادریں ○ تولیے
اور لیڈیز ویر وغیرہ
BOMBAY BAZAR
CHITAROLI CHOWK, CENTRAL
AVENUE ROAD, NAGPUR-2

پاکیزگی نصف ایمان ہے ۔ حدیث

عمدہ اور لذیذ
کھانوں کا مرکز
ناگپور کا سب سے قدیم ہوٹل
قائم شدہ ۱۹۴۵ء
ببو ہوٹل
مومن پورا چوک ۔ ناگپور
مالک: مرزا اعظیم بیگ

M/S. BHARAT BINNY
RICE MILL
H.No. 12/10/39, Gunj Road,
RAICHUR-584 102.
PHONE: 8756 P.R ● RESI: 7165

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا تمہارے ہاتھ
میں دو ایسے کام ہیں جن کے سبب تم سے پہلی امتیں
ہلاک ہوئیں (یعنی پورا وزن نہ ناپنے اور کم دینے کے سبب
ہلاک ہوئیں۔ تم ایسا نہ کرنا) ترمذی

عنقریب افتتاح
BHARAT
MODERN
RICE MILL
S.Y. NO. 632/3
GADWAL ROAD. RAICHUR-584102
پروپرائٹر: الحاج جی۔ جی۔ محمد حسین

www.taemeernews.com

برامن کو زمین پر سلانا چاہئے۔

دوسرے دن صبح خوب اہتمام سے غسل وغیرہ کرنے کے بعد سجا بجا کر رام کی پوجا' اپواس (یعنی بھوکا پیاسا رہ کر) کرنا چاہئے۔ رام کی سونے کی مورتی دان کرنی چاہئے۔ اس کے قبل رگ وید (ऋग्वेद) کے ۲۱ منتروں (۲۴۰۰) اور پرانوں کے منتروں سے ۲۱ طریقہ سے مورتی کی پوجا کرنا چاہئے۔ اس دن گائے' زمین اور کپڑے دان کرنے کی بھی فضیلت ہے۔ (ہیمادری 'ورَ ناک' 'وِرت راج')۔ لیکن اس خیرات کا انحصار اپنی استطاعت پر ہے۔

ڈاکٹر پی وی کانے کے مطابق "آج کل بہت سے لوگ رام نومی پر اپواس نہیں کرتے اور شاید ہی کوئی ہون یا مورتی دان (خیرات) کرتا ہے۔ مگر دو سو بعد رام مندروں میں تقاریب ہوتی ہیں۔" اس تیوہار کو عوامی بنانے میں گرو رام داس نے کافی بڑا رول ادا کیا۔ یہ مہاراشٹر کے تھے اور رامانند فرقہ سے متاثر تھے۔ ان کی پیدائش ۱۶۰۸ء میں اور وفات ۱۶۸۱ء میں ہوئی۔

۳ کرشن جنم اشٹمی:۔ بھادرپد کے کرشن پکھ کی آٹھویں تاریخ کو کرشن جی کی پیدائش مانی جاتی ہے۔ چھاندوگ اپنشد (छान्दोग्योपनिषद) (۳۔۱۷۔۶) میں ہے کہ کرشن (دیوکی کے بیٹے) نے گھور انگیرس سے تعلیم حاصل کی۔ کرشن نام کے ایک ویدک شاعر بھی تھے۔ جنہوں نے اشونی کماروں سے (ڈاکٹروں) التماس کیا ہے (رگ وید ۸۔۸۵۔۳)۔ جینیوں کی ابتدائی تاریخ (کیمیں پراک اتہاس) میں ۶۳ شخصیات کی تفصیلات میں تقریباً ایک تہائی حصہ کرشن کے بارے میں ہے۔ مہابھارت میں انہیں کہیں تو پرماتما کہیں خود وشنو کہا گیا ہے۔ انہیں وشنو کا آٹھواں اوتار مانا جاتا ہے۔ جنم اشٹمی کے دن آدھی رات کو کرشن کی پیدائش مانی گئی ہے۔ اس دن اپواس رکھا جاتا ہے اور اس دن کرشن کی مورتی کی پوجا ہوتی ہے۔ کیرتن وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ اس موقع پر ہر ایک وشنو مندر میں اور وشنو یا کرشن بھکتوں کے گھروں میں کرشن جی کی جھانکی سجائی جاتی ہے۔ کچھ لوگ کنس کے قتل ہونے کی خوشی میں یہ تیوہار منائے جانے کی بات کہتے ہیں۔

۴ مہاشیو راتری:۔ ہر ماہ کے کرشن پکھ کی چودھویں تاریخ شیو راتری کہی جاتی ہے۔ لیکن ماگھ یا پھاگن کی چودھویں تاریخ مہاشیو راتری کہلاتی ہے۔ پدم (۶۔۲۴۰) اگنی (۱۹۳) گروڑ (۱۲۴۔۱) اور اسکند (۳۲۔۱۔۱) وغیرہ پرانوں میں اس کا تفصیل سے بیان آتا ہے۔ ان پرانوں میں شیو کی حمد بیان ہوتی ہے۔ کہتے ہیں یہ تیوہار شیو کی شادی پاروتی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے منایا جاتا ہے۔ کلیان کے ہندو سنسکرتی انک (صفحہ ۶۳) پر کہا گیا ہے کہ اس دن آدھی رات کو شیو لنگ ظاہر ہوا تھا۔ اسی وجہ سے یہ شیو راتری مانی جاتی ہے۔ اس ورت کو کرنے کا سبھی ذاتوں کو حق ہے۔

اس دن اپواس کیا جاتا ہے شنکر اچاریہ نے اس دن اپواس کو اہمیت دی ہے۔ جب کہ ہیمادری' مادھو وغیرہ نے اپواس' پوجا اور جاگرن تینوں کو اہمیت دی ہے۔

شنکر جی خود کہتے ہیں کہ اس دن ورت رکھ کر انسان مجھے حاصل کر سکتا ہے (کتاب۔ شیو میہ)۔ اس دن شیو پوجا کے علاوہ لوگ شیو کی کتھائیں بھی سنتے ہیں۔

کہیں کہیں لوگ بادام' کمل دل' افیم کا بیج' دھتورہ وغیرہ کو ملا کر یا صرف بھانگ کا ہی استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے شیو مندروں میں مورتی پر لگاتار جل دھارا کا اہتمام ہوتا ہے۔ شیو کی شادی کی یادگار میں جھانکیاں نکالی جاتی ہیں۔

۵ دشاوتار (दशावतार):۔ مارگ شیرش کی شکل پکھ کی (یعنی ماگھ کی) بارہویں تاریخ کو یہ ورت شروع ہوتا ہے۔ وشنو پران کے مطابق اسی دن وشنو مچھلی (मत्स्य) کی شکل میں ظاہر ہوئے تھے۔

ہر ماہ کی بارہویں تاریخ کو ورت کا اہتمام ہوتا ہے جو کہ بھادرپد ماہ تک ہوتا ہے وشنو کے دس اوتاروں کا ہر ماہ ایک ایک اوتار کی پوجا کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ وشنو کے دس اوتار اس طرح ہیں۔ (۱) نرسنگھ (۲) مچھلی (۳) کچھوا (۴) سوریہ (۵) وامن (بونا) (۶) پرشو رام (۷) رام (۸) کرشن (۹) بدھ اور (۱۰) کلکی۔

ڈاکٹر راج بلی پانڈے نے پانچ مہاورتوں کو اس طرح کا مانا ہے:

(۱) اس ورت کے مطابق ماگھ یا چیتر کے دن میں تمام چیزوں (गुड़धेनु) کا خیرات کرنا چاہئے اور دوسری تاریخ کے دن صرف گڑ کھانا چاہئے۔ اس سے سورگ ملے گا۔

(۲) چتورشی یا چودھویں تاریخ یا شکل پکھ کی اٹھارہویں تاریخ جب کہ نچھتر شراون ہو اس وقت ورت رکھنا چاہئے۔ یہ (तिथिव्रत) یعنی تاریخ والا ورت ہے۔ شیو اس کے دیوتا ہیں۔

(۳) کارتک کی اماوشیا یا پورنیما کے دن انسان کو خاص ضابطہ کا ورت لینا چاہئے۔ (نکت) مخصوص طریقہ سے کھانا چاہئے اور گھی ملا رتیق کھانا کھانا چاہئے۔ چندن اور گنے کے رس کو استعمال کا بھی طریقہ ہے۔ اماوس کے دوسرے دن اپواس رکھتے ہوئے آٹھ یا سولہ شیو برہمنوں کو کھانے پر مدعو کرنا چاہئے۔ شیو اس برت کے دیوتا ہیں۔ شیو کی مورتی کا اہتمام کے ساتھ پوجا کیا جاتا ہے۔ پھر اچاریہ اور برہمنوں کو ان کی بیویوں سمیت سونا اور کپڑے خیرات کرنا چاہئے اس سے انسان لمبی زندگی پاتا ہے۔ اور وہ ان کے مطابق خوبصورت اور خوش قسمت ہو جاتا ہے۔

(۴) ہر پورن ماسی کو اپواس اور ہری (وشنو) کا شکل وصورت و مکمل برہم کی حیثیت سے پوجا کی جاتی ہے اور اماوس کو بغیر شکل برہم (निराकार) پوجا کی جاتی ہے۔ یہ ورت سال بھر تک چلتا ہے اس سے گناہوں سے پاک ہو کر جنت حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر بارہ سال تک یہ ورت کیا جائے تو ایسا آدمی وشنو لوک کو حاصل کر لیتا ہے۔ (وشنو دھرم ۳۔۱۹۸۔۱۔۷)

(۵) کرشن اور شکل پکھ کی اشٹمی یا (चतुर्दशी) یعنی آٹھویں یا چودھویں تاریخ کو خاص طریقہ (नक्त) سے کھانا کھاتے ہوئے شیو جی کی پوجا کی جاتی ہے۔ یہ ورت ایک سال تک چلتا ہے۔ اس سے لنگ پران کے مطابق اعلیٰ کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ (لنگ پران)

مندرجہ بالا تفصیلات پانڈے جی کی کتاب ہندو دھرم کوش سے لی گئی ہیں۔

ان مہاورتوں کے علاوہ کچھ اور مخصوص تیوہار اور پرب ہیں جن کا ذکر

www.taemeernews.com

کرنا یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(ا) **وجیادشمی (विजयादशमी)** :- اس کا نام دشہرو بھی ہے آشون شکل کی دسویں تاریخ کو یہ تیوہار منایا جاتا ہے۔ اس دن راجہ دیوی کی پوجا کر کے دوسری ریاست کی سرحد کو پار کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ راجہ اپنے گھوڑوں کو سجا سنوار کر اس پر سواری کر کے برہمن پروہت کو ریاست کی حدود کے باہر لے جا کر وید کے منتروں کے ساتھ پوجا کرے۔ براہمنوں کی بھی پوجا کرے۔ اسے گھوڑا' ہاتھی سونا چاندی اور کپڑے وغیرہ خیرات کرے۔ دشمن کا پتلا بنائے اور اس میں تیر مارے۔ عظمت اور جلال والے بادشاہ اسی دن دس سمتوں کو فتح کرنے کی مہم کا آغاز کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس دن رام چندر جی نے راون کو قتل کیا تھا اس روز راون کا پتلا بنا کر اس میں آگ لگا دی جاتی ہے۔ باطل کی شکست کی خوشی میں یہ تیوہار منایا جاتا ہے۔ رام لیلائیں وجیادشمی کے پہلے ہی شروع ہوتی ہیں' جو کہیں' کہیں اسی دن ختم کر دی جاتی ہیں۔

تمل ناڈو میں دراوڑ منیتر کزدگم (D M K) نے "جئے رام" کے بدلے "جئے راون" کہنے کا رواج رائج کرنے کی کوشش کی تھی اور وجیادشمی کے دن رام کے پتلے جلائے گئے تھے۔ وہاں پر راون لیلائیں بھی کبھی کبھی ہوتی ہیں۔ شمالی ہندوستان میں گھر کے سامنے کہیں کہیں گوبر کی دس گوریاں (پتلے) بنائی جاتی ہیں اور ان کی پوجا ہوتی ہے۔

شری وی پی کانے کہتے ہیں کہ دشہرو ورت جیشٹھ کے شکل پکھ کی دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے۔ برہم پران (۱۵-۲۳) میں آیا ہے کہ جیشٹھ کے شکل کی دسویں کو دشہرو کہتے ہیں کیونکہ یہ دس گناہوں کو ختم کرتی ہے۔ (دھرم شاستر کا اتہاس' جلد ۴ صفحہ ۳۷)

شری کانے ہی کہتے ہیں کہ وجیادشمی کے دن کچھ مقامات پر بھینسے یا بکرے کی قربانی دی جاتی ہے۔ اس موقع پر کئی طرح کا اہتمام ہوتا ہے' جیسے:۔ اسلحوں کی پوجا' دشہرو یا وجیادشمی سے متعلق ہستیوں کے اوزاروں اور آلات کی پوجا۔ کچھ لوگ اسے زراعت کی تقریب جانتے ہیں اور کچھ لوگ اسے رَتن یاترا' (بارش ختم ہونے اور اناج کو گھر میں رکھنے کی تقریب) کی علامت مانتے ہیں۔ درگا پوجا بھی اسی دن ختم ہوتی ہے۔ (دھرم شاستر کا اتہاس ص ۷۱-۷۲)

ے **دیوالی** :- اسے دیپاولی' دیپالکا' دیپ مالکا' سکھ راتری' یکھ راتری اور سکھ سپتکا بھی کہتے ہیں۔ اسے پورے ہندوستان میں منایا جاتا ہے۔

مختلف باتوں اور واقعات کی وجہ سے دیوالی پانچ دنوں تک منائی جاتی ہے۔ ان دنوں چراغ جلائے جاتے ہیں اور پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں۔ یہ تیوہار آشون کے کرشن پکھ کی تیرہویں تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ تیرہویں کو " دھن تیرس" کہا جاتا ہے۔ اس دن یم راج کی پوجا بھی ہوتی ہے۔ یم راج موت کے دیوتا مانے جاتے ہیں اور ان سے ایک واقعہ منسوب کر کے کہا جاتا ہے کہ جو اس دن ورت کرے تو اس کی موت اچانک نہیں ہوگی۔ اس دن برتن کی خریداری مبارک سمجھی جاتی ہے۔ اس دن دولت کی پوجا ہوتی ہے۔ دھنونتری (طب کے بانی) جینتی بھی اسی دن منائی جاتی ہے۔

نَرک چتردشی اس کے دوسرے دن ہوتی ہے۔ اس دن نَرک (جہنم) کی پوجا ہوتی ہے۔ نرک سے دعا کی جاتی ہے کہ وہ اسے قبول نہ کرے۔ کارتک کے کرشن پکھ کی چودھویں کو نَرک (جہنم) سے بچنے کے لئے تیل مالش کر کے غسل کیا جاتا ہے۔

پرُانوں کے مطابق اس دن جہنم کے لئے ایک چراغ جلانا چاہیے۔ جنوبی ہند کے لوگ چودھویں کے غسل کے بعد "کاریٹ" نامی ایک کڑوا پھل پیر سے کچلتے ہیں جو شاید وہ نَرکاسُر' (नरकासुर) کے خاتمے کی علامت ہے نَرکاسُر کے قتل کی کہانی اس سے جڑ گئی ہے۔ کہانی یوں ہے "نَرکاسُر" پراگ جیوتش پور کا راجہ تھا۔ اس نے براہمنوں اور دیوتاؤں پر بہت ظلم توڑے اور راجہ اندر کو ہرا دیا تھا۔ چنانچہ دیوتاؤں کی درخواست پر وشنو نے کرشن کے اوتار کے روپ میں سدرشن چکر' سے اس کا سر کاٹ ڈالا۔ کہتے ہیں کہ نرکاسر کے پاس کبیر کی دولت سے زیادہ مال و اسباب تھا جسے کرشن جی اپنے ساتھ دوارکا لے آئے تھے۔ کرشن جی نے سولہ ہزار عورتوں کو بھی اس سے چھڑایا تھا۔

مختلف کہانیاں

دیوالی کے متعلق مختلف کہانیاں رائج ہیں جیسے:۔

(الف) ایک کہانی راجہ بلی کی ہے جو وشنو بھگت پرہلاد کا نواسہ اور ویروچن کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے استاد شکراچاریہ کے منتر اور اپنی طاقت سے تینوں لوکوں (دنیاؤں) کو فتح کر لیا تھا۔ دیوتا لوگ کافی پریشان و بدحال تھے۔ وہ اپنی حفاظت کے لئے وشنو کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی۔ وشنو نے رحم کے جذبہ سے بونے (वामन) کی شکل میں اوتار لیا اور عابد براہمن کی شکل اختیار کر کے بلی کے پاس گئے۔ بلی بڑا ہی مخیر تھا۔ وامن نے بلی سے تین قدم زمین مانگی۔ بلی نے کہا لے لیں۔ وامن نے فوراً ایک قدم سے ساری زمین اور دوسرے سے سورگ (جنت) ناپ لیا' تیسرے قدم کے لئے کوئی جگہ نہیں بچ پائی تو بلی نے اپنی پیٹھ بڑھا دی۔ وشنو نے بلی کو پاتال کا راجہ بنا کر بھیج دیا اور جنت دیوتاؤں کو واپس کر دیا۔ کئی پرانوں میں یہ کہانی آئی ہے۔

(ب) راون کو قتل کرنے کے بعد ایودھیا لوٹنے کے بعد وہاں کے باشندوں نے چراغ جلا کر رام کا استقبال کیا۔

(پ) کہتے ہیں کہ برہما نے کائنات بنائی اور رشی وغیرہ زمین پر آ گئے۔ لیکن یہاں تاریکی ہی تاریکی تھی' تو رشیوں نے برہما سے روشنی کی درخواست کی۔ برہما نے سورج چاند اور ستارے بنائے جن سے روشنی پیدا ہوئی۔ اس خوشی میں تیوہار منایا جاتا ہے

(ج) کہا جاتا ہے کہ وشنو نے ہرنیاکش نامی ایک ظالم راجہ کو "سور" اوتار (वराह) کی شکل میں اس دن اسے قتل کیا تھا۔

دیوالی میں اماوسیا کے دن کی اہمیت زیادہ ہے اس دن لکشمی اور کبیر کی پوجا ہوتی ہے۔ گنیش کی پوجا بھی ہوتی ہے۔ آج کل یہ دن خاص طور سے "ویشیوں" اور تاجروں میں دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ اس وقت پرانے کھاتے بند کئے جاتے ہیں اور نئے کھولے جاتے ہیں۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ برہما نے براہمنوں کو رکشا بندھن' چھتریوں کو دشہرو' ویشیوں کو دیوالی' اور شودروں کو ہولی کی تقریبات عطا کی

www.taemeernews.com

- دیوالی کے آخری پانچویں دن بھیا دوج ہوتا ہے ۔ اس دن بہنیں بھائیوں لئے پوجا کرتی ہیں۔ کائستھوں میں اس دن چتر گپت کی پوجا ہوتی ہے۔

دیوالی میں (द्यूत क्रीड़ा) یعنی جوا وغیرہ کے لئے ایک دن (چوتھا) ں ہے۔ ویسے تو آج کل جوا وغیرہ دیوالی کے پہلے سے شروع ہو کر بعد تک چلتا تا ہے۔ پرانوں میں آیا ہے کہ اس دن پاروتی نے جوا میں شنکر کو ہرایا تھا۔ جس ۔ شنکر غمگین اور پاروتی خوش ہوئی تھیں۔ اس دن کی ہار سے سال بھر دولت کا ان ہوتا ہے اور جیت سے پورا سال خوشحال اور فائدہ مند گذرتا ہے۔ ایسا لوگ تے ہیں۔

لی:۔ اسے "ہولکا" بھی کہتے ہیں۔ یہ مغربی بنگال کو چھوڑ کر باقی مقامات پر منائی جاتی ہے۔ بنگال میں اس دن کرشن کی مورتی کا جھولا رائج ہے پھاگن کی پورنیما کو منایا جاتا ہے۔ اس تیوہار کو پہلے "ہولاکا" کہتے تھے بھمنی ۵۔۳۔۱) بھوشیہ پران' میں ہولی کی کہانی آتی ہے۔ نرسنگھ پران اور بھاگوت ن اور دوسرے پرانوں میں ہولی کے بارے میں باتیں ہیں۔ اس کی حکایت مختصر یوں ہے:۔

یاکش (हिरण्याक्ष) کے چھوٹے بھائی ہرن شپو हिरण्यकशिपु کو قتل کرکے مذہب کی تجدید و ترقی کے لئے وشنو نے नृसिंह) نرسنگھ کا اوتار لیا تھا۔ کہانی کی تفصیل یہ ہے کہ ہرن یکشپو اپنے بڑے ں کے قتل کی وجہ سے وشنو سے بہت ہی ناراض رہا کرتا تھا اور ان کو اپنا بڑا دشمن تھا۔ دراصل برہما کے وردان' سے ہرن یکشپو نے جنت کی ریاست پر قبضہ کرلیا ور دیوتاؤں کو جنت سے نکال دیا تھا۔ اس وقت دیوتاؤں نے وشنو سے واست کی تو وہ خوش ہوگئے اور کہا کہ ہرن یکشپو 'جب وید' مذہب اور اپنے شنو بھگت) بیٹے "پرہلاد" پر ظلم کرے گا' اس وقت میں نرسنگھ کی شکل میں ظاہر ر اس کو قتل کردوں گا ہرن یکشپو چاہتا تھا کہ اس کا بیٹا پرہلاد' وشنو کی پوجا نہ ے۔ اس نے پرہلاد سے وشنو پوجا سے باز رہنے کو کہا مگر وہ نہیں مانا تو اس کے نے اپنی بہن "ہولکا" سے کہا کہ وہ اسے لے کر آگ پر بیٹھ جائے۔ ہولکا کو ان ملا تھا کہ وہ آگ میں نہیں جلے گی مگر وہ جب پرہلاد کو لے کر آگ میں بیٹھی تو وہ گئی اور پرہلاد بچ گئے۔

بھاگوت پران کے مطابق وشنو جانور اور انسان ( ) کا رک روپ اختیار کرکے ایک کھمبے سے ظاہر ہوگئے۔ اس شکل کو دیکھ کر ہرن شپو خوفزدہ نہیں ہوا بلکہ وہ ہاتھ میں برچ لے کر "نرسنگھ بھگوان" کے اوپر مارنے آمادہ ہوگیا۔ انہوں نے فوراً ہی اسے پکڑ لیا اور جس طرح گروڑ پرندہ زہریلے پ کو مارتا ہے اسی طرح وشنو نے اسے اپنے ناخنوں کے ذریعہ اس کا کلیجہ چھلنی کر اور اپنے بھگت پرہلاد کی حفاظت کی۔

ہولی کے جلنے کے دوسرے دن ہولی ہوتی ہے۔ اس دن رنگ' ابیر گلال یک دوسرے کو بطور اظہار محبت لگاتے ہیں۔ تمام کدورت اور بغض و عداوت دن لوگ بھول جاتے ہیں۔ کیچڑ اور نقصان دہ چیزوں کا بھی لوگ اب استعمال نے لگے ہیں۔ بھانگ' شراب وغیرہ نشیلی چیزیں بھی اکثر مقامات پر استعمال کی جاتی ۔ یہ تیوہار مختلف ریاستوں میں مختلف طریقوں سے منایا جاتا ہے۔

۴ **رکشا بندھن:۔** شراون ماہ کی پونما کو یہ ورت اور تیوہار ہوتا ہے۔ اسی دن "شراونی" بھی ہوتی ہے۔ اس دن پروہت اپنی حفاظت کے لئے لوگوں کے سیدھے ہاتھ میں دھاگہ باندھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں۔ اترپردیش بہار' مدھیہ پردیش' گجرات اور دوسرے مقامات پر بہنیں بھائیوں کو راکھی باندھتی ہیں اور تحائف لیتی ہیں۔ بھوشیہ اُتر (भविष्योत्तर) پُران میں ہے کہ اندرانی (اندر کی بیوی) نے اندر کے دائیں ہاتھ میں رکھشا باندھ کر انہیں اتنا طاقتور بنادیا کہ انہوں نے اسوروں کو شکست دے دی۔ (۲۰۔۱۹۔۱۳۷)۔

شراون کی پورنیما کو ہی مغربی ہندوستان خاص طور پر کوکن اور مالا بار علاقے میں ہندو اور پارسی سمندر کے ساحل پر جاتے ہیں اور سمندر کو پھول اور ناریل چڑھاتے ہیں۔ "شراونی" کو منا کر پہلے ویدک شاخوں کے مطالعہ کا آغاز کیا جاتا تھا۔ اسی دن پہلے تعلیمی سال شروع کیا جاتا تھا۔ کچھ مقامات پر یگیہ کے ذریعہ بارش کی دعا بھی کی جاتی تھی۔ کہیں کہیں گائے کی پوجا بھی ہوتی ہے۔

۵ **نوراتر یا دُرگا پوجا:۔** ویسے تو سال میں چالیس نوراتریاں ہوتی ہیں لیکن شاردیہ اور چیتر کے نوراتر (नवरात्र) کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ شاردیہ نوراتر بنگال' بہار اور اترپردیش میں کافی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ یہ اشونی شکل پکھ کی پہلی سے نویں تاریخ کے درمیان منائی جاتی ہے۔

جو آدمی نو دنوں تک یہ تقریب نہ کرسکے اسے ساتویں سے نویں تاریخ کے بیچ تین دنوں تک کرلینا چاہئے۔ اس پوجا کے دوران درگا کے بارے میں موجود تمام کتابوں کا پاٹھ ہوتا ہے۔ ان کی مورتی بنائی جاتی ہے اور پوجا کی جاتی ہے اس دوران خوبصورت پنڈال بنائے جاتے ہیں۔

مارکنڈے پران کے (देवी महात्म्य) یعنی دیوی کی فضیلت کے باب میں کہا گیا ہے کہ دیوی نے مہشاسر' چنڈ' منڈ' شمبھ اور نشمبھ نامی راکشسوں کو قتل کیا تھا۔ کالیکا پران' دیوی پران اور बृहन्नन्दिकेश्वर پران میں بھی درگا اور ان کی پوجا کا تفصیلی بیان ہے۔

۶ **بیساکھی:۔** یہ دہرادون علاقہ کا خاص تیوہار تھا' جو فصل کے تیار ہونے پر منایا جاتا تھا۔ اب یہ پنجاب اور دوسرے مقامات پر بھی منایا جاتا ہے۔ پہلے اس دن دیوتا کے تھانوں پر بکرے کی قربانی دی جاتی تھی اور بکرے کا سر مندر میں گاڑ دیا جاتا تھا۔ غرباء اس دن ستو کھاتے ہیں اور آم' گڑ' گھی وغیرہ خیرات کرتے ہیں۔ یہ ویشاکھ میں پڑتا ہے۔

۷ **مکر سنکرانتی:۔** اس کی کافی اہمیت ہے۔ سنکرانتی کا مفہوم ہے' سورج کا ایک محور (راشی) سے دوسرے محور میں جانا (کل ۱۲ محور ہوتے ہیں) سورج جب مکر راشی میں داخل ہوتا ہے تو یہ تقریب منائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر پی۔ وی۔ کانے کے مطابق آج سے تقریباً اسی سال قبل ان دنوں کے جنتری کے مطابق یہ بارہویں یا تیرہویں جنوری کو منائی جاتی تھی مگر اب خط استوا کے میں विषवत रेखा میں چلن کی وجہ سے تیرہویں یا چودہویں جنوری کو منائی جاتی ہے۔ (دھرم شاستر کا اتہاس' جلد ۲' صفحہ ۷۹)

اس دن گنگا میں غسل کرنے والے کو "برہم لوک" حاصل ہو جاتا ہے'

www.taemeernews.com

ایسا لوگوں کا خیال ہے۔ متسے (مچھلی پران) اور اسکند پرانوں میں اس کی اہمیت کا بیان آیا ہے۔

۸ **ستیہ نارائن ورت کتھا:۔** یہ ورت کبھی بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اس ورت میں ستیہ نارائن بھگوان یعنی وشنو کی حکایت سنی جاتی ہے۔ جس میں ان کی فضیلت کا بیان واقعات کے ذریعہ سنایا جاتا ہے۔ اس حکایت میں پانچ ابواب ہیں۔ عام طور پر یہ حکایت پروہت سے سنی جاتی ہے اور خیرات دی جاتی ہے

۹ **گنیش پوجا:۔** بھادو مہینہ کی شکل کی چوتھی تاریخ کو اس کو منایا جاتا ہے۔ گنیش کی پوجا (लम्बोदर)یعنی لمبا پیٹ والا (गजानन یعنی ہاتھی کا منھ एकदंत "ایک دانت والے" گن پتی' سندر رودن' (शूर्पकर्ण) کھرپے جیسے کان والے اور مشکل کشا(विघ्न विनायक) وغیرہ مختلف ناموں سے ہوتی ہے۔ گنیش صف اول کے دیوتا مانے جاتے ہیں۔ جو کہ وشنو کے اوتار بھی مانے جاتے ہیں۔ بال گنگادھر تلک نے اس پوجا کو عوامی شکل دی۔ یہ پوجا خاص طور سے مہاراشٹر میں ہوتی ہے۔

۱۵ **سمپورن ورت:۔** یہ ورت ہر اس ورت کو مکمل کرتا ہے جو غلط طریقہ سے انجام دیئے گئے ہوں یا کسی اور وجہ سے نامکمل رہ گئے ہوں۔ اس ورت کا اہتمام درج ذیل طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ جس دیوی یا دیوتا کا ورت نامکمل رہ گیا ہو اس کی سونے یا چاندی کی مورتی بنوانی چاہئے۔ جس دن سے مورتی بنانے والا مورتی بنانا شروع کرے' اس دن سے لگاتار ایک ماہ تک کسی برہمن سے اس مورتی کی دودھ دہی گھی اور رقیق مادہ اور پاک پانی سے غسل کرا کر "گندھاک چھت" اور پھولوں وغیرہ سے پوجا کرائی جاتی ہے۔ پروہت اعلان کرتا ہے کہ اے یجمان! (یعنی جس نے ورت کیا ہے) تیرا نامکمل ورت مکمل ہو چکا ہے۔ پرانوں کے مطابق برہمنوں کے ذریعہ اعلان شدہ بات کو دیوتا لوگ اپنی رضامندی کے ساتھ قبول کر لیتے ہیں۔

ان مختلف ورت' تیوہار اور پربوں کے علاوہ ناگ پنچمی' چھٹ' مہالیہ' اونم' گوری ورت' ایکادشی ورت' پرشورام جینتی وغیرہ ورت بھی کم اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔

سنسکار یا رسوم

سنسکار کا لغوی معنی ہے پاک کرنا۔ ہندوؤں کے درمیان مذہبی نقطہ نظر سے جسم کو پاک کرنے اور اس کی گندگیوں کا ازالہ کرنے کے لئے جو رسوم انجام دیئے جاتے ہیں' اسے سنسکار کہتے ہیں۔

سنسکار کتنے ہوں؟ اس پر پنڈتوں میں اتفاق نہیں ہے۔ گوتم (ایک پنڈت) نے چالیس سنسکار بتائے ہیں۔ انگرا (अंगिरा) نے پچیس سنسکار گنائے ہیں۔ منو اور دیاس جی نے سولہ سنسکاروں کا ذکر کیا ہے۔ زیادہ تر پنڈتوں نے ان سولہ سنسکاروں کو خاص تسلیم کیا ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱ **گربھ دھان** (गर्भाधान):۔ اسے (निषेक) بھی کہتے ہیں۔ ماں کے پیٹ میں استقرار حمل کے بعد یہ سنسکار ہوتا ہے تاکہ حمل ساقط نہ ہو۔ اسے اردو میں استقرار حمل کہتے ہیں۔

۲ (पुंसवन) **پنسون:۔** یہ سنسکار استقرار حمل کے تیسرے ماہ میں ہوتا ہے۔ اسے کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

۳ (सीमन्तोन्नयन) **سیمانتونین:۔** اس سنسکار کا تذکرہ تمام کتابوں میں ہے۔ یہ سنسکار حمل کے چوتھے یا آٹھویں ماہ میں ہوتا ہے۔ اس میں ہون ہوتا ہے اور کھچڑی کھائی جاتی ہے۔

۴ **وشنو بلی:۔** یہ آٹھویں ماہ میں ہوتا ہے۔ اس میں چاول کی بلی (बलि) ہوتی ہے۔ اس سے حمل کی تکالیف دور ہوتی ہیں۔ اس سنسکار کی تائید منو نہیں کرتے۔

۵ (जातकर्म) **جات کرم:۔** پیدائش کے وقت یہ سنسکار ہوتا ہے۔ پوجا کے بعد دائیں کان میں "واک" (वाक) لفظ تین بار کہا جاتا ہے۔ کھچڑی' گھی' شہد ملا کر بچے کو چٹاتے ہیں۔ بیٹا ہو تو ہوم होम کرتے ہیں

۶ **(نام کرن) نام رکھنا:۔** یہ نام رکھنے کا سنسکار ہے۔ اس میں ہون ہوتا اور برہمنوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ منو جی نام رکھنے کے بعد نش کرمن निष्क्रमण संस्कार رکھتے ہیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ چار ماہ کے بچے کو گھر سے باہر گھمانے کے لئے نکالا جاتا ہے۔

۷ (अन्नप्राशन) **ان پراشن:۔** آٹھ مہینے پر بچے کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ بکرے' تیتر' یا مچھلی کا گوشت یا بھات دہی' گھی اور شہد میں ملا کر کھلاتے ہیں۔ (शांख्यायन) نے ایسا کہا ہے۔

۸ (चौल) **چول:۔** اسے چوڑا کرم یا چوڑا کرن بھی کہتے ہیں۔ یہ ایسا سنسکار ہے جسے کچھ دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ اس میں بچے کے سر کے بال منڈا دیے جاتے ہیں۔ پہلے یا تیسرے برس میں منڈانے کا طریقہ ہے اور اس موقع پر کان بھی چھیدے جاتے ہیں۔

۹ (मौन्जी) **موبخی:۔** اسے (यज्ञोपवीत) یا (उपनयन) بھی کہتے ہیں۔ اس میں (जनेऊ) جنیئو پہنایا جاتا ہے اور تعلیم کے لئے استاد کے پاس بھیجتے ہیں۔ اس وقت چوٹی چھوڑنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

۱۰ (व्रत) **وُرَت:۔** یہ چار ہیں۔ ہوم کرنا' گنیش کی پوجا' دیوی پوجا' اور منتروں کا پاٹھ۔ منو نے اُپنین کے بعد وید کی پڑھائی شروع کرنے کا ذکر کیا ہے۔

۱۱ (गोदान) **گودان:۔** اسے کیشانت بھی کہتے ہیں۔ برہمن کو گائے خیرات میں دی جاتی ہے۔

۱۲ (समावर्तन) **سماورتن:۔** اسے غسل یا اسنان بھی کہتے ہیں۔ یہ قدیم ویدک سنسکار ہے جو برہمچاری (شاگرد) کی پڑھائی پوری کر لینے کے بعد گروکل (गुरूकुल) میں لوٹنے پر ہوتا تھا۔ اس موقعہ پر سند بھی دی جاتی تھی۔

الف (विवाह) **ویواہ:۔** اس کے معنی لڑکی کو اس کے باپ کے گھر سے ہمت و فخر کے ساتھ لانا۔) ویواہ (خاص طریقہ سے لڑکی کو لے آنا یا اپنی بنانے کے لئے لے جانا)(परिणय یا परिणयन) یعنی آگ کے

www.taemeernews.com

سامنے گواہی دینا (उपयम) یعنی اپنا بنا لینا اور (पाणिग्रहण) "لڑکی کا ہاتھ پکڑ لینا" بھی کہتے ہیں۔

رگ وید کے مطابق "ویواہ" (شادی) کا مقصد گرہستھ ہو کر دیوتاؤں کے لئے یگیہ کرنا اور اولادیں پیدا کرنا ہے۔(۴ر۵۳ر۳ ۳ر۲۸ر۵ ۳۶ر۳ر۸۵ر۱۰)۔

شادی کی عمر کے سلسلہ میں پنڈتوں میں اتفاق نہیں ہے۔ ویکھانس (वैखानस) کے نزدیک براہمن کو نگنکا (नग्निका) یا گوری (गौरी) سے شادی کرنا درست ہے۔ نگنکا (नग्निका) آٹھ سال کے اوپر یا دس سال کے نیچے ہوتی ہے اور گوری (गौरी) دس سے ۱۲ اس سالوں کے درمیان کی ہوتی ہے۔ بالمیکی رامائن (۱۱-۱۰-۴۷ (अरण्यकांड) کے مطابق رام اور سیتا کی عمر شادی کے وقت بالترتیب تیرہ سال اور چھ سال تھی۔ کم عمری شادی افضل مانی گئی ہے۔

ب گرہستھاشرم سنسکار :- یہ سنسکار اولاد کی پیدائش کے لئے ہے۔ (गृहस्थ जीवन) خانگی زندگی میں رہنے والے کو لازم ہے کہ براہمن کو کھانا کھلائے اور ان کی خدمت کرے اور خیرات دے۔

۱۴ (वानप्रस्थ संस्कार) وان پرستھ سنسکار :- اسے اس وقت انجام دیا جاتا ہے جب اپنے بیٹے کی شادی کر دیں اور اسے بھی اولاد ہو جائے۔ پھر جنگل میں جا کر تپ یعنی ریاضت کرے۔ کچھ گرنتھوں میں ہے کہ پچاس سال کا ہو جانے پر جنگل میں جایا جائے۔

۱۵ (सन्यास) رہبانیت :- یہ پچھتر سال کے بعد ہوتا ہے۔ اسے "بیراگ" بھی کہتے ہیں اس میں چوٹی کے بال چھوڑ کر داڑھی، مونچھ اور سر کے بال منڈوانے کا طریقہ ہے۔ جنیو اتارنے اور بھگوا کپڑا پہننے اور اس دنیا کے معاملات سے بالکل بے نیاز ہو کر عبادت میں لگ جائے۔

۱۶ (अन्त्येष्टि) آخری رسومات :- یہ موت کے بعد کا سنسکار ہے۔ گروڑ پران میں اس کا طریقہ لکھا ہوا ہے۔ میت کو غسل کرانے کے بعد میت کے وزن کے برابر چندن کی لکڑی سے اسے جلایا جائے۔ تیسرے روز میت کی جلی ہڈیاں لے آئے اور پھر اسے ندی میں پھینکے۔ ہر سال میت کی روح کو سکون پہونچانے کے لئے براہمنوں کو کھانا کھلاتا رہے، خیرات کرتا رہے۔ مرنے کے تیرہویں دن براہمنوں کو کھانا کھلانا اور خیرات کرنے کا رواج ہے۔ ڈاکٹر راج بلی پانڈے کہتے ہیں کہ "آخری رسومات کی ادائیگی کا طریقہ وقت کے ساتھ بدلتا رہا ہے۔ پہلے میت کو ویسے ہی چھوڑ دیا جاتا تھا یا پانی میں بہا دیا جاتا تھا۔ بعد میں اسے کسی درخت کی شاخ سے لٹکا دیتے تھے آگے چل کر دفن کرنے (گاڑنے) کی رسم چل پڑی" تھی۔ (ہندو دھرم کوش: صفحہ ۳۶)

ارے ارے یہ مسخرہ چوہا کیا کہہ رہا ہے...؟
یہ آپ کو مزیدار چٹپٹی ہنسی مذاق سے بھرپور کہانیاں سنانا چاہتا ہے جو آپ ہم سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت طلب فرمائیں
کلاسک آرٹس
۲/۶۹۶ شیش محل، آزاد مارکیٹ، دہلی ۱۱۰۰۰۶
فون: ۵۲۸۶۳۸

RIH
اور حلال وطیب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ (مائدہ: ۸۸)
مشہور مغلئی کھانوں کا مرکز
رائل انڈین ہوٹل
۱۴۷، رابندر سرانی، کلکتہ ۷۳
فون ۳۳-۱۰۷۳

قلم

قلم کا رشتہ علم سے ہے اور صاحبانِ علم و قلم
کا تعلق ہم سے۔

قلموں کا عظیم ترین مرکز:
دکن پین اسٹور

THE DECCAN PEN STORES
Orient Estate, Abid Road,
Hyderabad, Phone: 202306

Branch:
Kingsway, Secunderabad, Phone: 830020

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آخری زمانے میں دجال اور کذاب لوگ ایسی حدیثیں تمہارے پاس لائیں گے جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے کبھی نہ سنی ہوں گی۔ لہٰذا ان سے بچ کر رہو کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں یا فتنے میں مبتلا نہ کردیں۔
(مسلم)

لبرٹی بیکری

۳۲-اے، پائس اسٹریٹ
(موسیٰ قلعہ دار اسٹریٹ کے بازو میں)
بائی کلا، بمبئی ۴۰۰۰۱۱
فون: ۸۹۵۴۲۳

اپنی مصنوعات کو
موثر ڈھنگ سے
تشہیر کرنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کیجئے

ماس پبلسٹی

مالک
سید شاہد ایم

۶- پہلی منزل، تھرڈ کراس لال باغ فورٹ روڈ،
بنگلور ۵۶۰۰۰۴ فون ۲۲۷۳۴۲

سرزمینِ گوا میں اردو ادب و اسلامی کتب کا
واحد مرکز

ساتھ ہی نرسری اسکول، ھائی اسکول کی درسیات اور اسٹیشنری کا سامان ہمارے یہاں تاجرانہ و ریٹیل نرخ پر دستیاب ہیں۔

شیخ عبدالرحمن شیخ عبداللہ
بک ڈپو
سوڈا فیکٹری، بائنا
واسکوڈی گاما۔ گوا

SHAIKH ABDUR RAHIMAN
SHAIKH ABDULLAH
SODA FACTORY,
BAINA, VASCODA-GAMA, GUA
PHONE: 2513

www.taemeernews.com

جین دھرم — ایک مختصر تعارف

ڈاکٹر پرم ہنس چوبے

جین مذہب کی قدامت ویدوں کے زمانہ کی بتائی جاتی ہے۔ مہاویر سوامی جین مذہب کے ۲۴ویں جین تیر تھنکر (तीर्थंकर) ہیں۔ ان سے پہلے جین دھرم کے ۲۳ مبلغ گذر چکے ہیں۔ جن کے نام اس طرح ہیں :-

(۱) رشبھ (ऋषभ) (۲) اجیت (अजीत) (۳) سمبھو (۴) ابھینندن (۵) سمتی (सुमति) (۶) پدم پربھ (पद्मप्रभ) (۷) سپارشو (सुपार्श्व) (۸) چندر پربھ (चन्द्रप्रभ) (۹) سویدھی (۱۰) شیتل (۱۱) شرے یانس (श्रेयांस) (۱۲) واسو پوجیہ (۱۳) وملن (۱۴) دھرم (۱۵) شانتی (۱۷) کنتھو (۱۸) ار (۱۹) متک (मतिक) (۲۰) منی سبرت (मुनिसुब्रत) (۲۱) نیمی (नेमि) (۲۲) ارشٹ نیمی (۲۳) پارشوناتھ (पार्श्वनाथ)۔ (تیر تھنکر یا عارف کامل کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ زمانہ کا بھی یہاں خاص مفہوم ہے۔ یہ جین دھرم کے مطابق قریبی زمانہ کی تعداد ہے۔)

چھٹی صدی ق م کے مذہبی انقلاب کے وقت مہاویر سوامی نے جین مذہب کے قدیم مذہبی مسلمات میں کچھ نئی باتیں جوڑ کر جین مذہب کو عوام میں مقبول بنادیا۔ اسی بنا پر انھیں جین مذہب کا بانی مانا جانے لگا۔ پارشوناتھ نے جین بھکشوؤں (भिक्षुओं) (تارک الدنیا سنیاسیوں) کو یہ تعلیم دی تھی کہ :

۱۔ جانداروں کے ساتھ ہنسا (تشدد) کا رویہ، سلوک نہ اختیار کرنا۔

۲۔ ہمیشہ سچ بولنا۔

۳۔ چوری نہ کرنا۔

۴۔ اپنے پاس مال و دولت نہ جمع کرنا۔

انھیں چار باتوں کو جین دھرم میں بالترتیب (۱) اہنسا (عدم تشدد) (۲) ستیہ (सत्य) یعنی سچ، حق (۳) استیہ (अस्तेय) اور (۴) اپری گرہ (अपरिग्रह)

سوامی مہاویر کی پیدائش ویشالی (ریاست بہار) کے کنڈ گاؤں میں ہوئی تھی۔ ان کے والد کا نام سدھارتھ (सिद्धार्थ) اور والدہ کا نام ترشلہ (त्रिशलो) تھا۔ ترشلہ ویشالی (वैशाली) کے راجہ چیٹک (चेटक) کی بہن تھی۔ سدھارتھ اور ترشلہ کی تین اولادیں تھیں۔ ان کے سب سے چھوٹے بیٹے وردھ مان تھے جو آگے چل کر مہاویر کہلائے۔ (مہاویر کے لفظی معنی زبردست شجاع ہے) مہاویر کی شادی یشودا (यशोदा) سے ہوئی تھی۔ اس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کی شادی جامالی (जामालि) نامی چھتری سے ہوئی۔

تیس (۳۰) سال کی عمر میں وردھ مان نے گھر بار چھوڑ دیا۔ ان کے خاندان کے لوگ پارشو (पार्श्व) روایات کے پیرو تھے اس لئے فطری طور پر وہ (وردھ مان) جین بھکشو بن گئے۔ بارہ سال کی سخت ریاضت کرنے کے بعد "جا مبھک (जाम्भिक) نامی گاؤں کے پاس رج پالیکا यच्जपालिका ندی کے ساحل پر ان کو کیولیہ (कैवल्य) علم حاصل ہوا۔ اسی وقت سے انھیں کیولن (केवलिन) کا لقب ملا۔ نفس پر فتح پانے کی وجہ سے وہ "جن" (فاتح) اور "ارہت" (قابل پرستش) "نرگنتھ" (بندھن سے آزاد) اور "مہاویر" جیسے ناموں سے ان کی شہرت ہوئی۔

علم و معرفت حاصل ہوجانے کے بعد مہاویر نے جین مذہب کی تبلیغ شروع کردی۔ مختلف شاہی خانوادوں کا انھیں تعاون حاصل رہا۔ ان کی وفات ۵۲۷ ق م پٹنہ کے قریب پاواپوری نامی مقام پر ہوئی۔

مہاویر سے قبل پارشو روایات پر عمل ہوتا تھا۔ مہاویر نے اس میں برہم چریہ (ब्रह्मचर्य) کو مزید جوڑ دیا۔ چنانچہ اس کے بعد جین مذہب میں دو فرقے ہوگئے۔ ایک فرقہ پارشو فرقہ کا تابع ہوگیا اور دوسرا مہاویر کا متبع اور موید۔

پارشوناتھ نے جین بھکشوؤں کو جامہ زیب تن کرنے کی اجازت دی تھی مگر مہاویر عریانیت کے طرفدار تھے۔ جین مذہب کے لٹریچر کا مطالعہ کرکے ان کے اصولوں کو بیان کرنا آسان کام نہیں ہے۔ آج جو جین لٹریچر دستیاب ہے اس کا نام درج ذیل ہے :

(۱) انگ (अंग) : آیار (आचार)' سویہ گڈ (सूयगड)' ٹھان (ठाण)' سم وائی (समवाय)' ویاہ پنتی (वियाहपन्नति)' نایا دھم کہاؤ (नायाधम्मकहोवा) اواسم دساؤ (उवासमदसाओ) انت گڑدساؤ (अंतगड़दसाओ) انترووائیہ ساؤ (अनुत्तरोववाडयदसाओ) پنہاواگرنائیں (पण्हावागरणाई) ووواگ سوینگ (विवागसुय)۔

(۲) اپانگ (उपांग) : اوواننگ (उवावाडयं) ئے پسیرا جنگ (शयपसेणइज्ज) جیوا جیوا بھگم، پنوٹا (पणणवणा) سور پنتی (सूरयपणत्ति) جمبودیپ پنتی (जम्बुद्वीपपणणति) چند پنتی (चंदपणणति) نریاولیا سوئے کرونڈھ (निरयावलियासुय करबंध) نریاؤ کیاؤ (निरयावाकियाओ) کپ وڈنگ سیاؤ (कप्पवीडंसियाओ) پھپیاؤ (पुप्फियाओ) پھپ چولاؤ (पुप्फिचूलाओ) ونہی دساؤ (वण्हिदसाओ)۔

(۳) پرکیرنک (प्रकीर्णक) یعنی متفرقات : چوسرن (चउसरण) اور پچکران (आउरपच्चक्खाण) بھت

www.taemeernews.com

پرن (भत्तपरिन्न) سنتھار (संथार) تندرویالیہ (तंडुलवेयलिय) چندویج جھیہ (चंदवेज्झय) دیوندرتھیہ (देविन्दत्थय) گنی وجیہ (गणिविज्जा) مہاپچکھان (महापच्चक्खाण) ویرتھیہ (वीरत्थय)۔

(۴) چھید (छेद) :

آیاردسا (आपारदसा) کلپ (कल्प) وِوہار (ववहार) نیسیہ (निसीह) جیہ کپ (जीयकप्प) چولکا (۷ اشٹ)۔

(۵) چولکا (चूलिका) (غیبی خبریں) : نندی ( ) انویوگ دارا (अणुयोगदारा)

(۶) مول سوتر (मूलसूत्र) (اصل الاصول) :

اتر جھایا (उत्तरज्झाया) دس ویکالیہ (दसवेयाकिय) آوسیہ (आवस्यय) پنڈنجتی (पिण्डनिज्जुत्ति)

ان کے علاوہ ان کتب پر نریکتی (निर्युक्ति) چورنی (चूर्णि) ورتی (वृत्ति) ' ویپکا' اوچوری (अवचूरी) ' ٹیکا (टीका) ' یعنی شرح ' تفسیر اور تشریح لکھی گئی ہے۔ اس طرح جین گرنتھوں (کتب) کا ایک بڑا حصہ فلسفیانہ کتب کا ہے۔ جین مذہب کے جملہ گرنتھ جین مذہب ہی کی تشریح کرتے ہیں۔

عقیدہ

(۱) انیشورواد (अनीश्वरवाद) (دہریت) جینیوں کے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ خالق کائنات اور رب (پالنہار) نہیں ہے۔ ان کے مطابق :

"خدا ان طاقتوں کا اعلیٰ ترین 'شائستہ ترین اور کامل ترین شخصی ظہور ہے جو انسانوں کی روح میں پوشیدہ رہتا ہے۔"

جینیوں کے عقیدہ کے مطابق اس دنیا کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا' دوسرے لفظوں میں یہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

ان کے عقیدہ کے مطابق چھ دروَیہ (द्रव्य) (اشیاء) کائنات میں بنیادی عامل کی حیثیت رکھتی ہیں :

(۱) جیو जीव یعنی روح' (۲) پدگل (मुद्गल)' یعنی مادہ (۳) دھرم (۴) ادھرم (۵) آکاش آسمان (۶) کال (काल) یعنی وقت و زمانہ۔

دنیا انہیں چھ اشیاء کا مجموعہ ہے۔ یہ خدا کی تخلیق رعنائی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جینی لوگ خدا کی پرستش نہ کرکے اپنے مذہبی پیشواؤں (तीर्थंकरों) کی پوجا کرتے ہیں جن کی آتما (روح) دنیا کے تمام علائق اور بندشوں سے آزاد ہو گئی ہے اور جو سب کچھ جاننے والا اور قادر مطلق ہے۔

(۲) آتم واد (आत्मवाद) یعنی ارواح پرستی : جینی روح کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ روح ہر چیز دیکھ سکتی ہے۔ (सर्वद्रष्टा) مگر اعمال کی بندش اس قوت میں کمی کر دیتی ہے جس طرح جاندار مختلف ہیں اسی طرح روح (آتما) بھی مختلف ہے۔ روح خوشی و غم کا احساس کرتی ہے روح دھرم سے الگ ہے۔ اس کی کوئی مخصوص متعین شکل و صورت نہیں ہوتی مگر روشنی کی طرح وہ اپنا وجود قائم و برقرار رکھتی ہے۔ وہ اپنے مزاج اور فطرت کے اعتبار سے بے عیب (निर्विकार) ہے مگر (اس کی مشکل یہ ہے کہ) وہ اعمال کی بندش میں پڑ جاتی ہے اور اسے اعمال کے چکر سے آزادی دلانا ہی اصل میں نجات (موکش) ہے۔

(۳) کرم کی بالادستی (कर्म की प्रधानता) : جین مذہب یہ تسلیم کرتا ہے کہ انسان کی پیدائش اس کی پچھلی زندگی کے اعمال (کرم) کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اس کی شکل و صورت' رنگ' عمر اور ذات برادری کا تعین بھی (پچھلی زندگی کے) اعمال کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ جین مذہب میں اعمال (کرموں) کی آٹھ قسمیں بتائی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں :

۱- گیاناورنیہ (ज्ञानावरणीय) (روح کے صحیح علم کو ڈھکنے والا عمل)
۲- درشناورنیہ (दर्शनावरणीय) (روح کی صحیح قوت غور و فکر کو روکنے والا عمل)
۳- ویدنیہ (वेदनीय) (آرام تکلیف کے جامع علم کو روکنے والا عمل)
۴- موہنیہ (मोहनीय) (رغبت میں ڈالنے والا عمل)
۵- آیو کرم (आयुकर्म) (عمر کی تعین کرنیوالا عمل)
۶- نام کرم (नाम कर्म) (حرکت' جسم اور صورت حال کی تعیین کرنیوالا عمل)
۷- گوتر کرم (गोत्रकर्म) (خاندان, قبیلہ کے اونچے نیچے معیار کو متعین کرنیوالا عمل)
۸- انترائے کرم (अनतराय कर्म) (اچھے اعمال میں رکاوٹ ڈالنے والا عمل)

(۴) نیورتی مارگ (निवृति मार्ग) (راہ نجات) : جین مذہب راہ نجات پر یقین رکھنے والا مذہب ہے جس کے مطابق یہ دنیا رنج و آلام سے بھری ہوئی ہے اور اس دنیا کا آرام اور لطف وقتی محض ہے اور جس کا حصول انسان کو خوش و خرم نہیں رکھ سکتا۔ دنیا میں جس حد تک ملوث ہو' انسان کی تکالیف میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے۔ دنیا کی آرزوئیں اور تمنائیں لذت کام و دہن سے شاد کام ہونے کی شکل میں ہیں۔ تکالیف اور دکھوں سے نجات ہی جینی لوگوں کا مقصد وحید ہے اور اسی کی تلقین جین بھکشو کرتے تھے۔

(۵) نروان (निर्वाण) (نجات) : جین مذہب نروان (نجات) مقصود اصلی قرار دیتا ہے۔ جزاء عمل کے چکر سے فارغ ہونے کے بعد ہی انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے۔ نجات حاصل ہونے کے بعد آرام تکلیف کے احساس سے بھی نجات حاصل ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں لامحدود قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ نروان (نجات) دراصل جسم کے زوال یا مادی اجزاء فناء کا نام ہے۔ جسم میں روحانی عنصر فنا نہیں ہوتا۔ جب نجات حاصل ہو جاتی ہے تو مادی اجزاء فناء ہو جاتے ہیں اور روحانی عنصر بلندی کی جانب پرواز کرنے لگتا ہے۔ اس طرح نجات قدیم دائمی اور (उर्ध्व गामिनी गति) ہے۔

(۶) تری رتنو کا اصول (त्रिरत्नों का विधान) : جینیوں کے مطابق انسان لاعلمی کی بناء پر ہی شہوانی خواہش' غصہ' غرور' رغبت اور حرص کا شکار

www.taemeernews.com

تا ہے (اصطلاح میں ان جذبات کو (मोह और लोभ काम,क्रोध,मद,
جاتا ہے)۔ جینی لوگ پچھلے جنم کا پھل (جزاء) بھگتنے سے بچنے کے لئے تری رتنوں
त्रिरत्नों) (تین اہم اصولوں) کی پیروی کی تلقین کرتے ہیں۔

سمیک گیان सम्यक ज्ञान صحیح علم و معرفت)
- سمیک درشن (सम्यक दर्शन)(صحیح فراست کی نظر)
- سمیک چرتر (सम्यक चरित्र)(صحیح کردار)

یہی جین مذہب کے تین رتن (لعل و گوہر) ہیں۔ بغیر سمیک گیان (صحیح علم و معرفت) نجات نہیں ہوتی۔ اس کا علم تیر تھنکروں کی تعلیمات وہدایات سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سمیک درشن (صحیح نظر) بھی بڑی اہمیت حامل ہے۔ سمیک چرتر (اعلیٰ کردار) کے لئے انسان کو اپنے نفس حواس پر تکمل کنٹرول (قابو) ہونا ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ہی روح دنیاوی آلائشوں سے پاک ہوتی ہے اور اس کو نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

(۷) پنچ مہاورت (पंचमहाव्रत) :
یہ جینیوں کے لئے ضروری ہے (۱) اہنسا (عدم تشدد)' (۲) ستیہ (حق پرستی' راستبازی) (۳) استیہ (چوری نہ کرنا)' (۴) برہم چریہ اور (۵) اپریگرہ (ترک محبت)۔ یہی پنچ مہاورت ہے۔ مگر یہ ساری باتیں گرہستی والی زندگی میں ممکن نہیں ہیں۔

۱۔ اہنسا۔ مہاورت : انسان دانستہ نادانستہ تشدد کا رویہ نہ اختیار کرے۔ اس مقصد کے لئے درج ذیل کام انجام دینا ضروری ہے۔

الف : اریا سمتی ईर्या समिति : ایسے راستہ پر چلنا جس سے حشرات الارض وغیرہ کا قتل نہ ہو۔

ب : ایسنا سمتی (एषणा समिति) : غذا میں کوئی جاندار نہ مارا جائے۔

ج : بھاشا سمتی : شیریں کلامی کا استعمال جس سے لسانی تشدد نہ ہو۔

د : آدان بھیپا سمتی (आदानक्षेपक्षा) تمام چیزوں کی دیکھ بھال کرنا تاکہ کوئی جان تلف نہ ہو' اس پر تشدد نہ ہو۔

۲۔ ستیہ مہاورت (सत्य) : سچی بات ہی ہو' اس کے لئے درج ذیل چیزوں کی ضرورت ہے۔

الف : انوبم بھاشی (अनुबिम भाषी) بے سوچے سمجھے نہ بولے'

ب : کوہم پری جاناتی (कोहंपरिजानाति) : غصہ کے وقت بولنے سے احتراز کرے۔

ج : لوبھم پری جاناتی (लोभंपरिजनाति) : حرص و لالچ کے آنے پر نہ بولے۔

د : بھیم پری جاناتی (भयंपरिजानाति) : خوف کے وقت غیر حق نہ بولے۔

ہ : ہانسم پری جاناتی : ہنسی (مذاق) کے وقت غلط بات نہ کہے۔

۳۔ استیہ مہاورت : بغیر اجازت حاصل کئے کسی چیز کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ اس برت کے لئے درج ذیل باتیں ضروری ہیں :

الف : بلا اجازت کسی کے گھر نہ جائے۔

ب : گرو کی اجازت کے بغیر بھیک سے تیار کیا ہوا کھانا نہ کھائے۔

ج : بغیر اجازت کسی کے گھر قیام نہ کرے۔

د : گھر میں رہتے ہوئے مالک کی اجازت کے بغیر کسی چیز کا استعمال نہ کرے۔

ہ : اگر گھر میں کوئی بھکشو موجود ہو تو اس گھر میں بغیر مالک کی اجازت کے نہ جائے۔

۴۔ برہم چریہ مہاورت : اس پر عمل بھکشو کے لئے ضروری ہے۔ یہ درج ذیل باتوں سے ممکن ہے۔

(الف) کسی عورت سے بات نہ کرے۔

(ب) کسی عورت کو نہ دیکھے۔

(ج) کسی عورت سے مباشرت کا دھیان نہ کرے۔

(د) سادہ اور مختصر غذا کا استعمال کرے۔

(ہ) کوئی عورت جہاں رہتی ہے وہاں نہ رہے۔

۵۔ اپریگرہ مہاورت (अपरिग्रह) : جین بھکشوؤں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی بھی جائداد کو جمع نہ کرے' نیز کسی بھی چیز کے ساتھ تعلق نہ رکھے۔ حواس کے ذریعہ شکل وصورت' رس بو' ذائقہ لمس۔ (रूप,रस,गंध,स्वाद,स्पर्श) نیز لفظ کے احساس سے بھی بیزار اور بے رغبت رہ جانا ہی "اپری گرہ مہاورت" کے اصول کی اتباع ہے اس اصول کی صحیح طور سے پیروی کرنے ہی پر انسان نجات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

(۸) پنچ انوورت (पंच अणुव्रत) : یہ گرہستوں کے لئے ہے کیوں کہ پنچ مہاورت پر عمل پیرا ہونا گرہست کے لئے ممکن نہیں۔ اس اصول میں سختی اور انتہا پسندی نہیں ہے۔ یہ پانچوں برو درج ذیل ہیں۔

(۱) اہنسا अहिंसा انوبرت (अणुव्रत) (۲) ستیہ انوبرت (सत्य अणुव्रत) (۳) استیہ انوبرت अस्तेय अणुव्रत (۴) برہم چریہ انوبرت (ब्रह्मचर्य अणुव्रत) (۵) اپری گرہ انوبرت۔

(۹) تین گن برت (तीन गुणव्रत) : مذکورہ انوبرت (گرہستی لائن) کے ساتھ کچھ سخت قسم کے برت کی پیروی بھی گرہستو کو کرنا چاہئے۔ یہ گن برت درج ذیل ہیں :

ANIES
رجسٹرڈ نمبر 327761
الفا ہوائی چپل
ہمیشہ استعمال کریں
ڈسٹری بیوٹرز: الفا ٹریڈرز،
شاہ معروف گورکھپور (یوپی)

الف : گرہستو کبھی کبھی ایسا عہد کرتے کہ میں متعین طور پر فلاں ریاست میں ہی رہوں گا باہر نہیں جاؤں گا۔

ب : وہ کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جس سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔

ج : وہ اپنی خوراک کی مقدار بھی مقرر کرلے اور اپنے مطالبہ کی حدود بھی متعین کردے۔

(١٠) برت اور تپسیا (روزہ اور ریاضت) کو خاص اہمیت : جین دھرم میں روزہ، فاقہ نیز ریاضت کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ آمرن انشن आमरण अनशन مرنے تک ریاضت) پر جان دے دینا اس مذہب میں بہت اچھا سمجھا گیا ہے۔ اس سے خراب رجحانات دب جاتے ہیں اور انسان اعمال کی بندشوں سے نجات پا جاتا ہے۔

(١١) سادھو کا آدرش (آئیڈیل) : سادھو کے مثالی کردار درج ذیل ہیں :

الف : جن چیزوں کے ساتھ محبت کا تعلق رہا ہو، اس سے تعلق خاطر ختم کر دینا۔ نئی چیز سے محبت نہ کرنا، انسان سے جو محبت کرے، اس سے بھی محبت نہ کرنا۔ اسی وقت گناہ اور نفرت سے نجات حاصل ہوگی۔

ب : سادھو کو چاہئے کہ روح کے تمام علائق پر قینچی چلا دے۔ کسی چیز سے نفرت نہ کرے کسی سے محبت بھی نہ کرے، کسی طرح کی موج مستی میں اپنے آپ کو ملوث نہ کرے۔

ج : کسی بھی ذی روح کو، دل، قول اور عمل سے کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچانا چاہئے۔

د : سادھو کو صرف اپنی زندگی کے گذارہ کے لئے کھانے کی بھیک مانگنی چاہئے اس کا کھانا لذیذ نہیں ہونا چاہئے۔

(١٢) عورتوں کی آزادی : سوامی مہاویر کی نظر میں عورتیں بھی نجات کی مستحق ہیں۔ پارشوناتھ (جینیوں کے سابق پیشوا) اس کے موید تھے۔ جین مذہب میں متعدد طرح کی آمیزشیں ہوئی ہیں۔

جین مذہب اہنسا کے طریقہ پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اس وجہ سے وہ ویدک یگیوں کا مخالف تھا جن پر جانوروں کی قربانیاں پیش کی جاتی تھیں اس مذہب میں تمام مردوں عورتوں کے لئے نجات کا دروازہ کھلا ہے۔ سادھو اور گرہستھوں کے لئے الگ الگ اصولوں کی اتباع کرا کے سب کے لئے جین مذہب کو آسان اور سہل العمل بنا دیا۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جین مذہب انسانی جذبات سے بہت زیادہ متاثر تھا۔ اس میں ساتوک (راستبازی) اور پاکیزگی پر مبنی زندگی کی عظمت پر زور دے کر عدم تشدد کا جو راستہ ہموار کیا وہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ ان پر انتہا پسند ہونے کا الزام بے بنیاد محسوس ہوتا ہے۔ کیوں کہ گرہستھوں کے لئے ان کا نقطہ نظر انتہا پسندانہ نہیں ہے۔ آج ان کے اندر بھی خاص فرقے دو ہیں

(١) دگمبر (٢ दिगम्बर) شوتامبر श्वेताम्बर ۔ لیکن ان کے علاوہ بھی متعدد فرقے وجود میں آگئے جو آج موجود ہیں۔ بعض کتب کے نام :۔

(١) جین مت اور خدا پرستی --- سید حامد علی (١٩٦٥ء) ادارہ شہادت حق

(٢) گوشت خوری ---- سید حامد علی۔ ادارہ شہادت حق۔

www.taemeernews.com

بدھ مذہب کا مختصر تعارف

ڈاکٹر پرم ہنس چوبے

بودھ دھرم کا مطالعہ ایک وسیع عنوان ہے۔ پچھلے ڈھائی ہزار سالہ تاریخ میں جہاں اس کو اپنی ہی جنم بھومی سے دیس نکالا ملا' وہیں دوسری طرف متعدد ملکوں کے لوگوں نے اس کو اپنایا۔ آج بھی یہ ایشیا کے کئی ممالک کا مذہب ہے۔ مختلف مقامات پر اس کی اپنی کچھ خصوصیات بھی ہیں۔

بدھ مذہب پر وسیع لٹریچر دستیاب ہے۔ یہاں صرف سرسری تعارف کرایا جا رہا ہے۔ کئی ضروری پہلو اور مباحث اس میں شامل نہیں ہو سکے ہیں۔ پھر بھی خیال ہے کہ اس مختصر تعارف سے مزید مطالعہ کی تحریک مل سکے گی۔ (ایڈیٹر)

بدھ مذہب (बौद्ध धर्म) کا آغاز چھٹی صدی قبل مسیح میں ہوا۔ یہ زمانہ پوری دنیا میں تاریخی انقلابات کا دور تھا۔ ہندستان میں مذہبی مزاج کا بول بالا تھا۔ کیونکہ بدھ مذہب کے صحیفہ "دیگھ نکائے" (दीघ निकाय) میں باسٹھ (۶۲) مذہبی مسالک کا اگر ذکر ہے تو جین مذہب کے صحیفہ "سوتر کرتانگ" (सूत्र कृतांग) تین سو تریسٹھ (۳۶۳) مذہبی فرقوں کے تذکرہ سے لبریز ہے۔ محقق اینگلس (एंगेल्स) نے کہا ہے کہ:

"عظیم تاریخی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ مذہبی تبدیلیوں کا آنا صرف تین عالمی مذاہب کے ساتھ ہی صحیح ثابت ہوا ہے۔ بدھ مذہب' عیسائی مذہب اور مذہب اسلام۔"

جس وقت بدھ مذہب کا آغاز ہوا اس وقت غلامی کی رسم پر مبنی بڑی بڑی سلطنتوں کی تشکیل ایک تاریخی ضرورت بن گئی تھی اسی کے ساتھ پروہت طبقہ کا فکری' معاشی اور معاشرتی اقتدار سماج کے نمو و ارتقاء میں رکاوٹ پیدا کر رہا تھا۔ اس وقت برہمنیت کے پھیلائے ہوئے مذہبی رسوم کے جال کی مخالفت شروع ہو چکی تھی۔

میکس مولر نے اپنی تصنیف "ہندستانی فلسفہ کے چھ نظام "Six systems of Indian Philosphy" میں لکھا ہے کہ:

بودھ مذہب جب مشرقی اور جنوبی ہند میں اپنی فتح کے جھنڈے گاڑ رہا تھا' اس وقت برہمنیت مغربی ہند میں پھل پھول رہی ہوگی۔

میکس مولر کے مذکورہ قول کو پوری طرح صحیح تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ برہمن مذہب' بودھ مذہب' جین مذہب اور آجیوک (आजीवक) وغیرہ متعدد مذاہب بیک وقت سرزمین ہند میں پروان چڑھ رہے تھے اس بات کے متعدد ثبوت ہندستانی وانگ مے (مذہبی صحیفوں اور شاعری وغیرہ) میں ملتے ہیں۔

بدھ مذہب کے بانی سدھارتھ (सिद्धार्थ) (گوتم بدھ) (गौतम बुद्ध) شاکیہ ونشی راجہ شدودھن (शुद्धोधन) کے بیٹے تھے۔ ان کی پیدائش ہندستان نیپال کی سرحد پر واقع لمبنی گارڈن میں ۵۶۷ ق م ہوئی تھی۔ ان کی پرورش شاہانہ ٹھاٹ باٹ کے ساتھ ہوئی۔ انہیں کسی بھی طرح کے عیش و آرام اور مادی راحت و آسائش کی کمی نہیں تھی۔ ایک روز شہزادہ سدھارتھ راج محل سے سیر و تفریح کی غرض سے باہر نکلے۔ راستہ میں ایک بوڑھا آدمی نظر آیا۔ شہزادہ نے ساربان سے پوچھا: کیا میں بھی بوڑھا ہو جاؤں گا؟ ساربان نے کہا ہاں' مہاراج! ہم سب تمام انسان ایک روز اسی حالت کو پہنچیں گے غمگین اور آزردہ خاطر شہزادہ سدھارتھ نے متفکر ہو کر رتھ واپس محل لے چلنے کا حکم دے دیا۔ دوسرے دن پھر تفریح طبع کے لئے ساربان کے ساتھ رتھ کی سواری پر نکلے۔ کچھ دور چلنے کے بعد ایک بیمار انسان کو دیکھ کر رتھ رکوا دیا' ساربان سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ ساربان نے بتایا کہ یہ شخص ایک مہلک بیماری سے متاثر ہے۔ شہزادہ نے پوچھا' کیا ہم بھی بیمار ہو سکتے ہیں؟ ساربان نے جواب دیا: ہاں' شہزادے ہم تم اور دوسرے تمام انسانوں کی یہ حالت ہو سکتی ہے" شہزادہ فکرمند ہو کر رتھ واپس لے چلنے کا حکم دیتا ہے۔ تیسرے دن پھر جب شہزادہ' ساربان کے ساتھ رتھ میں سوار ہو کر باغ کی طرف رخ کرتا ہے تو راستہ میں ایک شخص کی لاش کو چار آدمی کندھے پر اٹھائے لئے جا رہے تھے۔ گوتم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ ساربان نے بتایا کہ یہ ایک مردہ ہے۔ شہزادہ نے پوچھا: کیا ہم بھی مر جائیں گے؟ ساربان نے جواب دیا: ہم' آپ اور دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں' ایک روز سب کو مرنا ہے۔ یہ سنکر شہزادہ نے رتھ واپس لے چلنے کا حکم دیا اور اس منظر کو دیکھ کر وہ بہت غمگین اور فکرمند ہو گیا۔ چوتھے دن شہزادہ رتھ پر سوار ہو کر تفریح کے لئے نکلا تو راستہ میں ایک سنیاسی ملا۔ شہزادہ نے ساربان سے پوچھا: یہ کون ہے؟ ساربان نے بتایا: یہ سنیاسی ہے۔ یہ دنیا کی ساری دلفریبیوں کو ترک کر کے آزادانہ غور و فکر میں محو ہے۔" شہزادہ نے رتھ واپس محل لے چلنے کا حکم دیا۔ راج محل میں آکر غور و فکر میں محو ہو گئے۔ اب انہیں تمام مادی عیش و آرام عارضی اور تکلیف دہ محسوس ہونے لگا۔ وہ بیماری' بڑھاپا اور موت کی فکر سے آزردہ خاطر رہنے لگے۔ بالآخر یہی بے کلی اور بے اطمینانی انتیس سال کی عمر میں راج محل کے عیش و آرام اور تمام دنیاوی علائق سے بے نیاز ہو جانے کا باعث بنی۔ شہزادہ اپنے ایک سال کے بیٹے راہل اور سوتی ہوئی بیوی یشودھرا (यशोधरा) کو چھوڑ کر گھر سے نکل کھڑے ہوئے (بدھ مذہب کے متعدد ملکی اور غیر ملکی محققین کا خیال ہے کہ بدھ مذہب کی حقیقت نیز گوتم بدھ کی شخصیت افسانوں میں گم ہو گئی ہے۔ بدھ مذہب کے ایک عظیم ہندوستانی محقق و مبلغ دھرمانند کوسمبی' جنھوں نے سنسکرت اور پالی زبانوں پر عبور حاصل کیا اور بدھ مت کی بنیادی کتب کے عمیق مطالعہ پر خود کو وقف کر دیا تھا' اپنی کتاب "بھگوان بدھ" میں گوتم بدھ کی زندگی کی سب سے منسوب متعدد روایات اور واقعات کا جائزہ لے کر انہیں بے اصل بتایا ہے۔ یہاں گہرائی میں نہ جا کر صرف مشہور باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایڈیٹر)

گھر چھوڑنے کے بعد گوتم کو پیدائش' بیماری بڑھاپا' اور موت وغیرہ دکھوں سے

شہر بھٹکل میں

اردو کتابوں کا واحد مرکز

الحجاز ایجنسی

مین روڈ، بھٹکل

ہمارے یہاں ہر قسم کے مکتب فکر کی دینی کتب مثلاً تفسیر، فقہ، حدیث، اخبار و رسائل، نرسری، پرائمری، ہائی اسکولوں، درس گاہوں کی درسیات اور جملہ اسٹیشنری ہول سیل اور ریٹیل نرخوں پر دستیاب ہیں۔

AL HIJAZ AGENCIES

459 MAIN ROAD,

BHATKAL (N. K.)

مورننگ اسٹار روڈ لائنس

S. H. M. KAMAL SHA

MORNING STAR ROAD LINES

VASCO DA GAMA-PHONE: 2095

369/B. BEHIND NOORANI MOSQUE

NEW VADDEM VASCO-DA-GAMA

GOA

خرد سے راہ رو روشن بصر ہے
خرد کیا ہے چراغ رہگزر ہے
درون خانہ ہنگامہ ہے کیا کیا
چراغ رہ گزر کو کیا خبر ہے
(اقبالؒ)

گوا لائم انڈسٹریز

بنانے والے: کیمیکل لائم، بلڈنگ پلاسٹرنگ مسونری اور سفیدی کے لئے چونا۔

آفس: خیرا بند روڈ، پوسٹ باکس ۳۱۰، مارگاؤ۔ گوآ

ASSOCIATES:

KALMIN INDUSTRIES.

MANUFACTURERS OF AGRICULTURAL

BUILDING PLASTERING

COASTAL MINERALS

MINE OWNERS: LIME SHELL &

KARWAR SAND

FACTORY: CUTOBUNA, VELIM.

SITE OFFICE: SUNKERI-KARWAR

نیک خواہشات کے ساتھ

ہوٹل ریکس

مدینہ مسجد، واسکوڈی گاما۔ گوآ

HOTEL

REX

MADINA MASJID

VASCODAGAMA

GOA PHONE: 2254

www.taemeernews.com

...حاصل کرنے کی غیر معمولی فکر اور تجسس دامنگیر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس ...کے مشہور روحانی گوروؤں سے تربیت حاصل کرکے سخت ریاضت کرتے ...مگر انہیں یہ سب بھی بے کار محسوس ہونے لگا اور وہ نجات حاصل نہ ہو سکی۔ ...روز جب وہ اورویلہ (उरुवेला) نام کے ایک گاؤں میں نیرنجنا دریا کے ...پر سادھنا (گیان دھیان) میں مستغرق تھے' انہیں ایک گھسیارے نے گھاس ...ایک لڑکی (سجاتا) نے کھیر کا صدقہ (دان) دیا۔ کھیر کھانے کے بعد اورویلہ میں ...کے پیڑ کے نیچے انہیں معرفت حاصل ہوئی۔ جبھی سے انہیں بدھ کہا جانے لگا۔ ...سب سے پہلے انہوں نے اپنا علم و معرفت ان پانچ شاگردوں کے سامنے پیش ...جو ان کے کھیر نوش کرلینے کی وجہ سے ناراض ہوکر رشی پتن (ऋषिपत्तन) یعنی سارناتھ آگئے تھے (یہ مقام بنارس سے قریب ہے۔) ...کے بعد یش (यश) نام کے مہاجن سیٹھ اور اس کے ساتھ ...وں کو تربیت دی اور پھر اپنے مذہب کی تبلیغ میں لگ گئے۔

گوتم بدھ کو جن چار مقدس صداقتوں کا علم ہوا وہی چاروں قدیم سچائیاں ...مذہب کے اصل الاصول بنے۔ پہلی صداقت ہے----دکھ۔ دوسرا ہے دکھ ...ہے۔ اور تیسرا ہے' دکھ کا ازالہ اور پھر ہے (تکالیف) کے ازالہ کی تدبیر۔

بنیادی طور پر مہاتما بدھ مصلح تھے اور عام طور پر بانی مذہب کی حیثیت ...ان کی شہرت ہے۔ موصوف نے سماج میں پائی جانے والی خرابیوں اور رکاوٹوں ...دور کرنے کی کوشش کی۔ اپنے اصولوں کی تبلیغ کرتے وقت انہوں نے بار بار ... (एषाधम्मो सनातन:) یعنی یہ سچائی ہمیشہ سے چلی آرہی ہے۔ ایسا ...خیال حضرت محمد صاحب کا بھی ہے۔ مہاتما بدھ اپنے پیروؤں سے کہتے تھے: ...شوؤ! اسے کہتے ہیں فرقوں میں جا پڑنا۔ فرقوں (मतों) کی گہرائی' فرقوں کا ...ن (कान्तार)' فرقوں کا دکھاوا' فرقوں کا پھندا اور فرقوں کا ...جن۔ ان فرقوں کی بندش میں بندھا ہوا' آدمی جس نے سچے مذہب کو نہیں سنا وہ ...' بڑھاپے اور موت سے نجات نہیں پاسکتا۔ افسوس کرنے سے' رونے پیٹنے ...' آزردہ خاطر اور فکر مند ہونے سے بھی مکتی (نجات) نہیں ملتی۔ میں کہتا ہوں کہ ...دکھ سے پار نہیں ہوتا" (غموں سے فارغ نہیں ہو پاتا)۔

اس سے محسوس ہوتا ہے کہ گوتم بدھ غیر عملی روحانیت جس میں خدائی' ...ح کے گہرے تجزیہ سے الگ تھلگ رہے' اور اپنے متبعین کو بھی انہوں نے اسی ...تلقین کی۔ انہوں نے مذہب کی حقیقی شکل کو "بہوجن ہتائے' بہوجن سکھائے"

बहुजन हिताय बहुजन सुखाय

...یعنی سب کا بھلا ہو اور سب کو آرام ملے) کے جذبہ سے پیش کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ...مہاتما بدھ کی یہ یافت Finding دنیا کے تمام ذی روحوں کو تکلیف میں مبتلا دیکھ کر ...ن سے نجات حاصل کرنے کی راہ تھی' یعنی ان کا انکشاف غموں اور تکلیفوں سے ...نجات دلانے کا ذریعہ محض تھا۔

ایسا نہیں ہے کہ مہاتما بدھ سے قبل دکھ سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر ...دریافت نہ کی گئی ہو۔ دراصل مہاتما بدھ کے زمانہ تک دکھ سے نجات کی راہ ...روحانی غور و فکر' تخلیق کائنات "حقائق" اور اہم ترین حقائق "جیسی بہت بڑی ...رکاوٹوں نے مسدود کر رکھا تھا۔ اس لئے اس پر چلنا عام آدمی کے بس میں نہ تھا۔ ...اس وقت کی ضرورت عام آدمی کو غموں اور تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کا

آسان راستہ بتا دینا تھا۔ یہی راستہ بتا کر گوتم بدھ عام آدمی کے رہنما بن گئے۔ انہوں نے بتایا کہ انسان کی زندگی میں پیدائش سے لے کر موت تک دکھ ہی دکھ ہے۔ اسے انہوں نے چار عظیم حقیقتوں کے روپ میں پیش کیا۔

(۱) دنیا میں ہر طرف دکھ ہی دکھ ہے۔ (۲) دکھ کا سبب خواہش ہے۔ (۳) دکھوں کا ازالہ خواہش کے ختم کردینے سے ممکن ہے۔ (۴) دکھ کے ازالہ کی تدبیر موجود ہے۔

مہاتما بدھ نے حرص و طمع اور ظلم و جور سے مملوء رجحانات اور رسوم سے بچنے آٹھ اصولوں پر مبنی راہ نجات (ہشت پہلو راستہ) अष्टांगिक मार्ग کی تبلیغ کی جسے "دکھوں کے ازالہ کا راستہ" दु:खनिरोधगामिनी प्रतिपद اس کو درمیانی راہ بھی کہا گیا ہے۔ اس راہ کے آٹھ اجزا درج ذیل ہیں:-

(۱) سمیک درشٹی सम्यक दृष्टि صحیح اعتقاد۔
(۲) سمیک سنکلپ सम्यक संकल्प صحیح نیت' خیال۔
(۳) سمیک واک सम्यक वाक قول صحیح۔
(۴) سمیک کرمانت सम्यक कर्मान्त صحیح کرم' رویہ۔
(۵) سمیک آجیوکا आजीविका صحیح ذریعہ معاش۔
(۶) سمیک ویایام सम्यक व्यायाम مناسب جدوجہد۔
(۷) سمیک سمرتی सम्यक स्मृति اچھی یادداشت' صحیح لحاظ۔
(۸) سمیک سمادھی सम्यक समाधि وخدا میں پوری طرح محو ہو جانا' صحیح مراقبہ۔

"سمیک درشٹی حاصل ہو جانے سے انسان گناہ ثواب' اچھائی برائی میں فرق اور تمیز کرسکتا ہے۔ آرزوؤں' تمناؤں اور تشدد سے پاک ہونا سمیک سنکلپ ہے۔ مذہبی گفتگو میں استعمال ہونے والی سچی' نرم اور شیریں زبان' سمیک واک' نیک عمل کرنا" سمیک کرمانت "ہے۔ صحیح طرز زندگی اختیار کرنا ہے۔ ایسی کوشش جس کی بنیاد خالص علم پر ہو' جس سے مذہبی نظریہ پیدا ہو' سمیک ویایام ہے۔ تمام کاموں کی انجام دہی عقل و شعور کی روشنی میں ہو تو یہ سمیک اسمرتی ہے۔ نیز قلب کو یکسو کرنا ہی سمیک سمادھی ہے۔

مہاتما بدھ کے مذکورہ خیالات کو بہ نظر غائر دیکھا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ تو حد سے زیادہ جسمانی تکلیف کا طریقہ اختیار کیا' جیسا کہ جینیوں کے یہاں رائج اور نہ ہی حد سے زیادہ جسمانی راحت و آسائش اور آسودگی کی روش ہی اختیار کی جیسا کہ چارواک فلاسفر کے یہاں نظر آتا ہے بلکہ ان کا راستہ ان دونوں کے درمیان کا تھا۔ اسی کو آگے چل کر' درمیانی راستہ' (मध्यम मार्ग) کہا گیا۔ مہاتما بدھ خود کہا کرتے تھے "بھکشوؤں کو دونوں انتہاؤں سے اجتناب کرنا چاہئے یعنی عیش و آرام میں مگن رہنے نیز جسم کو اذیتیں دینے سے احتراز کرنا چاہئے۔"

مہاتما بدھ نے اخلاق حسنہ (सदाचार) پر بہت زیادہ زور دیتے ہوئے بتایا کہ "اشٹانگ" یعنی آٹھ اصولوں پر عمل آوری اسی وقت ممکن ہے جب کہ انسان کا کردار اچھا ہو۔ اس کے لئے انہوں نے دس قاعدے بتائے ہیں۔ :

(۱) اہنسا یعنی عدم تشدد۔ (۲) ستیہ (सत्य) یعنی راست بازی (۳) برہم چریہ (ब्रह्मचर्य) (۴) نرم و نازک بستر سے کنارہ کشی (۵) ناچ گانے اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کو ترک کردینا (۶) خوشبودار چیزوں کا استعمال نہ کرنا۔ (۷) اسباب تعیش کو جمع نہ کرنا (۸) بلاوقت کھانا نہ کھانا (۹) مال و دولت کا ترک

www.taemeernews.com

کردینا۔ اور (۱۰) برے خیالات کو ترک کردینا۔

مہاتمابدھ کرم (कर्म) میں اور عقیدہ تناسخ (پنرجنم) میں یقین رکھتے تھے مگر آتما یعنی روح نام کی کسی حقیقت اور پرماتما (परमात्मा) (خدا) کے سوال پر خاموشی اختیار کرلیتے تھے۔ ان کے اس طرز عمل سے ان کے متبعین میں اور دوسرے مذہبی لوگوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مہاتمابدھ آتما اور پرماتما میں یقین نہیں رکھتے۔ مگر یہ بات حقیقت کے برعکس محسوس ہوتی ہے۔ کیوں کہ جب مہاتمابدھ سے ان مسائل میں ان کی خاموشی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا :

"مذکورہ مسائل پر غور وفکر کرنا اسی طرح لاحاصل ہے۔ جیسے تیر سے زخمی شخص کا علاج کرنے کے بجائے معالج اس سے تیر مارنے والے کے حسب ونسب اور خاندان اور تیر بنانے والے کی تحقیق شروع کردے" لیکن دیوی دیوتاؤں کے تذکرے بدھ گرنتھوں میں ملتے ہیں۔

ویدوں کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ یہ صحیفے عام آدمی کے لئے مفید نہیں ہیں۔ کیوں کہ یہ انتہائی ناقابل فہم ہیں۔

مہاتمابدھ کے خیال میں زندگی کا مقصد نروان (निर्वाण) یعنی نجات حاصل کرنا ہے۔ ان کے مطابق نروان یا نجات کسی دوسری دنیا کی چیز نہیں ہے اور نہ ہی اس کا حصول بعد از مرگ ہوتا ہے۔

بعض علماء ان کے نجات کا مطلب "صفر کا صفر ہوجانا مانتے ہیں مگر اصل یہ ہے کہ بدھ نے تو حقیقی نجات کے معنی ہی "دکھ سے نجات" تسلیم کیا تھا۔ دکھ کا سبب مہاتمابدھ کے لفظوں میں ترشنا (तृष्णा) ہے جس کے معنی خواہش کے ہیں۔ دنیا کا ہر انسان کسی نہ کسی خواہش کے دباؤ میں رہتا ہے۔ اس لئے وہ دکھی اور پریشان رہتا ہے۔ انہیں خواہشات سے نجات حاصل کرلینے پر مسرت حاصل ہوسکتی ہے۔ یہی نروان (निर्वाण) (نجات) ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بدھ مذہب ایک نظر میں انتہائی آسان اور سہل ہے۔ اس میں خارجی عوامل اور تمام جھمیلوں کا فقدان ہے۔ یہ مذہب عملی بھی ہے اور عام انسان کے لئے مزاجاً قابل عمل معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی نشرواشاعت وسیع پیمانہ پر ہوئی۔

مہاتمابدھ کی وفات کے بعد بودھ مذہب کے چار ملفوظات (संगीतियाँ) مرتب ہوئے۔ ان میں مہاتمابدھ کے اقوال کو جمع کیا گیا اور مرور ایام کے ساتھ حسب ضرورت ان میں ترمیم کرکے پیش کیا گیا۔ ان مرتب تعلیمات کو "ترپٹک" (त्रिपिटक) (تین صندوق) کا نام دیا گیا جو درج ذیل ہیں۔ :

(۱) سوترپٹک (सूत्रपिटक) (۲) ونے پٹک (विनयपिटक) (۳) ابھی دھم پٹک (अभिधम्मपिटक)۔ ان تینوں ملفوظات کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے :

(۱) ونے پٹک : اس میں اخلاق سے متعلق اصولوں اور قاعدوں کا تذکرہ ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔

(۱) سوتر وبھنگ (सुत्र विभग) (۲) کھندق (۳) خاندان۔

(۲) سوترپٹک : اس میں پانچ نکائے (निकाय) مجموعے ہیں : (۱) دیرگھ نکاء ...र्घ निकाय (۲) مجھم نکائے मज्झिम निकाय (۳) انگتر نکائے ...गुत्तर निकाय (۴) سینکت نکائے संयुक्त निकाय (۵) کھدک نکائے ...दक निकाय

اس نکائے (مجموعہ) میں پندرہ کتابیں شامل ہیں۔

(۳) ابھدم پٹک : اس مجموعہ میں روحانی اور فلسفیانہ غور وفکر کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ میں سات کتب شامل ہیں جو درج ذیل ہیں :

(۱) دھم سنگنی (धम्म संगान)

(۲) وبھنگ (विभंग)

(۳) دھاتو کتھا (धातु कथा)

(۴) پگل پنجی (पुग्गल पंजात)

(۵) کتھاوستو (कथावस्तु) (۶) یمک (यमक) (۷) پٹھان (पट्ठान)

بودھ مذہب کی تفصیلی معلومات تری پٹکوں (त्रिपिटकों) کے مطالعہ سے حاصل ہوسکتی ہیں کنشک کے زمانہ میں بودھ مذہب دو فرقوں میں تقسیم ہوگیا : (۱) ہین یان (हीनयान) (۲) مہایان (महायान)۔ ہین یان فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ مہاتمابدھ کو گورو "آچاریہ (علامہ) اور رہنما کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ جب کہ مہایان فرقہ کے متبعین مہاتمابدھ میں خدا کا تصور کرکے بدھ اور بودھی ستوؤں (बोधिसत्वों) یعنی بودھ مذہب کی عظیم ہستیوں کے بت بنا کر ان سے اظہار عقیدت کرتے ہیں۔

آگے چل کر فرقہ (مہایان) میں سہایان (सहजयान) اور وجریان (वज्रयान) نام کی ذیلی شاخوں میں منقسم ہوگیا۔ برہمن دھرم گرنتھوں اور جین دھرم گرنتھوں (صحیفوں) میں بودھ مذہب کو چار فرقوں میں تقسیم کیا گیا ہے :

(۱) وبھاشک (वैभाषिक) (۲) سوتانترک (सौतांत्रिक) (۳) وگیان وادی (विज्ञानवादी) (۴) شونیہ وادی (शून्यवादी)۔

کنشک کی حکومت سے پہلے بودھ مذہب کے اٹھارہ فرقے قائم ہوچکے تھے۔ ان اٹھارہ فرقوں کو مذکورہ (۴) فرقوں میں مدغم کیا گیا ہے۔ قدیم بودھ مذہب کے فرقوں میں وقت زمانہ اور مقام کی بنیاد پر ترمیمات کرکے بھارت، تبت، چین جاپان اور بودھ مذہب والے ممالک میں نئے نئے بودھ فرقے وجود میں آئے وہی آج کا بودھ دھرم ہے۔

چند کتب کے نام :-

۱۔ بدھ مت اور شرک۔ سید حامد علی (۱۹۹۳ء)۔ ادارہ شہادت حق نئی دہلی

۲۔ بھگوان بدھ۔۔۔ دھرمانند کوسمبی۔ ساہتیہ اکاڈمی نئی دہلی۔

۳۔ بدھ ازم کے ڈھائی ہزار سال (انگریزی)۔ شعبہ نشرواشاعت، حکومت ہند (۱۹۵۶ء)

۴۔ بدھ ازم۔۔۔ کرسمس ھمفریز (Humphreys)۔ انگریزی میں ہے۔ (۱۹۵۱ء)

www.taemeernews.com

ہندوازم

نیرد۔ سی۔ چودھری
تلخیص: جاوید علی

"ہندوازم" کے نام سے اصل کتاب انگریزی کے مشہور نثر نگار کتاب نیرد سی چودھری کی لکھی ہوئی ہے۔ ساڑھے تین سو صفحات کی یہ ضخیم کتاب تعارف کے علاوہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ ہندوازم کی تاریخ سے متعلق ہے۔ دوسرے حصہ میں اس (ہندومذہب) کی تفصیلات ہیں جب کہ تیسرا حصہ تجزیاتی ہے۔ آخر میں ہندو روحانیت پر ایک باب ہے۔

اس کتاب میں ہندومذہب کی ان باتوں کا خلاصہ نہیں ہے جو کہ ہندوؤں کے ماتھیولوجی' عقائد اور رسومات کے سلسلہ میں ان کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں بلکہ اس کتاب میں اس کی کوشش کی گئی ہے کہ ہندو جن چیزوں پر عامل ہیں اور جن کے تجربات وہ رکھتے ہیں انہیں کی تفصیل اور تجزیہ پیش کیا جائے۔ پوری کتاب میں مصنف کے مطابق زیادہ زور ہندوؤں کے مذہبی نفسیات اور اخلاق پر دیا گیا ہے۔ یہ غیر کتابی ہندوازم ہے۔ اس کو تاریخی ہندوازم کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔

مصنف کا بجا طور پر یہ کہنا ہے کہ ہندوستان اور اس کی سماجی اور ثقافتی زندگی کو سمجھنے کے لئے ہندوازم کا سمجھنا از حد ضروری ہے ان کے مطابق ہندومذہب نے غیر ہندوؤں کے عادات کو بھی متاثر کیا ہے۔

درج بالا عنوان سے اس تلخیص میں حتی الامکان اس کی کوشش کی گئی ہے کہ مصنف کے بیان میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہ کیا جائے۔ (مدیر)

تعارف :۔ ہندوازم کیا ہے: ہندومذہب نہ ختم ہونے والے اور پریشان کن اختلافات (Diversity) کا مجموعہ ہے اس لئے اس کا بیان بہت مشکل ہے۔ اس کو کئی مذاہب کے مجموعہ کی حیثیت سے بتایا جا سکتا ہے لیکن اس کے صرف چند پہلوؤں کا بیان اس کے اصل کردار کو لوگوں کے سامنے نہیں لا سکے گا۔ ہندوازم بہرحال ان اندرونی اختلافات و تضادات کے باوجود ایک مسلم وجود ہے پر اس کے تمام پہلوؤں کو بتانا کسی ایک کتاب میں ممکن نہیں۔ دراصل ہندوازم ایک خاص طرح کا مذہب ہے۔

مغربی زاویہ نظر: عیسائی فکر نے "مذہب" کا لفظ ایک خاص معنی میں لیا ہے۔ ایک معنی میں یہ خدا اور بندے کا خاص تعلق کا نام ہے۔ ہندوازم مذہب کی اس تفسیر میں فٹ نہیں ہوتا اس لئے ہندوازم کے مطالعہ کے وقت اس مغربی تصور سے صرف نظر کرنا ہوگا جو وہ صدیوں سے ہندوؤں کے مذہبی زندگی کے بارے میں رکھتا رہا ہے۔ تیسری صدی عیسوی میں رومن بادشاہت میں یہ خیال مقبول تھا کہ ہندوؤں کے پاس کچھ مخصوص Esoteric علم ہے۔ سکندر اعظم کے حملہ کے بعد روم اور یونان میں ہندوؤں کے سلسلہ میں عجیب کہانیاں (ننگے فلاسفر اور برہمنوں کے بارے میں) مشہور ہو گئیں۔

یورپ اور ہندوستان سے راست تعلق پندرہویں صدی کے اختتام پر شروع ہوا تھا۔ لیکن بعد کی صدیوں میں عیسائی مشنریوں نے ہندومذہب کے بارے میں حقیقی باتیں بتائیں پھر بھی بہت سے لوگ سابقہ قدیم کتابوں کو ہی صحیح مانتے رہے ہیں۔

ہندوازم پر کسی یورپی زبان میں پہلی کتاب ہنری لارڈ نے ۱۶۳۰ء میں لکھی تھی جو کہ ایک انگریز پادری تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ پنر جنم کا عقیدہ ہندوؤں نے غالبا فیثاغورس سے سیکھا ہوگا۔ دوسری کتاب جو کہ ایک ڈچ پادری نے ۱۶۵۱ء میں لکھی تھی جس میں برہمنوں کے غیر معمولی عقل اور سمجھ داری کا تذکرہ ملتا ہے۔

ہندوستان میں کمپنی بہادر کی حکومت میں بھی وارن' ہسٹنگس کے دور ۱۷۸۵ء میں جب کہ گیتا کا ترجمہ انگریزی میں شائع ہوا' تعریف و توضیح کی یہ صورت حال برقرار رہی' رومانی تحریک نے اس کو مزید تقویت پہنچائی۔ مشرق ایک اَسرار تھا جس سے آگاہی کے لئے لوگ کوشاں تھے۔ ہندوؤں کے مذہب اور تہذیب کے بارے میں ان کی معلومات بہت حقیر تھیں اس کی تلافی آئندہ سو سال میں مستشرقین کی کوششوں سے ہو سکی۔

عام سطح پر یہ رومانی صورتحال ابھی بھی باقی ہے جس میں ہندوؤں کے موجودہ پروپیگنڈے کو بھی دخل ہے۔ حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہندودھرم میں کوئی خوبی برقرار رہتی تو وہ اس ذہنی پسماندگی کو نہیں پہنچتے جس میں وہ مبتلا تھے۔ ذہن کی یہ ہلچل ان میں مغربی خیالات سے ہی آسکی۔ مغرب کی مادیت نے بھی ہندوازم کی روحانیت کو اہم بنا دیا ہے۔

ہندوازم کا دنیوی کردار : ہندوازم عیسائیت سے بنیادی طور پر ان معنوں میں مختلف ہے کہ یہ عیسائیت کی طرح دنیا کا بدل نہیں بلکہ اس کو برتنے اور بہتر بنانے کا ذریعہ ہے۔ یقیناً تمام مذاہب کی طرح ہندوازم میں بھی موت کے بعد کی زندگی پر ایمان ہے۔ یہ موکش اور نجات کی بات بھی کرتا ہے لیکن اس کا دنیوی کردار نمایاں ہے۔

نجات کی بات یہاں (ہندوؤں میں) صرف گفتگو کے لئے ہے۔ مذہبی عملیات اور عبادات کا مقصد نجات کا حصول کبھی نہیں رہا' اصل مقصد دنیوی خوش حالی کا حصول رہا ہے۔ دنیا کے اس تعلق کی وجہ سے ہی (مرنے کے بعد کی زندگی سے متعلق ان کا فلسفہ) پنر جنم کا عقیدہ اتنا جاذب نظر اور مقبول عام ہو سکا ہے۔ یہ دنیا پر ایسے فریفتہ ہیں کہ موت کے بعد بلکہ متعدد جنموں کے بعد بھی اس دنیا کو چھوڑنے کو انہوں نے مشکل ترین بنا دیا ہے۔ ہندوازم (مذہب) کے اس دنیوی کردار کی تائید تمام ان مغربی مصنفین نے کی ہے جنہوں نے اس دھرم کا مطالعہ راست طور پر

www.taemeernews.com

کیا ہے۔

ہندوؤں کی دلیل: ماڈرن ہندوؤں کا یہ کہنا ہے کہ یورپی لوگ زندگی کو خانوں میں تقسیم کرنے کے عادی ہیں جو دراصل ان کے تجزیاتی طرز استدلال کی وجہ سے ہے جب کہ ہندو (Synthesis) کو ترجیح دیتے ہیں۔

تمام یورپی تنقید نگاروں کے خلاف یہی دلیل دی گئی ہے کہ ان کا مذہب ناقابل تقسیم ہے اور جز کے بجائے کل کے اصول پر عامل ہے۔ ان کے مطابق زندگی کو روحانی معاشی، سماجی، سیاسی اور سیکولر خانوں میں نہیں بانٹا جانا چاہئے۔ درج بالا خیال ہندو دھرم کے مغربی نقادوں کے خلاف موثر طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ ہندوازم کا یہ دفاع بیسویں صدی کی دوسری دہائی تک جاری رہا ہے۔ انیسویں صدی کے آخری دور کے Neo-Hindus نئے ہندوؤں کی طرف سے Intergal ہندوازم کا یہ دفاع بیسویں صدی کی دوسری دہائی تک جاری رہا ———— بنکم چندر چٹرجی (۹۴-۱۸۳۸ء) نے اس دفاع کو بہترین طریقہ سے پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق پوری زندگی مذہبی ہے نہ کہ کچھ حصہ سیکولر اور کچھ مذہبی۔ انہوں نے ہندوازم کی دنیاویت کو مذہبی بنایا ہے پر یہ اصل حقیقت کی عکاسی نہیں کرتا۔

قدیم قوانین اور اخلاق (Orthodox Doctrines) : یہ دلائل غیر ضروری تھے کیوں کہ یورپین نے ہندو دنیا کو چیلنج نہیں کیا تھا۔ دراصل ہندو مذہب کی مستند کتب صرف صورت حال کو بتاتی ہیں اور تمام ہندو اس کو مان لیتے ہیں۔ گیتا میں خداؤں اور انسانوں کے تعلقات کا بیان قدیم موقف کی واضح تائید کرتا ہے جب کہ گیتا کا مرکزی موضوع ان ویدک رسم و رواج کے مکمل انکار پر مبنی ہے جو ہندوؤں میں دنیا پرستی کی بنیاد ہے۔

ہندوؤں کے لئے یہ رسوم اور پوجا خدا اور بندے کی آپسی ضرورت ہے۔ جانور کی قربانی میں خون اور گوشت دیوی کی خوشی کے لئے بھینٹ کیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں لمبی عمر، شہرت اور دولت طلب کی جاتی ہے اور اگر خداؤں کی طرف سے دنیا میں وہ بدلے نہ ملیں جس کے وہ طلب گار ہیں تو ہندو اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ Abbe Dubois نے ہندو طریقہ و رواج پر اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر معتقدین کو اپنی پوجا کا مناسب جواب نہیں ملے اور ان کو اس کا فائدہ حاصل نہ ہو تو وہ ناراضی کا اظہار بھی خوب کرتے ہیں۔ ویسے یہ بات جنوب کے برہمنوں کے بارے میں درست ہے۔ جب کہ عام ہندو اس کا الزام اپنی کمزوریوں کو ہی دے گا۔ مذہبی زندگی میں ان کی اس دنیوی رنگ کا مظاہرہ کئی مقامات پر دیکھا جا سکتا ہے لیکن ان کے عقائد کے مطابق یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کائنات کا مادی اور اخلاقی نظام ان کے مذہب یا ان کے خداؤں کے ذریعہ قائم ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ ہندو خداؤں کے ذریعہ وہی چیزیں مل سکتی ہیں جو دنیا میں موجود ہیں لیکن دنیا کو قائم رکھنے یا انسانوں کے اخلاق میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ درحقیقت اخلاقی اور غیر اخلاقی دونوں مقاصد کے لئے مذہب کی مدد چاہی جاتی ہے۔ مذہب اور اخلاق یہاں متوازی راستے پر چلتے ہیں۔ ہندوستان میں چوروں اور ڈاکوؤں کے بھی اپنے خدا ہوتے ہیں جو ان کی کامیابی کے ضامن سمجھے جاتے ہیں۔

اخلاق سے مذہب کی اس علیحدگی کی لمبی تاریخ ہے۔ ہندو مذہب کے ابتدائی دور میں اس کائنات کا نظام (اخلاقی اور مادی) خاص طور پر خداؤں متر اور "ورونا" کے ہاتھ میں تھا اس نظام کا نام "رتا" (rta) تھا۔ جس کے معنی مستقیم یا سیدھے کے ہیں۔ لیکن بعد میں رگ وید کے دور میں یہ خیال دب گیا۔ ہندو ماتھیولوجی میں خدا اور انسانوں کے متعدد کرائسس میں 'وشنو' کی مداخلت ملتی ہے۔ بعد کے دور میں وشنو کے دس اوتار کے تصور نے اس کائنات کی بقاء اور قیام کے لئے ہندوؤں میں ایک خدا پر انحصار بڑھایا لیکن ہندو ماتھیولوجی رائج شدہ ہندو مذہب کا حصہ کبھی نہیں ہوا۔

دنیا کی بقا بالخصوص اس کے اخلاقی پہلو جس کے بغیر خود مادی دنیا کی بقاء ممکن نہیں کا انحصار ایک غیر مرئی وجود پر رہا ہے۔ یہ وجود اخلاقی ہے نہ کہ مذہبی۔ یہ دھرم ہے جو کہ "رتا" کے قدیم تصور سے نکلا تھا۔ بے شک ہندو ماتھیولوجی میں موت کا دیوتا "یم" دھرم کا کارجین ہے۔ "یم" کو دھرم راجہ یا دھرم کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے لیکن یہ خالصتاً "ماتھیولوجی ہے جو کبھی عملی خدا نہ بن سکا۔ غیر مرئی دھرم سچائی اور ایمانداری سے جڑا ہوا ہے لیکن کسی ہندو خدا سے اس کا جوڑ نہیں۔ گویا کہ ہندوؤں کی اخلاقی زندگی، مذہبی زندگی و اعمال سے الگ ہے۔ (ص ۱۷) لیکن چونکہ ہندو مذہب کی کوئی چیز دوسرے سے جدا نہیں اس لئے دھرم بھی بڑے اور وسیع مذہبی شعور کا حصہ بن گیا۔

ہندو دھرم میں مذہبیت اور دنیا پرستی خلط ملط ہیں۔ یہاں ہر طرح کی دنیوی ترقی کو مذہب کی سرپرستی حاصل ہے۔ ہندو نہ صرف دنیوی ترقی کے لئے ہی مذہب کی طرف رجوع کرتے ہیں بلکہ ان کی زندگی کی مادی اور غیر مادی ضروریات کی تکمیل کا باعث ہے۔

اس مذہب کا تعلق اپنے ماننے والوں سے: انسان اور خدا کا تعلق یہاں ایک معاہدے کے تحت آتا ہے جو کہ اس مذہب کی بنیاد ہے لیکن یہاں دونوں فریق ایک سطح پر نہیں ہیں کیونکہ عابد یہاں پوری طرح آزاد نہیں۔ یہ تعلق آج کے ایک شہری اور جمہوری اسٹیٹ کا سا ہے۔ جس کے مطابق شہری اسٹیٹ تو تشکیل دے سکتے ہیں لیکن اس کی قوت میں کمی نہیں کر سکتے اور نہ اس کو تباہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ہندو اس طرح کی سختی محسوس نہیں کرتے بلکہ وہ خود اپنی مرضی سے اس کے لئے روپے پیسے خرچ کرتے ہیں اور اپنے خدا کے لئے پرساد تقسیم کرتے ہیں۔ کیونکہ جس روپ میں یہ خدا صدیوں سے پوجے جاتے ہیں اس میں وہ اپنی سختی اور خوف کو اپنے پجاریوں کے لئے ختم کر چکے ہیں۔

اندر وہ خدا تھا جو رشیوں اور عابدوں کی بیویوں کو پھسلاتا۔ لیکن وہ پوجے جانے والے خدا کی حیثیت سے اپنا اثر کافی قبل ختم کر چکا ہے۔ شیو جو ماتھیولوجی میں تباہی کا خدا ہے۔ عملاً حفاظت اور خوش حالی کے خدا کی حیثیت سے پوجا جاتا ہے۔ جس کا خوش کرنا آسان سمجھا جاتا ہے۔ کالی کی تصویر بہت بھیانک ہے لیکن وہ ایک ایسی ماں کے روپ میں مانی جاتی ہے جو محبت اور رحم کے جذبات سے لبریز ہے۔

فطری اور مافوق الفطری کا لاینفک ہونا: قدیم ہندو مذہب اصل کے اعتبار سے انڈو۔یورپی ہے جو کہ مذہب کی پوری زندگی سے علیحدہ شمار نہیں کرتا۔ ان کے مطابق قدیم روم اور یونان میں اسی لئے ان کے مذہبی اعتقادات اور رسوم اور تجربات کا کوئی الگ نام نہیں تھا۔ قدیم ہندو مذہب میں مذہب کے دو پہلو (۱) مذہبی اور (۲) (Superstition) (اوہام) الگ الگ نہیں پائے جاتے۔ دراصل ان کے ہاں یہ دونوں ایک سمجھے جاتے ہیں۔

دنیا پرستی کو تقدس ملنا: ہندو دھرم میں جو دنیاویت (Worldliness) ہے

www.taemeernews.com

وہ اسے جدید معنوں میں غیر مذہبی نہیں بنا دیتی کیوں کہ دنیوی خوش حالی کو یہاں نمایاں طور پر تقدس (Sanetified) کا مقام حاصل ہے۔ چودھری کے مطابق باوجودیکہ یہاں سنسکرت میں Holiness کے بدلے کوئی لفظ نہیں ہے جب کہ زندگی کا ہر پہلو ان کے یہاں مقدس ہے۔

دوسری بات یہ کہ ان کے تمام دیوتا انسان ہیں جن کے اندر خدائی پیمانے پر تمام انسانی کمزوریاں اور قوتیں پائی جاتی ہیں۔ صرف انسان کے ساتھ تعلق میں ان خداؤں کے (Cult) طریقہ کو تقدس تو مل جاتا ہے لیکن بہ ذات خود وہ مقدس نہیں ہیں۔ چودھری کے مطابق تمام معروف (Cult) طریقوں کے خداؤں کے لئے یہ بات صحیح ہے۔ دنیوی زندگی کو تقدس ملنے کی واضح مثال لکشمی ہیں جو کہ دولت اور خوش حالی کی دیوی ہیں۔

خلاصہ: ہندوازم بنیادی پہلو سے قدیم انسان کا مہذب طریقہ زندگی ہے جس میں وہ ان شروط کی پابندی کرتا ہے جنہیں ان کے مطابق دنیا کو چلانے والی 'فوق الفطرت طاقتوں نے متعین کی ہیں۔

ہندوازم کے اس (عبقری) پہلو کے ساتھ ایک دوسرا پہلو بھی بنیادی ہے وہ یہ کہ جغرافیائی حالات اور انڈو آریائی تاریخی تسلسل کی پیداوار ہے۔ ہندوستان کے سخت ماحول اور مقامی باشندوں کے ساتھ تعلق نے اس میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ ان حالات میں ان کا مذہب اس طرح ترقی کرتا گیا کہ وہ ایک طاقتور اور ہمہ گیر طریقہ زندگی بن گیا۔

تاریخی طور پر ہندو مذہب کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس نے ہندو سماج اور کلچر کو ان چیزوں سے بچایا جس نے دوسرے سماجوں اور کلچر کو ختم کر دیا تھا۔ یہ ہندوستان میں دنیوی زندگی کا فریم ورک ہے جس نے انہیں جینے کی خود اعتمادی دی ہے۔ ایسا دنیا کے کچھ ہی مذاہب کر سکے۔ اس کے ساتھ اس مذہب نے اس ملک کو یکجہتی قومیت دی۔ اس ملک نے انہیں ہندوازم کا مناسب نام بھی دیا جو کہ غیر ملکیوں کے لئے ایک بے نام کا مذہب تھا۔

مصنف کے مطابق اگر کبھی ہندوازم کا خاتمہ ہو جائے تو یہاں کے باشندے اپنی مخصوص پہچان سے نابلد ہو جائیں گے۔ الا یہ کہ وہ ان خصوصیات کو دوسرے مذاہب جیسے اسلام یا عیسائیت سے اخذ کر لیں۔

حصہ اول: تاریخ

یہ درج ذیل چار خاص عنوانات پر مشتمل ہے:

(۱) ہندوازم کی تاریخ اور اس کا طریقہ کار۔ (۲) ہندوازم پر تاریخی مواد۔
(۳) ہندوازم کا انڈو یورپی پہلو۔ (۴) ہندوستان میں کیا ہوا۔

(۱) ہندوازم کی تاریخ اور طریقہ کار: یہ بات شروع میں واضح کر دینے کی ہے کہ ہندوازم کی کوئی تاریخ، اس کی ابتداء، ترقی اور موجودہ شکل کے تسلسل کے ساتھ نہیں بتائی جا سکتی۔ اس پر ہندوستان میں کیسے عمل ہو رہا تھا۔ اس بارے میں کچھ نہیں معلوم کیوں کہ عیسوی سن سے قبل بلکہ پانچویں صدی عیسوی تک کی معلومات بھی تسلسل سے نہیں ہیں۔ لوگوں نے بہرحال اس کی متعدد قدیم کتابوں سے اس کی تاریخ کو عام طور سے ویدک، قدیم اور موجودہ ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

لیکن اس طریقے کو اختیار نہیں کیا گیا ہے۔

اس کے برخلاف درج ذیل چیزوں پر اعتبار کیا ہے۔

(۱) (نقوش) (Inscriptions) (۲) آرٹ کے نمونے (۳) مذہبی عمارتیں (۴) غیر ملکی سیاحوں کے سفرنامے۔ (۵) سیکولر سنسکرت لٹریچر۔

(۲) ہندوازم پر تاریخی مواد: درج بالا ذرائع سے ہندوؤں کی مذہبی زندگی سے متعلق حاصل شدہ موجودہ معلومات بہت خاص حالت کو چھوڑ کر ساتویں صدی عیسوی تک ہی یہاں لی گئی ہیں۔ اس وقت تک ہندو مذہب کی تمام صورت گری ہو چکی تھی اور آج اس مذہب کی جن بیشتر اہم خصوصیات کی نشاندہی کی جاتی ہے وہ اس وقت تک ظاہر ہو چکی تھیں۔

(الف) Epigraphic data: ہندو فرقوں، عقائد اور رسوم کے بارے میں واقعی قابل بھروسہ شہادت Inseriptions سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ ان کی تاریخ اکثر دی ہوئی ہوتی ہیں اور جس میں یہ نہ ہو وہ رسم الخط کے لحاظ سے متعین کی جا سکتی ہیں۔ ہندوستان میں تو نہیں بلکہ ایشیا مائنر (Asia Minor) کے علاقے میں ایسے نقوش ملے ہیں جس میں ایک معاہدے کے سلسلے میں ہندو دیوتاؤں کے قدامت کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ Hittite کی مہریں کہلاتی ہیں۔ جناب K.Bittet نے اس کی تاریخ ۱۳۸۰ قبل مسیح اور ۱۳۳۵ قبل مسیح کے درمیان ہونے کی نشاندہی کی ہے۔ ان میں دیوتاؤں کے نام ویدک دیوتاؤں کے سے ہیں جیسے مترا، وارونا، اندر اور نستیاؤ۔ سنسکرت کے چند ملتے جلتے الفاظ بھی ہیں۔ (ص ۴۳)

اسکالرس کے درمیان اس پہلو سے اس پر سخت اختلاف رہا ہے کہ کیا یہ ملتے جلتے نام انڈو آرین اور ایشیا مائنر کے لوگوں کے درمیان راست نسلی، مذہبی اور لسانی تعلق کا مظہر ہیں یا صرف یہ ایک دور کا Collateral تعلق ہے۔ کھلے طور پر سوال یہ ہے کہ یہ دیوتا آریائی دیوتاؤں سے قبل یا بعد میں آئے اور کیا صرف رگ وید کے ایک جیسے نام سے ملتے جلتے ہیں لیکن اصلا ان کا نام تاریخ میں پہلی بار بالائی Mesopotamia میں ہی ملتا ہے۔

درج بالا نقش کے علاوہ اس کے بعد تقریباً ۱۲ سو سال تک ان دیوتاؤں یا ہندو دیوتاؤں کا نام کسی نقش پر کسی جگہ نہیں ملتا۔ (ص ۴۴)

کسی ہندو دیوتا کا دوسرا Epigraphic تذکرہ کسی یونانی کے نقوش میں (کہ کسی ہندو کا) ہندوستان میں ملتا ہے۔ یہ دوسری صدی قبل کے اختتام کا بتایا جاتا ہے۔ یہ بسنگر (Besnagar) کے "گروڑ الاٹ" میں ملتا ہے۔ یہ اشوک کے نقوش سے سو سال بعد کی بات ہے۔ اشوک کے دور میں سب سے زیادہ (Inscriptions) ہندوستان میں ملے ہیں۔ لیکن ان میں ہندو خداؤں کا تذکرہ نہیں ملتا ہاں برہمنوں کا تذکرہ ضرور ملتا ہے۔ بیں مگر کے یہ نقوش پراکرت زبان میں ہیں جو کہ قدیم ہندوستان کی عام بولی جانے والی زبان تھی۔ اس میں وشنو، کرشن کا واضح ذکر ہے۔ چوتھی صدی عیسوی تک پورے ہندوستان میں اس طرح کی چیزیں ملتی ہیں جس میں دیوتاؤں اور رسوم وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ یہ زیادہ تر پراکرت میں ہیں۔ سنسکرت میں شاذ و نادر ہی ہیں۔ شیو کا نام بھی پہلی صدی عیسوی میں ملتا ہے۔ گپت خاندان آغاز (۳۲۰ عیسوی) کے دور میں ان کا تذکرہ خاصہ ملتا ہے۔ ساتویں صدی تک (Inscription) کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوازم جو کہ آج جانا جاتا ہے۔

www.taemeernews.com

جامعۃ الطیّبات
کانپور

مؤثر علمی منصوبے اور ایک انقلابی جدّوجہد

برادرانِ ملّت ! ہندوستان میں مسلمان اس وقت انتہائی نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اس وطن عزیز میں کہ جہاں اسلام صدیوں تک اپنی آب وتاب کے ساتھ چمکتا رہا آج اس کی راہوں میں دشمن مسلح ہو کر حائل ہے، دراصل اسلام کے لئے یہ غیریت واجنبیت ہماری ہی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ہم جو کبھی اس کے ترجمان تھے آج مغربیت کے بلاخیز سیلاب نے اسلام کو ہمارے لئے ناقابل قبول بنا دیا ہے۔ خصوصاً دینی تعلیمات میں ہماری مسلم لڑکیوں کا تناسب صفر کے قریب ہے۔ اسلام سے اس صریح بے توجہی کا خمیازہ قدم قدم پہ ہر گلی کوچہ اور سر پریس اور میڈیا میں ہمارے سامنے ہے۔

مسلم طبقۂ نسواں میں دینی ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے شہر کانپور میں پہلی بار معیاری عربی درس گاہ جامعۃ الطیّبات آٹھ سال قبل قائم ہوئی، اور جہاں سے ہر سال باصلاحیت وباکردار طالبات کا گروپ تیار ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ انجام دینے میں مصروف ہے۔ فی الوقت جامعہ ایک مختصر عمارت میں قائم ہے۔ لیکن ملک وبیرون ملک بڑھتے ہوئے پیہم اصرار کے پیش نظر اب انتہائی ناگزیر ہو گیا ہے کہ جلد جلد کسی وسیع جگہ منتقل کر کے اس کو اقامتی درسگاہ بنا دیا جائے۔ جس کے لئے کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے۔ نیز موجودہ عمارت میں توسیع، جامعہ کا ماہنامہ رسالہ "طیبات" کا اجراء، ایک بڑی وین (سواری) کی خریداری وغیرہ کے منصوبے بھی امسال انشاء اللہ مکمل ہونا ہیں۔ ان تمام کثیر اخراجات کے لئے ہم تمام مسلمانانِ ہند سے پُرخلوص تعاون کی پُرزور اپیل کرتے ہیں۔

براہِ کرم اپنی رقوم بذریعہ چیک یا ڈرافٹ بنام **JAMEA-TUT-TAIYEBAT** درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ جزاک اللہ

ہمارا پتہ:

سکریٹری

Jamia-tut-Taiyebat

89/345, DALEL PURWA, KANPUR-208001 (INDIA)

☎ 315763 (0512)

www.taemeernews.com

اس کے (Cult) اور عملیات پوری طرح قائم ہو چکی تھیں ان نقوش کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

خداؤں میں وشنو کا نام پہلے آتا ہے۔ اس کے متعدد روایتی نام جو آج جانے جاتے ہیں اور خاص طور سے کرشن کا نام ملتا ہے۔ وہ لکشمی (سری) کا شوہر 'اندر' کا چھوٹا بھائی 'اننت سانپ کا بادشاہ ہے اس کے چار ہاتھ ہیں وغیرہ۔ وشنو کی خاص خصوصیت کا تذکرہ ملتا ہے۔ بعض نقوش میں وشنو مکمل خدا کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ وشنو کو بھگوت بھی کہتے ہیں۔ وشنوازم کی دو خاص کتب بھگوت گیتا اور بھگوت پران ہیں۔ گپت خاندان وشنو کا پجاری تھا۔

شیومت بھی وشنو کے متبادل کے حیثیت سے مکمل طور پر نظر آتا ہے۔ اس کے متعدد نام ایشور مہادیو' مہیشور' پرامیشور پسوپتی' وشناتھ وغیرہ ملتے ہیں۔ وہ ماتھیولوجی کی تمام صفات کے ساتھ ہے۔ اس کے چہرے پر چاند ہے۔ وہ درگا دیوی یا پاروتی کا شوہر ہے۔ لنگ اس کی نشانی کی حیثیت سے بھی ملتا ہے۔

شیو کو شنو کی طرح ایک مکمل خدا کے روپ میں جانا اور سمجھا جاتا ہے۔

شیو کی اہلیہ پاروتی کا فرقہ مندرجہ بالا فرقہ کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ نقوش میں اس کا نام دیوی' بھوانی یا کنیا پائی ہے۔ درگا کا نام تو نہیں ملتا لیکن اس کا کردار اسی سے ملتا جلتا ہے۔ وہ میشا سور راکشش کو مارنے والی ہے۔ تانترک فرقہ کی شروعات بھی گویا یہیں سے ہوئی۔ (۴۳۳ء)

سورج دیوتا کا فرقہ بھی ملتا ہے۔

نقوش میں کچھ ایسے نام بھی ملتے ہیں جس کا کوئی بڑا فرقہ نہیں تھا لیکن وہ ماتھیولوجی میں ملتے ہیں۔ جیسے ورونا' اندرا' ساچی' یم' کام' چندر' راتی وغیرہ ہنومان کا بھی ذکر ملتا ہے۔

ویدوں کے آغاز اس وقت تک Legendary بن چکے تھے۔ وید میں درج قربانیوں کی کافی مثالیں ملتی ہیں۔ یہ اس کی علامت ہے کہ ایسے دور میں جب کہ وید کے مذہبی عقائد اپنی حیثیت کھو چکے تھے 'ویدک رسم و رواج پر عمل جاری تھا۔ بہ حیثیت مجموعی ماتھیولوجی کی کہانیاں نقوش میں ویسی ہی تھیں جیسی کہ کتب میں پائی جاتی ہیں۔ اسوامیگھ یگ کا تذکرہ پہلی صدی قبل مسیح سے بعد کی صدیوں تک یہاں ملتا ہے۔

(ب) آرٹ اور عمارات میں اثرات:۔ آرٹ اور عمارات میں ہندوازم کے اظہار سے متعلق مواد بدھ ازم کے بہت بعد ہی ملتا ہے۔ بدھ کا تذکرہ دوسری صدی قبل مسیح میں بتوں میں ملتا ہے اس کے برخلاف ہندو دیوی دیوتاؤں کا ایسا قابل ذکر اظہار پانچویں صدی عیسوی سے قبل نہیں ملتا جب کہ اس کے بعد یہ تعداد میں بے شمار ہیں اور یہ نمونے پران کے مطابق ہیں جو کہ بعد کی چیز سمجھی جاتی ہے۔ آرکیولوجی نے بھی اس کے علاوہ کوئی اور چیز ثابت نہیں کی ہے۔ یہ قدیم آثار وغیرہ کے بجائے سکوں اور مہروں میں ملتے ہیں۔ سب سے قدیم سکہ تیسری صدی (ق) یم کا ہے۔ جس کا تعلق لکشمی سے بتایا جاتا ہے۔ بتوں میں یہ آثار گپتا دور (جو کہ چوتھی صدی عیسوی کے ابتداء سے شروع ہوتا ہے) میں ملتے ہیں جو کہ بہت کم ہیں۔ ساتویں صدی کے وسط کے بعد ہندو دیوتاؤں کو نمایاں طور پر بتوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ آثار سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ پانچویں صدی تک ہندو دیوتاؤں کے تمام بڑے فرقے یا مت قائم ہو چکے تھے جو کہ آج بھی اس شکل میں ملتے ہیں۔ سب سے قدیم مندر پانچویں صدی عیسوی کا ملا ہے جو کہ وشنو سے متعلق ہے۔ چھٹی صدی کے خاتمہ تک مندروں میں پوجا مستحکم ہو چکی تھی۔

(ج) سفرنامے:۔ گیارہویں صدی کے عظیم اسکالر البیرونی سے ہمیں ہندوؤں کے مذہبی عقائد کے بارے میں سب سے زیادہ تفصیلی معلومات حاصل ہوتی ہیں لیکن اس مضمون میں اس سے قبل کے سفرنامے لئے گئے ہیں۔

سکندر کی آمد کے وقت ساتھ آئے یونانیوں سے ہندوازم کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔ یونانی سفیر میگستھنز نے بھی معلومات یکجا کی تھیں۔ لیکن ان حضرات کی خود کی کوئی چیز اصل حیثیت میں نہیں بچی ہے۔ بعد کے دور میں اس کے کچھ حوالے ضرور ملتے ہیں۔

چینی سیاح کافی بعد کے دور کے ہیں۔ فاہیان ۳۹۹ تا ۴۱۴ عیسوی میں ہوآن سانگ ۶۲۹ تا ۶۴۵ تک ہندوستان میں تھا۔ آئی زنگ ۶۷۱ تا ۶۹۵ عیسوی میں یہاں تھا۔ فاہیان نے متعدد بار بدھوں اور ہندوؤں کی باہمی دشمنی کا تذکرہ کیا ہے لیکن ہندو مذہب کی باتیں بہت کم ہی بتائی ہیں۔ ہندو مندروں کا تذکرہ نہیں کے برابر ہے جبکہ اس کے دو سو سال کے بعد ہوان سانگ نے ہندو مندروں کا تذکرہ بار بار کیا ہے۔ کامروپ سلطنت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سلطنت کا مذہب ہندوازم ہے اور بدھسٹ خفیہ طریقے پر اپنے مذہب پر عامل ہیں۔

تاریخی مواد کا خاصہ:۔ درج بالا طرح کے تاریخی مواد اہم ہوتے ہوئے بھی ہندوازم کی مکمل تصویر کشی کے لئے ناکافی ہیں۔ پانچویں صدی عیسوی سے قبل کے لئے مواد بہت ہی کم ہیں لیکن جو کچھ بھی معلومات دستیاب ہیں وہ واضح طور پر بتاتی ہیں کہ اس وقت کا ہندوازم وہی تھا جو پانچویں صدی کے بعد زیادہ ترقی یافتہ شکل میں ملتا ہے۔ اور یہ شکل آج بھی ملتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے عقائد اور عمل پانچویں صدی سے اب تک غیر تبدیل شدہ رہے ہیں۔ ماتھیولوجی وہی ہے اور یہ وہی ہے جو کلاسیکل سنسکرت لٹریچر اور ماڈرن ہندوستانی زبانوں میں ملتی ہیں۔ شیو' وشنو اور شکتی فرقے شروع سے ایک جیسے ملتے ہیں۔ صرف ایک تبدیلی وشنا۔ کرشنا (CULT) سے رادھا کرشنا (CULT) کی تبدیلی ہی ہے۔ اس طرح آج جو ہندوازم پایا جاتا ہے وہ قدیم مذہب نہیں ہے۔ یہ مصر' دجلہ' فرات کیا' یونان کے مذہب سے بھی قدیم نہیں ہے۔ ایک مکمل مذہب کی شکل میں ہندوازم پانچویں صدی عیسوی سے قبل کا مذہب نہیں ہے۔ بہرحال یہ ہوسکتا ہے کہ آریوں کی آمد سے قبل ویدک مذہب کے کچھ حصے پوری طرح ترقی کر چکے ہوں۔ لیکن قبل از تاریخ ہندوازم کا اثر ابھی بھی ہے۔ ہندو زندگی کے تین مواقع پیدائش' شادی اور موت کے رسوم اب بھی ویدک مذہب کے مطابق انجام دئے جاتے ہیں۔ دو خاص باتیں بتانے کی ہیں ایک یہ کہ ہندوؤں کے لازمی مذہبی فرائض اب بھی وہی ہیں جو کہ ان کے قدیم رسوماتی لٹریچر میں ملتے ہیں۔ بعد کے ادوار کی تمام رسوم اور اصول سب کے لئے لازمی ہیں۔ دوم یہ کہ قدیم ویدوں کو ہی IRRELELANT مانا جاتا ہے جب کہ دیگر کتب جو کہ قابل احترام اور مستند مانی جاتی ہیں انہیں بھی وہ مقام حاصل نہیں۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر دوسری تعبیرات ہوئیں۔ آج بھی ان کے اثرات مذہب اور زندگی پر لاشعوری طور پر ملتے ہیں۔

(۳) ہندوازم کا انڈو یورپی پہلو:۔ ہندوازم کی وہ قسم جس کو قبل از تاریخ کہا گیا ہے وہ دراصل ہندوازم اور قدیم ہندوؤں کا انڈو یورپی پہلو ہے۔ اس

www.taemeernews.com

تعلق کا بین ثبوت لسانی ہے۔ شمالی ہندوستان کی تمام زبانیں (قدیم اور ماڈرن) زبانوں کے انڈویوربی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں' اس سلسلہ میں سنسکرت کے مذہبی الفاظ کو بطور مثال پیش کرتے ہیں۔

روشنی اور آگ کی پوجا:۔ ہندومذہب کی دو بنیادی خصوصیات روشنی اور آگ کی پوجا ہے جو قدیم ترین ہندوؤں کے ٹھنڈے مقام سے تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہندو روشنی کو آتما یعنی (Over-Soul) کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ برہادرنیکا (Brihandaranka) اپنشد میں ہے : ۔

"مجھے عدم سے وجود کی طرف لے جا۔ مجھے اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جا' مجھے موت سے لافانیت کی طرف لے جا۔" (۲۸: ۳)

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آتما خود روشنی دیتی ہے یا صرف روشنی کو معکوس کرتی ہے۔ کتھا اپنشد کے ایک مشہور اشلوک میں ہے:

"وہاں نہ سورج نہ چاند اور نہ ہی ستارے کی روشنی دیتے ہیں' نہ ہی بجلی کی چمک اور نہ آسا کی روشنی بلکہ جب وہ روشن ہوتا ہے تو ہر چیز روشنی دیتی ہے۔ اسی سے ہر چیز کو روشنی ملتی ہے۔

روشنی کا الٹا" تمس "یعنی اندھیرا ہے۔ سنسکرت میں روشنی کے لئے آلوک (جس کے ذریعہ دیکھا جاتا ہے) کا لفظ آتا ہے۔ جیوتی کا لفظ بھی رگ وید اور دوسرے ویدوں میں آیا ہے۔ چودھری کے مطابق روشنی اور مذہب کا ہندو تعلق آریوں نے برفیلے علاقوں (جنوبی روس) میں اپنے اصل وطن سے حاصل کیا۔ ویدک لٹریچر میں رات (راتری) کو شفق (اوشا) کی جڑواں بہن بتایا گیا ہے۔ اوشا اندھیرے کا خاتم ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں ۲۷) آگ کو رگ وید میں اگنی کہا گیا ہے اور وہاں اندر کو چھوڑ کر اگنی کا تذکرہ دوسرے خداؤں سے زیادہ آیا ہے۔ اگنی کا تعلق قربانی سے ہے۔ رگ وید کے "کوسیتاکی برہمنا" (Kausitaki Brahmana) (۱۰۱) میں یہ بات کہی گئی ہے کہ پہلے دیوتاؤں اور انسانوں کا مسکن دنیا میں تھا لیکن جب یہ دیوتا دنیا سے بہشت کی طرف منتقل ہونے لگے تو انہوں نے اگنی دیوتا کو دنیا کی بھلائی کے لئے یہیں رہنے کو کہا۔ ہندو مذہبی کتب میں اگنی دیوتا کے بڑے گن گائے گئے ہیں۔ ہندوؤں کے قدیم مذہبی رویے میں آگ کو یہ مقام قدیم روی اور ایرانیوں سے ملتا جلتا ہے۔

رسوم:۔ قدیم ہندو اور روی مذہبی رسوم میں آگ کو کافی یکسانیت حاصل ہے جو دونوں کے قبل از تاریخ ایک مبدا کو ظاہر کرتا ہے۔ ویدک دور میں قربانی (Yajna) کو بڑی اہمیت تھی اسی طرح رومیوں میں بھی تھا۔ قربانی کے جانوروں میں بھی یکسانیت ملتی ہے۔ اسی طرح گھریلو مذہبی رسوم میں پیدائش اور موت کے رسوم ملتی جلتی ہیں۔ آگ سے متعلق رسوم میں بھی قابل ذکر یکسانیت ہے۔

مذہبی خیالات:۔ اس میں بھی یکسانیت کی مثالیں ہیں۔

(۴) ہندوستان میں کیا ہوا؟: یہاں بہت اختصار سے بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہندوستان میں آمد کے بعد قدیم ہندوازم میں مسلمانوں کی آمد تک کیا ارتقاء ہوسکا۔ یہ دور دو ہزار سال پر مشتمل ہے۔ جس میں پہلا ہزار سال قبل از تاریخ کا ہے۔ ہندوازم کے اس وقفہ کا کوئی آرکیولوجیکل مواد نہیں ملتا ہاں ایسی کتب ملتی ہیں جنہیں اس دور کا بتایا جاتا ہے لیکن اس کی بنیاد پر یہ بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ جب کہ ہمیں ہندوازم کی ترقی میں مذہبی تجربات کے اقسام کی معلومات چاہئیں۔ پہلی مشکل شروعات کی ہے۔ آریہ کن مذہبی خیالات اور اعمال کے ساتھ ہندوستان میں آئے؟ عام جواب ہے کہ وہ ویدک مذہب تھا۔ لیکن یہ نام نہاد ویدک مذہب' ویدک لٹریچر کی بنیاد پر تیار کردہ ہے اور اس کی بنیاد پر یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ کسی دور میں کوئی باقاعدہ مذہبی عمل تھا۔ ویدک لٹریچر میں الگ الگ باتیں ہیں اور ان میں اختلاف بھی ہے۔ کیوں کہ یہ لٹریچر الگ الگ اوقات میں وجود پذیر ہوئے۔ اس کے باوجود لٹریچر شروع دور کے مذہبی تصورات کو ضرور ظاہر کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام مذاہب بشمول عیسائیت میں اصل تعلیمات میں کافی اضافہ یا تبدیلی ہوتی رہی ہیں۔ دنیا کا صرف ایک مذہب ہے جو اپنی اصل تعلیمات سے بہت قریب رہا ہے اور وہ اسلام ہے (ص ۸۵)

علم کا راستہ۔ اس کی ابتداء:۔ ہندوازم کے انڈویوربی شکل میں پہلی تبدیلی اس کے خداء اعلیٰ کے تصور میں غیر انسانی سے انسانی تصور کے آنے میں ہے۔ غالباً" یہ قدیم ایران میں شرک Anthropmorphic Polytheism (انسانی شکل میں) کے اثرات سے ہوا۔ انسانی شکل میں شرک کی یہ قدیم جھلک زرتشتی لٹریچر میں دیکھی جاسکتی ہے۔ درج بالا تبدیلی سے غیر انسانی (Non-anthropomorphic) خدا کے تصور کو بالکل ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے آثار یونانیوں' ایرانیوں اور ہندوؤں میں الگ الگ ملتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ ختم نہیں ہوا بلکہ شرک کے انسانی روپ کے ساتھ متوازی طور پر ملتا ہے۔ یہ علم کا راستہ یا گیان مارگ ہے جس میں ایک بے شکل' بے صفت (Attributeless) قدیم اور لامحدود خدا روحانی تجربات کا ہدف ہے۔ دوسرے الفاظ میں برہما یا آتما کا تصور اس قدیم غیر انسانی خدا کے تصور کا تسلسل ہے۔ یہ علم کا راستہ جب تک ہندوؤں کے درمیان باقی رہا یہ تصور غیر انسانی رہا۔ یہ علم کے راستہ کی انفرادی روح کو عیسائیت کے تصور سے بنیادی طور پر مختلف کردیتا ہے۔ عیسائیوں کے ہاں یہ موت کے بعد بھی نفسیاتی فرد کی حیثیت ایک شخصی وجود ہے۔ یہ خدا سے الگ وجود ہے۔ ہندوؤں کے تصور کے مطابق روح کی پیدائش عیسائیوں سے بالکل مختلف و الگ ہے۔ یہ ان کے لئے پرتما کا حصہ ہے۔ یہ انسان کی موت کے بعد اپنا الگ وجود کھودیتی ہے اور اپنا نفسیاتی وجود ہی نہیں کھودیتی بلکہ ایسی کوئی صفت بھی نہیں رکھتی جس کو انسانی دماغ پاسکے۔ بہر حال اس کے علاوہ ہندوازم میں روح کا تصور اتنا غیر واضح اور متضاد ہے کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ (ص ۸۶)

گیتا کے دور میں علم کا راستہ' محبت کے راستے سے مصالحت کرلیتا ہے۔ گیتا میں ایک شخصی خدا (کرشنا) محبت کے خدا کی حیثیت سے نظر آتا ہے۔ لیکن اس کے بعد آتما (حقیقت اعلیٰ) کی یہ قدیم فکر مذہبی زندگی سے فلسفہ میں منتقل ہوگئی۔ نویں صدی کے ابتدائی دور میں شنکر کے زمانے میں یہ عمل مکمل ہوگیا۔ شنکر نے اپنشد پر اپنی تفسیر میں اس کو لیا ہے۔ منڈک اپنشد میں آتما کے حصول کے ذرائع کی تفسیر میں انہوں نے کہا وہ نہ تو پروچن (گفتگو) سے مل سکتا ہے اور نہ دانشمندی (میدھ) سے اور نہ ہی مذہبی کتب کے سننے سے مل سکتا ہے۔ دراصل وہ اپنی شکل (تنو) اسی شخص پر ظاہر کرتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے یعنی کوئی انسانی کوشش اس کے حصول کو یقینی نہیں بناسکتی۔ یہ آتما ہی ہے جو خود منتخب کرتی ہے اور ظاہر کرتی ہے اور کوئی اس کو پاسکے گا

www.taemeernews.com

کہ نہیں اس کا انحصار خود اس پر ہے۔ شنکر نے اپنی تفسیر میں گرامر کی مدد سے بتایا کہ آتما قابل حصول ہے اگر کوئی شخص علم کے حصول کا متمنی ہے۔ یہ تصور کل اپنشدی (Mysticism) کا خاتمہ تھا (ص ۸۸) اس کے ساتھ ہی علم کا راستہ مذہب سے نکل کر فلسفہ کے دائرے میں آگیا۔

مشرکانہ توحید:۔ اس طرح ویدک رسوم اور ویدک روحانیت ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ پہلی صدی قبل مسیح میں شیو اور وشنو۔ کرشنا کا نیا (CULT) متبادل خداؤں کی حیثیت سے ابھرنے لگا۔ یہ کیسے عمل میں آیا یہ بتانا مشکل ہے لیکن اس کا ظہور معلوم ہے۔ جب یہ عمل مکمل ہوا تو ایسے خدا سامنے آتے ہیں جو یونانی اور رومی شخصی خدا سے مختلف تھے۔ ہندوؤں کے یہ دونوں خدا تاریخی مذاہب کے توحیدی خدا کی طرح تھے لیکن دو خاص فرق ملتا ہے۔ پہلا یہ کہ ایک خدا کے بجائے دو مکمل خدا تھے جن میں سے کسی ایک کو شخصی خدا کی حیثیت سے چنا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ کسی ہندو پر یہ فرض نہیں تھا کہ وہ ان میں سے کسی خاص کی پوجا کرے۔ کسی ایک (CULT) یا خدا کو اختیار کرنے کے بعد وہ اس کا مکمل خدا ہوتا تھا۔ بعد میں اس خدائی تخیل میں ایک تیسرا عنصر "ماں" (درگا یا کالی) داخل ہو گیا۔ جس کا انتخاب بھی ایک مکمل خدا کی حیثیت سے ہو سکتا تھا۔ بہرحال درج بالا یہ تین فرقے CULTS فرض کے درجے میں تو نہیں لیکن تاریخی ہندوازم کی خصوصیات ہیں۔ ہاں ویدک رسوم فرض کی حیثیت سے اس کے ساتھ باقی رہیں۔

مندروں میں بتوں کی پوجا:۔ شیو، وشنو، کرشنا اور راما CULT کی آمد کے ساتھ ہندوازم کا تاریخی دور شروع ہوتا ہے ان کے مکمل شکل پذیری میں کئی صدیاں لگیں۔ عیسائی کلینڈر کے آغاز کے وقت شروع کے دونوں Cult جڑ پکڑ چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوازم کی تاریخ میں ایک بڑا انقلاب ہوا کیوں کہ اس کے ساتھ ہی مندروں میں بتوں کی پوجا کا آغاز ہوا جو اس سے قبل اس مذہب میں نہیں تھا۔ اب ہندوازم کی پہچان بتوں اور مندروں سے ہونے لگی۔ جب کہ یہ مذہب تقریباً "ایک ہزار سال تک اس کے بغیر موجود رہا۔ یہاں پر دو باتیں خاص طور پر دیکھنے کی ہیں ایک ہندوؤں کی Revealed مذہبی کتب میں سے کوئی بھی مندروں اور بتوں کی نشاندہی نہیں کرتیں۔ دوسری یہ کہ مندروں میں بتوں کی پوجا پورے طور پر اختیاری رہی ہے۔ اس کے ساتھ بتوں کی پوجا کی دو قابل ذکر باتیں اور ہیں۔ پہلی بات یہ کہ مندروں میں بتوں کی پوجا کی متعین شکل ان معنوں میں مذہبی نہیں ہے کہ ہندو قربانیاں اور جذبہ سپردگی ایسا ہے۔ مندروں میں روزانہ کے مذہبی رسوم کسی ہندو راجہ کی روزمرہ کی زندگی کی عکاسی کرتی ہیں۔ دیوتا یا دیوی موسیقی یا بھجن سے جگائی جاتی ہے۔ پھر ان کا غسل کرنا، کپڑے پہننا اور سجنا اس کے بعد کھانا لگتا ہے۔ پھر عوام سے ملاقات، شکایتوں کی سنوائی وغیرہ۔ درخواست کے ساتھ دکشنا بھی آتی ہے۔ اس کے بعد دروازے طعام و قیلولہ کے لئے بند کئے جاتے ہیں۔ بعد دوپہر ملاقات کے لئے پھر آنا ہوتا ہے لیکن اس وقت صرف تفریح ہوتی ہے۔ شام کی پوری عبادت تفریح پر مشتمل ہے۔ جس میں ناچ بھی شامل ہے۔ (پہلے ہر مندر میں مخصوص ناچنے والی ہوتی تھیں) یہ دیوی دیوتا سیر و تفریح کے لئے بھی نکلتے ہیں۔ ان کے زیورات، ملبوسات سب شاہی خاندان کی طرح کے ہیں۔ مختصر یہ کہ مندروں میں بتوں کی اس پوجا میں کوئی چیز غیر دنیوی نہیں ہے۔ دوسری خاص بات یہ کہ ہندو فکر کو پیش کرنے والے اور معذرت گیشوں نے بتوں کی پوجا کو بھی دل سے قبول نہیں کیا ان کے مطابق یہ اصل ہندوازم نہیں ہے، یہ تو ایسے ناسمجھوں کے لئے ہے جو ہندوازم کی گہری تعلیمات کو نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ صرف عیسائیوں یا مسلمانوں کے مقابلے میں (معذرت) میں یہ باتیں گڑھ لی گئی ہیں۔ ہاں مسلم دور میں ہندوؤں کی دلیل ضرور پختہ ہوئی۔ آٹھ سو سال سے زیادہ عرصہ قبل عظیم مسلم دانشور البیرونی نے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہندوؤں میں اس فرق کی موجودگی کا صاف طور پر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ تعلیم یافتہ ہندو خدا کو ایک (Eternal) ہستی کے ساتھ شروعات اور خاتمہ سے مبرا، حکیم، زندہ، خالق، مالک، رب، بادشاہ، بے مثال وغیرہ مانتے ہیں، جب کہ عام ہندوؤں کے نظریہ میں بڑا تنوع ہے۔ نیرد چودھری نے ہندوستان پر یونانی اثرات کو مثالوں سے بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق ہندوؤں نے بتوں کی پوجا پنجاب اور افغانستان میں بسے یونانیوں سے سیکھی۔ قدیم ہندوستان کی فن تعمیر اور مجسموں کے بارے میں بھی یہی بات کہی جا سکتی ہے۔

دوسری تبدیلی:۔ مندروں اور بتوں کی آمد کے ساتھ ہندوؤں کے مذہب میں دوسری بڑی تبدیلی ان کے مذہب میں بھکتی مارگ کی آمد تھی۔ کسی ایک خدا کی محبت میں کسی فرد کی فداکاری ان کے لئے باہری چیز تھی۔ یہ اثرات کرشن کی پوجا میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح شیو اور کالی (ماں) کے بارے میں بھی ہوا۔

ہندوازم اور قدیم مقامی باشندے:۔ اس مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہ ہندوازم پر ہندوستان کے قدیم غیر آریائی باشندوں کے اثرات پڑے کہ نہیں چودھری اس کی پرزور تردید کرتے ہیں۔ ان کے مطابق آریائی لوگوں کے اندر نسلی، تفاخر شدت سے تھا۔ سنسکرت کا کل مذہبی اور غیر مذہبی ادب اس بات کو صاف طور پر واضح کرتا ہے کہ آریائی اور غیر آریائی کے درمیان ایک ایسی صاف لائن تھی جس کو عبور کرنا کسی ہندو کے لئے ممکن نہ تھا۔ ان کے یہاں آریہ کا مطلب ہی شریف اور عزت دار ہے جب کہ (اناریہ) غیر آریائی کا مطلب رذیل اور کمتر کا تھا۔ غیر آریائی ہندو سماج سے باہر تھے بلکہ اچھوت تھے۔ دراصل قدیم باشندوں میں ترقی یافتہ مذہب کی کوئی رمق نہ تھی۔

مقامی اثرات کی باتیں دراصل رومانی جرمن ذہن کی پیداوار ہیں یہی لوگ تھے جنہوں نے قدیم ہندوازم (ویدک دھرم) میں دلچسپی لی تھی۔ جرمن اپنے ہی جیسے آریائی نسل کے لوگوں میں انسانوں کی قربانی، لنگ پوجا اور جادو وغیرہ کی حقیر باتیں نہیں منسوب کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اسے غیر آریائی اثرات کی نمائندگی بتایا۔ حالانکہ رگ وید شہوانی باتوں کے علاوہ اور دوسرے تمام انڈو یورپی لوگوں میں انسانوں کی قربانی اور لنگ کی باتیں پائی جاتی تھیں۔ یونان، روم، جرمن اور مذاہب سے متعلق موجودہ معلومات اس کی بین شہادت دیتی ہیں۔ مشنریوں نے بھی ہندوازم پر قدیم مقامی اثرات کی بات کہی تھی۔ عیسائیت کی سب سے زیادہ مخالفت اونچی ذات کے پنڈتوں کی طرف سے تھی۔ سنسکرت نے ان کے اندر یہ نخوت پیدا کی تھی۔ اس کے مقابلے میں مشنریوں نے یہ باتیں کہیں کہ ہندوستان کی کچھ زبانیں انڈو یورپی نہ ہو کر دراوڑین یا تیورائن ہیں۔ یہاں تک کہا گیا کہ بنگالی بھی غیر آرین ہیں۔ انیسویں صدی کے اواخر میں بنگال میں لبرل اور روایت پرستوں کی لڑائی میں یہ باتیں اور زوردار طریقے سے آئیں۔ جس کے اثرات انگلش زدہ ہندوستانیوں میں خاصے پڑے۔

www.taemeernews.com

"اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ
جب اللہ اور اس کا رسولؐ کوئی امر مقرر کردیں تو وہ
اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی اللہ
اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہوگیا۔
سورہ احزاب: ۳۶

Grams : PADELA

Phone : 8334 8853 7106

پڈیلا آئل ملس

فون: ۸۳۳۴ ۸۸۵۳ ۷۱۰۶

پوسٹ باکس نمبر ۱۴، لنگس شوگر روڈ۔ رائچور۔ کرناٹک

PADELA OIL MILLS
Post Box No 14, Lingsugur Road,
Raichur-584101. (Karnataka)

شاہین پلاسٹک انڈسٹریز

بنانے والے: پی وی سی پائپس اور پلاسٹک پروڈکٹس

آفس: اتواری روڈ، امراوتی ۴۴۴۶۰۱

فون: ۷۵۴۲۷ - رہائش: ۷۸۳۹۵

فیکٹری: اے/۷۱، ایم آئی ڈی سی۔ امراوتی ۴۴۴۶۰۶

SHAHEEN

Plastic Industries

MANUFACTURERS OF
P.V.C. Pypes & Plastic Products

FACTORY :- A-71, M. I. D. C.
AMRAVATI - 444 606
OFFICE :- ITWARA ROAD,
AMRAVATI - 444 601

Ph: OFF: 75427 ▪ RES: 78395

عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام
تری نماز میں باقی جلال ہے نہ جمال
تری اذاں میں نہیں ہے مری سحر کا پیام
(ضرب کلیم)

پان بہار اسٹور

محمد علی روڈ ۔ آکولہ ۔ مہاراشٹر

PLASTOPRINTS

پلاسٹو پرنٹس

۳۸، گاروبو میدان ۔ ناگ پور ۔ ۸
فون: ۴۷۰۹۶

MULTI COLOUR ROTOGRAVURE PRINTERS OF
P.P, L.D H.M
AND ALL TYPE OF
FLEXIBLE

PLASTOPRINTS
JAMEEL

FACTORY:
38, GAROBA MAIDAN,
NAGPUR-8

O/R:
NEAR: GANJAKHET,
HANSAPURI ROAD, NAGPUR-18

PHONE: 47096

www.taemeernews.com

جنوب کا اثر:۔ نویں صدی سے ہندوازم پر جنوب کے اثرات بڑھے ہیں۔ اس وقت سے نئے ہندوازم کی تمام نئی تفسیریں اور تحریکیں تقریباً جنوب سے ہی اٹھی ہیں۔ گنگا کے میدان سے جنوب کی سمت اس منتقلی کی وجوہ تو نہیں معلوم لیکن حقیقت میں مذہبی زندگی شمال میں جامد ہو چکی تھی۔ جنوب میں ویدانت کے ساتھ ساتھ شیوازم اور وشنوازم میں بھی نئے مذہبی خیالات آئے۔ ایک فرق یہ بھی ہے کہ شمال کے برخلاف یہاں کی مذہبی کتب کے مصنفین نامعلوم نہیں ہیں۔ مسلمانوں کی آمد کے ساتھ شمال کے ہندو سیاست اور ذہنی قوت کا خاتمہ ہو گیا۔ بنگال اور شمالی بہار کے اضلاع کو چھوڑ کر جنوب میں ہندو مذہبی لٹریچر کو فروغ ملا بلکہ وید، اپنشد اور گیتا کی ان کی نئی تفاسیر کو پورے ہندوستان میں قبولیت عام حاصل ہوئی۔ شمال میں ہندوازم کا عام مزاج آسان ہو گیا۔ مسلمانوں کی آمد کے بعد بہرحال تبدیلیاں آئیں لیکن اس وقت ہندوازم کے کردار میں ایک پختگی آچکی تھی۔ حالاں کہ اس کے بعد بھی تبدیلیاں آئیں لیکن یہ موضوع یہاں شامل نہیں ہے۔

حصّہ دوم ــ تفصیلات

اس کے پانچ خاص عنوانات ہیں:۔

(۱) تفصیلات کے ذرائع

(۲) علاقائی اور سماجی کثیر جہتی

(۳) کثیر جہتی ہندو مذہب کے ضمیر میں داخل ہے

(۴) پجاری اور فرقے

(۵) ہندو زندگی پر مذہبی کنٹرول

(۱) تفصیلات کے ذرائع

یورپی ذریعہ معلومات:۔ کسی یورپین کی طرف سے ہندوازم پر پہلی کتاب سترہویں صدی عیسوی میں ملتی ہے۔ اس طرح کی تین کتابیں قابل توجہ ہیں۔ ان کے مصنفین عیسائی پادری یا مشنری تھے۔ ۱۶۳۰ء میں ہنری لارڈ نے جو سورت (مغربی ساحل) میں ایک تجارتی ادارے سے منسلک تھے۔ بنیا لوگوں کے بارے میں ایک کتاب لکھی تھی۔ دوسری کتاب ایک ڈچ پادری (ابراہم روگر) نے ڈچ زبان میں ۱۶۵۱ء میں لکھی۔ انگریزی و فرنچ میں اس کے ترجمے بھی ہوئے۔ یہ کتاب لارڈ کی کتاب سے مواد کے اعتبار سے زیادہ بہتر تھی۔ تیسری کتاب بھی ایک ڈچ فلپ بالڈوئس نے ۱۶۷۲ء میں لکھی تھی جس میں مالابار، سیلون اور کورومنڈل کے ہندوؤں کے زیادہ بہتر احوال درج ہیں۔ برٹش حکومت کے قیام کے ساتھ عام دلچسپی لوگوں میں بڑھی۔ حکومت کے منتظمین کو ضرورت پڑی کہ وہ ہندوازم کو جانیں اور سمجھیں۔ لارڈ وارن ہسٹنگ نے اس امر میں خصوصی دلچسپی لی۔ کمپنی کے ایک ملازم چارلس ولکنس نے راست سنسکرت سے ۱۷۸۵ء میں گیتا کا ترجمہ کیا۔ ۱۷۸۴ء میں بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کے قیام کے ساتھ ہندوازم پر زیادہ عالمانہ اور سنجیدہ چیزیں سامنے آئیں۔ اس کے بعد ایسی کتب اور مضامین لکھے جانے لگے جو ہندو مذہبی کتابوں کے مطالعے اور راست مشاہدہ پر مبنی تھے۔ "ایچ۔ ٹی۔ کولے برک" ایسٹ انڈیا کمپنی کا ملازم تھا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے ویدک لٹریچر کا قابل بھروسہ مواد فراہم کیا اور موجودہ ہندوازم کے بارے میں بھی بتایا۔ ہورس ہیمن ولسن دوسرا ملازم ہے جو اصلاً سرجن بن کر ہندوستان آیا لیکن وہ اس زمانے کا بہترین سنسکرت اسکالر بن کر ابھرا اور آکسفورڈ میں سنسکرت کا پروفیسر بھی ہوا۔ اس کے مضامین بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ دوسری مشنریاں اپنے تبلیغ مذہب کے لئے ہندو مت پر کام کرتی رہیں۔ ان کا خیال تھا کہ سنسکرت زبان کے بہتر عمومی و خصوصی علم کے ذریعہ مقامی باشندوں کو عیسائی بنایا جا سکتا ہے۔ اس لئے آکسفورڈ میں سنسکرت کے مطالعہ کے شعبہ کو مستحکم کیا گیا۔ اس طرح مشنریوں اور اعلیٰ حکام نے ہندوازم پر توجہ دی۔

مشنریوں کے کام کی قدر و قیمت:۔ ان کے کام دو طرح کے تھے۔ ایک میں تحقیر کا پہلو نمایاں تھا جب کہ دوسرے میں معروضی مطالعہ کا انداز تھا۔ معروضی مطالعہ کے پیچھے محرک یہ تھا کہ اگر ہندوازم کی تعلیمات اپنی اصل شکل میں آئیں تو یہ ان کے کاز کے لئے مفید ہے۔ ڈبلو۔ جے۔ ولکنس نے ۱۸۸۷ء میں ہندوازم کے بارے میں بہت صحیح معلومات اپنی کتاب "ماڈرن ہندوازم" میں فراہم کی ہیں۔ دیباچہ میں لکھا کہ اس نے پہلے کی طرح (اس کی پہلی کتاب کا نام۔ ہندو ماتھولوجی، ویدک اینڈ پرانک۔ ۱۸۸۲ء ہے) اس میں بھی ہندوؤں کے عملی کردار پر تنقید سے پرہیز کیا ہے۔ اس کا کام مبلغ کے بجائے تاریخ داں کا ہے۔ ہندوؤں کی پر زور تکذیب کے بجائے ان کے ماتھولوجی کو سامنے لانا بہتر ہے۔ پھر وہ دیکھیں گے کہ وہ جنہیں پوجتے ہیں ان خداؤں کے بارے میں خود ان کی ماتھولوجی کیا کہتی ہے تو کسی تبصرہ کی ضرورت کم رہ جائے گی۔ حالانکہ ماڈرن ہندو مشنریوں کی اس مصروفیت کو ہندوؤں کے خلاف پروپیگنڈا ہی سمجھتے ہیں۔ ابی ڈوبیس کی مشہور کتاب "ہندو مینرس، کسٹمز اینڈ سری مینز" (اس کی منتقلی ۱۸۱۷ء میں پہلے فرنچ ڈرافٹ سے ہوئی، ۱۸۹۷ء میں آخری فرنچ مسودہ سے بہتر طور پر چھپی) میں جنوبی ہند کے ہندو سماج اور مذہب کے بارے میں قیمتی اور تفصیلی معلومات دی گئی ہیں۔ اس کو بھی پروپیگنڈہ ہونے کا الزام دیا گیا۔ شکایت یہ ہے کہ مصنف نے اپنشد کو نظر انداز کیا ہے اور وہ عظیم مذہبی جذبات کو نظر انداز کرتا ہے۔

معاون ہندو تحریریں:۔ انیسویں صدی سے قبل ہندو اپنے مذہب پر مطمئن تھے۔ ان کی حالت کنویں کے مینڈک کی طرح تھی اور خود اپنے لوگوں میں اس کی اشاعت کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ لیکن مغربی نظریات کی آمد کے بعد یہ صورت حال نہیں رہی۔ ہندو معذرت کیشوں میں پہلے شخص راجہ رام موہن رائے (۱۸۳۳-۱۷۷۲ء) تھے۔ جنہوں نے اپنشد کی بنیاد پر ہندو توحید کی تبلیغ کی کوشش کی اور دوسری طرف عیسائیوں سے مباحثے کئے۔ ہندوؤں کے ان معذرت ناموں اور جوابی معذرت ناموں میں زیادہ کچھ نہیں ہے اور یورپی مصنفین سے زیادہ معلومات ان میں نہیں ملتی ہیں۔ بہرحال اس سوچ کے زیر اثر ہندوؤں نے اپنے مذہب کو زیادہ عقلی بنا کر پیش کیا۔ لیکن یہ یورپی کوشش ہندو مذہب کے اصلاح کی کوشش تھی نہ کہ ان کے مذہب کا اصل بیان تھا۔

ذاتی مشاہدے اور تحقیق:۔ ہندو عام طور پر اپنے مذہب کی معلومات دوسروں کو بتانے کے خواہش مند نہیں ہوتے بلکہ یہ اس کو اپنے لئے خاص سمجھتے

www.taemeernews.com

ہیں۔ البیرونی نے گیارہویں صدی میں ہی لکھا تھا کہ ہندو جو کچھ جانتے ہیں دوسروں کو نہیں بتاتے اور کسی غیر ملکی کی بات کیا وہ تو پوری کوشش کرتے ہیں کہ اپنے لوگوں میں بھی دوسری ذات کے لوگوں کو کچھ نہ معلوم ہو سکے۔ ہندوازم پر کام کرنے والے متعدد لوگوں نے اس کی تصدیق کی ہے۔

زوال اور اضمحلال:۔ انیسویں صدی میں بہت سے یورپین اور ہندو اصلاح پرستوں کا خیال تھا کہ ہندوازم روبہ زوال ہے۔ میکس مولر نے جو ہندوازم کا بڑا ہمدرد اور باثر دانشور تھا' ۱۸۷۳ء میں اس کی موت کی پیش گوئی کی تھی۔ مونیر' ولیم مونیر (آکسفورڈ میں سنسکرت کا پروفیسر ۱۸۹۹-۱۸۲۰ء) نے اپنی کتاب ہندوازم (۱۸۷۷ء) میں اس کو زوال پذیر بتایا ہے۔ ان لوگوں کے مطابق تین مذاہب' بدھ ازم' اسلام اور عیسائیت کے درمیان آئندہ دنیا میں اقتدار کی لڑائی ہوگی۔ بہرحال اصلاح پسندوں کو چھوڑ کر عام ہندو ان باتوں کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔

اصل صورت حال:۔ ان خیالات کو چیلنج بھی کیا گیا۔ "الفرڈ لیال" جو کہ برطانوی ہند کا ایک مشہور سول سرونٹ تھا اس خیال کی پر زور تردید کرتے ہوئے (۱۸۷۴ء) کہتا ہے کہ زوال اور خاتمہ کے بجائے ہندوستان میں روز بروز جتنے لوگ برہمنی مذہب کے حامل ہو رہے ہیں ان کی تعداد تمام دوسرے مذاہب کی قبولیت سے کہیں زیادہ ہے۔ برہمنزم آہستہ آہستہ لیکن مسلسل لوگوں کو اپنے اندر جذب کر رہا ہے۔ کسی اور مذہب کے مقابلے میں اس کی کہیں زیادہ اشاعت کی وجوہ الفرڈ نے تین بتائیں ہیں۔ اول:۔ یہ مقامی ہے اور اسی مٹی یا ماحول کا پیدا کردہ ہے جو ابھی بھی باقی ہے۔ دوم:۔ یہ ایک سماجی نظام ہے اور اس میں بڑی لچک ہے' ہندوستان کے لوگ برہمنزم کی طرح ایک ایسا مذہب چاہتے ہیں جو انہیں سماجی ضابطہ رسوم ورواج اور اخلاق کے اصول وقوانین دے سکے۔ سوم:۔ یہاں کے عوام کی موجودہ ذہنی سطح معجزانہ چیزوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ مذہب اس کی تائید بھی کرتا ہے اور اسے اس کی غذا بھی فراہم کرتا ہے۔ کوئی دوسرا مذہب اس فضا میں معجزانہ پہلو کے بغیر قبول عام نہیں حاصل کر سکتا۔ الفرڈ کے مطابق ان تین خصوصیات کی وجہ سے برہمن ازم آنے والی متعدد نسلوں تک زندہ رہے گا۔ (میکس مولر نے درج بالا مضمون کی اشاعت کی پر زور تائید کی تھی) ہندوازم کی زندگی اس کے ماننے والوں کی وفاداری میں جھلکتی ہے۔ بدترین دنوں میں بھی ان کا ایمان اس سے متزلزل نہیں ہوا۔ باوجودیکہ اس مذہب میں بہت سے ہندو اس چیز کو نہیں مانتے جسے عوام مانتی ہے لیکن ان کا یہ عدم یقین اٹھارہوں یا انیسویں صدی کے یورپ کے عیسائیوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ہندوؤں کے اجتماعی یقین کی سختی ان کی ذاتی غیر مذہبیت کو بے اثر بنا دیتی ہے۔ دراصل ہندوازم ذاتی رائے کو اہمیت نہیں دیتا ہاں یہ سماجی یقین وفرمانبرداری کو نافذ کرتا ہے۔

زندگی کا سوال:۔ ایک مذہبی نظام جو ایسی سختی دکھاتا ہو اور جسے ایسی فداکاری حاصل ہو اس کو کبھی مردہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ بغیر کسی نظم یا مدد کے یہ مذہب صدیوں سے زندہ رہا ہے۔ ان سب نے ایک نفسیاتی صورت حال بنا دی ہے' جس میں اس کی پکڑ مضبوط ہے۔ یہ کسی حکومتی نظام سے کم طاقت نہیں رکھتا۔

(۲) علاقائی اور سماجی کثیر جہتی:۔ ہندوازم میں یہ اختلافات کئی طرح کے ہیں۔ مگر ان کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہیں (۱) عقائد یا CULT اور رسوم میں فرق' اس کے بعد (۲) وہ فرق ہے جو جغرافیائی بنیاد پر ہے۔ آخر میں (۳) طبقہ جاتی سوچ اور عمل میں فرق اور اختلاف پایا جاتا ہے۔ درج بالا عنوان کے آخری دو اختلافات کو ہی لیا جائے گا۔

علاقائی اختلاف:۔ ہندوازم کا علاقائی اختلاف ایسی حقیقت ہے جس کو ہندوازم کے مطالعہ میں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ شمال سے جنوب بالکل مختلف ہے اور جنوب میں بھی لسانی اختلافات ہیں' تلگو اور مراٹھی لوگوں میں کافی اختلافات ہیں۔ نمایاں علاقائی اقسام درج ذیل ہیں :۔

(۱) پنجاب سے بہار تک شمال کے میدانی علاقے بشمول وسطی ہند (مالوہ) کا علاقہ' (۲) جنوب جہاں چار مہذب دراوڑی زبانیں بولی جاتی ہیں (ملیالم' کنڑ' تمل اور تلگو)

(۳) بنگال اور آسام بشمول اڑیسہ۔

(۴) راجپوتانہ۔

(۵) ہمالیہ کی ترائی (Sub -himalayan Region)

(۶) مہاراشٹر۔ یہ جنوب کے ہندوازم سے ملتا جلتا ہے۔

(۷) گجرات۔ یہ گنگا کے میدان سے ملتا جلتا ہے۔

یہ اختلافات سیاسی تاریخ کی پیداوار ہیں۔

شمالی ہند کے کنارے ہندوازم:۔ بنگال' اڑیسہ' آسام' گجرات' راجستھان اور نیپال اور ترائی' اور آخر میں مہاراشٹر میں ہندوازم کی شکل بحیثیت مجموعی شمال کے مقابلے میں جنوب سے زیادہ قریب ہے اور ان میں آپس میں زیادہ یکسانیت ملتی ہے۔ جیسے دیوی "ماں" کا (CULT) شمال کے میدان میں تقریباً نہیں ہے۔ جب کہ یہ گجرات' راجستھان' نیپال اور بنگال میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح وشنگ میں کرشنا کی موجودگی' بنگال اور ہمالیہ کے شمال مغرب میں یکساں ہے ان علاقوں میں عظیم ہندو روایات ختم نہیں ہوئیں۔ لیکن جہاں شکلیں ایک جیسی ہیں وہاں بھی شمال اور جنوب کے رویوں میں فرق ہے اور یہ سیاسی تاریخ کی وجہ سے ہے۔ (پوری بحث کے لئے دیکھیں۔ صفحات ۱۲۵ تا ۱۳۳)

وسطی ہند کے قبائلی علاقے:۔ یہ ایک الگ دنیا ہے۔ ان کا ہندوازم ابتدائی خیال کا سا ہے جیسے انہوں نے قدیم دور میں یا انیسویں صدی میں اختیار کیا۔ انگریزوں سے قبل ہم ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ الفرڈ لیال نے سب سے پہلے ہندوازم کی اس قسم کا مطالعہ برار کے علاقے میں کیا۔ جس کی تفصیلات اس علاقے کے گزیٹر (۱۸۷۲ء) میں دیکھی جا سکتی ہے۔

جغرافیائی اختلافات کی اہمیت:۔ مختلف جغرافیائی اختلافات کو سمجھنا ہندوازم کے مطالعہ کے لئے ضروری ہے اس کے بغیر اس کا امکان ہے کہ کسی خاص (ہندوازم) کو پورا مذہب سمجھ لیا جائے۔ دراصل مختلف علاقوں کی سیاسی تاریخ نے ہندوازم کو خاص شکل دی ہے۔ اس طرح عوامی ہندوازم (popular) اور اعلیٰ ہندوازم (Higher) میں فرق تاریخ کی پیداوار ہے۔ اس کے باوجود کسی علاقے کی شکل پر اجارہ داری قائم نہیں ہے۔ ہندوؤں کا ایک گروپ کسی علاقے میں رہ کر اپنے رسوم پر عامل ہو سکتا ہے لیکن وہ دوسرے علاقوں کے عقائد و رسوم کے خلاف نفرت نہیں رکھتا۔ جنوب کا کوئی شخص بنارس یا گنگا کو مدورا اور کاویری سے کم قابل

www.taemeernews.com

تقدس نہیں سمجھتا اسی طرح شمال کا کوئی ہندو جنوب کے مقدس دریاؤں یا مقامات کو کم نہیں سمجھتا۔ جس طرح اسلام کے پانچ ارکان دین میں مکہ کا حج شامل ہے اس کے مقابلہ میں وہ ان دور دراز مقامات پر جاتے ہیں، جہاں ہندوازم اپنے پھیلاؤ کے زمانے میں پہنچا تھا۔ یہ مقامات ہمالیہ کی وسعت میں امرناتھ، بدری ناتھ، یا پشوپتی ناتھ ہیں۔ بحیرۂ عرب میں سومناتھ، خلیج بنگال میں پوری، بحر ہند میں رامیشورم یا کنیا کماری، پنجاب میں جوالا مکھی اور آسام میں کامروپ ہے۔ ذاتی اور مقامی دیوتاؤں کے ساتھ بعض دیوتا تمام ہندوؤں کے لئے ہیں۔ (جیسے کلکتہ میں کالی، بنارس میں شیو اور بندرابن میں کرشنا) اس طرح ہندو عقائد اور عملیات متعدد ہیں جب کہ ہندوؤں کا مذہبی رنگ ایک جیسا ہے۔ یہ ایکتا پجاری طبقہ یعنی برہمنوں کا قائم کردہ ہے، جس پر سماجی تبدیلی کا اثر پورے ہندوستان میں سب سے کم پڑا ہے۔ اس کے بعد سنسکرت زبان ہے جس نے ہندوؤں میں نظریاتی وحدت قائم رکھی۔ ایسا عربی زبان نے بھی مسلم دنیا میں کیا ہے۔ اس کے ساتھ مذہبی کتب جنہیں بحیثیت مجموعی شاستر بھی کہتے ہیں۔ اس میں معاون رہی ہیں۔ پھر وہ فضا ہے جس نے ایک ماحول بنایا ہے۔ ان سب نے مل کر اس مذہب کے لئے ایک عمومی وفاداری پیدا کردی ہے جس کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔

طبقاتی فرق پجاری اور روساء:۔ ہندوازم کی روح اور عمل میں آخری فرق سماج میں سماجی گروہ بندی کی وجہ سے ہے۔ ایک ہی زبان اور ایک ہی کلچر والے علاقوں میں بھی طبقاتی فرق موجود ہے۔ سب سے اوپر یہاں پجاری ہے۔ پھر زمین دار اور تجارتی طبقہ۔ پجاری طبقہ میں ہندوازم میں قدیم زمانے سے ہی سب سے کم تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ ان کے اثرات بھی بہت ہیں۔ یہ مذہبی رسوم میں معمولی معمولی باتوں پر بھی سختی سے عامل رہتے ہیں۔ یہ طبقہ ہندو طریقہ زندگی کا محافظ ہے جس کو اسلام کی وجہ سے ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے۔ (ص ۱۳۷)

اس لئے یہ پجاری طبقہ مذہب میں ہی نہیں بلکہ پہننے، کھانے، عبادت اور بیت الخلاء جیسے معاملات میں بھی سختی سے ہندو طریقہ پر عامل ہے۔ چونکہ برہمن پجاری کے بغیر رسوم و رواج اور پوجا ممکن نہیں اس لئے اسے عام ہندوؤں پر بڑی قوت حاصل ہے۔ اسی طرح زمین دار اور بیوپاری اس کی محافظت میں آگے رہتے ہیں۔ اس کے برخلاف عام لوگ بھگتی کے طریقہ پر عامل رہے ہیں۔

(۳) کثیر جہتی ہندو مذہب کے ضمیر میں داخل ہے:۔ اس مذہب کی بے شمار خصوصیات ذہن میں ایک نقشہ بناتی ہیں۔ جو کسی منطق پر پورا نہیں اترتا۔ اس مذہب کی تفصیلات میں جتنا جایا جائے اتنا ہی پریشان کن معلوم ہوتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ کوئی شخص اس مذہب کا کوئی واضح ذہنی خاکہ نہیں بنا سکتا بلکہ کسی ایک جذباتی رد عمل تک بھی نہیں پہنچا جاسکتا۔ کتھا اپنشد جیسی چھوٹی مذہبی کتاب کے بارے میں بھی یہی بات صحیح ہے۔

اس سے قدیم اپنشد (چندوگیا) کا حال اور الجھن آمیز ہے۔ یہاں تک کہ گیتا میں بہت سی باتیں اس کے مرکزی عنوان سے میل نہیں کھاتیں۔ یہاں گہرائی میں ایسی پریشانی ملتی ہے کہ یہ ممکن نہیں رہتا کہ اس مذہب کی اصل کو محسوس کیا جاسکے۔ ایک دوسری ذہنی ناکامی یہ ہے کہ یہاں کسی وحدت کا پتہ نہیں لگتا ہے۔ اس لئے ہندوازم کا کوئی بیان نامکمل ہی رہے گا۔

تاریخ کی کثیر جہتی:۔ کوئی بھی ایسی صفت جو اس کی قدیم کتب میں ملتی ہے۔ ہندوازم سے جدا نہیں۔ یہاں بعض کی شکلیں ضرور بدل گئی ہیں، بلکہ یہ ساری دنیا میں مذاہب کی تاریخ کا ایک میوزیم ہے۔

عقائد کی کثیر جہتی:۔ وہ مذہب جس کا ارتقاء تاریخ کے مختلف دور سے استفادے سے عبارت ہے۔ کوئی عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔ ہندوازم کا بھی کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ اس لئے ہندوؤں پر کسی چیز کی پابندی ضروری نہیں، کیونکہ ان کے پاس ایسی چیز ہی نہیں ہے۔

یہ ہے ہندو رواداری کی اصل حقیقت۔ چونکہ ہندو ایک خدا یا کئی خداؤں پر کسی خاص عقیدے تک نہیں پہنچ سکے اس لئے ان کے لئے کسی عقیدے کو بھی مان لینا فطری ہے۔ اس لئے وہ کسی مذہب کے عقیدے کا انکار نہیں کر سکتا اور انہیں نجات کی واحد راہ کی بات مذہب کا غلط استعمال معلوم ہوتا ہے۔ ہاں ان کے یہاں سماجی برتری ضرور ہے۔ وہ پیدائش کی بنیاد پر برتر ہو سکتے ہیں۔ اسی بنیاد پر ان کا انداز بھی الگ ہو گا۔ دراصل وہ کن چیزوں پر یقین رکھتے ہیں اور کن چیزوں پر نہیں یہ بتانا مشکل ہے۔ ان کے عقائد کی فہرست بہت لمبی ہے۔ وہ ان میں ترجیح دیتے ہیں۔ وہ متضاد چیزوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور انہیں وہ محسوس بھی نہیں کرتے۔ وہ اپنے عقیدے کی مدد سے ان چیزوں میں مصالحت یا اتحاد کر لیتے ہیں۔ بہرحال تمام ہندو ایک توحیدی شخصی خدا کو کسی نہ کسی طور پر مانتے ہیں۔

یہ بتانا ناممکن ہے کہ ہندوؤں میں ایسے خدا کا تصور کب سے آیا؟ لیکن بہرحال یہ ایک خدا کے غیر شخصی اور (Abstract) تصور (جیسا اپنشد کے آتما یا برہما یا بعد کی فلاسفی میں ہے) سے نہیں آیا (بعض علاقوں میں ایک خدا کو پر آتما کہنا صرف لفظی ہے) صدیوں سے ہندو پوجا و عبادت میں (Abstract) خدا کا کوئی مقام نہیں ہے۔ کئی صدی سے اس کی یہ بحث مذہبی نہ ہو کر فلسفیانہ رہ گئی ہے۔

یہ ایک خدا ہندوؤں کا عیسائی یا اسلامی خدا ہے۔ اس کا ایک عام نام بھگوان ہے۔ جو شخصی خدا ہوتے ہوئے انسانی جسم نہیں رکھتا۔ وہ قادر مطلق ہر جگہ موجود، عادل اور رحیم ہے۔ لیکن یہ کبھی انسانی شکل میں متصور نہیں کیا گیا۔

اس بھگوان کو ہندو اس وقت پکارتے ہیں جب وہ مشکلات و مصائب میں گھرے ہوئے ہوں، لیکن خوشحالی میں اسے نہیں پکارا جاتا۔ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے بھگوان تم پر رحم کرے بھگوان تمہارے کاموں کو جانچے گا وغیرہ۔ لیکن ان کے اس بیان پر ان کا کوئی مستقل خدا پورا نہیں اترتا۔ دوسرے خداؤں کو وہ اس لئے پکارتے ہیں کیونکہ وہ انہیں پوجتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے مطابق وہ ان کی مدد کے مستحق ہیں، لیکن بھگوان کو اس وقت یاد کیا جاتا ہے جب تمام امیدیں ختم ہو چکی ہوتی ہیں۔ پھر بھی وہ اس کے رحم کے متمنی ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود اس بھگوان کی کبھی عبادت نہیں کی گئی۔ کبھی باقاعدہ اسے پوجا بھی نہیں کیا گیا۔ سینٹ پال نے اتھینس کے لوگوں سے کہا تھا وہ جس نامعلوم خدا کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں یہ نامعلوم خدا پوری طرح معلوم ہے، لیکن وہ اسے پوجتے نہیں۔ ہندوؤں کے پورے مذہبی لٹریچر میں اس خدا پر کوئی بحث نہیں ملتی ہے جب کہ ایک مفہوم میں یہ غیر بحث شدہ خدا ہندو عقیدے کا واحد حقیقی خدا ہے۔ (ص ۱۳۹)۔

اس واحد خدا سے ہٹ کر ہندو خداؤں کی الگ دنیا ہے۔ ہندو مذہبی کتب میں ان خداؤں کو سمجھنا بے انتہا مشکل بنا دیا گیا ہے۔ ان خداؤں میں تین اہم ہیں۔

www.taemeernews.com

MARKAZ GROUP OF COMPANIES
Promoters of Interest Free Investments

NOW POISED FOR FURTHER GROWTH

TWO NEW VENTURES: HUNDRED PERCENT (100 %)
EXPORT ORIENTED UNITS

PARAGON AQUA MARINES
LIMITED
TUNA FISHING WITH BUY BACK GURANTEES FROM JAPAN

SANA DURGS AND CHEMICALS
LIMITED
A BULK DRUG FORMULATION UNIT IN COLLABORATION
WITH A UK FIRM
TOTALLY MEANT FOR EXPORT TO UK
IF YOU ARE YOU INTERESTED IN SHARING THE PROFITS
IN A HALAL WAY WRITE
TO US FOR FURTHER DETAILS:

Markaz Investment Company

11-5-414-1, Red Hills, Hyderabad-500 004

PHONES: 226025/36678, FAX - (0091-842) - 36678

'وشنو اور شیو (مہیشور) پہلا خالق' دوسرا رب اور تیسرا ختم کرنے والا مانا جاتا
۔ تھیولوجی سے ہٹ کر عبادت اور رسوم میں یہ کام کبھی الگ نہیں کئے گئے۔
تو شاذونادر ہی پوجا جاتا ہے (کیونکہ اس کا کام تو ختم ہوچکا!) وشنو اور شیو ضرور
ے جاتے ہیں لیکن انہیں ایک عظیم خدا کی حیثیت سے تمام صفات سے
مف سمجھا جاتا ہے اس طرح اس شرک میں توحید کی جھلک ملتی ہے۔

اس طرح ماں یا کالی یا درگا کے تصور میں توحیدی خدا کی صفات ہیں۔ (ان
وں کی تفصیل بعد میں آئے گی)۔

ان کے نیچے بے شمار خدا ہیں۔ وید کے ۳۳ خدا بڑھ کر پران میں ۳۳ کروڑ
گئے۔ خداؤں میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

دولت کی دیوی لکشمی' دنیوی کامیابی بالخصوص تجارتی کامیابی کا خدا گنیش اور
کی دیوی سرسوتی ہے۔ جنوب میں جنگ کا خدا کار تیکیہ اور شمال میں گنگا کے
ان میں ہنومان اہم ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی خاص خدا ہیں۔

ندگی بعد موت کے تصورات:۔ زندگی بعد موت مذاہب کا خاص
ضوع ہے۔ تمام مذاہب مرنے کے بعد انسانی منزل مقصود کے بارے میں ایک
ل بات پیش کرتے ہیں' لیکن ہندوازم اس پر کوئی ایک بات نہیں کہتا۔ تعجب ہے
۔ ہندو اس کی کمی کو محسوس نہیں کرتے۔ وہ زندگی بعد موت کے بارے میں متضاد
لات پیش کرتے ہیں۔ اور اس پر وہ مسرور رہتے ہیں۔ وہ دوران بحث ایسا کوئی
ی خیال پیش کردیں گے جو ان کے موافق ہوسکے۔

مردوں کی رسوم پر تمام ہندو عامل ہوتے ہیں۔ یہ ان پر فرض ہے۔ اس کی بنیاد
ک مذہب ہے۔ اس کے مطابق موت کے بعد روح ایک الگ دنیا جس کو (پتری
ب) بزرگوں کی دنیا) یا (Preta-Lok)) "پرتیالوک" (ارواح کی دنیا) کہتے ہیں
ی قیام کرتی ہے۔ ہندو رسوم کا مقصد اپنے مردوں کی روح کا اس دنیا میں داخلہ کو
ی بنانا اور اس کے بعد وہاں رزق کی فراہمی ہے۔ ان کی ارواح وہاں بھی اسی طرح
رورت مند ہیں جیسا کہ دنیا میں انسان ہوتا ہے۔ اگر ان کے کھاتے پیتے متعلقین
ی وقفہ سے "ترپانا" (اس میں آٹا چنا اور پانی شامل ہے) نہ کرتے رہیں تو وہ وہاں
نا پانی نہیں پاسکیں گے۔ اس لئے یہ رسم مقررہ اوقات میں ادا کی جاتی ہے۔ پہلی
م موت کے بعد دس دن تک یا ایک ماہ تک (اس کا انحصار مردہ کے خاندان کی
ت پر ہے) ادا کی جاتی ہے اور دوسری ایک سال کے خاتمے پر ہوتی ہے جس کو
سردھا" بھی کہتے ہیں۔

سال بھر بعد مقررہ وقفہ سے تمام مردہ بزرگوں کی ارواح کو غذا فراہم کرنے کا
عمل جاری رہتا ہے۔ خاندان کی ہر تقریب میں جیسے شادی وغیرہ کے موقع پر یہ
ں دہرایا جاتا ہے۔ درحقیقت اپنے مردہ بزرگوں کی مادی ضروریات کو کبھی بھی نظر
از نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکے کی پیدائش ہندوؤں کے ہاں اتنی اہم ہے
دوں کے رسوم استثنائی حالات کے علاوہ اس خاندان کا لڑکا ہی ادا کرسکتا ہے۔ ان
سوم کے نہ ہونے کا تصور تمام ہندوؤں کو دہشت زدہ کردیتا ہے۔

پنر جنم یا نجات کے سوال سے ہٹ کر مردوں کی یہ رسوم آج بھی جاری
ں۔ کوئی ہندو اس پر غور نہیں کرتا کہ اس کے مرحوم بزرگ پنر جنم کے بعد کہیں
سانی زندگی گذارتے ہوئے کھانے اور پینے کے ضرورت مند کیسے ہوں
ے؟ انیسویں صدی کے ہندوستان میں "پتری لوک" بچپن کی شادیوں اور دوسرے

رواجوں کے لئے دلیل کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ زندگی بعد موت کا یہ ابتدائی تصور رسومیاتی (Ritualistic) رہا ہے۔ یہ باقاعدہ زندہ عقائد میں تبدیل نہیں ہوسکے۔ یہ عقائد درج ذیل ہیں۔

(۱) اگر مردہ بہت نیک اور پرہیزگار ہے تو وہ "موکھ" پالیتا ہے۔ یعنی زمینی وجود سے آزاد ہوکر روح حقیقی میں جذب ہوجاتا ہے۔ (۲) وہ دنیا میں دوبارہ پیدا ہوتا ہے۔ (۳) وہ جنت یا دوزخ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ (۴) وہ بھوت (Ghost) بن جاتا ہے۔ ان سب میں "موکھ" یا نجات کی بات ان کے لئے غیر حقیقی اور تھیوری کی حد تک ہے' جب کہ اس کے برخلاف ہندوؤں کے ہاں دنیا میں دوبارہ پیدائش کے تصور کو قبولیت عام حاصل ہے۔

ہندوؤں نے موت کا خوف اس یقین کے ساتھ ختم کیا کہ انہیں اس دلکش دنیا میں دوبارہ واپس آنا ہے اور پھر انہیں پیاروں کے درمیان زندگی گذارنی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان کی مذہبی کتب انہیں اس کی گارنٹی نہیں دیتیں۔ بلکہ یہ کتب بتاتی ہیں کہ اگلی پیدائش کی اصل شکل کا تعین سابقہ اعمال کرتے ہیں۔ منو سمرتا (جو کہ ہندوؤں کی قانون پر مقدس ترین کتاب ہے) میں ایک لمبی فہرست دی گئی ہے عمل کرنے والا شخص اگلے جنم میں کس شکل میں پیدا ہوگا۔ جیسے اناج کی چوری کرنے پر انسان چوہا پیدا ہوسکتا ہے' کپڑوں کی چوری کرنے پر اس کی اقسام کے لحاظ سے الگ الگ سزائیں پیدائش کے طور پر لکھی ہوئی ہیں۔ لیکن کوئی ہندو اپنے بارے میں انسان کے علاوہ کسی اور شکل میں پیدا ہونے کے بارے میں نہیں سوچتا۔

درج بالا نظریہ میں ایک دوسری پیچیدگی ہندوؤں میں سورگ اور نرک کے تصور سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ نظریہ بھی بہت مستحکم ہے۔ پنر جنم اور سورگ اور نرک کے تصورات میں کسی تال میل کی کوشش نہیں کی جاتی۔ ہندوؤں کے یہاں نرک کا تصور عیسائی نرک سے زیادہ تفصیلی درجہ بندی اور واضح طور پر ملتا ہے جبکہ ہندوؤں کا سورگ عیسائیوں کے مقابلے میں اسلامی جنت سے زیادہ قریب ہے۔

اس کے علاوہ بھوت پریت پر بھی غیر متزلزل یقین پایا جاتا ہے۔ ہندو اس پر یقین رکھتے ہیں کہ بعض طرح کے افراد مرنے کے بعد بھوت بن جاتے ہیں۔ ان بھوتوں میں بھی ذات پات کا نظام موجود رہتا ہے۔ جیسے برہمن کا بھوت "برہما دتیہ" کہلاتا ہے۔ جس کی قیام گاہ پیپل یا برگد کا پیڑ ہوتا ہے۔

عمل میں کثیر جہتی:۔ عقائد سے بھی زیادہ اعمال میں کثیر جہتی ہندوؤں میں پائی جاتی ہے۔ اس سے مراد ہندوؤں کے یہاں مختلف فرقوں اور ذیلی فرقوں کا پایا جانا نہیں ہے۔ یہ تو ہیں ہی بے شمار۔ یہ صحیح ہے کہ ہر فرقہ کی اپنی خصوصیت ہے لیکن یہ خصوصیت مخصوص (Exclusive) نہیں ہے۔ بہرحال یہ سب ہندوازم کے عمومی اعمال میں معمولی اضافہ کرتے ہیں۔

یہاں دراصل اس سے ہندوازم کے وہ عمومی اعمال مراد ہیں جن پر تمام فرقے عامل ہوتے ہیں۔ یہ بھی اتنے زیادہ ہمہ جہتی پہلو رکھتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ الگ الگ مذاہب ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کوئی ہندو اس حقیقت سے پریشان نہیں ہوتا بلکہ انہیں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

ہندوؤں کی مذہبی زندگی کی متعدد شکلیں ہیں جن میں شمولیت اور عمل سماج میں اس کی پوزیشن کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔ پہلے طور پر یہ فرق ان کے درمیان پایا جاتا ہے جو دنیوی زندگی گذار رہے ہیں یا اس کو چھوڑ چکے ہیں۔ دنیوی زندگی

www.taemeernews.com

گذارنے والے ہندوؤں میں بھی ذات، جنس اور عمر کے لحاظ سے ان کے اعمال میں فرق پایا جاتا ہے۔ عورت، بچہ اور ایسے اشخاص جو اونچی ذات سے تعلق رکھتے ہیں، ان پر کسی رسم یا پوجا کا ادا کرنا فرض نہیں ہے۔ الا یہ کہ وہ موت، شادی اور دوسرے دنیوی واقعات سے متعلق ہو۔

اونچی ذات والوں پر لازمی مذہبی فرائض محدود ہیں حالانکہ وہ شخص اور سماجی وجوہ سے اس میں اضافہ کرلیتے ہیں۔ اس میں یہ سہولت ہے کہ یہ لازمی مذہبی فرائض متعلقہ شخص خود ادا کرنے کے بجائے دوسروں سے بھی کرا سکتا ہے۔ لوگ اس کے لئے باتنخواہ پجاری بھی رکھتے ہیں۔ آخری بات یہ کہ مذہبی اعمال کی بڑی تعداد اپنے اندر کوئی (Devotional) پہلو نہیں رکھتی بلکہ صرف ظاہری رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہیں۔ اونچی ذات اور بالخصوص برہمنوں کے لئے لازمی مذہبی رسوم وہ ہیں جو قدیم یا مذہب کے ویدک دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ حالانکہ اس دور کے مذہب کی بیشتر چیزیں از کار رفتہ ہو چکی ہیں۔ ذاتی طور پر کسی برہمن کے لئے روزانہ تین رسوم کی ادائیگی ضروری ہے۔ اس میں سے پہلے طریقہ کے مطابق "گائتری منتر" کی تلاوت ہے۔ گائتری منتر رگ وید کی تین سطروں پر مشتمل ہے۔

"اوم بھُر---بھوارہ---سوَرَ
تت سو-ترِ------وارینم
دھیو---یوناہ---پراچودیات اوم"

باوجود اس کے کہ اس کے عام معنی واضح ہیں۔ کئی طرح سے اس منتر کا ترجمہ ہوا ہے۔ "میکس مولر" نے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا ہے۔ "ہمیں ساوتری (سورج) کی شان و شوکت اختیار کرنی چاہئے تاکہ وہ ہمارے ذہنوں کو اٹھا سکے"۔ بعد کے دور کی تمام مذہبی کتب یہ بتاتی ہیں کہ یہ ویدوں کی سب سے زیادہ مقدس سطریں ہیں۔ اس کا پتہ لگانا ناممکن ہے کہ رگ وید کی ایک ہزار سے زیادہ دعاؤں اور ساڑھے دس ہزار آیات میں سے انہیں کو کیوں منتخب کیا گیا۔ بظاہر گائتری منتر کا تعلق سورج کی عبادت سے معلوم ہوتا ہے اور سورج ہندوؤں کا ایک چھوٹا دیوتا سمجھا جاتا رہا ہے۔ پھر اس میں صرف ذہن کو جگانے کی بات کہی گئی ہے۔ گائتری کو کبھی بھی عیسائیوں کے Lords Prayer یا مسلمانوں کے سورہ الفاتحہ کے مقابلے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ حالانکہ ہزاروں سال سے ان منتروں کو دہرایا جارہا ہے گویا اس پر ہندوازم ٹکا ہوا ہے اور جس کو کوئی شودر نہیں پڑھ سکتا!

جب کوئی برہمن اس کو دن میں تین بار پڑھتا ہے تو اس میں کسی طرح کوئی مذہبی احساس نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بہت سنجیدگی اور شردھا کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

گائتری کے ساتھ دوسرے گھریلو رسوم ادا کئے جاتے ہیں جن میں کیڑوں مکوڑوں کو انجانے میں مار دینے کا کفارہ بھی شامل ہے۔ حال تک ایک دنیادار ہندو ان رسوم کی ادائیگی میں دو تین گھنٹے لے لیتا تھا اور اسے اس میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی کیونکہ ان پر اس کی دنیوی خوش حالی کا انحصار تھا۔

اس کے بعد ان رسوم اور پوجا کی فہرست آتی ہے جو تمام ہندوؤں (بلا تفریق ذات) کے لئے ہیں۔ یہ فرائض تو نہیں ہیں لیکن جب انہیں اپنی مرضی سے ادا کیا جاتا ہے تو ان کی ادائیگی میں ضروری احتیاط اور پابندی لازمی فرائض کی طرح ہیں۔ ہر ہندو خاندان کا ایک گرو (پیر) ہوتا ہے۔ جس کی بڑی توقیر اور عزت کی جاتی ہے۔ گرو انہیں حسب ضرورت منتر اور ہدایت دیتے ہیں۔

انفرادی پوجا کی ایک شکل وہ بھی ہے جو کسی منت یا نذر کو پورا کرنے کے [...] سالانہ انجام دی جاتی ہے۔ اس کی مختلف شکلیں ہیں۔ جنہیں عام طور پر خواتین انجام دیتی ہیں۔

اس کے علاوہ اجتماعی اور پبلک عبادات اور پوجاپاٹ کا سلسلہ ہے۔ مندروں میں بتوں سے اس کا خاص تعلق ہے۔ لیکن یہ منضبط اور مرکزی طور پر انجام نہیں دی جاتی۔ ہندوازم میں مرکزی تنظیم جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔

بت دو طرح کے ہوتے ہیں۔ مستقل اور وقتی۔ مستقل رکھے جانے والے بت مندروں میں رکھے جاتے ہیں۔ یہ پتھر، پیتل یا کبھی سونا چاندی کے بنے ہوتے ہیں۔ وقتی بت خاص مواقع کے لئے ہوتے ہیں جنہیں بالآخر پانی میں ڈبو دیا جاتا ہے۔

خواتین کے لئے خاص بت ہوتے ہیں۔ ان کی پوجا ہفتہ کے مخصوص دنوں میں گھروں میں ہوتی ہے۔ لکشمی کی پوجا جمعرات کو ہوتی ہے۔ اس کے مخالف دیو[تا] (سنی) کی پوجا کا اہتمام سنیچر کو کیا جاتا ہے تاکہ وہ بھی خوش رہے اور کوئی گزبڑ نہ ہو جائے۔

یاترا:۔ مسلمانوں کی طرح یہ ہندوؤں کے لازمی فرائض میں نہیں آتی۔ لیکن عملاً دوسروں سے زیادہ اس کی پابندی کی جاتی ہے۔ اصل میں ہندو یاترا پانی سے جڑی ہوتی ہے۔ بالخصوص دریا۔ تیرتھ کا مطلب ہے۔ غسل کی جگہ۔ گنگا اس میں خاص ہے۔ اس کو یہ مقام کیسے ملا یہ نہیں معلوم۔ تیرتھ کے مقامات متعدد ہیں۔

ہندو تیوہار اور میلے:۔ یہ مقررہ تاریخوں میں سال بھر چلتے ہیں ان کی وجوہ مختلف ہیں۔ ہولی موسم بہار کا تیوہار ہے جس میں شہوت اور ننگاپن داخل ہو گیا ہے۔ دسہرہ بھی موسم کے لحاظ سے ہے۔ بعض تیوہار کا انحصار ستاروں پر ہے۔ میلے اس کے علاوہ ہیں۔

(۴) پجاری اور فرقے:۔ برہمن ہی پجاری طبقہ ہے۔ لیکن عملاً ذات اور پیشہ ایک نہیں ہے۔ کم ہی برہمن پجاری ہیں بلکہ دولت مند اور بااثر برہمن اپنے گھروں میں بھی مذہبی رسوم خود نہیں ادا کرتے۔ دوسری طرف برہمن کے علاوہ کوئی اور پجاری نہیں ہو سکتا۔ گویا برہمنوں کو آزادی ہے کہ وہ پجاری نہ بنیں لیکن غیر برہمن کو پجاری بننے کی آزادی نہیں ہے۔ برہمن پجاری کو پہلے تمام ذاتوں بالخصوص شودر میں مذہبی رسوم کو ادا کرنے کی پوری آزادی نہیں تھی۔ اب بہرحال ایسا نہیں ہے۔

پجاری کا پیشہ:۔ اس پیشہ میں (Status) کا فرق ہے۔ سب سے اوپر روحانی پیشوا ہندو فلسفہ کے اساتذہ اور مقدس قوانین کے شارحین آتے ہیں جو کبھی کبھی خاص خاص مریدوں کے یہاں مذہبی رسوم بھی ادا کرتے ہیں یا اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ سب سے آخری نمبر تنخواہ دار پجاریوں کا آتا ہے۔

برہمنوں کا دوسرا پیشہ ماتھیولوجی کی تفسیر بتانا اور مقدس کتب کی تلاوت اور تشریح کرنا ہے۔ یہ امراء کے یہاں خاص خاص مواقع پر بلائے جاتے ہیں۔

بعض دفعہ دولت مند لوگ پنڈتوں کو فلسفہ اور منطق پر ان کے آپسی مباحثہ کے لئے بلاتے ہیں لیکن سامعین کے لئے اس کی نوعیت رسمی ہی ہوتی ہے۔ ان بحثوں کو پنڈتوں کے علاوہ کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ لوگ حسب خواہش مجلس میں آتے جاتے ہیں۔ پنڈت جب کسی نکتہ پر آپس میں لڑ پڑتے ہیں تب وہ لوگوں کے لئے

www.taemeernews.com

چسپی کی چیز ہوتی ہے۔ یہ مبانتے دراصل دولت اور شوکت کا اظہار ہیں۔

یہ غلط خیال عام ہے کہ حالیہ صدیوں میں ہندوؤں کو اپنے فلسفہ اور فلاسفر پر زر رہا ہے۔ جدید ہندوؤں میں اپنی فلاسفی کی عظمت کا احساس یورپین اور بالخصوص من فلاسفر نے بٹھایا ہے۔ میکس ملر کا ہاتھ اس میں سب سے زیادہ تھا۔

پیشہ ور پجاری کو سنسکرت کا بس ناگزیر ہی علم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے استر اور لٹریچر سے متعارف ہونا چاہئے۔ اس کے لئے مختلف دیوی دیوتاؤں کی پوجا ر روزانہ کی رسوم کی ادائیگی کا تفصیلی علم لازمی ہے۔ علم ہیئت کا کچھ علم بھی ضروری ہے۔ یہ سب باتیں وہ اپنے خاندان میں سیکھ لیتا ہے۔

رسوم کی پیچیدہ لمبی اور تفصیلی ادائیگی کے وقت حسب ضرورت کتاب کو کھولنا یا کھلی رکھنا ممنوع نہیں ہے۔ اصل چیز اس کا صحیح تلفظ اور مناسب اشاروں (Gesture) کی درست ادائیگی ہے۔ اس میں معمولی غلطی پورے عمل کو تعطل میں ال دیتی ہے اور اس کو شروع سے دہرانا ضروری ہو جاتا ہے۔

پجاری پر بہرحال کوئی اخلاقی یا روحانی ذمہ داری ان لوگوں کے سلسلے میں نہیں ہے جن کے لئے رسوم کی ادائیگی ہوتی ہے۔ روحانی علاج کا بھی تصور ہندوازم میں نہیں ہے۔ خدمت خلق کی ادائیگی میں بھی اس کا کردار نہیں ہوتا۔ بلکہ خود ان کا انحصار خدمت خلق پر ہے۔ چودھری نے برہمن پجاریوں کے خراب اخلاقی کردار کے بارے میں باتیں لکھی ہیں۔ ان کے مطابق جدید تعلیم ان کی اصلاح کا باعث بنی ہے اور وہ اپنی ذہانت اور کارکردگی کے باعث موجودہ مقام پا سکے ہیں۔

ہندوازم میں فرقے اور ان کا کردار:۔ تمام فرقوں کا نام لینا اور ان کی خصوصیات بتانا ممکن نہیں، انگریزی میں ہورس، ہیمن ولسن (Horace Hayman Wilson) نے بہت تفصیلی اور با اعتماد معلومات ہندو فرقوں کے بارے میں ایشیاٹک ریسرچ (Asiatic Research) کے ۱۸۲۸ء تا ۱۸۳۲ء کے شماروں میں جمع کردی ہیں لیکن ولسن بھی ان تفصیلات کو سطحی مانتا ہے۔

ولسن نے ان فرقوں کو روایتی تین بڑے فرقوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) وشنو کو ماننے والے (۲) شیو کو ماننے والے (۳) دیوی ماتا (شکتی) کو ماننے والے۔

اس کے علاوہ بھی یہ فرقے بے شمار ہیں۔ ان فرقوں کے صحیح فرق کو ان کی تاریخ میں جا کر ہی ٹھیک طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ دراصل ان کی پیدائش تین متوازی راستوں پر چلنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

پہلے راستہ میں مذہب کا عام ارتقا آتا ہے۔ جس میں تمام ہندو عقائد تین پوجے (Cult) میں گھٹ کر رہ گئے۔ وہ ہیں وشنو، شیو اور شکتی۔ دوئم براہمنیت کے تمام ذیلی فرقے اسی سے منسلک ہیں۔

تیسرے میں وہ خاص فرقے آتے ہیں جو مذہب میں اصلاح و بدعات کی وجہ سے وجود پذیر ہوئے انہیں ہندوازم کے غیر مطمئن عناصر (NON CONFIRMIST) کہا جاتا ہے۔

آخری بات یہ کہ فرقوں کا رشتہ ہندو سماج کے کسی انسانی گروہ کی حالت (POSITION) سے بھی ہے۔ جیسے دنیادار اور دنیا کو تج دینے والوں کا گروہ۔ یہ لوگ شیو اور وشنو کو ماننے والے ہیں۔

ان فرقوں میں آپسی اختلافات بھی بہت ہیں۔ ایک دوسرے کا مذاق بھی اڑایا جاتا ہے۔ ان سب کو ایک جیسا ماننے والے بھی موجود ہیں۔

تارک الدنیا اور نیچی ذاتوں میں کسی فرقے سے تعلق میں زیادہ سختی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ سادھو بھی اپنے نشانات لباس (یا بے لباس) چھڑی اور برتن سے پہچانے جاتے ہیں۔

وشنو فرقہ:۔ یہاں صرف خاص فرقوں کا ذکر ہوگا۔ ولسن نے ان کی درج ذیل فہرست دی ہے۔

(۱) سری سمپردایا یا رامانج کو ماننے والے (۲) رامانندی (۳) کبیر پنتھی (۴) ملک داسی (۵) خاکی (۶) دادو پنتھی (۷) رایاداسی (۸) سینائس پنتھی (۹) ولبھ چاریہ سمپردایہ (۱۰) میرابائی کو ماننے والے (۱۱) مادھو چاری (۱۲) نماوت (۱۳) بنگال کے وشنو یا چیتنیہ کو ماننے والے (رادھا ولبھ) (۱۵) سکھی بھاؤ (۱۶) چرن داسی (۱۷) ہرش چندی (۱۸) سادھنا پنتھی (۱۹) مادھوی (۲۰) سنیاسی ویراگی ناگا۔

وشنو کو ماننے کے باوجود یہ سب ایک طرح کے نہیں ہیں۔ رامانج، مادھو اور چیتنیہ کو ماننے والے قدیم برہمن ازم کے شیدائی ہیں جب کہ کبیر، دادو اس کے مخالفین میں آتے ہیں۔ اسی طرح رامانج، مادھو، چیتنیہ کا فرق مذہبی سے زیادہ فلسفیانہ ہے۔ وغیرہ۔

وشنو کی پوجا اس کی شکل میں (جیسا کہ سمجھا جاتا ہے) شاذونادر ہی ہوتی ہے۔ عام طور سے اسے کرشنا یا رادھا کرشنا کی حیثیت سے مانا جاتا ہے۔ رام کی شکل میں (وشنو کا ساتواں اوتار مانا جاتا ہے) بھی اسے پوجا جاتا ہے۔

(الف) رامانج کو ماننے والے:۔ جنوبی ہند سے تعلق رکھنے والا رامانج ۱۲ویں صدی عیسوی میں فلسفہ اور مذہب کا استاد تھا (ان کے معتقدین زیادہ تر جنوب میں پائے جاتے ہیں) رامانجی وشنو کو اس کو اپنی شکل کے ساتھ لکشمی اور رام کرشن کے ساتھ پوجتے ہیں۔ رامانج کی تعلیمات ویدانت، گیتا اور دوسری مذہبی کتب کی تفاسیر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ یہ فلسفیانہ انداز کی تفسیریں ہیں۔

ان کے یہاں کھانے پینے کے ضوابط بہت سخت ہیں۔ یہ خود ہی اپنا کھانا بناتے ہیں اور تنہائی میں کھاتے ہیں اور کھاتے وقت سوتی کپڑے سے پرہیز لازم ہے۔

پیشانی پر تین لکیروں کا قشقہ کھینچتے ہیں۔ بیرونی لکیریں سفید مٹی کی اور بیچ کی لکیر لال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر رسوم ہیں (ص ۱۷۸) جو انہیں بیکنٹھ یا سورگ میں وشنو کی جائے قیام تک پہنچا دیتی ہیں۔

(ب) رامانند کو ماننے والے:۔ رامانند کا تعلق ۱۵صدی عیسوی میں شمال سے تھا۔ ان کی تعلیم بنارس میں ہوئی۔ یہ رام کو وشنو کا اوتار مانتے ہیں۔ گنگا کے میدانی علاقے میں یہ فرقہ خاص طور سے پایا جاتا ہے، شمالی ہند میں مردے کو شمشان گھاٹ کی طرف لے جاتے ہوئے "رام نام ستیہ ہے" کا ورد کرتے ہیں لیکن رام کے اس تعلق کے باوجود ان کا نام (CULT) سے بندھا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی ان کا کوئی الگ سے مندر پایا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کی تصاویر عام ہیں۔ (ص ۱۷۸) ضوابط کے پہلو سے رامانند، رامانج سے بالکل مختلف ہیں۔ زندگی کے ضوابط بلکہ ذاتوں کا فرق بھی نہیں ہے۔

(ج) کبیر کو ماننے والے:۔ رامانند کے ۱۲ مریدوں میں سے کبیر ایک تھے۔ عام طور سے انہیں مسلمان مانا جاتا ہے۔ ان کی موت ۱۵۱۸ء میں ہوئی۔ باوجود اس

www.taemeernews.com

جدید ٹیکنالوجی میں مکان بنانا ایک فن ہے۔ ماہر انجینئرس اور آرکیٹیکٹ کی پوری ٹیم کے ساتھ ہماری کمپنی آپ کے مشکل کام کو آسان ترین بنا دے گی۔

آفتاب کنسٹرکشن

بھروسے اور اعتماد کا دوسرا نام ہے

بمبئی اور اس کے مضافات کی کئی عمارتیں ہماری کمپنی کی زیر نگرانی تیار کی گئی ہیں
جو ہمارے دعوے کی منہ بولتی تصویر ہیں

رابطہ قائم کرنے کا پتہ

آفتاب کنسٹرکشن

کنٹریکٹرس اینڈ بلڈرس

بلڈنگ نمبر ۱۴۲-بی، بلاک نمبر ۳، ویشالی نگر، رام اور شیام سینما کے پیچھے، ایس وی روڈ
جوگیشوری (ویسٹ)، بمبئی - ۴۰۰۱۰۲
فون: ۵۷۵۸۷۷ = ۵۷۲۰۰۶

www.taemeernews.com

کہ ان کا فرقہ وشنوی سمجھا جاتا ہے۔ یہ تعلق برائے نام ہے۔ وہ خود بت پرستی ذات پات کے خلاف تھے۔ انہوں نے ہندو مسلمان دونوں کے اعمال کا مذاق [اڑا]یا ہے۔ ان کی تعلیمات کی اصل قوت خدا پر مخلصانہ یقین اور آسان اخلاقی [تعلیم]ات ہیں۔ شمالی ہند میں ان کے ماننے والے بہت ہیں۔

اس کے بعد نیرد چودھری نے ولبھ چاریہ (سولہویں صدی کا تلگو برہمن جن کا انیسویں صدی کے مغربی ہند پر کافی اثر تھا اور چیتنیہ کے (اثرات بنگال) کا تفصیل[ی] تذکرہ کیا ہے۔ دونوں خاص مزاج کے حامل رہے ہیں۔

(۴) **ہندو زندگی پر مذہبی کنٹرول:۔** ہندوازم کے مطالعہ کے لئے اس کا [جان]نا ضروری ہے۔ (TABOOS) ممنوعات سے پرہیز:۔ اس کی عدم پابندی کی سزا [سما]جی بائیکاٹ ہے۔ ذات سے بھی نکالا جا سکتا ہے۔ نیرد چودھری نے اس کے فروغ [کی] وجوہ میں مسلمانوں کا اقتدار اور برٹش حکومت کو لیا ہے۔ ان کے مطابق دور قدیم [میں] اپنی شناخت کی حفاظت کے لئے آریوں نے غیر آریوں (مقامی باشندے) سے [پر]ہیز کیا ہے۔ برٹش دور میں قوم پرستی کی تحریک نے ہندوؤں میں مذہبی قدامت [پر]ستی کو تقویت دی۔ (ص ۱۸۶ تا ۱۹۰)

روزانہ کی زندگی پر کنٹرول:۔ تمام ممنوعات کا بیان ممکن نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی بنیاد دھرم شاستر ہے جن میں منو سمرتا اور پراسا سمرتا شامل ہیں۔ ان کتب کو سمرتی (روایات) بھی کہا جاتا ہے۔ برٹش دور میں برہمن ہی اس علم کے خاص جاننے والے تھے۔ انیسویں صدی میں ان پر عمل آوری میں بڑی سختی تھی۔ بنگال میں اس کنٹرول کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

طعام اور مشروبات:۔ ایسی تاریخی شہادتیں ملتی ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ہندو گوشت خور تھے۔ کم از کم لڑنے والی قوموں میں یہ عام تھا۔ مہابھارت میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ اشوک کی لاٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ بدھ مذہب قبول کرنے سے قبل ہزاروں جانور ان کے یہاں ذبح کئے جاتے تھے۔ ان کی تعداد بعد میں گھٹ کر ایک مور اور ایک ہرن کردی گئی تھی۔ چکرا سے منسوب کتب میں (دواؤں کی) گوشت خوری کے فوائد ملتے ہیں۔

لیکن یہ بتانا مشکل ہے کہ اونچی ذاتوں میں کب گوشت خوری ممنوع قرار پائی۔ اٹھارہویں صدی بیسوی تک بنگال کو چھوڑ کر ہر جگہ کی اونچی ذات کے لوگوں کے لئے یہ ممنوع ہو چکی تھی۔ ہاں نیچی ذات والے اس سے مستثنیٰ تھے۔ پنجاب میں مرد کھاتے اور عورتیں پرہیز کرتی ہیں۔ پیاز اور ادرک بھی ان کے لئے ممنوع ہے۔ گائے کا گوشت تو قطعاً حرام ہے۔ لیکن یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ قدیم ہندو گائے کا گوشت کھاتے تھے۔ رشیوں کے لئے یہ سب سے اچھا کھانا تھا۔

بنگال میں نر بھیڑوں پر کوئی پابندی نہیں۔ ہرن اور بٹیر حلال ہے جب کہ مرغ پر پابندی ہے۔ یہاں مچھلی عام غذا ہے جب کہ دوسری جگہ کے ہندو اس پر معترض ہوتے ہیں کیونکہ مچھلی کو وشنو کا اوتار سمجھا جاتا ہے۔

شراب ہندو مقدس قوانین کے مطابق گناہ کبیرہ کی طرح ہے جب کہ قتل (اگر یہ برہمن کا نہ ہو) ایسا جرم نہیں۔ لیکن یہ امراء کے استعمال میں برابر رہی ہے۔

غیر ذات والوں سے پکا ہوا کھانا پینا لینا بھی منع ہے۔ (اس کا اطلاق صرف پکے ہوئے کھانے پر ہوتا ہے) اسی طرح بغیر ابالا دودھ کسی سے لیا جا سکتا ہے۔ جب کہ ابالے ہوئے دودھ پر پابندی ہے۔

لباس:۔ اس میں سختی کھانے پینے سے کم ہے لیکن مذہبی اور ذاتی زندگی میں اس کی پابندی لازم ہے۔ لباس سلا ہوا نہ ہو۔ مذہبی تقاریب میں سوتی لباس ممنوع تھا۔ اس کے لئے ریشمی لباس ہونا شرط تھا۔ نیرد نے متعدد مثالوں سے ہندو نقطہ نظر کو بیان کیا ہے۔

جرم اور کفارہ:۔ مغرب کی طرح یہاں گناہ کا دائرہ صرف مذہبی اور اخلاقی معاملات تک سمٹا ہوا نہیں ہے۔ (ہندو اس مغربی نقطہ نظر کو محدود سمجھتے ہیں) بلکہ اس کا دائرہ کافی وسیع ہے۔

مقدس ہندو قوانین ان جرائم کی درج ذیل تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) آتی۔ پتکا (ناقابل تقسیم گناہ (۲) مہا۔ پتکا (گناہ کبیرہ) (۳) انو۔ پتکا (گناہ صغیرہ) (۴) اپا۔ پتکا (Venial گناہ) جیسے جانے انجانے کسی گائے کا "قتل"۔

بعض گناہ اور ان کی سزائیں اس طرح ہیں۔

اگر کوئی شخص دن میں بیوی کے پاس جاتا ہے یا ننگے ہو کر نہاتا ہے یا دوسرے کی بیوی کو بے لباس دیکھتا ہے تو اس کو سزا کے طور پر دن بھر کا روزہ رکھنا ہوگا۔

اگر کوئی شخص تیل مالش کے بعد بغیر غسل کے کھا لیتا ہے تو پہلے اس کو غسل کرنا ہوگا اس کے بعد ۱۰۰۸ بار گاتری منتر کا ورد کرنا ہوگا۔

اگر کوئی عورت یا مرد نیلا لباس میں ہو اور کچھ کھالے تو اسے تین رات روزے رکھنے ہوں گے۔ جان بوجھ کر کرنے پر یہ سزا دوگنی ہوگی۔

عام طور سے ان گناہوں کا کفارہ ۱۲ دن (پرجاتیہ) چلتا ہے۔ اس دوران غذا کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔

ایک طرح کے جرائم میں بھی ذاتوں کے فرق کے ساتھ کفارہ اور سزاؤں کی تقسیم کی گئی ہے۔ ہندو دھرم میں اس کی نمایاں مثال گائے کے "قتل" کے لئے سزاؤں اور ذمہ داریوں میں (مختلف ذاتوں کے لحاظ سے) دیکھی جا سکتی ہے۔

کفارہ کے طور پر برہمن کو تحفے اور رقمیں دی جاتی ہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہندو دھرم میں شاید ہی کوئی گناہ ہو جو رقم کی ادائیگی سے دھل نہ جاتا ہو۔

ستاروں اور سیاروں کے اثرات:۔ ہندوؤں کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے بلکہ آج بھی ان کی عظیم اکثریت اس پر عقیدہ رکھتی ہے کہ ان کی زندگی کے تمام معاملات ستاروں یا سیاروں کے ذریعہ کنٹرول یا متعین ہوتے ہیں۔ یہ سب ستارے وہ نہیں ہوتے جو نظر آتے ہیں بلکہ ان کی تعداد ۲۷ یا ۲۸ ہے جو چاند کے منازل میں ہوتے ہیں۔ آج بھی کوئی کام اس کو جانے بغیر نہیں کیا جاتا ہے کہ وہ شبھ گھڑی ہے یا اشبھ (نحس) گھڑی ہے۔

عام طور سے برہمن پجاری سے اس سلسلہ میں مشورہ کیا جاتا ہے۔ لیکن عام قسم کے امور (Aalmanac) کے لئے وقت کا تعین گھر کے بزرگ زائچہ دیکھ کر کر لیتے ہیں۔

(Almanac) میں روزانہ کی درج ذیل معلومات ہوتی ہیں۔ (جیسے ۱۴ اپریل ۱۹۶۹ء کے بارے میں معلومات) چاند کی منازل اور ستاروں کی پوزیشن۔ اس کے بعد ستاروں اور سیاروں کے اثرات بتائے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اس دن پیدا ہونے والا بچہ کس کلاس میں رکھا جائے گا۔ اس کے

www.taemeernews.com

بعد اس دن کا شبھ اور اشبھ موقعہ دیا ہوتا ہے۔ آخر میں اس دن کے لحاظ سے حلال اور حرام چیزوں کی فہرست ہوتی ہے۔ اس فہرست میں کھانے کی چیزیں 'سفر' تجارت' دوائیں' فصل کاٹنا اور اگانا اور عورتوں کے قریب جانا شامل ہے۔

پیدائش کا وقت:۔ بچے کی پیدائش کے وقت خاندان کے جیوتشی کو مطلع کیا جاتا ہے جو بچہ کا زائچہ تیار کراتا ہے۔ اس میں بچہ کے سلسلے کی عموی باتیں ہوتی ہیں جیسے اس کا خوشحال ہونا یا متوقع خطرات وغیرہ۔ کسی ہندو کے لئے اپنے زائچہ پر ایمان اس کے لئے خدا پر ایمان سے بڑھ کر ہے۔ اگر زائچہ میں درج کوئی بات غلط ثابت ہوتی ہے تو اس کی توجیح ہمیشہ اس طرح کرلی جاتی ہے کہ وقت پیدائش کے تعین میں غلطی ہوئی ہوگی۔

شادی:۔ اس کی کامیابی اور خوشی بھی مکمل طور پر ستاروں سے جڑی ہوئی سمجھی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ متعدد اہم مواقع پر جوتشیوں سے ربط پیدا کیا جاتا ہے۔

پاک اور ناپاک حالت:۔ ایک ہندو کی زندگی میں ناپاک حالت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ان کے مطابق بعض چیزیں مطلقاً ناپاک ہیں۔ اس کے علاوہ ہر چیز (بشمول انسان) غیر معمولی ناپاکی کی حالت کو پہنچ سکتی ہے۔ ان کا یہ تصور عیسائیوں کے پیدائشی گناہ کے تصور کی طرح ان پر چھایا ہوا ہے۔ اس تصور کے ہندوؤں کے لئے (اس میں زیادہ تر خواتین مبتلا ہیں) ہر چیز ناپاک ہے۔ الا یہ کہ وہ پاک نہ کرلی جائے۔ پاکی پانی یا گوبر کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔ (کھانا بنانے کے برتن کی پاکی کے لئے گوبر لازم ہے۔ گوبر ہر چیز کو پاک کرسکتا ہے۔

یہ پوری فضا اور زمین سورج یا چاند گرہن کے وقت ناپاک ہوجاتی ہے۔ اس وقت غذا کا استعمال ممنوع ہے' اس وقت ضروریات سے فارغ بھی نہیں ہوا جاسکتا۔ اسی طرح زمین بھی کسی خاتون کی طرح سال میں تین دن ناپاکی کی حالت میں ہوتی ہے۔ اس دوران ہوائیں کچھ کھاہی نہیں سکتیں۔ سڑکوں اور راستوں کو ناپاک سمجھا جاتا ہے اس لئے سفر کے بعد مرد اور عورت ہمیشہ اپنے ہاتھوں چہرے اور پیروں کو دھوتے ہیں اور لباس تبدیل کرتے ہیں۔ اس کی مذہبی اہمیت ہے اس لئے اس میں گنگا جل یا تلسی کے پتوں کو چھونا بھی لازم ہے۔

مردے کی جس کمرے میں موت ہوتی ہے وہ ناپاک سمجھا جاتا ہے وہاں سے مٹی کے تمام برتن اور تیار شدہ کھانا پھینک دیا جاتا ہے۔ بچہ کی پیدائش بھی کمرے کو ناپاک بنا دیتی ہے۔ کسی پکی ہوئی چیز کو چھولینے سے وہ جھوٹا ہوجاتا ہے جبکہ غیر پکی ہوئی چیز یا گھر میں پکی ہوئی چیز کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔

پیدائش اور موت کے کچھ مدت تک پورا گھر اور خاندان ناپاک رہتا ہے۔ اور خاندان سے باہر کا کوئی فرد یہاں کھانا نہیں کھاتا اور نہ پانی پیتا ہے۔ اگر کوئی کھالے تو وہ بھی ناپاک ہوجائے گا۔

اسی طرح شادی کی تاریخ کا تعین سات پشت کے رشتہ داروں میں سے کسی کی موت یا پیدائش کی ناپاکی کے زمانے میں نہیں ہوسکتا۔ اس کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بحیثیت مجموعی ناپاکی کی تفصیلات طویل ہیں۔

زندگی کے عام واقعات: روزانہ کی زندگی کے عام واقعات جیسے پیدائش' بلوغت' شادی اور موت وغیرہ میں مختلف مذہبی رسوم کی پابندی کی جاتی ہے۔ یہ اور متعدد اعمال جو دوسرے معاشروں میں غیر مذہبی سمجھے جاتے ہیں یہاں مذہبی طور پر انجام پاتے ہیں۔

حصہ سوم — تجزیاتی

اس کے مطالعہ سے قاری ہندوازم کے سب سے زیادہ زیر عمل رہنے والے حصوں اور اس کی خصوصیات سے واقف ہوجاتا ہے۔ یہاں قاری کو اس کی (ہندوازم کی) روح سے بھی قریب کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ وہ جان سکے کہ یہ مذہب اپنے عقائد اور رسوم میں ہی نہیں بلکہ جذبات (جنہیں وہ پیدا کرتا ہے اور سیراب کرتا ہے) کی سطح پر بھی خاص چیز ہے' نیز یہ کہ وہ اس کو گوشت پوست کی شکل میں تصور کرسکیں اور یہ جان سکیں کہ ہندو اپنے مذہب سے کیا کچھ حاصل کرتے ہیں۔

اس حصہ کے ابواب:۔

(۱) ہندوازم کی کچھ اہم خصوصیات
(۲) شیو اور درگا۔ کالی کا فرق
(۳) کرشن کا فرقہ
(۴) مذہب کے ثمرات
(۵) خاتمہ کلام — ہندو روحانیت

(۱) ہندوازم کی کچھ اہم خصوصیات

یہ تین عناوین کے تحت لیا گیا ہے۔

☆ ہندو الفاظ
☆ ماتھیولوجی' فرقے اور خودسپردگی (Devotion)
☆ مذہبی آرٹ میں عریانیت

☆ **ہندو الفاظ:۔** یہاں مذہب کے بارے میں ہندو "لفظوں" سے بحث کی گئی ہے۔ مذہبی کتب اور ان کی تفسیر میں جو دشواریاں ہیں وہ دراصل سنسکرت زبان کی وجہ سے ہے۔ سنسکرت کی دشواری گرامر کی نہیں ہے۔ (یہ چھ ماہ میں سیکھی جاسکتی ہے) بلکہ اس کی اصل دشواری الفاظ کے معنی و مفہوم کا تعین ہے۔ اس کا تذکرہ عظیم مسلم دانشور البیرونی نے بھی گیارہویں صدی میں کیا تھا۔ (البیرونی نے ہندوستان میں سنسکرت سیکھی تھی)۔ افسوس کہ سنسکرت کی کوئی ہندوستانی یا مغربی لغت ایسی نہیں ہے جو مذہبی کتب کے لئے کافی ہوسکے۔ قدیم سنسکرت کے بہت سے الفاظ جدید ہندوستانی زبانوں میں بالکل جدا معنی میں استعمال ہورہے ہیں اور وہ سنسکرت لغات میں در آئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک دشواری یہ بھی ہے کہ سنسکرت کی قدیم کتب اشعار میں لکھی گئی تھیں جس میں ردیف و قافیہ کے لحاظ سے الفاظ آتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔

ان دشواریوں کے باوجود الفاظ کو بہت اہمیت دی جاتی ہے بلکہ انہیں تقدس کا

حاصل ہے۔ یونانی' رومی اور عیسائیوں کے برخلاف جنہوں نے (Logos) یا ے الفاظ میں لفظ اور کائنات میں نہاں عقل کا رشتہ جوڑا ہے' ہندو لفظ کو لفظ ہی ہیں جا ہے یہ تقریر میں ہو یا تحریر میں۔ یہاں لفظ کو فنا نہیں۔

یہاں الفاظ کے کھیل بہت زیادہ ہیں۔ مختلف تھیوریاں (نظریات) ہیں جو م' دماغی زیادہ ہیں۔ ہندو فلسفہ' لٹریچر اور مذہب میں نظریات کا بڑا عمل دخل رہا جس میں بال کی کھال نکالی گئی۔ فلسفہ میں تو اس کا نقصان کم ہوا' کیونکہ اس سرف مباحثہ زیادہ ہوا لیکن سنسکرت لٹریچر کے لئے یہ سخت نقصان دہ ثابت نظریات نے اس کو تقریباً" ختم کر دیا۔ اگر لٹریری نظریات اور تنقیدوں کا دور اس اور بھاؤ بھوتی سے پہلے یا ان کے شروع کے دور میں ہوتا تو ان کی تخلیقات منے آپاتیں۔

مذہب میں یہ نظریات اور اعمال بڑی حد تک ایک دوسرے سے آزاد ہے۔ مذہبی زندگی میں اتنی جان تھی کہ وہ ہندو پنڈتوں کی خالی خولی مابعد الطبیعات (Pertified) نہیں ہوئی۔ مفسرین کا مقام ہندو لٹریچر میں ضمنی ہے۔ حالیہ دنوں اس کا استعمال اپنی پوزیشن کو بنانے کے لئے ہوا ہے۔

ہندو مذہبی لٹریچر کی تعداد بے شمار ہے۔ صرف وید چار تک محدود رہے۔ سری طرح کے مذہبی لٹریچرس برہمن' آرنیکا اور اپنشد کی تعداد آتی ہے۔ (یہاں اپنشد بھی ملتا ہے) ہندو ان میں تفریق نہیں کرتے۔ یہ مغربی دانشور ہیں جنہوں اپنشد کی تعداد ۱۰' ۱۱ یا ۱۳ تک محدود کی ہے' باقی کو وہ نقلی مانتے ہیں۔ جب کہ ودوں کو ایک ہی مصنف وید دیاس کو ویدوں' مہابھارت اور متعدد پرانوں کا منف ماننے میں قباحت محسوس نہیں ہوتی۔

ہندو مذہبی لٹریچر کو تین گروپ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلے گروپ میں وہ کتب آتی ہیں جنہیں الہامی مانا جاتا ہے۔ اس کی بہت سی تب مذہبی احساس کی پیداوار ہیں۔ جب کہ باقی کا تعلق رسوم سے ہے۔ ان کے حث سطحی (Crude) ہیں جس کی بنیاد غلط فزکس اور غلط بیالوجی پر ہے۔ اس میں ہی عقلی مفہوم کی تلاش لا حاصل ہے۔

لٹریچر کا سب سے بڑا گروپ دوسرا ہے۔ جس کا تعلق ماتھیولوجی سے ہے۔ ان پران یا پرانے وقتوں کے واقعات اہم ہیں۔ یہ سنسکرت اشعار کی زبان میں ہیں ن ان میں کوئی شعری خصوصیت نہیں۔ اس کی کہانیاں الف لیلہ کی طرح دلچسپ ں۔ لیکن اگر کوئی ان دیوتاؤں کے واقعات اور کردار کا جائزہ لے تو وہ اس کے تضادات کو دیکھ کر پریشان ہو جائے گا۔

تیسرے گروپ میں خود سپردگی (Devotinal) والی کتب ہیں۔ گیتا ان میں نمایاں ہے۔ یہ کتب ہندو مذہبی جذبات پر بھرپور روشنی ڈالتی ہیں۔ اس گروپ کی ت سی کتب میں کم و بیش مابعد الطبیعاتی اور مذہبی مباحث بھی ہیں۔ ہندو تفسیروں سے ہندو ازم کو ٹھیک طرح نہیں جانا جا سکتا' بلکہ اس میں الفاظ کے انبار ہیں۔

☆ **ماتھیولوجی' فرقے اور خود سپردگی:۔** ہندو ماتھیولوجی' ہندو ازم کو سمجھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ پڑھے لکھے ہندوؤں کی بھی فطرت ثانیہ بن چکی ہے کہ وہ اپنی ماتھیولوجی کا موازنہ اپنے مذہب سے کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس طرح اپنے مخالفین کے ہاتھوں میں ہتھیار دے دیتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہندو ماتھیولوجی دیوی' دیوتاؤں کی اخلاقی صورتحال کے لحاظ سے یونانی اور رومی ماتھیولوجی سے بھی بدتر ہے۔ مخالفین کہتے سنے جاتے ہیں کہ وہ مذہب جو ایسے دیوتاؤں کی پرستش کرواتا ہے وہ خود کتنا حقیر ہو گا۔

ہندو ماتھیولوجی' فرقوں اور خود سپردگی (Devotion) کا آپسی تعلق بڑا پیچیدہ ہے۔ یہ ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں پر یہ ایک دوسرے سے آزاد بھی ہیں۔ فرقے (Cult)' ماتھیولوجی کی پیروی نہیں کرتے اور اسی طرح "خود سپردگی" فرقوں اور ماتھیولوجی' دونوں کی نفی کرتی ہے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جو صورتیں ہمارے سامنے ہیں وہ مندرجہ بالا امور کی آپسی جدائی اور آزادی کے خلاف جاتی ہیں۔ (آگے کے اوراق میں شیو کے متعلق ماتھیولوجی سے جو فحش قصے نقل کئے گئے ہیں اس کا لکھنا یہاں ممکن نہیں ہے۔ دیکھیں ص ۲۲۱ تا ۲۳۰)۔

☆ **مذہبی آرٹ میں عریانیت:۔** ہندو کتب میں عریانیت کے واضح عناصر کا پایا جانا معروف بات ہے۔ یہاں تک کہ رگ وید میں بھی اس کی تفصیل بھونڈے انداز میں مل جاتی ہے۔ سنسکرت ادب میں اس طرح کی مثالیں عام ہیں۔

مندروں میں عریاں مجسموں کا پایا جانا عجیب بات نہیں ہے کیونکہ نیرد کے بقول سچے ہندو نقطہ نظر کے مطابق مندر کوئی مذہبی ڈھانچہ نہیں ہے بلکہ یہ مقدس راجہ کی جائے رہائش کی طرح ہے۔

سنسکرت ادب میں کئی طرح سے جذبات اور موڈ کا اظہار ہوتا ہے جس کو "رس" کہتے ہیں۔ یہ نو طرح کے پائے گئے ہیں۔ یہ نو' موڈ مصوری میں ہر جگہ نہیں دکھائے جا سکتے۔ مگر محل اور مندر میں ان سب کا اظہار ہو سکتا ہے۔ (یہاں بھی محل اور مندر کو ایک ہی درجہ میں رکھا گیا ہے)۔

مندر کی مجسمہ سازی میں موضوع شاذ و نادر ہی ماتھیولوجی سے لیا جاتا ہے۔ بلکہ یہاں یہ عام مرد اور عورت ہوتے ہیں۔

(۲) شیو اور درگا۔ کالی کا فرقہ : ان دونوں فرقوں کی ابتداء اور شروع کی تاریخ غیر واضح ہے۔ ان کے وجود کے سلسلہ میں جو کچھ تاریخی مواد ہندوستان میں ملا ہے وہ انہیں Developed شکل میں دکھاتا ہے۔ اس کے بعد شیو کی پوجا میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ ہاں "ماتا" کالی کا اس میں اضافہ ضرور کر لیا گیا ہے۔

فرقہ کی قدیم تاریخ:۔ ہندو عبادات اور ماتھیولوجی میں شیو اور پاروتی (جس کا دوسرا نام "کالی" اور "درگا" بھی ہے) کی حیثیت ہمیشہ شوہر اور بیوی کی رہی ہے۔ حالانکہ ان کی پوجا الگ سے ہوتی رہی ہے۔ اپنے باہمی تعلق میں دونوں ہستیاں ہند۔ آریوں کی ہندوستان میں آمد سے پہلے کی ہیں۔ اس کا باقاعدہ تاریخی ثبوت بھی ملتا ہے۔ ویدک دیوتاؤں کی (Prototypes) طرح یہ جوڑا بھی ایشیا مائنر کے تراشیدہ پہاڑوں میں اپنی اہم خصوصیات کے ساتھ نظر آتا ہے۔ (ص ۲۳۸) لیکن یہ کس طرح میسوپٹانیہ سے سفر کر کے ہندوستان پہنچا' اس کی کوئی معلومات حاصل نہیں ہو سکی ہیں۔

شیو۔ خدائے عظیم کی حیثیت سے

ایشیا مائنر کے بعد ویدک دیوتا "رودرا" (ہوا کے دیوتا کا باپ) سے بھی شیو کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ "رودرا" کی یکسانیت (Hittite) طوفان کے دیوتا سے بھی ملتی جلتی ہے۔ "رودرا" کو طوفانی دیوتاؤں کا باپ کہا جاتا ہے۔

اس رشتہ کی نوعیت ابتدائی ہے۔ اس سے ہٹ کر یہ

www.taemeernews.com

نیا شیو ویدک نہیں ہے۔ یہ ایک نیا دیوتا ہے جسے ہندوستان میں بنایا گیا ہے اس کی ماتھیولوجی بعد کے دور کی پیداوار ہے جب کہ ہندی آریوں اور ایرانی آریوں کے درمیان تعلقات ٹوٹ گئے۔ شیو اور درگا کی ماتھیولوجی کا ایک اہم حصہ درج بالا لڑائی کا آئینہ دار ہے۔ اس ملک میں آہورہ۔ مزدہ کے ایک خدا کے ابھرنے سے قبل ویدک اور ایرانی دیوتا کا (Pantheon) بہت حد تک ایک ہی طرح کا تھا۔ ویدوں میں آریوں کے ان دو گروہوں میں لڑائی کی مثالیں نہیں ملتیں لیکن بعد کی ماتھیولوجی میں آسورا یا دانو اور دیوتاؤں کے بیچ لڑائی ایک بنیادی موضوع کی حیثیت سے ملتی ہے یہ ماتھیولوجی درج بالا لڑائی کا اظہار ہی ہو سکتی ہے۔

اس لڑائی میں شیو اور درگا کا خاص رول رہا ہے لیکن دونوں کے کردار میں ایک فرق ہے۔ درگا۔ کالی کا آسوروں سے کوئی دوستانہ تعلق نہیں تھا بلکہ وہ ان کی قاتل اور انہیں تیار کرنے والی رہی ہے۔ جب کہ شیو کا کردار اس معاملہ میں غیر واضح ہے۔ بلکہ ان کہانیوں میں انہیں آسوروں اور دانو کا بھی خدا اور سرپرست بتایا گیا ہے۔ بہرحال وہ بعض آسوروں کو مارنے والا بھی رہا ہے۔ ہندو ماتھیولوجی میں شیو کا بیٹا "کرتکیہ" کا خاص کام راکشسوں (Demons) کو مارنا رہا ہے۔ آریوں کی اس آپس کی لڑائی میں غالبا "ہندی آریہ" ایران کے توحیدی خدا سے متاثر ہوئے اور شیو ایک توحیدی خدا کی حیثیت سے سامنے آیا ہے۔ اس کی خاص علامت شیو کو خدائے اعلیٰ کے طرز پر مخاطب کیا جاتا ہے جو اس کی پہلی مثال ہے۔ شرک والے توحید میں ہی ایک خدا ہے جس کو "ایشور" (خدائے عظیم) کا خطاب دیا گیا۔ اس کو میشور کہہ کر سب سے اعلیٰ حیثیت دی گئی۔ یہ پوزیشن وشنو۔ کرشنا کو بھی نہیں دی گئی تھی۔

یہاں پر قابل توجہ بات یہ ہے کہ ہندوؤں نے جب بھی خدا کے ساتھ عظیم اور اعلیٰ کے تعریفی کلمات کا اضافہ کیا ہے وہ ایرانی اثرات کی وجہ سے ہوا ہے۔ آریم زمانے میں اشوک حکمران نے اپنے کو راجہ ہی کہا لیکن ایرانی اثرات کے تحت مہاراجہ راجہ دھیراج کا خطاب بعد میں عام ہوا۔ کشن بادشاہوں کے زمانے میں جو کہ باہر سے آئے تھے اس طرح کے القاب میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح شیو کو ایشور' میشور' پرکاشور یا مہادیو کا خطاب دیا گیا۔ شیو کا ایران سے تعلق گہرا ہے۔ وہ پران کے شیو سے مختلف ہے۔ نہ ہی وہ ہندو تثلیث میں تباہی والا خدا ہے۔ بلکہ اس کو آن صفات سے متصف کیا گیا جو کسی اور ہندو خدا کو نہ اس سے قبل اور نہ بعد میں دی گئیں۔ مہابھارت میں یہ صفات ملتی ہیں۔ یدھشٹر کے سوال میں بھیشم کہتے ہیں ہمیں عقلمند مہادیو کے صفات کے اظہار سے قاصر ہوں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ پر کسی جگہ نظر نہیں آتا۔ وہ برہما' وشنو اور اندرا کا خالق اور مالک ہے۔ جسے برہما سے پشاچ تک تمام خدا پوجتے ہیں جو فطری عمل اور Absulute Spirit (پرش) سے پرے ہے۔ اس تک وہ رشی پہنچ سکتے ہیں جو خود ضبطی پر عامل ہیں اور سچائی کو پا گئے ہیں۔ جو لافانی' عظیم اور بذات خود خدائے عظیم ہے۔ ص ۲۲۱

یہ شیو کالی داس کے شیو کی طرح ہے۔ یہ "علم کا راستہ" کے آتما سے ملتا جلتا ہے۔ حالاں کہ یہ ذاتی اور مخفی خدا ہے۔ ہندوازم میں اس طرح کے خدا کا پہلے وجود نہیں تھا۔ اس سے وابستگی غیر معمولی رہی ہے شمالی ہند میں تو اس تعلق میں کمی آئی جو غالبا یہاں کرشن کے ماننے والوں کے عروج کی وجہ سے ہوا۔ اس کے باوجود یہ فلاح و خوشحالی کے حامل خدا کے روپ میں پوجا جاتا رہا ہے۔ اس طرح یہ شیو ماتھیولوجی کے شیو سے مختلف رہا ہے۔ جنوب میں خدائے واحد سے تعلق کی یہ حیثیت شیوازم میں بڑی حد تک باقی رہی۔ اس سے شاید یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ توحیدی ہندوازم میں شیو ہی پہلا اور واحد خدا رہا ہے جس نے ہندوؤں کے عظیم مذہبی جذبات کے اظہار کے لئے ویدک شرک کی جگہ سنبھالی۔ جنوب میں ابھی بھی ایک فرقہ شیو کو واحد خدائے عظیم کی حیثیت سے مانتا ہے۔ توحید مشرکانہ اس وقت ہوا جب شیو کے ایک خدائے واحد کی حیثیت میں دوسرے خداؤں کو بھی شامل کر لیا گیا۔ اس طرح بالآخر وشنو۔ کرشنا' درگا۔ کالی خدائے عظیم بن گئے۔ یہ شیو فرقہ کا پھیلاؤ تھا۔ یہ دراصل ہندو ذہن کے مذہبی معاملات میں وسیع المشرب اور روادار ہونے سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔

دیوی ماتا:- شیو کی بیوی پاروتی جس کو درگا' کالی یا دیگر ناموں سے بھی جانا جاتا ہے ——— اسی کو دیوی ماتا بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ راجاؤں اور سورماؤں کی دیوی ہے جو قدیم ہند۔ ایرانی ٹکراؤ کے نتیجہ میں اصلا "Hettite" دیوی سے وجود پذیر ہوئی۔ اسی لئے یہ ہمیشہ جنگ کی دیوی رہی ہے۔ دیوتاؤں کے دشمن اسورا کو ختم کرنے کے بعد وہ فتح کی دیوی بن گئی۔ خاص بات یہ ہے کہ درگا اور اس پر جانوروں کی قربانی انہیں علاقوں (جیسے راجپوتانہ' نیپال اور بنگال) میں برقرار رہی جہاں ہندو راجہ اور جاگیردار باقی بچ گئے۔ بعض تاریخ دانوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ ہندوازم میں دیوی ماتا کا تصور یہاں کے قدیم باشندوں اور قبائل سے در آیا ہے۔ دراصل کوئی بھی ہندو طریقہ عبادت غیر آریوں سے نہیں لیا جا سکتا (اس پر تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے) بلکہ بعض قبائل نے ہندوازم سے یہ عقیدہ لے کر اسے بھدی شکل دے دی۔

دیوی ماتا کا فرقہ اپنی مکمل شکل میں "مرکنڈیہ پران" میں ملتا ہے۔ پران کے ان حصوں کو جس میں "ماں" کے کارنامے بتائے گئے ہیں' بنگال میں "چنڈی" (خوفناک) کہا جاتا ہے۔ یہ اس کی پوجا کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ ویسے اس پران کی تاریخی حیثیت نہیں بتائی جا سکتی۔ درگا۔ کالی کی پوجا کا طریقہ اس کی ماتھیولوجی کے مطابق ہی ہے۔ ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی تک یہ فرقہ اپنی مکمل شکل میں سامنے آ چکا تھا۔ جو ابھی بھی اسی شکل میں برقرار ہے۔ اس میں صرف ایک اضافہ تانترک طریقہ عبادت کا ہوا ہے۔

پوجا اور رسوم:- اپنی روحانی شخصیت میں درگا اور کالی میں فرق نہیں کیا جاتا۔ دیوی ماتا ایک ہے۔ لیکن Konography اور پوجا کے طریقوں میں فرق ہے۔ درگا کے دس ہاتھوں میں ہتھیار دکھائے جاتے ہیں۔ جبکہ اس کا ایک بھالا "میش" دشٹ کے سینے میں ہوتا ہے۔ پر اس کے چہرہ پر مکمل سکون' تاثر کے ساتھ ایک طرح کی مسکراہٹ ہوتی ہے۔ چہرے کی یہ قسم شمالی بدھ ازم (منگولیائی) سے ملتی جلتی ہے۔ اس کا رنگ بھی سنہرو پیلا ہے۔ جب کہ کالی کی شکل و شباہت اس سے مختلف ہے۔

درگا کی پوجا سال میں ایک بار کی جاتی ہے اور اس کا بت اسی موقعہ کے لئے بنایا جاتا ہے۔ جسے پوجا کے بعد پانی میں بہا دیا جاتا ہے۔ اس کے مندر شاذ و نادر ہیں۔ غالبا صرف بنارس میں ایک مندر ہے ——— جبکہ کالی کی پوجا مستقل طور پر مندر میں ہوتی ہے۔ بنگال میں یہ مندر بڑی تعداد میں ہیں۔ لیکن اس کی بھی پوجا سال میں ایک بار مٹی کی مورت بنا کر کی جاتی ہے جسے بعد میں پانی میں ہی بہا دیا جاتا ہے۔ (باقی ص ۱۹۲ پر)

www.taemeernews.com

اللہ کی راہ میں خرچ کرو

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اس طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی عطا فرماتا ہے۔ وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔۔۔ لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر احسان نہیں جتاتے نہ دکھ دیتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں۔

(سورۃ البقرۃ)

پورے ہندوستان کے لئے ہر وقت خدمات حاضر

توحید ٹرانسپورٹ کمپنی

ٹرانسپورٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ

محی الدین صاحب اینڈ سنس
فش مرچنٹ - کھارے بند روڈ
مارگوا - گوا
فون: ۲۱۹۰۴

POSTED ON: 21 . 3 .1993.
SEH ROZAH
DAAWAT
NEW DELHI 110025
Licence No. U (D) 41, To Post Without Prepaymen
R.N.I. REGN. NO 522/5
Postal Regn. No. DL-21001
GRAM:
ADDA[illegible]H NEW DELHI 110025
PH: ED[illegible]R - 6849816 MANAGER-6849539

ہماری مطبوعات

الجہاد فی الاسلام (مجلد) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ۹۰/-	امن عالم اور اسلام سید قطب شہید ۲۰/-	دربار رسول کے فیصلے عبد اللہ [illegible] ۲۵/-
اسلام اور جاہلیت ۳/۲۵	اورنگ زیب ڈاکٹر عبد المغنی ۱۹/-	دہشت پسندی اور اسلام عبد المغنی ۴/-
اسلام [illegible] ۲/۲۵	اسلام۔ایک نظریہ ایک تحریک مریم جمیلہ ۱۹/-	داعی کے اوصاف بنت الاسلام ۱۷/-
اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے ۴/-	بیمہ زندگی نعیم صدیقی ۴/-	رسالہ دینیات (مجلد) سید ابوالاعلیٰ مودودی ۱۴/-
اسلامی قانون ۶/-	برناباس کی انجیل ترجمہ: آسی ضیائی ۲۰/-	رسول کریم کی جنگی اسکیم عبد الباری ایم اے ۲۵/-
اسلام اور جدید معاشی نظریات ۹/-	بنیادی حقوق محمد صلاح الدین ایڈیٹر جسارت ۴۰/-	سو[illegible] مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ۲۵/-
اسلامی نظم معیشت کے اصول و مقاصد ۲/-	تعدد ازدواج سید حامد علی ۱۰/-	[illegible] ۸/-
اسلام اور ضبط ولادت ۲۰/-	تجدید و احیائے دین سید ابوالاعلیٰ مودودی ۸/-	سانحہ مسجد اقصیٰ ۳/-
اسلام کا نظام حیات ۳/۵۰	تلخیص تفہیم القرآن (ایک جلد میں) ۱۶۰/-	سوشلزم ایک غیر اسلامی نظریہ وحید الدین خاں ۴/-
اسلام کا اخلاقی نقطۂ نظر ۳/-	ترجمہ و تفسیر (سید ابوالاعلیٰ مودودی) تلخیص مولانا صدر الدین [illegible]	[illegible] صحابہ طالب ہاشمی ۶۰/-
اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے حقوق ۳/۵۰	ترجمہ قرآن مجید (مع مختصر حواشی)	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ۱/۵۰
اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی ۱۷/-	مولانا سید ابوالاعلیٰ [illegible]	بنت الاسلام ۳/۵۰
[illegible] بنیادی حقوق ۲/-	تنقیحات [illegible]	صیام رمضان اور حج بیت اللہ ۱۸/-
[illegible] دعوت سید جلال الدین [illegible] ۲۰/-	تذکار صحابیات طالب الہاشمی	عید الفطر کس کے لئے سید ابوالاعلیٰ مودودی ۲/-
اسلام ایک نظر میں [illegible] صدر الدین اصلاحی ۲/۵۰	تحریکی شعور نعیم صدیقی ۴۸/-	طرز تعلیم ڈاکٹر عبد المغنی ۴/۵۰
اسلام میں عدل اجتماعی سید قطب [illegible] صدیقی ۲۳/-	ٹیپو سلطان ڈاکٹر عبد المغنی ۶/-	عالم اسلام کی تعمیر میں مسلمان طلبہ کا کردار مولانا مودودی ۲/-
اسلام اور جدید ذہن کے شبہات [illegible] ۴/-	جدید [illegible] کی کھلی ناکامی اور اسلام کا روشن مستقبل	علم [illegible] بنت الاسلام ۲۰/-
انتخاب قرآن [illegible] ۲۰/-	[illegible] ڈاکٹر احمد سجاد ۱۴/-	فریضۂ اقامت دین صدر الدین اصلاحی ۱۶/-
آداب ازدواج سید [illegible] ۳/-	حقیقت توحید مولانا امین احسن اصلاحی ۱۰/-	قرآنی اصطلاحات اور علمائے سلف و خلف
امت مسلمہ کا نصب العین ۱۸/-	حقیقت شرک [illegible]	سید حامد علی ۳۵/-
اسلام کا نظریۂ تعلیم پروفیسر [illegible] ۳/-	حقوق العباد بنت الاسلام ۱۷/-	قرآنی سورتوں کا پس منظر مولانا مودودی ۳۰/-
اسلام اور [illegible] ۴۵/-	حیات حضرت ابوبکر صدیق شیخ علی طنطاوی ۴۰/-	کشف المحجوب (داتا گنج بخش)
آداب زندگی [illegible] یوسف مجلد ۵۰/-	حدیث کا تعارف (جدید ترمیم شدہ ایڈیشن)	مترجم میاں طفیل محمد ۴۰/-
اسلامی نظام [illegible] شریعت اور جہیز کی رسم	مولانا محمد فاروق خاں ۲۵/-	کشت جگر (دو انقلابی تقریریں) شیخ علی طنطاوی ۵/-
پروفیسر عبد الحیات خاں غوری ۶/-	خطبۂ [illegible] ۵/-	لازوال نصیحتیں عبد السمیع صقر ۲۵/-

دینی، علمی، تحریکی اور درسی کتب کا اہم مرکز

مرکزی مکتبہ اسلامی ۱۳۵۳ چتلی قبر، دہلی ۱۱۰۰۰۶